گئے عورت دونون کو طلب کرنا اور سیکھنا علم کا فرض ہی ایسا فرمایا حق تعالی نے علم کو کتنے کلام مجید مین فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم پوچھو عالمون کو جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے روایت ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر ایک مسلمان مرد پر اور عورت پر عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم کو لازم ہی علم کا سیکھنا قبل اُس سے علم قبض اور بند ہو جاوے اور قبض ہونا علم کا دنیا سے عالمون کا اٹھ جانا ہی لعض نے لکھا ہی کہ جو علم ضرور ہی وہ سیکھنا فرض ہی اور اسپر عمل کرنا لازم ہی زیادہ ایک کو سیکھنا لازم نہین یعنے آٹھ باب کے علوم فرض واجب سنّت مستحب حلال حرام مکروہ اور مباح اپنی عبادات مین نماز روزہ حج زکوٰۃ اعتقادات اور معاملات مین جیسے بیع شرا نکاح اور معاش کے امورات مین ضرور ہی جسپر خود عمل کرے زیادہ سیکھنا و عمل کرنا خود کو جہنّم کی آتش سے بچانا اور اپنے عیال و اطفال اور قبیلہ کو بھی جہنّم کی آتش سے بچانا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنے بہتر آدمیون سے وہ ہی جو دوسرے آدمیون کو فائدہ اور فیض پہنچاوے کیونکہ جتنا سیکھا اسپر عمل کیا اپنے نفس کا فایدہ ہی اور زیادہ علم سیکھا اور دوسرے مسلمان بھائیون کو سکھایا بہت بڑا فائدہ عام ہی لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کا حکم بجالایا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ خدا اور رسول کے علم کو احکام و شریعت کے خزانہ دار فقہا و علما ہین جو مسلمان کو جس چیز کی مسئلہ دنیوی یا دینی مین حاجت ہوئی علما سے پوچھنا فرض ہی اور علما کو جیسا علم قرآن حدیث اجماع اور ائمہ دین سے ملا اسکا بتلانا فرض ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی تَذَاكُرُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ [illegible] یعنے ایک گھڑی رات کو علم کا مذاکرہ

سیکھنا سکھانا تمام رات کے جاگنے اور عبادت کرنے سے بہتر ہے حدیث شریف میں ارشاد آیا
ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الْاَعْمَالَ اِلَّا بِالْعِلْمِ یعنے بغیر علم کے اعمال کو خدا قبول نہین کرتا سو ناچار
علم مقدم ہے عمل سے لِاَنَّ مَنْفَعَةَ الْعَمَلِ لِنَفْسِہٖ خَاصَّةً وَمَنْفَعَةَ الْعِلْمِ تَرْجِعُ اسکی
اِلٰی نَفْسِہٖ وَاِلَی النَّاسِ عَامَّةً کیونکہ نفع عمل کا خاص خود کو ہے اور نفع علم کا خود بھی اپنے مین
اور دوسرے آدمیون کو بھی عام ہے الغرض ہر ایک کو اپنے عبادات و معاملات کے قدر
اور عمل لازم ہے بلکہ ایمان اور دینداری کا علم فرض ہے اور زیادہ علم سیکھنا اور سکھانا
فرض کفایہ ہے ہر شہر مین دس پانچ عالم ضرور ہونا چاہیئے تا ہر مسایل مین مسلمانون
حاجت روائی ہوا کرے فقط والسلام از بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

استفتا ۲

مَا تَقُوْلُوْنَ اَیُّهَا الْعُلَمَاءُ وَالْفُقَهَاءُ کیا لکھنا پڑھنا سیکھنا بھی سب مسلمانون پر فرض
ہے اور تمام اصحاب قرآن مجید و حدیث شریف حضرت کے زمانے مین لکھتے تھے اور لکھنا
بھی علم مین داخل ہے یا نہین **الجواب** علم کے معنی دانستن یعنے جاننا سمجھنا سو بقدر ضرورت
فرض ہے اور پڑھنا قرآن شریف کا نماز کے واسطے فرض ہے اور تلاوت کے واسطے واجب
اور حدیث شریف و فقہ کی کتاب و اعتقادیہ مسایل بھی پڑھے تو افضل ہے اور لکھنا بغرض
قرآن کے علم کے سنبھالنے اور قایم رکھنے کیواسطے سنت خلفای راشدین ہے بعض نے
مکروہ کہا ہے اس دلیل سے رُوِیَ عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ
اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابَةِ الْعِلْمِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَهٗ یعنے
ابی سعید خدری رضی نے آنحضرت سے علم کو کتاب مین لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے
اجازت نہ دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ یہود و نصاریٰ کے
یہان اکثر علمون کی کتابین لکھی ہوئی ہین کیا ہم نہ لکھین بعض علوم کو کتابون مین آپ کے
چہرہ مبارک پر آثار غضب نمودار ہوئے اور فرمایا کہ جیسے یہود و نصاریٰ حیرت مین

گئے ویسے تم بھی حیرت مین پڑنے چاہئے ہو فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل فرمائی ہے
علم کو کتاب مین لکھکر جمع کئے اور حفظ اپنے سینہ مین رکھے البتہ کتاب گم ہوجاوے
جلے ڈوبے تو علم فوت ہوجاویگا اور کتاب مین لکھنے سے زیادہ کم غلطی کا احتمال ہے مگر
سینہ مین بے کم وبیش موجود رہتا ہے اور لکھنے پر بھروسا کرکے یاد کرنا اور حفظ
چھوٹ جاویگا اس سبب سے فقط بعض نے لکھنا مکروہ کہا مگر اکثر نے مباح کہا ہے
بیل یہہ ہے کہ بہت سے اصحاب جنکو لکھنا یاد تھا حضرت کی اجازت سے قرآن شریف
ل ہوتا تھا سو لکھا کرتے تھے چنانچہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ زید بن ثابت
للہ ابن عمر معاویہ بن ابوسفیان اور خزیمۃ الانصاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کاتبان
تھے اور خطوط بھی حضرت کی طرف سے اطراف کے رئیسون کو لکھتے تھے اور اکثر اصحاب
ن شریف نازل سورہ بسورہ آیات بآیات ہوتا اسے حفظ کرتے جاتے تھے تئیس
کے عرصے مین سب قرآن شریف نازل ہوا ہے مجموع الفتاوی مین اشعۃ اللمعات سے
ول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو آیات بطور وحی کے حکم خدا سے لاتے کہدیتے کہ یہہ
ین فلانی سورۃ کے اوّل مین داخل کرو یا درمیان مین یا آخر مین فلان آیت کے بعد
سے پڑھو اور ہر سال ایک وقت کلام منزلہ سناتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی
ھتے اور انکو سناتے اسلئے ایک مصحف مین سب کے پاس جمع نہو سکا آنحضرت کی وفات
لے بعد حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین جنگ یمامہ کے اندر بہت سے
ہحاب حفاظ وقاری شہید ہوئے تب عمر فاروق نے کہا کہ ایک صحف مین علی الترتیب
رآن شریف جمع کیا جاوے چنانچہ زید بن ثابت نے حضرت عثمانؓ وحضرت علیؓ کے حضور
ول سے آخر تک جمع کیا جو اصحابون کے پاس لکھا ہوا تھا یا جو سینے مین حفظ تھا ایکجا کر دیا
بعد اسکے حضرت عثمانؓ کے وقت مین آپ کی سعی سے حضرت علیؓ اور صحابہ کرام وحفاظ کے
تفاق سے لغات قریش پر تصحیح کرکے سورۂ فاتحہ سے سورۂ ناس تک ایکجا لکھوا کر

اسکی سات نقول اطراف بلاد مین بھیجدئے اسی لیئے آپ کو جامع القرآن کہتے ہین جیسا لوح محفوظ پر ہی اسی طرح ترتیب کے ساتھ ابھی تک قایم و دایم ہے قولہ تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہمنے قرآن شریف کو نازل کیا اور ہمہی حفاظت کرنے والے ہین امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بستان العارفین ہی لَا يَعْجَزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهٗ كِتَابٌ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ وَلِاَنَّ فِيْهِ الدِّيْنَ فَلَوْ لَمْ يُكْتَبْ لَذَهَبَ عَنْهُ الْعِلْمُ وَلَوْ كُتِبَ لَرَجَعَ اِلَيْهِ فِيْمَا يَنْسٰى اَوْ يُشْكِلُ مَسْرُوْرًا یعنے کوئی ایک تم مین سے عاجز نہوگا اگر لکھہ رکھے اس علم کو یعنے قرآن وحدیث اپنے پاس کیونکہ دنیا مین آفتین ہین اگر نہ لکھہ رکھو تو علم جاتا رہے اور اگر لکھہ رکھو تو بہتر اگر بھول جاو یا مشکل پڑے اُس لکھے کی طرف رجوع کرو تو پھر خوشی سے یاد ہو جاوے اگر لکھا نہوتا تو آجتک علم کیسا قایم رہتا تابعین کے زمانے مین تو تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابین لکھی گئین آج دنیا مین تین سو تفسیر قرآن مجید کی زبان کی موجود ہین اور حدیثون کتابین اور ائمہ اربعہ کی مذہب مین فقہ کی کتابین متون وشروح وفتاوی ہزارون ہر صدی ہر ملک مین تصنیف تالیف لکھتے چلے آتے ہین اور ابھی تک خدا کے فضل سے ہر زبان مین ہر اقلیم کے اندر علمای امت محمدی کتابین لکھتے اور بناتے ہین اب تو خاص لوگون پر علم قایم رکھنے کے واسطے لکھنا پڑھنا بھی فرض کفایہ ہو گیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے جس کام کو خاص مسلمانون نے اچھا سمجھا وہ کام خدا کے نزدیک بھی اچھا ہی تو لکھنے پڑھنے سے بہتر کوئی علم وہنر نہین دین دنیا کی دولت علم کے تابع مین ہی رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا حدیث شریف ہی بفرمان خدا حضرت کو تلقین کیا گیا

استفتا (۳)

چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفا وتعظیما فتوی دینا اور مسئلہ لکھنا یا بتانا کس شخص کو جائز ہی اور مفتی ہونے کو شرطین کیا کیا ہین **الجواب** بعض نے فتوی دینے کو

مکروہ کہا ہے کہ لیاقت علم کی ہو اور مسئلہ اپنی زبان سے کہہ دیوے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَئُکُمْ عَلَی النَّارِ اَجْرَئُکُمْ عَلَی الْفَتْوٰی یعنے بہت جرأت کرنے والا جو کوئی ہر ایک مسئلہ کا فتویٰ دیدے سو جرأت کرنے والا آتش جہنم پر ہے شاید غلطی زبان سے نکلے اور حکم شرع میں عقل چلانے والا خطا کرے چنانچہ حضرت سلمان رضی سے اکثر لوگ فتویٰ کا پوچھتے اور آپ بتلاتے تھے اور رہا کہتے تھے یہ امر تمہارے لئے خیر ہے اور میرے لئے شر ہے اس حضرت کے زمانے میں اکثر اصحابوں سے لوگ مسایل شرعیہ پوچھتے اور وہ بتلاتے اور حضرت سنکر پسند کرتے چنانچہ ایک وقت حج کے دنوں میں شترمرغ کے پانچ بیضے کسی یا ہندم باندھے ہوے سلمان نے توڑ ڈالے اُسنے کسی صحابی سے کفارہ اسکا پوچھا انھوں نے غلطی ہر ایک بیضے کے بدلے ایک اونٹ کا بچہ قربانی دے آنحضرت کی خدمت میں عرض اور اُ دور غریبی ظاہر کی آپنے فرمایا ہر ایک بیضے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے سنت - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے شکار کیا اسکو ذبح نہیں ہوا اسکا گوشت پکا کر ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو کھلایا سو جایز ہے احرام باندھے والے پر شکار کا گوشت کھانا یا نہیں ابوہریرہؓ نے فرمایا جایز ہے کیونکہ خود نے تو شکار اصحاب نے کیا تھا بعد ابوہریرہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ سے یہ بات ظاہر کی عمر فاروقؓ نے سے یہہ اگر تم جایز نہ کہتے تو میں تم کو سزا دیتا - یہاں سے فتویٰ بتلانا اور اختلاف کا صحیح ہونا حاصل ہم ہوا قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عالموں کو مسئلہ پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو اور اُنکے کہنے پر عمل کرو اور عالم کو بھی واجب ہے کہ خوب کوشش سے دریافت کرکے کہے لِاَنَّ الْمُفْتِیْ یُخْطِیْ وَیُصِیْبُ اگر صواب کہا ہے تو دو ثواب ملینگے اور اگر خطا فتویٰ دینے میں ہوئی ہے تو ایک صواب ملیگا اور اگر بے علمی سے بغیر تحقیق کرنے کے فتویٰ دیا ہے تو گنہگار ہوگا اسی لئے عالم کے کہنے پر عمل کرنا اور اسکے کہنے پر نظر نہیں رکھنا کہ بوجھا ثواب و عذاب کا اس عالم کے سر پر ذمہ داری سے ہے

مفتی کی شرطیں اور فتوی بیان کرنے کے آداب بہت ہیں چنانچہ امام سمرقندی الحنفی فقیہہ
ابو اللیث رح نے فرمایا ہے کہ اگر دو عالم نے اختلاف کیا ایک امر میں تو اکثرین کے نزدیک
دونوں کو ثواب ملیگا جیسا طاؤس و فرس اور خرگوش بعض علما نے حلال کہا اور بعض نے
حرام تو دونوں کو اجتہاد کے طریق سے دوہرا ثواب ملا ہے کیونکہ اپنے ملک کے لوگوں پر
آسانی ہووے اور رواج میں تنگی نہ پڑے بعض علما کہتے ہیں کہ اس اختلاف میں جسکا کہنا حق
پر ہے اسکو دو ثواب اور جسکا کہنا خطا پر ہے اسکو ایک ثواب ملا ہے بحکم اِختِلَافُ
الْعُلَمَاءِ رَحْمَۃٌ امت رسول اللہ پر آسانی ہوگئی بعض علما کے نزدیک اگر مفتی نے کم
کوشش سے مسئلہ کتابوں سے لکھدیا اور خطا کی اسکو ثواب و عذاب دونوں نہیں کیونکہ
ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کو بغور سمجھا ہے اَلْعَادَۃُ مُحَکَّمَۃٌ
قاعدہ دھیان میں رکھکر حکم دیا ہے شروط مفتی ہے کہ آیات محکم و متشابہ کا جاننا
مفصل کو پہچاننا شان نزول آیات و موارد حدیث میں غور کرنا اصطلاح زبان
لغات حجاز و قریش و عادات مسلمین ہر بلاد سمجھنا احوال رجال و اسناد حدیث کا ماہر
ہونا مجتہد کے لئے ضرور ہے اگر یہہ سب علوم نہیں جانتا ہے تو اجتہاد اسکا باطل ہے ہووین
ہوگا یہہ درجہ ائمہ اربعہ اور فقہائی سلف و خلف کا تھا جو زمانہ حضرت و صحابہ و
کے قریب تھے سو تین سو برس تک اس کے بعد دروازہ اجتہاد کا بند ہوگیا ہے
طبقے مولانا شاہ ولی اللہ رح نے تفصیل لکھ دیا ہے اس زمانے میں مجتہد
چاہئے کہ خوش اخلاق راست گفتار قانع بے طمع صالح پرہیزگار متدین صاحب وقار با
بلکہ اس زمانے میں ایسا مفتی بھی کمیاب الا ماشاء اللہ فقط نقل کردینا اور کتابوں سے عبارت
اور صورت مسئلے کی برابر بتلا دینا باقی رہگیا ہے اسبات کو بھی کمال علم تبحر و مزاولت و مطالعہ کتب
فقہیہ نہایت ضرور ہے ھٰذَا یَجُوْزُ فِیْ قَوْلِ فُلَانٍ وَھٰذَا لَا یَجُوْزُ فِیْ قَوْلِ فُلَانٍ
لکھدینا چاہئے در المختار و ہدایہ و طحطاوی و فتاوی عالمگیریہ و سراجیہ میں سب قاعدے مفتی کے

فتوی دینے کے مرقوم ہیں هذا صحیح هذا اصح علیه الفتوی هذا هو المختار هذا عند نا هذا امفتی بہ ان سب لفظوں کی اصطلاح سمجھنا بھی ضرور ہے ؏

استفتا (۴)

ایک مسلمان نے قرآن شریف کے چار پانچ سیپارے استاد سے اچھی طرح سیکھا اور باقی تمام قرآن مجید تلاوت کر کے خوب صحت کے ساتھ یاد کیا اب وہ تعلیم مکتب مین بغیر اجازت استاد کے کرتا ہی اور فقہ کی ہندی کتابین پڑھاتا ہی سو بغیر تعلیم تمام قرآن کے اور بغیر اجازت اسکو تعلیم کرنا جایز ہی یا نہین اور علم حدیث و فقہ وغیرہ مین بغیر اجازت شیخ کے تعلیم دینا جایز ہی یا نہین

الجواب جب وہ شخص قرآن شریف کو صحیح پڑھتا ہی اور تلاوت مین غلطی نہین کرتا تو اسکو تلاوت اور تعلیم کرنا جایز ہی اگرچہ استاد سے کامل تمام نہ سیکھا ہو اور اجازت بھی حاصل نکیا ہو کیونکہ شریعت مین اس کام سے منع نہین آیا ہی اور کتاب و سنّت و اجماع و قیاس جو اصول شرع کے چار رکن اعظم ہین کہین اس امر کی ممانعت کی دلیل نہین تو اسکے جایز ہونے مین شک نرہا کہ اصل اشیا و افعال مین موافق مذہب مختار کے اباحت وجواز ہی چنانچہ حموی مین ہی وَفِي الْمُخْتَارِ اَنَّ الْاَصْلَ الْاِبَاحَةُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ اَصْحَابِنَا اِنْتَهٰى وَفِي الْحَمَادِيَّةِ اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ مقصود تعلیم و اجازت سے یہہ ہی کہ الفاظ قرآن مجید و اعراب صحیح پڑھے اور غلطی نکرے جب یہہ امر بغیر اجازت کے حاصل ہوا تو بس ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان مین فرمایا ہی اِدَّعٰى اِبْنُ جُبَيْرٍ اَلْاِجْمَاعَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْقُلَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ بِهٖ رِوَايَةٌ وَّلَوْ بِالْاِجَازَةِ فَهَلْ يَكُوْنُ حُكْمُ الْقُرْاٰنِ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْقُلَ اٰيَةً اَوْ يَقْرَأَهَا مَا لَمْ يَقْرَأْهَا عَلٰى شَيْخٍ لَمْ اَرَ فِيْ ذٰلِكَ نَقْلًا وَلِذٰلِكَ وَجْهًا مِنْ حَيْثُ اَنَّ الْاِحْتِيَاطَ فِيْ اَدَاءِ اَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مِنْهُ فِيْ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ لِخَوْفِ اَنْ يَّنْقُلَ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

اَوْ یَقُوْلُ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا لَمْ یَقُلْہُ وَالْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظٌ
مُتَلَقّٰی مُتَدَاوَلٌ فِیْہِ وَھٰذَا ھُوَ الظَّاھِرُ من مجموع الفتاوی ابن حجر نے دعوا
کیا ہے کہ اجماع اس بات پر ہے کہ کسی شخص کو لایق نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل حدیث کی کرے مگر جبکہ اسکو روایت پہنچی ہو اگرچہ اجازت سے ملی ہو تب کیا قرآن مجید کا
بھی حکم ایسا ہی ہے کہ کسی سے آیت قرآن کی نقل نکرنا اور اسکو نہ پڑھنا نہ پڑھانا جب تک کہ
شیخ سے نہ پڑھا یا نہ سیکھا ہو - مولانا فرماتے ہین کہ مین کہین اس امر مین کوئی منقول نہین
دیکھا اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ صحیح ادا کرنے کی احتیاط سخت تر ہے اس سے
زیادہ حدیث شریف کے الفاظ ادا کرنے مین ہے اور وہ بڑا خوف گناہ ہے کہ جو لفظ
رسول اللہ نے نہ کہا ہو وہ بلفظہ یہہ شخص اپنی زبان سے کہے اور قرآن شریف
محفوظ ہے اور پڑھنے پڑھانے مین متداول ومشہور ہے کبھی اسکے الفاظ بدلے نہین
جاوینگے اور یہہ ظاہر ہے - علم حدیث وفقہ کی چند کتابین اصول وفروع مین استاد سے
پڑھنا اور اسکی اصطلاحات سے واقف ہونا ضرور ہے فقط مطالعہ سے نہین کھلتا مگر
جب دو دو چار چار کتاب علم صرف ونحو ومنطق ومعانی واصول وغیرہ علوم مین جو فرض
کفایہ ہین طالب علم اچھی طرح سیکھے اور یاد کرے اور مطالعہ کی قوت سے ملکہ حاصل
ہووے تو امتحان لیکر استاد وعلمائی عصر اسکو تحصیل کا عمامہ باندھتے ہین اور سند اجازت
درس وتعلیم وتدریس کی دیتے ہین اسلئے تا دوسرون کو سکھانے مین غلطی نکرے اور
شاگردون اور آبرو لینا کا اعتقاد نہ بگڑے اور استخراج مسایل فقہیہ وافتا مین خطا نہ ہووے
کیونکہ اس زمانہ اخیر مین ہر ایک مدرس واعظ وغیرہ کے علم واعتقاد کی معلومات عام
مسلمانون کو نہین ہوتی ہے اور اخذ کرنا علم دین کا عالم پاک عقیدہ سے بہتر ہے اگر تعلیم دینے
والے کا عقیدہ فاسد ہے یا غلط معنی سکھاتا ہے تو اسکے شاگرد بھی گمراہ ہوینگے
بیت اے بسا ابلیس آدم روے ہست ۞ پس بہر دستی نباید داد دست ۞ جب مشایخ مریدو

شاگرد کو شریعت وطریقت مین کامل اور عبادت و ریاضت مین واثق پاتے ہین تب
اسکو خلافت نامہ لکھدیتے ہین اور مرید و شاگرد کرنے کی اجازت فرماتے ہین - حضرت
سرور کائنات اور خلفای راشدین کو نور نبوت و ولایت کے سبب سے علوم ظاہری و باطنی
و سلطانی و روحانی سیاست وافتا قضائت واحتساب بذات خاص متعلق تھا جب دور
خلفای راشدین کا آیا انکو بھی نور ولایت حاصل تھا انکا فرمانا بھی امت کے واسطے سنت کا
طریقہ ہوا جب وہ زمانہ گذر گیا سلطنت ظاہری پادشاہون نے لی اور سلطنت باطنی
اہلبیت ومشایخ طریقت نے حاصل کی علوم ظاہری وافتا وقضائت علما کو ملا اور سیاست
واحتساب امرا وحکام کے تصرف مین آیا مگر علوم دینیات کی ست کے لئے ضرورت باقی رہی ہے
اور علمای دین محمدی نے ایسے قواعد شریعت محکم باندھے ہین کہ قیامت تک قایم و دایم
رہینگے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ جو خدا نے چاہا سو ہوا اور جو نچاہیگا
سو نہوگا

استفتا (۵)

چہ می فرمایند علمای دین متین اس باب مین کہ درس و تعلیم دینا وعظ قصہ گوئی و نصیحت
بیان کرنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہر ایک مسلمان کو واجب ہے یا نہین اور امامت کے
لئے جیسا حکم شرط ہے ویسا ہی انکے لئے حکم ہے یا کچھہ فرق ہے

الجواب

امامت جماعت کا حکم خاص ہے اور تعلیم وعظ کا حکم عام ہے امامت مسجد جو امام راتب مسجد
کا معین ہے سو افضل اب شروط امام کی یہہ ہے امام ہو مرد تندرست عاقل بالغ عالم مسایل نماز کا
پرہیزگار نیک خلق قاری خوش آواز خلیق خوش لباس وغیرہ بعضون نے متقی مسن صاحب
وجاہت ونسب کو افضل کہا ہے اور مکروہ ہے امامت عبد کی و فاسق و اعمی و بدوی
ومبتدع وشارب الخمر وآکل الربوا ومبروص ومفلوج ونمام وریاکار وکردی و بدعقاید
والے کی اور تفصیل در المختار مین مرقوم ہے - تعلیم وتوعیظ وغیرہ ہر مسلمان پر واجب
نہین ہے مگر عالم پر واجب ہے جو مسلمان شخص اس سے کوئی مسئلہ دین کا پوچھے اور وہ

جانتا ہی اور نہ بتلاوے تو کل قیامت کو آتش کی لگام اسکے منھہ مین دینگے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی مَنْ كَتَمَ عَنِ النَّاسِ عِلْمًا يَعْلَمُهُ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور قرآن شریف مین بھی حکم ہی إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ
الْهُدَىٰ الخ الآیہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَعَاجِيبَ وَلَا
حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بستان العارفین
یعنے آنحضرت نے فرمایا ہی تم پہنچاؤ میرے سے لوگون کو احکام اگرچہ ایک آیت ہو اور
بنی اسرائیل کا عجائب حال جو گذرا سو بیان کرو اسمین کچھ حرج نہین اور جو عمداً میری حدیث مین
جھوٹھ ملا کر کہے تو اپنا مکان آتش دوزخ مین تیار کر لیوے وَقَالَ الْحَسَنُ لَوْلَا
الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِثْلَ الْبَهَائِمِ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ اگر علما نہوتے اور تعلیم و توحیظ نکرتے تو تمام انسان مانند حیوان کے بن جاتے —
اور تمیم الداری سے روایت ہی کہ ہر شنبہ کے روز وعظ بیان کرتے تھے پوچھا حضرت عمر نے
کہ تمہارا ارادہ اسمین کیا ہی تمیم الداری نے کہا کہ لوگون کو خدا اور رسول کے احکام یاد دلاتا ہی
آپ نے فرمایا اچھا ہی بیان کرو اگر چاہتے ہو مگر جان لو کہ یہہ امر ذبح کرنے کے جیسا ہی یعنے
بڑا احتیاط اور خطر کا کام ہی چنانچہ فرمایا ہی مَنْ أُعْطِيَ لَهُ الْقَضَاءُ فَقَدْ ذُبِحَ
بِلَا سِكِّينٍ یعنے جسکو قضاوت کا عہدہ ملا تو وہ گویا بغیر چھری کے ذبح ہو گیا اکثر اکابر
علما نے قیدخانے مین جانا قبول کیا مگر قضاوت کا عہدہ قبول نکیا اسی لئے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ تین آیات قرآن تعلیم و توعیظ کی بابت بہت بھاری ہین اور مین قصہ گوئی
کو مکروہ جانتا ہون قولہ تعالیٰ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ ۝
یعنے کیا لوگون کو تم نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور خود کے نفس کو بھول جاتے ہو۝ لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ یعنے کس واسطے تم جو کہتے ہو تو خود اُسپر عمل نہین کرتے ہو۝ وَمَا أُرِيدُ

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ یعنے مین نہین ارادہ کرتا ہون کہ تم سے مخالفت کرون جن چیزون کو تمہین منع کیا انکی طرف جاؤن ـ حق تعالی نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اَنْ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحْيِ مِنِّيْ ؕ اول تم اپنے نفس کو وعظ کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو حیا کرو میرے سے یعنے اپنی نصیحت پر آپ عمل کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو شرم کی بات ہے ؕ **فایدہ** عالم شخص جو کہے سو سننا اور مان لینا اور اسپر عمل کرنا لازم ہے اگر وسوسہ نفسانی دل مین آیا کہ یہہ عالم اپنے نصیحت پر خود عمل نہین کرتا ہے ہم کس لیئے اسکے کہنے پر عمل کرین یہہ گمراہی کا سبب ہے جو عالم کچھہ کہیگا نفس شیطانی اسمین عیب جینی کریگا کیونکہ بے عیب خدا کی پاک ذات ہے ہم سب عیب مین بھرے ہوئے ہین ساری عمر گذر جاویگی ایسا عالم متقی باعمل صاحب دل نہ ملیگا تو علم کی نعمت سے وہ شخص محروم رہا اور بغیر استاد و مرشد کے زندگانی برباد ہوئی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

قطعہ گفت عالم بگوش جان بشنو ؛ ورنماند بگفتنش کردار ؛ باطل است آنکہ مدعی گوید ؛ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ؛ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؛ ور نوشتہ است پند بردیوار ؛ اور اگر ویسا عالم پرہیزگار ملا تو بھی نفس شیطانی اسکی تقلید کرنے سے باز رکھتا ہے دیکھو اس زمانے مین اکثر لوگون نے ائمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ دی ہے اور شتر بے مہار کی طرح غیر مقلد بن گئے اور اپنے ہوا کے مقلد ہوے خدا پناہ مین رکھے ؕ

استفتا (۶)

چہ می فرمایند علمای دین متین درس و توعیظ کرنے کی شرع شریف مین آداب و شروط کیا ہین اور مجلس وعظ مین جو مسلمان سامعین بیٹھتے ہین انکو نصیحت کا اثر کسطرح ہوتا ہے

الجواب شیخ امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بستان العارفین مین لکھا ہے کہ آداب مذکر یعنے درس کہنے والے واعظ استاد و مرشد کو بہت چاہیئے کہ صالح ہون اور متقی پرہیزگار عالم باعمل حتی الامکان منہیات شرعی سے خود کو

بجا دین اور امر بالمعروف و نہی المنکر علی العموم کیا کرین کسی کا نام یا شخص معین کرکے نہ کہین والّا صلحا انکی مجلس مین نہ آوینگے اور کلام کا اثر جاتا رہیگا - جو حدیث کہ متواتر و صحیح و حسن کے درجہ مین نہو اور انکو بھی اسکی اسناد مین شک ہو جیسے ترغیبا للنّاس و ترہیبا للعوام کی بابت بعض کتابون مین مرقوم ہین انکو بیان نکرین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم مَنْ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ كِذْبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَذَّابِيْنَ ؕ یعنے کسی شخص نے حدیث بیان کیا اور وہ خود جانتا ہے کہ یہہ صحیح نہین ہی تو وہ خود ایک جھوٹھون مین سے ہی - اور مجلس کو طول نکرے تا سننے والے دِق ہو جاوین کہ برکت علم کی جاتی ہی اور سامعین بیزار ہوتے ہین بحکم رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَسَاعَةً یعنے اپنے دلون کو ہر گھڑی آسایش دیتے جاؤ جب بہت عذاب دوزخ کا حال بیان کئے دلون مین سامعین کے گھبراہٹ اور خوف زیادہ ہو گیا تو اسکے بعد جنّت اور رحمت کا حال بھی بیان ہونا چاہئے تا فرحت اور رجا دلون مین پیدا ہووے - تواضع اور نرمی سے ہر امر بالمعروف کو بیان کرین تا دل مین جا نشین ہووے سختی اور خشم سے نہ کہین اور حکم وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ کو دھیان مین رکھین یعنے اگر تو رحمت خدا کو نرمی سے بیان کرے تو سامعین دل لگا کر سنینگے اگر سختی اور غصّے سے کہے تو سامعین نفرت کرینگے اور دور بھاگینگے جناب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیان آیات قرآن کرتا ہی پوچھا کہ تجکو ناسخ و منسوخ کا علم ہی اسنے کہا نہین آپنے فرمایا تو ہلاک ہوا اور لوگون کو بھی ہلاک کیا - حبیب بن ثابت نے فرمایا مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا يُقْبِلَ بِوَجْهِهِ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ وَلٰكِنْ يَعُمُّهُمْ ؕ یعنے مجلس وعظ مین ایک ہی شخص کی طرف منہہ کرکے بیان نکرے بلکہ عام کی طرف ادہر اودھر منہہ پھیرا کرے اگر ایک کی طرف منہہ کرکے نصیحت کریگا تو وہ سمجھیگا کہ مجھے مجلس مین فضیحت کرتے ہین - اگر صلوٰۃ و صیام و صدقہ کا بیان

کرے تو پہلے خود اس پر عمل کرے۔ لوگون کی خیرات و زکوٰۃ پر طمع نرکھے اور علم کی
قدر کھووے وَلَوْ اَهْدٰى اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ
يَقْبَلَ هَدِيَّتَهٗ یعنے اگر کسی نے کچھ ہدیہ بغیر مانگنے کے دیا تو اسکو قبول کرنے مین مضایقہ
اور خوف نہین ہی۔ درمیان وعظ کے بعض کلام ایسا کہے کہ لوگون کی آنکھ مین پانی آوے
اور بعض کلام ایسا بھی کہے کہ خوشدل اور خندہ جبین ہو جاوین۔ جناب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَلَسَ رَغَّبَ النَّاسَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ
زَهَّدَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ كَسِلُوْا اَخَذَ فِيْ ذِكْرِ الْغَرْسِ وَالْبِنَاءِ وَالْحِيْطَانِ
فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ نَشَطُوْا اَقْبَلَ فِيْ ذِكْرِ الْاٰخِرَةِ یعنے جب آپ مجلس مین وعظ کو
بیٹھتے لوگون کو ترغیب آخرت کی اور ترک دنیا کی کرتے جب دیکھتے کہ سامعین سست
ہو گئے ہین تو جھاڑ بونا گھر دیوار بنانا دنیاداری کا ذکر درمیان لاتے جب لوگ خوش ہوے
پھر آخرت کا بیان شروع کرتے تھے واللہ اعلم

استفتا (۷)

مجلس درس کے آداب اور سامعین و متعلمین کے ملزومات کیا ہین **الجواب**
بستان العارفین مین مرقوم ہی کہ سامعین کو لازم ہی واعظ کا فرمانا اور کتاب کی
عبارت دل لگا کر سننا اور اسپر عمل کرنا حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَمِعَ مَسْئَلَةً
وَحَدِيْثًا فَعَمِلَ بِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ حَيٌّ وَمُنْجِيٌّ وَمَنْ سَمِعَ حَدِيْثًا فَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ
فَاِنَّهٗ يَهْلِكُ یعنی جس نے سنا ایک مسئلہ اور حدیث اور اسپر عمل کیا پھر اسکا دل
زندہ ہوا اور نجات پایا اور جسنے سنا حدیث اور عمل نکیا اسپر پس تحقیق وہ ہلاک
ہوئیگا۔ اور سننے والون کو لازم ہی کہ جب ایک حدیث سن لئے تو صَدَقْتَ اور
اَحْسَنْتَ کہین تا واعظ کا دل حدیث کہنے پر بڑھے اور جب نام مبارک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا سنے درود پڑھے تو شیطان کا وسوسہ دل سے نکل جاوے۔ انسان کو

لازم ہے کہ علم حاصل کرے اور اپنی جہالت پر بس نکرے قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہو اے محمد کیا وے برابر ہو سکتے ہیں جو لوگ کہ جانتے ہیں اور جو لوگ کہ نہیں جانتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا یعنے اسمیں خیر نہیں ہے کہ جو عالم بھی نہیں اور علم کا طلب کرنے والا بھی نہیں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے علما مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم نہیں سیکھتے لازم ہے کہ سیکھو علم دین اسلام کا قبل اسکے کہ علماؤں کے مرنے سے دین کا علم دنیا سے اٹھ جائیگا ۔ جب چھوٹے بچے علم سیکھینگے اور جب بڑے ہووینگے تو آخرین قوم کے واسطے علما بن کر بیٹھینگے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے لَفَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ جَاهِلٍ یعنے ایک شخص علم فقہ کا عالم سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد جاہل سے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ یعنے جس شخص کے واسطے خدا تعالےٰ خیر چاہتا ہے تو اسکو علم دین سیکھنے کی توفیق دیتا ہے ۔ تمام علموں سے علم فقہ افضل ہوا ، اسلئے کہ تمام قرآن اور حدیث کے معنی سمجھنے اور عمل کرنے کے واسطے اس میں خلاصہ موجود ہے ۔ جب علم فقہ سیکھا بعد علم زہد اور حکمت کو سیکھے اور علم نجوم سے قدرے حاصل کرے کہ اوقات نماز اور جہتہ قبلہ وغیرہ معلوم ہووے قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیہ ۔ یعنے وہ پروردگار ہے کہ جسنے تمہارے واسطے ستاروں کو پیدا کیا تا دریا اور خشکی میں اندھیرے کے اندر تمکو اُن ستاروں کے سبب رستا ملے ۔ حدیث شریف میں ہے تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَرَفْعُهُ ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ یعنے تم سیکھو علم کو قبل اسکے کہ علم دنیا سے اٹھ جاوے اور اٹھ جانا علم کا علماؤں کے وفات کرنے سے ہوویگا ۔ فقیہ ابو اللیث بن محمد سمرقندی حنفی مصنف کتاب بستان العارفین کی وفات ۳۷۳ھ ہجریہ مقدسہ میں ہوئی ہے

تاکید علم سیکھنے اور سکھانے کی ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ابھی سنہ ۱۳۰۲ چودہوین صدی آغاز ہے جو مسلمان اہل ایمان ہی علم فقہ اور مسایل دین کے سیکھنے کا اور سکھانے کا طریقہ جاری کریگا نہایت اجر عظیم پاویگا اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ؂

استفتا (۸)

علم کے فضایل کیا ہین اور علما کی قدر کس طرح معلوم ہوتی ہے　　**الجواب** غایۃ الاوطار و درالمختار کے دیباچہ مین مرقوم ہے اَلْعِلْمُ وَسِیْلَۃٌ اِلٰی کُلِّ فَضِیْلَۃٍ یعنے علم وسیلہ ہی ہر بزرگی اور کمال کا اور ترقیات دارین کا سبب ہے ۔ اَلْعِلْمُ یَرْفَعُ الْمَمْلُوْکَ اِلٰی مَجَالِسِ الْمُلُوْکِ علم بلند رتبہ کرتا ہے غلام کو بادشاہون کی مجالس تک لیجاتا ہے یعنے نہایت حقیر شخص علم کی جلالت شان سے بادشاہون کا ہم صحبت اور جلیس ہوجاتا ہے لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَھَلَکَ الْاُمَرَاءُ اگر عالم نہوتے تو امیر ہلاک اور تباہ ہوجاتے وجہ اسکی یہہ ہے کہ امیر خلق اللہ کے حاکم ہین تو اگر فصل خصومات مین علمای دین کی طرف رجوع نکرتے تو گمراہ ہوتے اور عذاب آخرت مین گرفتار رہوتے ۔ زمانہ سابق مین دستور تھا کہ اول لوگ پیشہ سیکھتے پھر علم حاصل کرتے تھے تا خلق اللہ کے مال مین طمع کی مجال باقی نرہے اور کسی تونگر کے محتاج نہون اور جب کہ عالم طامع حریص ہوا تو اسکے علم کی حرمت اور عزت باقی نہین رہتی اور وہ حق گوئی سے پہلو تہی کرتا ہے ۔ روایت ہی کہ دو قسم آدمیون مین سے جب آراستہ ہوے تو سب لوگ آراستہ ہوجاتے ہین اور جب وہ بگڑے تو سب لوگ بگڑجاتے ہین ایک علما دوسرے امرا ۔ اَلْعِلْمُ لِاَرْبَابِہٖ وِلَایَۃٌ لَیْسَ لَھَا عَزْلٌ علم صاحبان علم کے واسطے وہ منصب عالی دایمی ہے جسکی معزولی نہین یعنے بادشاہ اس منصب کو چھین نہین سکتا ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد شاگرد ہین امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے رحمہم اللہ انکو صاحبین کہتے ہین انھون کی تصنیفات نوسو نو ۹۹۰ کتابین علم فقہ کی ہین چنانچہ جامعین مبسوط زیادات اور نوادر وغیرہ اور ابو حنیفہ شاگرد ہین حضرت حماد کے اور حماد شاگرد ہین حضرت

ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی شاگرد ہین حضرت علقمہ کے اور علقمہ شاگرد ہین حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے اور عبداللہ بن مسعود اصحابی شاگرد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے جو تمام اصحابون بین عالم متقی مشہور و معروف ہین جسنے تقلید کی ابوحنیفہ کے مذہب کی تو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی مطابق اس حدیث شریف کے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ السَّمٰوَاتِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب آسمان کے ستارون کے مانند ہین تم نے اُنمین سے جسکی اقتدا کی تو تم نے ہدایت کی راہ پائی خلاصہ طحطاوی مین موجود ہے

ابیات

اَلْفِقْهُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَةُ	حَصَّادُهُ ثُمَّ اِبْرَاهِیْمُ دَوَّاسُ
نُعْمَانُ طَاحِنُهُ وَیَعْقُوْبُ عَاجِنُهُ	مُحَمَّدٌ خَابِزُوْا كِلُهُ النَّاسُ

یعنے فقہ کو ابن مسعودؓ نے بویا اور علقمہ اسکا کاٹنے والا ہے پھر ابراہیم نخعی اسکا دانہ اور بھوسا صاف کرنے والا اور نعمان یعنے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم اسکے پیسنے والے اور یعقوب یعنے حضرت ابویوسف اسکا آٹا گوندنے والے اور محمد بن حسن اسکی روٹی پکانے والے اور سب لوگ مسلمان اسکے کھانے والے ہین۔ امام شعرانی نے میزان مین ائمہ اربعہ کی سند علوم اس طرح پر مذکور کی ہے۔ امام ابوحنیفہ نے علم اخذ کیا حضرت عطا سے انھون نے عبداللہ ابن عباس سے جو رسول اللہ کے چچیرے بھائی تھے اور اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْن کی حدیث ان کی شان مین آئی ہے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے جبرئیل علیہ السلام سے انھون نے حق تعالیٰ عزوجل سے امام مالک نے علم اخذ کیا حضرت نافع سے انھون نے ابن عمر سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے علم اخذ کیا امام مالک سے اور امام احمد حنبل نے امام شافعی سے رحمہم اللہ اجمعین۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود سالی مین سترہ اصحابون کو دیکھا تھا اور پانچ اصحاب سے علوم بھی سیکھا تھا کتاب خیرات الحسان فی مناقب نعمان تصنیف

ابن حجر المکی الشافعی کے دیکھنے سے مفصّل حال معلوم ہوتا ہے۔ جامع ترمذی مین ابو امامہ الباہلی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی میری فضیلت تمھارے ادنی شخص پر ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ پیغمبرون کے وارث علما ہین مسلمانون کو توفیق ہووے علما کی قدر سمجھنے اور علوم دین سیکھنے کی آمین آمین

استفتا (۹)

تمام علمون مین علم فقہ کی فضیلت زیادہ کتابون مین بیان ہوئی ہے اسکا سبب کیا ہے دلایل کتب معتبرہ سے مرقوم فرمائیے **الجواب** غایۃ الاوطار ترجمہ درالمختار مین تیسیر الوصول سے منقول ہے وَمِنْهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ وَغَيْرِهَا اَلنَّظَرُ فِي كُتُبِ أَصْحَابِنَا مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ أَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ یعنے منجملہ فضایل علم فقہ کے وہ قول ہے جو خلاصہ وغیرہا مین ہے کہ نظر کرنا ہماری اصحاب کی کتابون مین بدون سماع کے یعنے فقہ کی کتابون کو مطالعہ کرنا بدون اسباق کے کہ استاد سے سُنا تہجد کی نماز سے بہتر ہے وَتَعَلُّمُ الْفِقْهِ أَفْضَلُ مِنْ تَعَلُّمِ بَاقِي الْقُرْآنِ اور فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے یعنے زایداز حاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کے واسطے باقی قرآن کے سیکھنے سے افضل ہے اسواسطے کہ فقہ کا سیکھنا بقدر حاجت کے فرض عین ہے اور افضلیت کی یہہ وجہ ہے کہ قرآن شریف کا سیکھنا بقدر قرارت نماز فرض عین ہے اور تمام قرآن کا سیکھنا سنت ہے اور فقہ کے مسایل نماز روزہ عقاید وضروریات دین مین فرض عین ہے اور زیادہ فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے پس فرض افضل ہے سنت سے جبتک فقہ نہ سیکھیگا تب تک قرآن مجید کی قدر کیا سمجھیگا اور وقایع کا حدوث ہوتا ہے فقہ کے ہر باب مین بخلاف قرآن کے اس واسطے کہ قرآن مین سے سورۂ فاتحہ اور تین آیتین قرارت کرنا فرض عین ہے مگر دوسرون کے سکھانے کے واسطے تمام قرآن شریف کا

سیکھنا فرض کفایہ ہی وَجَمِیْعُ الْفِقْہِ لَابُدَّ مِنْہُ اور تمام فقہ سے سیکھے بغیر چارہ نہین
اگرچہ بطریق فرض کفایہ کے ہو الحاصل فقہ بجمیع انواع جو آدمیون کو ضرور ہی سو طہارت
اور نماز روزہ کا دریافت کرنا تو علی العموم سب مسلمانون کو فرض ہی غریب ہو یا تونگر ہو اور
مسایل زکوٰۃ و حج و عتاق و قربانی و فطرہ وغیرہ تونگر پر سیکھنا فرض ہی اور خانہ داری
کے لئے مسایل نکاح و طلاق بھی جاننا فرض ہی اور سوداگری کے واسطے مسایل بیع و شراء
و ہبہ وصیت میراث وغیرہ بھی جاننا فرض ہی ابیات اِذَا مَا اعْتَزَّ ذُوْ عِلْمٍ بِعِلْمٍ
فَعِلْمُ الْفِقْہِ اَوْلیٰ بِاعْتِزَازٍ ؛ فَکَمْ طِیْبٍ یَفُوْحُ وَلَا کَمِسْکٍ ؛ وَکَمْ طَیْرٍ
یَطِیْرُ وَلَا کَبَازٍ ؛ یعنے جب فخر کرے صاحب علم کسی پر تو فقہ کا علم پر مقدم تر اور
اولیٰ با فتخار ہی بہت سی خوشبو چیز مہکتی ہی لیکن مانند مشک کے نہین اور بہت
چڑیان اوڑتی ہین لیکن مانند باز کے نہین ۔ وَقَدْ مَدَحَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِتَسْمِیَتِہٖ
خَیْرًا بِقَوْلِہٖ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا وَقَدْ فَسَّرَ الْحِکْمَۃَ
زُمْرَۃُ اَرْبَابِ التَّفْسِیْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّتِیْ ھُوَ عِلْمُ الْفِقْہِ اور اللہ حق تعالیٰ
نے فقہ کی مدح کی ہی اور اسکو مسمّی بخیر کرکے قرآن شریف مین فرمایا ہی جسکو حکمت
دی گئی اسکو بہت خیر دی گئی اور مفسّرین کے ایک گروہ نے حکمت کو تفسیر بعلم
فروع کہا ہی اور وہ علم فقہ ہی اشباہ النظایر مین لکھا ہی کہ ہر آدمی سوای انبیا علیہم
السلام کے جانتا نہین کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ کیا ہی اسکے ساتھ دارین مین اسواسطے کہ حق تعالیٰ
کا ارادہ غیب ہی مگر فقیہ اسکو جانتے ہین اسواسطے کہ وہ جان گئے ہین حق تعالیٰ کے ارادے کو
جو انکے ساتھ ہی رسول صادق مصدوق کے اس حدیث کی دلیل سے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ
خیر کا ارادہ کرتا ہی اسکو دین مین فقیہ کرتا ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ یعنے امر دین مین فہم سلیم عطا کرتا ہی
بعض علما نے علم حکمت کے معنی علم تصوف کئے ہین کیونکہ فقہ مین تصوف داخل ہی جیسا

شعر میں مسئلہ طحطاوی میں ہے وَخَیْرُ عُلُوْمٍ عِلْمُ فِقْهٍ لِاَنَّهٗ ؛ یَکُوْنُ اِلٰی کُلِّ الْمَعَالِیْ تَوَسُّلًا ؛ فَاِنَّ فَقِیْهًا وَاحِدًا مُتَوَرِّعًا ؛ عَلٰی اَلْفِ ذِیْ زُهْدٍ تَفَضَّلَ وَاعْتَلَا ؛

شرح سب علموں سے بہتر فقہ کا علم ہی اسواسطے کہ وہ سب مراتب عالیہ کی طرف وسیلہ ہوتا ہی کیونکہ ایک فقیہ متقی ہزار زاہدوں پر بزرگ اور عالیقدر ہوتا ہی وَوَزْنُ کُلِّ امْرِءٍ مَاکَانَ یُحْسِنُهٗ ؛ وَالْجَاهِلُوْنَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءٌ ؛ فَفُزْ بِعِلْمٍ وَلَا تَجْهَلْ بِهٖ اَبَدًا اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَهْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءٌ ؛ اور وزن یعنے قدر وخوبی ہر فرد کی موافق اسکی خوب کرداری کے ہی اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہیں ؛ ظفریاب ہو علم کے سبب سے اور علم فقہ سے جاہل نہ ہو ہمیشہ یعنے اسباب جہل سے اجتناب رکھو سب آدمی مردہ ہیں اور علم والے زندہ ہیں یعنے جاہل مردوں کے مانند لایق شمار کے نہیں اور اُن سے کچھ فایدہ نہیں مگر اہل علم زندہ ہیں انکی زندگی سے انکو اور لوگوں کو فایدہ حاصل ہوتا ہی تو علمای دین کا وجود رحمت اور نور ہی کہ وہ وارث ہیں انبیا علیہم السلام کے جس نے علما کی تعظیم کیا گویا اُسنے اپنے خدا و رسول کی اور دین ایمان کی تعظیم کیا قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۃ حکم خدا کا رسول اللہ کو ہوا کہ تم ایسی دعا مانگو ای خدا مجکو علم زیادہ دے واللہ اعلم بالصواب

استفتا (۱۰)

کون سے علم سیکھنا فرض اور سنت ہیں اور کون سے علم حرام و مکروہ ہیں بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا ۃ

الجواب نهایہ او لادطارہ ترجمہ در المختار میں سے خلاصہ مرقوم ہوتا ہی اِعْلَمْ اَنَّ تَعَلُّمَ الْعِلْمِ یَکُوْنُ فَرْضَ عَیْنٍ وَهُوَ بِقَدْرِ مَا یَحْتَاجُ لِدِیْنِهٖ شرح معلوم ہووے کہ علم کا سیکھنا فرض عین ہوتا ہی یعنے ہر شخص پر اور فرض عین اس قدر علم ہی جسکی طرف آدمی حاجتمند ہو اپنے دین کے واسطے تعلیم متعلم میں ہی کہ ہر مسلمان پر ہر علم کا حاصل کرنا فرض نہیں بلکہ علم حال کی طلب فرض ہی یعنے آدمی جس حال میں واقع ہو اس حال کا علم سیکھنا فرض ہی چنانچہ جیسے نماز روزہ فرض ہو ا اسپر مسایل صوم وصلوۃ

دریافت کرنا فرض ہی جیسے حج و زکواۃ فرض ہوا یعنے تونگر ہنا اسپر مسایل حج و زکواۃ کا سیکھنا
فرض ہی جو سوداگری کرتا ہی اسپر مسایل بیع و شراء کے سیکھنا فرض ہی تا ارتکاب حرام
سے محفوظ رہے **وَفَرْضُ كِفَايَةٍ** شرح اور علم سیکھنا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ وہ ہی
کہ ہر شخص پر فرض نہین بلکہ بعض کا سیکھنا ایک شہر مین سب کی طرف سے کفایت کرتا ہی
وَهُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهِ شرح فرض کفایہ وہ ہی کہ اپنی حاجت سے زیادہ غیر کے
نفع کے واسطے سیکھے ناواقفون کو راہ بتانے کے لئے تا وہ لوگ حرام اور ہلاکی سے بچین
تو ایک عالم ہر نواح و ضلع مین ضرور رہنا چاہیے کہ عوام مسلمانون کو ضروریات دین کی سکھاوے
نہین تو عوام مسلمان ضایع ہو وینگے **وَمَنْدُوبًا وَهُوَ التَّبَحُّرُ فِي الْفِقْهِ وَعِلْمِ الْقَلْبِ**
شرح اور علم کا سیکھنا سنت ہی جو کمال درجے پر سیکھے فقہ کا علم اور دل کا علم یعنے
تصوف و سلوک و علم اخلاق جس علم سے انواع فضایل اور انکی حاصل کرنے کی کیفیت معلوم ہو اور
اقسام رذایل اور ان سے بچنے کی کیفیت دریافت ہو - تعلیم متعلم مین لکھا ہی اسی طرح فرض
ہی علم احوال قلوب چنانچہ توکل انابت خوف الٰہی رضا بالقضا کہ یہہ سب احوال مین واقع ہی
اور بزرگی اس علم کی کسی پر مخفی نہین اور علم اخلاق مین معرفت جود و بخل کبر و تواضع عفت و
اسراف و تقتیر و امراض قلوب کا جاننا فرض ہی جیسے حسد نفاق وغیرہ کیونکہ بخل و اسراف
و تقتیر حرام ہی اور حرام سے بچنا فرض ہی اور اسکو علم عقاید و تصوف کہتے ہین جس سے
دل کی طہارت حاصل ہو اذکار و اشغال سے حضور قلب و توجہ الی اللہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب
کمال کو پہنچے اور ظاہر و باطن پاک ہووے **بیت** تا بیاری طہارت ظاہر ۞ باطنت
نیز حق کند طاہر ۞ بغیر عقاید صحیحہ و نیت خالص کے عبادت ظاہری فایدہ نہین کرتی ہی
بیت شرف ذات بجودست و کرامت بسجود ۞ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود ۞
وَحَرَامًا وَهُوَ عِلْمُ الْحِكْمَةِ الْفَلْسَفِيَّةِ وَالشَّعْبَدَةِ وَالتَّنْجِيمِ وَالرَّمْلِ وَعُلُومِ الطَّبَائِعِيِّينَ
وَالسِّحْرِ وَالْكَهَانَةِ شرح اور علم سیکھنا حرام ہوتا ہی اور وہ حرام علم یونانیون کی

حکمت فلاسفہ ہے شعبدہ بازی اور نجوم اور رمل اور علم طبیعی یعنے نیچر اور جادو کہانت وغیرہ یونانی حکمت اسواسطے حرام ہوئی کہ اس مین عالم کا قدیم ہونا وغیرہ من المکفّرات والمحرّمات داخل ہین اور علم نجوم مین اوضاع فلکیہ سے حوادث سفلیہ پر استدلال کرتے ہین۔ تعلیم متعلم مین لکھا ہے کہ نجوم کا علم بمنزلہ مرض کے ہے تو اسکا سیکھنا حرام ہے وہ مضر ہے نافع نہین اسلئے کہ قضا و قدر سے بچنا ممکن نہین تو مسلمانکو چاہئے کہ ذکر اللہ و دعا اور تضرع مین مشغول رہے اور حق تعالیٰ سے عافیت مانگا کرے اسواسطے کہ داعی محروم الاجابۃ نہین ہوتا پھر اگر بلا مقدّر ہے تو ضرور پہنچیگی لیکن داعی کو حق تعالیٰ صبر عطا کریگا دعا کی برکت سے لیکن تعلّم نجوم کا بقدر قبلہ شناسی و اوقات نماز ہر موسم کے اور فیٔ زوال جاننا جائز ہے انتہی کہانت وہ ہے کہ شیاطین سے راہ پیدا کرے تاکہ وہ اخبار آیندہ بتائین اور شعبدہ دست چالاکی بازیگری یعنے نٹی کے کھیل ہین اور یہہ جو لوگ علم جفر کو علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کی طرف نسبت کرتے ہین سو غلط ہے اسکی کچھ اصل نہین شارح در المختار نے علم طب کو بیان نہین کیا لیکن تعلیم متعلم مین یون مذکور ہے کہ طب کا سیکھنا جایز ہے اسواسطے کہ اسباب مین سے یہہ بھی سبب ہے حَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ آیا ہے اور رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بھی علاج کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ علم فقہ دین کے واسطے اور علم طب بدن کے واسطے ہے اور حکمت یونانی مین منطق فلاسفہ داخل ہے اور اسکے سیکھنے سے تاریکی قلب پیدا ہوتی ہے سو حرام ہے اور علم حرف و علم موسیقی کو بھی علمانے حرام کی اقسام مین داخل کیا ہے اور علم حرف سے حرف کاف کا اشارہ ہے علم کیمیا سے مراد ہے کہ بہت سے مہوسین نے اپنی عمر شریف اسکے پیچھے گمائی اور اوقات خراب کی ہے یا نقش بھرنا اور علم جفر کے مانند حرف چلانا مراد ہو واللہ اعلم وَمَکْرُوْھًا وَھُوَ

اشعار المولدین من الغزل والبطالۃ اور مکروہ اسی علم کا سیکھنا ہی جیسے اشعار
عورتون کی تعریف مین بنانا یا ہجو کہنی یا علم سحر وحب وبغض یا گنڈا فلیتہ وغیرہ جسکو منتر
کہتے ہین ومباحا کاشعارھم لاسخف فیھا کذا فی فوائد شتی من الاشباہ والنظائر
اور مباح اس علم کا سیکھنا جیسے اشعار لغتیہ ونصایح یا جس علم مین کچھہ فایدہ ہو شرع سے مخالف
نہو چنانچہ علم منطق اسلامیہ سو مباح ہی سیکھنا اسکا اثبات دلایل کے واسطے جب اسلام
روم شام عجم ومصر مین پھیلا فلاسفہ منطقی بحث کرنے لگے احکام ایمان واسلام مین تب
اہل اسلام نے اس علم کو سیکھکر انکے دلایل کو رد کیا اور قواعد اسلام کو ثابت کیا ہی کیونکہ
منطقی کو فقط منطقی رد کرسکتا ہی بعض نے منطق کے دلیلون سے اثبات مسایل شرعیہ
کرنا مذموم لکھا ہی کہ فرمان خدا ورسول کا ہمکو یقین کرنے کے لئے بس ہی اور بعض نے محمود
کہا ہی چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق کو معیار العلوم کہا ہی اور فرمایا ہی کہ
جسکو علم منطق کی معرفت نہین اسکے علم پر اعتبار نہین اسی لئے طالب علمون کو مدرسون مین
چار پانچ کتابین منطق کی سیکھنا ضرور ہوتا ہی کہ بغیر اسکے علم کلام وفقہ واصول وغیرہ کے
مسایل سمجھہ مین نہین آتے اور بعض علما نے اسکو خادم العلوم کہا ہی کہ حکمت نظری وعلم کلام
وسلوک وغیرہ اکثر علوم مین منطق کی ضرورت ہی اسلئے مباح ہوا سیکھنا علم منطق کا ۔ اکثر
علما نے لکھا ہی کہ علوم آلہ سیکھنا فرض کفایہ ہی علم شئ بہ از جہل شئ چنانچہ علم صرف نحو
منطق معانی بیان فصاحت بلاغت عروض قوافی تجوید لغات سلوک تصوف مناظرہ وغیرہ
کہ ان علوم کی مدد سے بخوبی نکات ولطایف قرآن وحدیث وفقہ کے سمجھہ مین آتے ہین
اگر کسی نے صرف ونحو نہین سیکھا تو عبارت عربی پڑھنے مین غلطی کریگا زیر زبر اور پیش
کا خیال نہین رہیگا معنی مین فرق پڑیگا سورہ فاتحہ کے درمیان اگر اَنعمتَ زبر کی جای
پر انعمتُ پیش پڑھیگا تو کفر ہو جاویگا ۔ الصرف ام العلوم والنحو ابوھا
یعنے علم صرف سب علمون کی مان اور نحو سب علمون کا باپ ہی دونون علمون کی قوت سے

ہر ایک

ہر ایک کتاب کی عبارت صحیح پڑھی جائیگی اور علم منطق کی خوبی سے اس عبارت کے معنی بخوبی صحیح سمجھے جائینگے ہر ایک شہر مین ایک عالم کامل ان علمون کا پڑھا ہوا ضرور چاہیئے تا دین کے علمون کی حفاظت رہیگی واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۱۱

کیا فرماتے ہین علمای دین اسلام رحمہم اللہ کہ علم عقاید کے چالیس مسئلے کیا ہین کہ جنکو یاد رکھنے اور دل سے یقین کرنے بغیر عبادات مقبول نہین ہوتی اور جیسے چار امام علم فقہ مین ہین اسی طرح علم عقاید کے بھی کوئی امام شیخ الاسلام ہین یا نہین اور وہ چالیس مسئلے مختصر ہندی عبارت مین اگر لکھدیوین تو جزا ے خیر ملے گی

الجواب علم عقاید مین حضرت فخر الاسلام ابو منصور ماتریدی اور امام ابو الحسن اشعری رحمہما اللہ تیسری صدی کے آخر مین گذرے ہین اور تمام اہل سنت وجماعت کے علما انکو معتبر سمجھتے ہین اور یہ طبقہ سیوم کے علماے ربانی ہین اور عقد کے معنی گرہ اور اعتقاد کے معنی دل مین اپنے تصدیق کے ساتھ یقین کرنا اور سمجھنا کہ یہی سچ ہی اور بس مسئلہ قَالَ اَهْلُ الْحَقِّ حَقَايِقُ الْاَشْيَاءِ ثَابِتَةٌ شرح عقاید نسفی رحمۃ اللہ علیہ مین مرقوم ہی کہ حقیقت اشیا کی ثابت ہی اور علم اسکا تحقیق ہی اور علم حاصل کرنے کے اسباب تین ہین اَلْحَوَاسُّ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ مسئلہ ۲ حواس ظاہری پانچ ہین سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور ہاتھ سے ٹٹولنا کہ سب اشیای محسوسات انھون سے پہچانی جاتی ہین اور پانچ حواس باطنی ہین خیال حس مشترک متصرفہ واہمہ اور حافظہ کہ سب اشیائی غیر محسوسات انکی ذریعے سے قیاس کرکے پہچانتے ہین مسئلہ خبر صادق جو لوگون کی زبانی ہر ایک زمانے مین کہتے ہین اور سنتے چلے آتے ہین جیسے بادشاہون کے شہرون کے نام ہین اور معتبر زیادہ وہ ہی کہ پیغمبرون کی زبان سے سنے اور انکے معجزے دیکھے اور علم اسکا ثابت یقین کو پہنچا زبان سے اقرار اور دل سے

تصدیق ہوئی مسئلہ عقل بڑا سبب ہی علم کے حاصل کرنے کا جیسے کُلُّ شَیْءٍ اَعْظَم مِنْ جُزْءِہٖ یعنے کل شئی جزء شئی سے بڑی ہی اور دھوان دیکھے تو معلوم ہوا کہ یہان آگ ہی اور یہہ جوہر عطیۂ خدا ہی کسی کو کم کسی کو زیادہ ملا ہی مسئلہ عالم تو پیدا ہی کیونکہ تغیر ہمیشہ پاتا ہی ایک حال پر نہین اسمین اعیان واعراض ہین اعیان وہ جو قایم بذات ہین جیسے جسم وجوہر اور اعراض جیسے قایم بذات نہین بلکہ دوسرے جسم کے سبب نمود ہوتے ہین جیسے رنگ بو مزہ مسئلہ عالم کو پیدا کرنیوالا اللہ وحدہ لاشریک ہی قدیم حیّ قادر علیم سمیع وبصیر خالق رازق جو چاہے سو کرے نہ جسم نہ جوہر نہ محدود بلا کیفیت لامکان لازمان لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اور خدا کے معنی خود آیندہ یعنے آپ ہی آپ ہی صفات ازلی سے منزّہ ہی ذات وصفات اسکی حدوث وشرور سے جامع صفات کمال اور پاک ہی از نقصان وزوال نہ خیال مین آوے نہ تصوّر مین مسئلہ صفات بھی اسکی قدیمی ہین قدرت علم حیات سمع بصر ارادہ مشیّتہ تخلیق کلام تو نو اور نو اسماء الحسنیٰ اسکی صفات کے نام ہین بلکہ ایکہزار سے زیادہ ہین مسئلہ قرآن شریف اسکا کلام ہی جو مصحف مین لکھا ہوا اور دل مین یاد ہی آخر زمانے کے پیغمبر خاتم النّبیّین سیّد المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہی اسی طرح توریت موسیٰ علیہ السّلام پر زبور داؤد علیہ السّلام پر انجیل عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی اور سریانی زبانون مین جو بنی اسرائیل کے ملکون مین بولتے تھے نازل ہوئی تھین ان کتابون مین شریعت کے احکام حلال وحرام امر ونہی اور تعریف وبشارت نبی آخر الزّمان کی جابجا مرقوم تھی ان لوگون نے اسمین کم بیش کرکے تحریف وتبدیل کردیا اور قرآن مجید عربی جامع تمام احکام کا اور کامل سب دین کا خدا نے رسول عربی پر بھیجا اور اگلی سب کتابون کا حکم منسوخ ہوگیا اور قرآن شریف کا حکم قیامت تک ناسخ وقایم رہا اسی طرح

سو صحیفے نازل ہوئے دس آدم علیہ السلام پر پچاس شیث علیہ السلام پر تیس ادریس علیہ السلام پر اور بیس ابراہیم علیہ السلام پر خدا کی طرف سے بندون کو علوم شریعت سکھانے کو اترے تھے مسئلہ ۹ ملایک بے شمار حق تعالی نے زمین و آسمان مین پیدا کئے ہین وے نر و مادہ نہین معصوم ہین کھانے پینے سے پاک ہین ہمیشہ عبادت تسبیح و تہلیل مین مشغول چار ان مین سے بزرگ ہین درجہ مین چنانچہ جبرئیل علیہ السلام موکل بر خاک پیغام لانا انبیا پر انکا منصب دوسرے میکائیل علیہ السلام موکل بر آب دربار رزق تیار کرنا حیوانات و نباتات کو پالنا برسات جہان حکم ہو وہان برسانا انکا منصب ہے تیسرے اسرافیل علیہ السلام موکل بر ہوا صاحب صور ہین منتظر ہین جب حکم خدا ہو تب صور فنا کا پھونکینگے چوتھے عزرائیل علیہ السلام موکل بر آتش ملک الموت ہین ستر ہزار فرشتے ہر ایک کے تابع ہین سوائے کراما کاتبین ہر ایک بندے کے اعمال و افعال لکھنے والے منکر و نکیر قبر مین سوال و جواب کے واسطے معین ہین روحانیان کروبیان حاملان عرش بے شمار ہین ان کا عدد سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا مسئلہ ارادہ مشیت قضا و قدر مالک کے اختیار مین ہے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہیگا کرے گا يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہین۔ مسئلہ دیدار اللہ تعالی کا اور شفاعت رسول اللہ کی آخرت مین مومنین کے واسطے بے شک ثابت ہے اور یہہ بڑی نعمت بہشتیون کے لئے ہے اگر خواب مین کوئی مسلمان کو یہہ نعمت رویت کا فیض ملا تو جائز ہے پھر اسپر دوزخ کی آنچ حرام ہے مسئلہ ۱۲ حق تعالی نے بندون کو پیدا کیا اور انکے اعمال بھی پیدا کیا کفر و ایمان طاعت و عصیان حیات و موت سب اسکے ارادہ مشیت قضا و تقدیر سے ہے خیرہ و شرہ من اللہ تعالی نیک کام سے راضی اور بد کام سے راضی نہین قضا و تقدیر مین اور رضا مین فرق سمجھنا چاہیے کیونکہ طاقت بندے کو ہر کام کی دی گئی ہے ثواب و عذاب کی راہ بتلائی ہے اور ہاتھہ پانون

چشم وگوش زبان تمام اعضا اسکے اختیار مین تابعدار ہین اور اسباب وآلات بقدر
امکان اپنی تدبیر سے بناتا ہے اگر تدبیر تقدیر کے موافق ہوئی وہ کام بنتا جاتا ہے عقلمند
کہلاتا ہے اگر موافق نہوئی وہ کام تاہین بنتا بے وقوف کہلاتا ہے قولہ تعالی لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا حق تعالی تکلیف نہین ڈالتا ہے کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ
مگر جتنا کہ اس سے ہوسکے بندہ اپنی بندگی بیچارگی کا اقرار کرے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہے مسئلہ (۱۳)
آدمی کا رزق مقدر مین ہے اتنا ملیگا غیر اسکا رزق نہین کھا سکیگا نہ یہہ غیر کا جب رزق
پورا ہوا اٹھہ گیا اجل آویگی اور خدا بندون پر احسان کرتا ہے موت کے اول ناتوانی ضعیفی
سفید بال وغیرہ موت کی نشانیان پیغام بھیجکر توبہ کرنیکی فرصت اور موت کی یاد دلاتا ہے
مسئلہ (۱۴) عذاب قبر کا کافرون کو اور بعض گنہگار مسلمانون کو ہوویگا اور اہل طاعت
کو قبر مین راحت ملیگی اور منکر نکیر کا سوال جواب آسان ہوجائیگا مسئلہ (۱۵) قبر سے
قیامت کے روز زندہ ہوکر اٹھنا برحق ہے نامہ اعمال کا حساب میزان پل صراط حوض کوثر
جنت و نار برحق ہے مسئلہ (۱۶) گناہ کبیرہ کرنے سے مسلمان ایمان سے خارج نہین ہوتا
اور کفر مین داخل نہین ہوتا قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ تحقیق حق تعالی شرک کو نہین بخشتا ہے اور اسکے سوائے جو چاہیگا
بخشیگا خواہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ ہو اگر چاہے کبیرہ کو بخشدے اور صغیرہ کے واسطے
عذاب کرے مالک ہے حلال سمجھنا حرام فعل کو کفر ہے اسی طرح حرام سمجھنا حلال کو بھی کفر ہے
مسئلہ (۱۷) شفاعت مرسلون کی اور شہیدون اولیاؤن کی اہل کبیرہ گنہگارون کے
واسطے ثابت ہے ایمان دار شخص کو خلود نار نہین بقدر گناہ کے عذاب پاویگا بعد خلاص ہوکر
جنت مین داخل ہوگا لیکن کافر ہمیشہ مخلد نار مین رہیگا مسئلہ (۱۸) اَلْاِيْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَالتَّصْدِيْقُ بِالْقَلْبِ ہے یعنے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا کہ جو احکام اللہ
نے اور رسول اللہ نے فرمایا سچ ہین اور نیک اعمال سے روشنی اسلام کی ہوتی ہے مسئلہ (۱۹)

اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ ایمان بڑھتا بھی نہیں اور کم بھی نہیں ہوتا وہ تو دل کا یقین ہی رہا تو سب اور گیا تو سب سو برس کا کفر ایک کلمہ شہادت پڑھنے سے جاتا ہی اور سو برس کا اسلام ایک کلمہ کفر کہنے سے جاتا ہی مسئلہ ۲۰ جب اقرار اور تصدیق صحیح ہوگئی تو ایسا کہنا جایز ہی اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنے میں برحق سچا مومن ہوں باعتبار حال کے اور اگر باعتبار مآل کے اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہیگا تو بھی جایز ہی کہ خاتمہ بالخیر ہونے کا اعتبار ہی مسئلہ ۲۱ سعید کبھی آخر کو شقی ہو جاتا ہی اور شقی آخر کو سعید بن جاتا ہی خدا کے فضل و احسان کی امید رکھنا اور اپنے اعمال کے شر سے خوف عذاب کا ہی اُس سے حذر مانگنا مسئلہ ۲۲ پیغمبروں کے پیدا کرنے میں اور اپنا کلام بھیجنے میں بڑی حکمت ہی کہ انھوں نے جنّت کی بشارت دیے اور دوزخ کے عذاب سے خوف بتائے اور دنیا و دین کے سب کام اور اسکا انجام سکھائے ہیں تا بندوں پر حجت تمام ہوگئی مسئلہ ۲۳ معجزے پیغمبروں سے حق تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوے سو برحق ہیں جسکے سمجھنے میں عقل انسان عاجز ہی اول سب پیغمبروں کے آدم علیہ السلام اور آخر سب کے افضل المرسلین خاتم النبیّین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں سب پیغمبر سچے معصوم تھے اور فرمان الٰہی پہنچانے والے بندوں کو اور نصیحت کرنے والے امت پیغمبر آخر الزمان کی سب پیغمبروں کی امت سے افضل بے شمار ہی مسئلہ ۲۴ انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے انمین تین سو تیرا رسل ہیں جن پر جبرئیل نازل ہوئے اُن میں سے سات اولو العزم ہیں آدم صفی اللہ نوح نبی اللہ ابراہیم خلیل اللہ اسماعیل ذبیح اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین مسئلہ ۲۵ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو جاگتے میں جسم کے ساتھ برحق ہوئی ہی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک قرآن شریف سے ثابت ہی منکر اسکا کافر ہی اور مسجد اقصیٰ سے عرش بریں پر اور وہاں سے لامکان پر تشریف لے گئے جنت دوزخ کی سیر کیے تمام پیغمبروں سے ملاقات ہوئی سو حدیث نبوی سے ثابت ہی منکر اسکا

فاسق گنہگار ہے اسی لئے اہل قبلہ کو یعنے بہتر فرقے والون کو جو قرآن شریف پڑھتے ہین
قبلہ کعبۃ اللہ کی طرف منہہ کر کے نماز ادا کرتے ہین کافر کہنا جایز نہین خواہ رافضی خارجی وہابی
معتزلہ ہون خواہ بہتر فرقون مین سے کوئی بھی ہو الا فرقہ خطابیہ وشیطانیہ کہ انکے پیچھے
نماز جایز نہین اور شہادت انکی مقبول نہین الحاصل جس شخص کے اعتقاد مین عمل مین نص قطعی
یا حدیث متواتر یا اجماع امت کی مخالفت پائی جاوے وہ کافر ہے اور جس شخص کے
اعتقاد مین یا عمل مین آیات متشابہات یا حدیث احاد مین یا مسایل فروعات مین
مخالفت پائی جاوے اسکو فاسق یا بدعتی مبتدع کہتے ہین کافر نہین ہے ہرگز کسی
مسلمان کو کافر یا ملعون نہین کہنا اگر وہ کافر نہین ہے تو کہنے والے کی طرف کفر
عود کرتا ہے نعوذ باللہ منہا مسئلہ ۲۶ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ اولیا کی کرامات
برحق ہے جیسا ہر نماز کو مکہ معظمہ مین حاضر ہونا پانی اور ہوا پر چلنا جو کام عقل مین نہ آوے
اگر خدا کی جانب سے خاص ہے اسکا نام قدرت ہے اگر بالواسطہ نبی سے وہ کام ظاہر ہوا اسکا نام
معجزہ ہے اگر ولی سے ظاہر ہوا کرامت ہے اگر مومن مسلمان سے ظاہر ہوا خرق عادات
ہے اگر کافر سے ظاہر ہو استدراج ہے مسئلہ ۲۷ جو کچھ اولیا امت سے کرامات ظاہر ہوئی
وے سب پیغمبر کے معجزے شمار کئے جاتے ہین اور امت احمدی مین ایسے اولیا بہت ہوئے
ہین جنہون نے مردون کو زندہ کیا جو منہہ سے کہا وہی ہوا مسئلہ ۲۸ افضل البشر بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول تھے بعد انکے حضرت سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ
خلیفہ دوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سیوم تھے بعد انکے حضرت سیدنا
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم تھے بعد انکے اہل بیت رسالت حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہما تھے بعد انکے عشرہ مبشرہ اور اہل بدر جنکو بشارت جنت کی ملی
ہے بعد جمیع مہاجرین وانصار بعد تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
مسئلہ ۲۹ محبت آل واصحاب کی اور پیروی انکی امتی کو واجب ہے جسکے دل مین محبت

آل واصحاب کی نہین وہ جنّت مین داخل نہوگا اتحاد کرخیر سے کرنا چاہیئے مردون مین سب کے اوّل حضرت صدیق اکبر نے ۳۸ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے عورتون مین سب کے اوّل حضرت بی بی خدیجہ نے ایمان قبول کئے لڑکون مین سب کے اوّل علی مرتضی نے نو برس کی عمر مین ایمان لائے اور غلامون مین حضرت بلال حبشی نے ایمان قبول کئے تھے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

مسئلہ ۳ خلافت تیس سال تک رہی تھی بعد سلطنت ہوگئی چنانچہ خلیفہ اول نے دو برس تین مہینے پانچ روز خلافت کو بخوبی انجام دیا ترسٹھ برس کی عمر ہوئی تھی کہ انتقال فرمایا بعد خلیفہ دویم نے دس برس چھے مہینے پانچ روز خلافت کی بلاد عجم روم شام مصر وغیرہ ملکون مین کلمہ اسلام پہنچایا ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا یہہ دونون شیخین نبی علیہ السلام کی قبر کے پہلو مین مدفون ہین بعد خلیفہ سیوم نے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ روز خلافت کرکے بیاسی برس کی عمر مین شہادت پائے بعد خلیفہ چہارم نے چار برس نو مہینے پانچ روز خلاوفت کرکے ترسٹھ برس کی عمر مین شہید ہوئے بعد حضرت امام حسن نے پانچ مہینے ستائیس روز خلافت کرکے استعفا دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور فرمایا کہ اب سلطنت کے ایام آغاز ہوئے مجھے یہہ منظور نہین کہ مسلمانون مین محاربات جاری رہین اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً کی حدیث شریف کی مطابقت کی یعنے رسول کریم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس برس تک خلافت رہیگی بعد سلطنت اور ظلم ظاہر ہوگا صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ ۳۱ جو اصحابون کے درمیان اختلاف اور محاربات ہوئے ہین اُن باتون سے اپنی زبان بند رکھنا کسی کو بد نہین کہنا خدا یرسے پنا جو علی مرتضی سے محاربہ کرتے تھے خطا پر تھے اور جسنے حسنین رضی اللہ عنہما کو شہید کیا ظالم منافق تھا موت کے وقت اسکا کیا حال ہوا معلوم نہین لعنت کا لفظ سوائے شیطان کے کسی کے حق مین بولنا لایق نہین خدا تعالی دشمنان اہل بیت کو انتقام کریگا عقاید مولانا جامی رح سے مرقوم ہے

ابیات

ہر خصومت کہ بود شان باہم

تبعصب مزن در انجا دم ؛ حکم این قصه با خدای گذار ؛ بندگی کن ترا ز حکم چه کار ؛
وان خلافیکه داشت با حیدر ؛ در خلافت صحابی دیگر ؛ حق در انجا بدست حیدر بود ؛
جنگ با او خطای منکر بود ؛ آن خلاف از مخالفان مپسند ؛ لیکن از طعن و لعن لب بربند ؛

مسئلہ ۳۲ تمام مسلمان ایک امام کی ائمہ اربعہ مین سے تقلید کرین اسکے فرمان موجب عبادات و معاملات بجالاوین احکام شرعیہ وقبول شہادات وحقوق عبادہ تزویج صغار وفصل خصومات وغیرہ مذہب کے کامون مین غیر مقلد نہ ہووین علما و سادات کی فضیلت وحرمت رکھین شریعت کی حقارت وانکار ایک سخن مین کسی نے کیا کافر ہوجائیگا نعوذ باللہ منہا اہل بیت رسول اللہ کی محبت فرض ہے وہ امہات المؤمنین اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین اور حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ اور انکی اولاد سادات ہین قیامت کے دن سب حسب نسب منقطع ہوجائینگے لیکن رسول اللہ کا حسب نسب ہمیشہ قایم دایم رہیگا اسی طرح اصحابون کی محبت بھی فرض ہے اسی طرح اولیا وعلمای امت کی محبت بھی فرض ہے جسنے انکی محبت تعظیم کی گویا رسول اللہ کی محبت تعظیم کی جسنے رسول اللہ کی تعظیم ومحبت کی گویا خدا کی محبت وتعظیم کی جسنے خدا کی محبت وتعظیم کی وہ بے شک جنتی بندہ ہے مسئلہ ۳۳ تَفضِیلُ الشَّیخَینِ حُبُّ الخُتنَینِ اَلمَسحُ عَلَی الخُفَّینِ وَالصَّلوٰۃُ خَلفَ الاِمَامَینِ یعنے بزرگی کرو ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی سب صحابہ پر بہت محبت رکھو عثمان بن عفانؓ اور علی مرتضیٰ کیؓ مسح کرو موزون پر سفر وحضر مین اور نماز پڑھو پیچھے دونون امامون کے اگر نیکوکار ہے یا بدکار ہے امام معصوم ہونا شرط نہین ومبتدع امام کے پیچھے نماز جایز ہے بالکراہت مگر فسق وبدعت پر اصرار نکرے مسئلہ ۳۴ کوئی اولیا درجہ انبیا سے بالاتر نہین ہوتا ہے مسئلہ ۳۵ جب تک بندہ عاقل بالغ ہوش رکھتا ہے احکام شرعیہ امر ونہی نماز روزہ اس سے ساقط اور معاف نہین ہونگے مسئلہ ۳۶ نصوص قرآن وسنت نبوی ظاہر معنی پر اعتبار کئے جاتے ہین مسئلہ ۳۷ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا

اسکے عذاب سے بےخوف ہونا حلال کو حرام کہنا حرام کو حلال کہنا قرآن شریف کے ایک حکم سے انکار کرنا شریعت کے حکم کی مسخری کرنا کاہن کی غیب کی بات پر تصدیق کرنا گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا کفر ہی **مسئلہ ۳۹** وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ ۰ میت کے حق مین دعا خیر مانگنا انکے واسطے خیرات بدنی و مالی کرنا فاتحہ درود پڑھنا اسکا ثواب میت کو بخشنا انکے حق مین نفع ہی بےشک ثواب زندون کا مُردون کو پہنچتا ہی فرقہ معتزلہ اس سے منکر ہی **مسئلہ ۴۰** خدا تعالی دعا قبول کرتا ہی اور حاجات دین دنیا کی اپنے فضل و احسان سے روا فرماتا ہی اگر دنیا مین کچھ دعا مقبول نہ ہوئی تو صبر کرے آخرت مین اسکا بدلا ملیگا **مسئلہ ۴۱** اشراط ساعۃ یعنے نشانیان قیامت کی جو کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہونیوالی ہین چنانچہ پیدا ہونا دجال کا دابۃ الارض کا یاجوج ماجوج کا حضرت عیسی علیہ السلام کا امام مہدی کا مغرب سے آفتاب کا طلوع کرنا وغیرہ سب عقاید اہل سنت وجماعت کے برحق ہین اور عین العلم احیاء العلوم شرح مقاصد ارشاد المسلمین المعتقد المنتقد وغیرہ کتابون مین تفصیل وار مرقوم ہین واللہ اعلم بالصواب　واللہ الهادی الی الحق والسلام ۰

استفتا (۱۲)

کیا فرماتے ہین علمای دین اس باب مین کہ ایک شخص نے عبادت بدنی جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن کیا ہی یا عبادت مالی جیسے زکوٰۃ خیرات بنای چاہ و مسجد کیا ہی یا حج کعبۃ اللہ کہ بدنی و مالی دونون کو شامل ہی بجا لایا بعد چند روز کے اسکا ثواب دوسرے شخص کو خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو بخش دیتا ہی سو جایز ہی یا نہین اور عمل کرتے وقت غیر کی نیت کرنا شرط ہی یا نہین　**الجواب** جایز ہی ترجمہ در المختار رغایۃ الاوطار مین مرقوم ہی اَلْأَصْلُ اَنَّ كُلَّ مَنْ اَتٰى بِعِبَادَةٍ مَّالِيَةٍ جَعَلَ ثَوَابَهَا لِغَيْرِهٖ وَاِنْ نَوَاهَا عِنْدَ الْفِعْلِ لِنَفْسِهٖ لِظَاهِرِ الْأَدِلَّةِ　شرح اصل یہہ ہی کہ

جو شخص کوئی عبادت کرے نماز یا روزہ خیرات یا تلاوت قرآن حج یا عمرہ یا طواف یا اور نیکیاں تو اسکو جایز ہی کہ اسکا ثواب غیر شخص کیواسطے کردے اگرچہ عبادت کرنے کے وقت اپنی ذات کیواسطے نیت کی ہو یہہ اصل ثابت ہی دلایل قرآن اور احادیث کی ظاہر دلالت سے۔ قرآن مجید مین اولاد کو ارشاد ہوا کہ والدین کے واسطے یون دعا کرین اور اولاد کے معنی بیٹا اور بیٹی دونون کو شامل ہی قولہ تعالی رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای میرے رب میرے والدین پر رحم کر جیسا کہ انھون نے مجکو لڑکپن مین پالا تو اگر انسان کا عمل دوسرے کو نہ مفید ہوتا تو ولد کی دعا والدین کے حق مین بیفایدہ ہوتی۔ حق تعالی نے خبر دی ہی کہ فرشتے مومنین کے واسطے دعاء مغفرت کرتے ہین تو ثابت ہوا کہ ایک کا عمل دوسرے کو مفید ہوتا ہی۔ متفق علیہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف مین موجود ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈہون کو قربانی کیا ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور دوسرا مینڈھا اپنی امت کی طرف سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عبادت مالی مین نیابت صحیح ہی اور عبادت بدنی مین نیابت صحیح نہین۔ دارقطنی نے روایت کی ہی کہ ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے مان باپ تھے زندگی مین انکے ساتھ نیکی سے خدمت کرتا تھا سو اب مین انکے موے بعد کسطرح پر نیکی اور خدمت کرون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی موت کے بعد انکی خدمت گذاری اور نیکی یہہ ہی کہ نماز پڑھا کر انکے واسطے اپنی نماز کے ساتھ اور روزہ رکھا کر انکے واسطے اپنے صوم کے ساتھ بے شک انکو ثواب پہنچا کریگا۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان پر گذرے فاتحہ دیوے گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور اسکا ثواب مردون کو بخشے تو اسکو ثواب دیا جاییگا بقدر اموات کے ابو حفص عسکری نے روایت کی ہی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ ہم خیرات کرتے ہین اپنے مردون کی طرف سے اور حج
کرتے ہین اونکی طرف سے اور دعا کرتے ہین اونکے واسطے کیا انکو یہہ پہنچتا ہے فرمایا ہان
البتہ انکو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہین اس سے جیسے کوئی تم مین خوش ہوتا ہے طبق خوان
سے جب کوئی اسکو تحفہ بھیجے اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ مُردون کے واسطے سورہ مُلک
سورہ یٰسین پڑھا کرو ان اعمال صالحہ کا ثواب تمکو بھی ملیگا اور مردون کو بھی پہنچیگا۔
واما قولہ تعالی لیس للانسان الا ما سعی ای الا اذا وھبہ لہ کما حققہ
الکمال او اللام بمعنی علی کما فی لھم اللعنۃ شرح اور یہہ جو قول
ہے حق تعالی کا کہ انسان کو کوئی چیز نافع نہین مگر جو کہ اسنے خود کیا تو مراد یہہ ہے کہ
انسان کو غیر کے عمل سے کچھ حاصل نہین مگر جبکہ غیر بخشے اسکو تو البتہ مفید ہوگا چنانچہ
اس مطلب کو ثابت کیا ہے کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین جو ۸۶۱ھ مین تھے
یا لام بمعنی علی ہے چنانچہ لھم اللعنۃ مین بمعنی علیھم اللعنۃ اُس صورت مین یہہ معنی
آیت کے ہوئے کہ انسان کو کوئی چیز مضر نہین سوائے اپنے عمل کے تو نفی مضرت کی ہوئی
نہ منفعت کی۔ معتزلہ کا یہہ مذہب ہے کہ عبادات کا ثواب سوائے فاعل کے غیر کو نہین
پہنچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب مال و بدن سے جیسا کہ حج ہو امام مالک کے
نزدیک عبادات مالی اور حج مین وصول ثواب جایز ہے اور عبادات بدنی مین مانند صوم و صلوٰۃ
و تلاوت قرآن مین وصول ثواب جایز نہین اہل سنت و جماعت نے معتزلہ کو کئی طرح سے جواب
دئے ہین اول یہہ کہ یہہ آیت منسوخ ہے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اِس کی آیت ناسخ سے
والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم یعنے اور جو لوگ ایمان
لائے اور انکی پیروی کی انکی اولاد نے ایمان مین تو ملادیا ہمنے اُن سے انکی اولاد کو یعنے
اولاد کے اعمال کو انکے آبا کے اعمال مین شامل کیا ہے۔ جواب ثانی یہہ ہے کہ آیت
مذکورہ ابراہیم اور موسی علیہما السلام کی قوم کو مخصوص ہے۔ جواب ثالث یہہ ہے کہ

انسان سے مراد اس آیت میں کافر ہے تو مومن کے حق میں نفی نہیں۔ جواب رابع یہہ ہے کہ بطریق عدل غیر کو ثواب نہیں لیکن بطریق فضل البتہ ثابت ہے۔ جواب خامس یہہ ہے کہ لام بمعنی علی ہے کذا فی العینی شرح الکنز۔ طحطاوی میں ہے کہ حکم دعای والدین اور استغفار ملایکہ مومنین کے حق میں اور حدیث قربانی کی امت کی طرف سے اسکے سوا اور احادیث ایصال ثواب کی ظاہر آیت سے مخالف ہیں تو قطعی ثابت ہوا کہ ظاہر آیت اپنی صراحت اور اطلاق پر باقی نہیں مقید ہے بقید عدم ہبہ عامل جب تک وہ نہ بخشے وہان تک دوسرے کو ثواب نہیں پہنچتا۔ یہان ابطال قول زاہدی و معتزلہ وضمن مین اسکے قول مالک وغیرہ کی نفی ہوگئی اور عبادات مالیہ و بدنیہ کا ثواب عامل بخشدے تو غیر کو بیشک پہنچتا ہے یہہ ثابت ہوگیا خواہ عمل کرنے کے وقت نیت غیر کو بخشنے کی کرے یا نکرے واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط

استفتا (۱۳)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اس باب مین کہ امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم کس لئے کہتے ہین ولادت انکی ہفتاد ۸۰ سنہ ہجری مین ہوئی اور وفات ۱۵۰ سنہ ہجریہ مین اسی برس کی عمر پائی اور ولادت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۵۰ سنہ ہجریہ مین ہوئی امام ابوحنیفہ کی وفات کے بعد دوسرے روز اور وفات آپکی ۲۰۴ سنہ ہجری مین اسی طرح امام مالک بن انس ابو عبد اللہ کی ولادت ۹۵ سنہ ہجریہ مین اور وفات ۱۷۹ سنہ مین ہوئی اور امام احمد حنبل کی ولادت ۱۶۴ سنہ مین اور وفات ۲۴۱ سنہ ہجریہ مین ہوئی اس سوائے اور فضایل ابوحنیفہ کے کیا تھے اور امام شافعی شاگرد امام محمد حسن شیبانی کے تھے یا نہین اور امام احمد حنبل امام شافعی کے شاگرد تھے یا نہین بیان فرماے اللہ آپکو اجر خیر دیوے فقط **الجواب** غایۃ الاوطار ترجمہ درّ المختار مین مرقوم ہے

وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِیُّ حَیْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَصْحَابَ اَبِی حَنِيفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِیَ قَدْ تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللهِ مَا صِرْتُ فَقِيهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ

شرح اور تحقیق انصاف کیا ہی امام شافعی رح نے جہان یون کہا ہی کہ جو شخص فقہ حاصل
کرنے کا ارادہ کرے سو اسکو چاہئے کہ ابو حنیفہ کے شاگردون کا سایقہ نچھوڑے اسواسطے کہ
معانی دقیقہ تو اونکو آسان اور سہل ہوگئے ہین اور خدا کی قسم ہی کہ مین فقیہہ نہین ہوگیا
مگر محمد بن حسن شیبانی کی کتابون سے جو شاگرد ابو حنیفہ کے تھے اور امام شافعی رح نے
امام مالک کی شاگردی کی ہی اور امام احمد حنبل رح نے امام شافعی کی شاگردی کی ہی اور
یہہ چارون ائمہ اربعہ دین محمدی کے چار ارکان ہین اور اولیاؤن مین داخل صاحب کرامات
ہین۔ ابن حجر شافعی المکی جو ۹۷۳ھ مین بڑے عالم تھے کتاب خیرات الحسان فی مناقب
نعمان مین ابو حنیفہ کی تعریف علم و عمل و عبادت کی خوب لکھی ہی اور امام محمد غزالی صاحب
احیاء العلوم نے جو ۵۰۵ھ مین تھے آپکی صفت کتابون مین بلفظ امام اعظم بیان کیا ہی
کہ آپ تابعین مین سب سے مقدم فقیہہ تھے اور ابن جوزی نے کتاب الانتصار مین اور امام
جرجانی نے جو ۴۲۳ھ مین تھے مناقب العلما مین آپکی توصیف سوانح عمری لکھی ہی اور
کتاب طحطاوی مین آپکے اوصاف مذکور ہین۔ اسماعیل بن ابی رجا نے محمد بن حسن کو
چہام کے روز خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہی انھون نے کہا مجکو بخشا۔ یا حق تعالی نے
اور کہا کہ اگر مین تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہہ علم تجکو نہ دیتا پھر مین پوچھا ابو یوسف
کہان ہین فرمایا مجھسے دو درجے بلند تر ہین پھر پوچھا ابو حنیفہ کہان ہین کہا وہ دور ہین
اعلی علیین مین ہین۔ امام ابو حنیفہ تمام روز صایم رہتے علم سکھاتے اور شبکو عبادت
مین پانچ سو رکعتین نفل نماز پڑھتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑھی
ہی۔ خطیب بغدادی نے روایت کی ہی کہ ساری عمر مین سات ہزار ختم قرآن تلاوت
فرمایا تھا اور اکثر شبکو تمام قرآن دو رکعت مین پڑھتے تھے۔ تمام عمر مین پچاس اور پانچ
حج کئے ہین اور ایک سو مرتبے حق تعالی کو خواب مین دیکھا ہی۔ حافظ نجم الدین سے روایت
ہی کہ امام نے اپنے اخیر حج مین کعبہ شریفہ کے خادمون سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت

لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دو ستون کے درمیان داہنے پاؤں پر اور بایاں پاؤں داہنے کی پشت پر رکھا یہاں تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائیں پاؤں پر اور داہنے پاؤں کو اسکی پشت پر رکھا یہاں تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا الٰہی تیرے اس بندۂ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ تجھکو لائق ہی لیکن تجھکو جانا جیسا کہ جاننے کا حق ہی تو اسکے نقصان کو اسکی کمال معرفت کے سبب بخشدے یعنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ ای ابوحنیفہ تو نے ہمکو جانا جیسا کہ معرفت کا حق تھا اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہم نے تجھکو بخشا اور اسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان لوگوں سے جو تیرے مذہب پر ہیں قیامت تک ۔ ضیاء معنوی میں لکھا ہی کہ ایک پاؤں پر فرائض میں کھڑا رہنا مکروہ ہی بدون عذر کے اور نوافل میں جایز ہی کہ نفس کشی اور ریاضت ہی اور حق معرفت کا عرفان جو مذکور ہوا تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ امام حقتعالیٰ کی ان صفات کو بالیقین عارف تھے جو اسکی کبریا اور جلال پر دلالت کرتی ہیں اور یہہ مراد نہیں کہ کنہ ذات اور صفات ۔ باری کی عارف تھے اسواسطے کہ وہ تو محال ہی بدلیل مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اور تابعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنے اسکی حلال اور حرام اور فرض واجب سنت اور مستحب پر بموافقت کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور یہہ مراد نہیں ہی کہ جو کہے میں حنفی مذہب ہوں اسکی مغفرت ہو جاوے کذا فی الطحطاوی مِسعر بن کدام سے روایت ہی کہ امام نے فرمایا میں نے بخل نہیں کیا غیر کو بتانے سے اور نہ عار کیا سیکھنے سے تب اس مرتبے کو پہنچا ۔ حَسْبِي مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعْدَدْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي رِضَى الرَّحْمٰنِ ٭ دِينُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى ٭ ثُمَّ اعْتِقَادِي مَذْهَبَ النُّعْمَانِ

یعنے کفایت کرلی ہے مجھکو قیامت کے دن نیکیوں سے وہ چیز جو میں نے کررکھی ہے رحمٰن کی رضامندی میں سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہتر ہیں اور بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنے ابو حنیفہ کا۔ سفیان ثوری سے روایت ہے وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اٰدَمَ اِفْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهُ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ مقرر آدم نے میرے سبب سے فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں ایک مرد کے سبب سے جو میری امت میں ہے نام اسکا نعمان اور کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے۔ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهُ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ كَذَا فِي التَّقْدِمَةِ شَرْحِ مُقَدِّمَةِ اَبِي اللَّيْثِ اور نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام انبیا میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہوں جو اسکی ساتھ محبت رکھے سو مقرر اسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اسکے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسنے میرے ساتھ دشمنی رکھی اسیطرح یہہ دونوں حدیثیں تقدمہ میں مذکور ہیں جو شرح ہے مقدمہ ابو اللیث کی۔ طحطاوی نے کہا اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرام یقیناً افضل ہیں ابو حنیفہ سے تو وہ حضرات احق بالافتخار ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ ابو حنیفہ اس زمانے میں موجود ہوے کہ صحابہ کا زمانہ منقطع ہو گیا تھا اور سنت میں کچھ ضعف طاری تھا تو انکا وجود خلق کے واسطے رحمت ہو گیا اور احکام دینی کے فہم میں نفع عظیم حاصل ہوا۔ امام جرجانی نے آپکے مناقب نعمانیہ میں سہل بن عبد اللہ تستری کی سند سے روایت کی ہے اَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ اُمَّةِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مِثْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَمَا تَهَوَّدُوْا وَلَمَا تَنَصَّرُوْا یعنے تحقیق اگر امت موسیٰ و عیسیٰ میں ابو حنیفہ کے مانند عقل اور دیانت میں کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنے دین کی تبدیل و تحریف نکرتے۔

جلال الدّین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ مین کہا ہے کہ علما نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام مالک کی بشارت مین اُس حدیث کو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ کے عالم سے کسی کو عالم تر نپاوینگے اور امام شافعی کی بشارت دی اس حدیث مین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ قریش کو برا نکہو اسواسطے کہ قریش کا عالم طبقۂ زمین کو علم سے بھر دیگا مین کہتا ہون کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام ابو حنیفہ کی بشارت دی ہے اس حدیث مین کہ جسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی قال قال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لوکان العلمُ بالثّریّا لنا ولہُ رجالٌ من ابناء فارس یعنے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اسکو پاجاتے اور اس مضمون کی حدیث بخاری اور مسلم مین بھی موجود ہے ۔ عبد اللہ بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابو حنیفہ کے واسطے دعا کرنا واجب ہے کہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا ہے ۔ اور ابو حنیفہ کو امام الائمہ امام الاعظم اسواسطے کہتے ہین کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انھون نے کھولا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ۔ ۔

استفتا ۱۴

سوال سلام کرنا افضل ہے یا جواب دینا افضل ہے خوردون نے بزرگون کو سلام کرنا یا بزرگون نے خوردون کو اور لفظ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بہتر ہے یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ان سب مسئلون کی تفصیل کتاب کے واضح حوالے سے بیان فرمائیے جزاکم اللہ خیرا ۔

الجواب بستان العارفین تالیف فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ مین مرقوم ہے کہ السّلام علیکم کہنا افضل سنت ہے اور اسکا جواب وعلیکم السّلام کہنا فرض کفایہ ہے کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے قولہ تعالی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا

باحسن منہا یعنے جب کسی نے تمکو سلام کیا تو اس سے بہتر تم اسکا جواب دو یعنے وعلیکم السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دو لفظ بڑھا کر کہو اور اجر فرض کا اجر سنت سے زیادہ ہی اگر مجلس مین سے
ایک نے بھی جواب دیا تو سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے جواب سلام کا نہ دیا سب جماعت
کے لوگ گنہگار ہوئے اور فرشتے حاضرین اسکا جواب سلام کرنے والے کو دیتے ہین اور
جماعت کے لوگون پر لعنت کرتے ہین۔ وقال بعض العلماء اجر السلام اکثر لانہ سابق
لہ فضل السبق بعضے علمانے کہا ہی کہ سبقت کرنے والا جسنے پہلے سلام کیا اسکو اجر ثواب
زیادہ ملیگا۔ حدیث شریف مین حکم ہی افشوا السلام بینکم یعنے تمھارے درمیان سلام
ہمیشہ ظاہر کرتے جاؤ۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور سوار چلنے والے کو اور چھوٹا
اپنے سے بزرگ کو سلام کرے مسئلہ اگر ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر گذرے
تو قلیل کو کثیر پر سلام کرنا لازم ہی اگر ایک نے سلام کیا تو جایز ہی اور اگر سبھون نے کیا تو افضل ہی اگر
کسی نے نہ کیا تو سب گنہگار ہونگے اسیطرح بڑی جماعت مین سے اگر ایک نے جواب دیا تو
فرض کفایہ ادا ہو گیا اور اگر سبھون نے دیا تو افضل ہی اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب
گنہگار ہونگے مسئلہ اگر السلام علیکم جواب مین کہا تو دس نیکی کا ثواب ہی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو بیس نیکی کا ثواب ہی اور اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ کہا تو تیس نیکی کا ثواب ہی مسئلہ انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہی کہ مین بچون کے درمیان بیٹھا تھا کہ رسول اللہ تشریف لائے اور السلام علیکم
کہا ہر چند بچون پر جواب دینا فرض نہین تھا بعد مجکو بلائے اور کچھ کام کے لیے بھجوائے آنحضرت
علیہ السلام کی عادت تھی کہ سبقت سلام مین کرتے تھے یعنے اول خود ہر کسی کو سلام کیا کرتے
اور عمر ابن الخطاب کبھی بچون کے مکتب مین جاوین تو خود سلام کرتے تھے مسئلہ اہل الذمہ
کفار پر سلام کرنے کو بعض فقہانے لاباس بہ لکھا ہی یعنے اسمین کچھ مضایقہ نہین اور اگر انھون
نے سلام کیا تو جواب دینا جایز ہی اور نیت انکے مسلمان ہونیکی کرے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

ہر ایک یہود و نصارا پر سلام کرتے کوئی پوچھتا تو فرماتے قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِفْشَاءِ السَّلَامِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُعَاھِدٍ یعنے ہمکو حکم دیا ہی نبی علیہ السلام نے ہر ایک مسلمان اور اہل الذمہ پر سلام کرنے کے لئے **مسئلہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافرون کے گانون مین گیا راہ مین جو ملتا تھا اسکو سلام کرتے تھے مین پوچھا کیا تم کافرون کو بھی سلام کرتے ہو فرمایا ہان اَنَّھُمْ صَحِبُوْنَا وَلِلصُّحْبَۃِ حَقٌّ یعنے یہہ لوگ میرے ساتھ پہچان رکھتے ہین اور حق صحبت ادا کرنے کے واسطے مین سلام کرتا ہون **مسئلہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے اگر یہود و نصارا نے تمکو سلام کیا تو علیکم کہو اور اکثر خطون مین کفار کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی لکھتے تھے یعنے سلام ہووے اسپر کہ جسنے ہدایت پایا اور اسلام کی تابعداری کیا بعض علمانے کہا ہی یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ جواب دینا چاہئے یعنے خدا تم کو ہدایت دیوے راہ راست بتلاوے **مسئلہ** اکثر کفار عرب کبھی مسلمان کو اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے تھے یعنے تجھپر موت ہی اور کبھی السِّلَامُ علیکم سین کو زیر سے کہتے تھے یعنے تجھپر پتھر پڑے تو جب مسلمان نے وعلیکم کہا تو اسکا قول اسی پر ڈالا کالای بد بر ریش خاوند **مسئلہ** طحطاوی مین ہی کہ سوار پیدل کو اور کھڑا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو اور صغیر کبیر کو سلام کرے اور جو پیچھے آتا ہو وہ اگلے کو سلام کرے اسلئے کہ سلام موضوع ہی کہ دو ملنے والون کا خوف زایل ہو جاوے یا ایک کا خوف دور ہو یا تواضع کے واسطے جو مومن کو مناسب ہی تو سلام سے دو مقصود ہین یا محبت حاصل کرنا یا اسندفاع مکروہ کرنا تو سوار کا پیدل کو اور قایم کا قاعد کو ازالہ خوف کے واسطے ہی اور قلیل کا کثیر کو تواضع کے واسطے ہی اور صغیر کا کبیر کو توقیر کے واسطے ہی **مسئلہ** اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَکَ فَسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۃ یعنے جب تو اپنے گھر مین داخل ہووے

تو اپنے گھر والوں پر سلام کہے اگر گھر میں کوئی نہیں ہی تو ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہمپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ قولہ تعالی فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے فرمایا حق تعالی نے جب تم داخل ہو گھروں میں تو اپنے نفسوں پر سلام کہو وہ اللہ کی طرف سے برکت ہی مسئلہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی اپنے گھر میں آتا ہی اور السلام علیکم کہتا ہی تو شیطان پکارتا ہی کہ اس گھر میں مجھے رہنے کی جگہہ نہیں ملی اور جب کوئی کھانا کھاوے یا پانی پیوے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو شیطان پکارتا ہی کہ اس جگہہ مجھے کھانے پینے کو نہیں ملیگا جلد بھاگو مسئلہ سلام اللہ کا کلام ہی قرآن شریف میں سات آیات سلام کی موجود ہیں قولہ تعالی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ۔ سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ جو کوئی اسکو ورد وظیفہ میں پڑھا کرے یا رکابی پر لکھکر پانی سے دھو کر پیوے یا آخری چہارشنبہ کے روز نان پر لکھکر کھاوے خدا تعالی اسکا ایمان سلامت رکھیگا اور وہ شر و شیطان سے بچیگا مسئلہ اگر دو مسلمان راستے سے گذرے اور پہچانت ہی یا نہیں سلام کرنا ضرور ہی اگر سلام نہ کئے وہ گویا دو گدھے ہیں کہ چلے گئے۔ جو اول سلام کرتا ہی اگرچہ سنت ہی اسکو بڑا ثواب ملتا ہی اور جواب دینے والے نے تو فرض کفایہ ادا کیا جسطرح کسی نے عطسہ کیا یعنے چھینکا تو اسکو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا سنت ہی مگر جسنے سنا اسکو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا فرض کفایہ ہی۔

استفتا ۱۵

کیا فرماتے ہیں علمای دین متین و فقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفا و تعظیما اس باب میں کہ فرض عین و فرض کفایہ نص قطعی سے ثابت ہیں یا نہیں اور انکے احکام میں فرق ہونیکا باعث کیا ہی اسی طرح واجب کہ جو حدیث شریف سے یا نص ظنی سے ثابت ہوا ہی اور سنت جو حدیث شریف

سے ثابت ہوا ہے پھر واجب کو فرض اور سنّت کے درمیان درجہ رکھنے مین کیا معنی ہین اسی طرح
مکروہ تنزیہی اور تحریمی مین کس دلیل سے فرق بتلایا گیا ہے علم اصول کے قواعد سے انکی تفصیل
بعبارت واضح بیان کرین موافق احکام شرعیہ کے مثالون کے ساتھ مع عبارات کتب نہایت احسان
ہوویگا اور نماز وتر کو بعض واجب کہتے ہین بعض سنّت کہتے ہین اسکی وجہ کیا ہے -

الجواب کتاب نور الانوار شرح المنار و در المختار و طحطاوی و شرحات کبیدانی خصوصًا
شرح علامہ تفتازانی وغیرہ کتب فقہیہ سے تحقیق کر کے لکھا جاتا ہے کہ اصول شریعت چار ہین
کتاب اللہ سنّت رسول اللہ اجماع صحابہ و تابعین اور قیاس موافق اصول ثلاثہ کے ہے
بندہ اگر تابعداری کریگا خدا تعالیٰ کی تو ثواب پاویگا وہ عمل مشروع ہے اور نافرمانی کریگا تو عذاب پاویگا
سو غیر مشروع ہے یہان سے مشروع اور غیر مشروع معلوم کر نا چاہیے پس ہوا مشروع کی چار قسم ہین فرض
واجب سنّت مستحب اور مباح انکے ساتھ ملا ہوا ہے اور غیر مشروع کی دو قسم حرام و مکروہ اور
مفسد انکے ساتھ ملا ہوا ہے سب ملکر آٹھ قسم ہوئین اَمَّا الْفَرْضُ فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيهِ
وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِالْإِنْكَارِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ
شرح فرض وہ ہے جو ثابت ہوا دلیل قطعی سے کہ اسمین کچھ شبہ نہین علم اصول کے علما اسکو نص
الخاص و العام و السنۃ المتواترہ و اجماع الامۃ سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہے
اور بلا عذر نکرنے مین عذاب ہے اور متفق علیہ کا انکار کرنے سے کفر لازم ہوتا ہے جیسا کہ قیام
رکوع سجود نماز مین اگر بلا عذر ترک کیا عذاب ہوویگا اگر بسبب عذر مرض وغیرہ کے ترک کیا
تو عذاب نہین اور اگر انکار فرضیت سے کیا تو بے شک کافر ہو جاویگا کیونکہ قیام و رکوع و سجود کا فرض
ہونا متفق علیہ قرآن شریف سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ صلوٰۃ خمسہ و مسح علی الراس فی الوضو یہہ
متفق علیہ ہین مطلقًا اور بیان و تقدیر مین اگر کسی نے بسبب اختلاف مجتہدین کے انکار کیا تو
کفر نہین چنانچہ ترتیب وضو مین شافعیہ کے نزدیک فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک سنّت ہے
اور نماز وتر اور مسح سر کی تقدیر مین کہ بعض مجتہد نے تمام سر کا مسح فرض کہا بعض نے پاؤ سر کا اور

بعض نے چند سر کے بال بھگاد یا تو فرض ادا ہو گیا بسبب اختلاف عمل صحابہ کے اور تمام سر کا مسح کرنا سبھون کے نزدیک سنّت ہی تو جس نے سب سر کا مسح کیا تو اختلاف سے نکل گیا سب کے نزدیک جایز ہو گیا اسی لئے شافعی جو امامت کرتے ہین اور انکے نزدیک چند بال بھگانا فرض ہی سب سر کا مسح رعایتاً کر لیتے ہین تا کہ حنفی مالکی حنبلی سبھون کی اقتدا انکے پیچھے نماز پڑھنے مین درست اور جایز ہو جاتی ہی اگر وے ایسا نہ کرین تو جنکے نزدیک تمام سر کا یا پاؤ سر کا مسح فرض ہی انکی اقتدا کیونکر جایز ہوگی - اسی طرح نماز وتر در المختار مین لکھا ہی هُوَ فَرْضٌ عَمَلاً وَ وَاجِبٌ اِعْتِقَادًا وَسُنَّةٌ ثُبُوْتًا لِهٰذَا وَفَّقُوْا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ شرح وتر نماز فرض ہی عمل کے لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کے اعتبار سے اور سنّت ہی ثبوت کی راہ سے اس طرح فقہا نے توفیق دی ہی روایتون مین - عملاً فرض ہی اسکے یہہ معنی کہ عمل مین اسکا حال فرائض کا سا ہوتا ہی کہ چھوڑنے سے گنہگار ہونا اور اسکی قضا و ترتیب کا واجب ہونا جیسے فرضون مین ہی ویسے ہی وتر مین ہی - اور اعتقاداً واجب ہونے کی یہہ معنی کہ اسکے واجب ہونیکا اعتقاد کرنا ضرور ہی اور ثبوتاً سنّت ہونے سے یہہ غرض کہ ثبوت اسکا حدیث سے ہی نہ قرآن سے چنانچہ مسلم نے روایت کی کہ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا یعنے وتر پڑھو پہلے اس سے کہ صبح کرو اور امر کا صیغہ وجوب کے لئے ہوتا ہی تو اس حدیث سے وجوب وتر کا ثابت ہوا اور قرآن شریف مین امر کا صیغہ فرض کے لئے ہوتا ہی کذا فی الشامی ملتقطاً ۵ وَالْوَاجِبُ مَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ ؕ وَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْفَرْضِ عَمَلاً لَا اِعْتِقَادًا حَتّٰى لَا يُكَفَّرُ جَاحِدُهٗ شرح واجب وہ ہی جو ثابت ہوا ایسی دلیل سے کہ جسمین شبہہ ہوا اور حکم اسکا عمل کرنے مین فرض ہی لیکن اعتقاد مین فرض کے مانند نہین چنانچہ اسکا انکار کرنے سے کافر نہین ہوگا مگر گنہگار ہو ویگا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لفظ فرض و واجب مترادف ہین ایک ہی معنے دونون کے لیتے ہین اور سنت کو مندوب کہتے ہین - علم اصول کے علما اسکو نص عام المخصوص والماوّل سے یا خبر واحد سے یا قیاس سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی مگر انکار کرنے سے کفر نہین

گناہ ہوگا کیونکہ وہ نص ظنی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرض کفایہ وصلوات علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
ترتیب میں الفوایت ونماز عیدین اور اسکے منکر کو فاسق ومبتدع کہینگے کافر نہ کہینگے بعض علمانے
کہا ہی کہ سنت موکدہ اکثر وجوب کے درجے پر پہنچتے ہین اور سنت موکدہ کا منکر شفاعت سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے محروم ہوتا ہی در المختار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترک
سُنّتی لم ینل شفاعتی فترکُ السُّنۃِ المؤکدۃِ قریبٌ من الحرام یعنے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے میری سنت ترک کیا اوسکو میری شفاعت نہین ہوویگی پھر ترک کرنا
سنت موکدہ کا قریب حرام ہی - چنانچہ بارہ رکعتین سنت موکدہ ہین دو قبل فرض فجر جسکی
بڑی تاکید ہی اور قضا پڑھنے کا حکم فقہا نے لکھا ہی چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد فرض
مغرب اور دو بعد فرض عشا جو واجب کے قریب ہین اور غیر موکدہ چار قبل فرض عصر اور چار
قبل فرض عشا کہ آنحضرت نے کبھی کبھی پڑھے ہین اور موکدہ سنت تو ہمیشہ پڑھتے تھے سوائے
اسکے نوافل نمازین ہین - والسُّنّۃُ ما واظب النبیّ علیہ الصلوۃ والسلام مع ترکہ مرّۃً او
مرّتین وحکمہا الثواب بالفعل والعقاب بالترک فی الھدیٰ شرح سنت وہ ہی جو
نبی علیہ السلام نے اسکے عمل کرنے پر مواظبت ہمیشہ کی ہو ایک دو وقت ترک بھی ہوئی ہو اسکو
سنت موکدہ اور ہدیٰ کہتے ہین عمل کرنے مین اسکے ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی حضرت
اگر یہ مرتبے ترک کردیتے تو وہ مستحب کے حکم مین ہوجاتی اور سنت ہدیٰ کے معنے ہدایت اسلام کا
طریقہ جیسے اذان اقامۃ جماعۃ ختان مسواک اسکا انکار کرنے والا گنہگار لایق سزا ہوویگا
اور ترک کرنے والا اسکا مبتدع وگمراہ ہی اور شفاعت سے محروم رہیگا - آنحضرت کی سنت
عبادات معاملات وعادات ورواتب روز وشب کے واقوال وافعال مین ہین سب کی پیروی
کرنا جتنا ہوسکے بہتر موجب ثواب ہی اور جو عمل کہ حدیثون مین وارد ہوئے ہین اسکا ترک
کرنے والا لایق عتاب ہی چنانچہ مسعودیہ مین سے منقول ہی کہ من اعتقد السنۃ علی نفسہ
وعمل بہ فہو مؤمن سنیٌّ ومن اعتقد ولم یعمل فہو مؤمن عاصٍ ومن اعتقد

عَلَى الْغَيْرِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَمَنْ لَمْ يَعْتَقِدْ اَصْلًا فَهُوَ كَافِرٌ وَفِي التَّمْرِ تَاشِيِّ اَنَّ التَّارِكَ اٰثِمٌ عَلَى الصَّحِيْحِ شرح جسنے اعتقاد رکھا سنّت کا اپنے نفس پر اور عمل کیا وہ ایماندار سنّی ہی اور جسنے اعتقاد رکھا اور عمل نہ کیا وہ مؤمن گنہگار ہی اور جسنے اعتقاد کیا غیر اسکے یعنے سنّت ہونیکا انکار کیا تو وہ مبتدع بدعتی ہی اور جسنے بالکل اعتقاد نرکھا پس وہ کافر ہی اور تمر تاشی میں ہی کہ سنّت کا ترک کرنے والا صحیح قول پر سے گنہگار ہوویگا وَذُكِرَ فِي الْخُلَاصَةِ لَوْ تَرَكَ سُنَّةً بِلَا عُذْرٍ لَمْ يُقْبَلْ فَرْضُهُ وَسُئِلَ عَنْ تَرْكِهَا یعنے جسنے ترک کیا سنّت بلا عذر تو اسکا فرض قبول نہوگا اور وہ پوچھا جائیگا اسکے ترک کرنے سے۔ وَالْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ شرح مستحب وہ ہی کہ جو عمل کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ اور پھر دوسرے مرتبہ اسکو نکیا چنانچہ نماز تراویح کہ آپ نے رمضان شریف کے اخیر میں تنہا آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھیں دوسرے شب کو اصحاب بہت جمع ہوگئے اور بیس رکعتیں ادا کیں تیسرے شب کو تو اتنے اصحاب جمع ہوے کہ مسجد کے باہر صحن بھر گیا مگر آنحضرت صلعم حجرے سے باہر نہ آئے ہر ایک تنہا پڑھکر چلے گئے جب آپکو صبح کے وقت باہر نہ آنے کا سبب پوچھا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللّیل اللہ کو نہایت پسند ہی تم پر فرض ہوجاویگی اس سبب میں باہر حجرے کے نہیں آیا شاید بعد تم سے ادا نہوسکے تو عذاب ہوگا تمھارے خوف عذاب سے میں نے ترک کیا اور جو کام سلف صالحین نے محبّت سے وہ عمل اختیار کیا چنانچہ ہمارے نزدیک سلف امام اعظم اور انکے اصحاب ہیں اور انکے سلف صحابہ اور تابعین ہیں وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ اسکے کرنے میں ثواب ہی اور نکرنے میں کچھ عذاب نہیں ہی یہہ مستحب کا حکم ہی فتح القدیر سے منقول ہی کہ عمل مستحب کا کرنا افضل ہی اور نکرنا مکروہ تنزیہی ہی چنانچہ کسی نے نماز میں فاتحہ کے بعد تین آیات کے قدر پڑھ لیا اور بس کیا تو زیادہ قرأت پڑھنا اور سورت پوری کرنا مستحب ہی اگر نہ پڑھا تو معاتب نہیں کیونکہ وہ نفل کے جیسا ہی زیادہ پڑھنے سے ثواب

زیادہ ملیگا اور نہ پڑھنے سے کچھ عذاب نہیں ہی مستحب کا ترک کرنیوالا ثواب کی ترقی سے محروم رہتا ہی اَلْمُبَاحُ یُخَیَّرُ الْعَبْدُ فِیْہِ بَیْنَ الْاِتْیَانِ وَالتَّرْکِ وَحُکْمُہٗ عَدَمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِعْلًا وَتَرْکًا یعنے مباح وہ ہی کہ بندہ اسکے کرنے یا کرنے نہین مختار ہی کرنے مین کچھ ثواب نہین اور نکرنے مین کچھ عذاب نہین ہی جیسا طرح طرح کا لذیذ طعام کھانا تجمل کے واسطے جیسا کھانا زینت و آرام کے لئے اچھا لباس پہننا مباح ہی مگر اسراف سے بچنا لازم ہی غیر مشروع کی پہلی قسم حرام ہی اَلْحَرَامُ مَاثَبَتَ النَّھْیُ فِیْہِ بِلَا مُعَارِضٍ لَہٗ وَحُکْمُہٗ اَلثَّوَابُ بِالتَّرْکِ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ وَالْکُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ شرع مین حرام وہ ہی کہ جسکے لئے منع کا حکم قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت متفق علیہ آیا ہی اور کچھ شبہ معارض نہین ہی اسکے ترک کرنیوالے نے جو حق تعالیٰ سبحانہ عزّ شانہ کے خوف سے ڈر کر چھوڑا ہی تو ثواب ملیگا اور اگر کیا حرام کام تو عذاب ہوگا اور اگر حرام کو حلال سمجھا تو کافر ہووے گا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا اسلئے حرام اور حلال کا سون کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہی جیسے قتل نفس زنا خمر دروغ گوئی سود خوری اذیت دینا دزدی وغیرہ گناہ کبیرہ معبود کی قسم جھوٹی گواہی بہتان باندھنا پاکدامن عورت کو گالی دینا نافرمانی والدین کی حرام خوری وغیرہ سب حرام ہین اسی طرح جو احادیث مین منع آیا ہی اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اَکْلَ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطُّیُوْرِ یعنے حرام کیا حق تعالیٰ نے تم پر کھانا گوشت ان جانورن کا جو درندے ہین اور سولے کے دانت رکھتے ہین جیسے شیر کتا بلی وغیرہ اور جو پرندے جانور چنگل گیر ہین یعنے پنجے سے شکار پکڑتے ہین جیسے چیل کوا کہ گوشت انکا مزاج مین خباثت پیدا کرتا ہی اسی طرح انکا جھوٹا بھی نجس ہی مگر دلیل عارض جسکے واسطے وارد ہی چنانچہ حدیث شریف سے ثابت ہی کہ جھوٹا بلی کا پاک ہی بعض نے مکروہ کہا ہی اگر تمھارے سامنے اسنے چوہا پکڑی ہو اور بعد ایک گھڑی غائب ہوگئی اور بعد پانی کے برتن مین آکر منھ ڈالی تو وہ پانی پاک ہی کسواسطے کہ بلی اپنا منھ پنجے سے نہایت صاف و پاک کرلیتی ہی فقہ کی کتابون مین

فروعات کے مسایل تفصیل وار لکھے ہین وَالْمَكْرُوهُ مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيهِ مَعَ الْعَارِضِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ شرح مکروہ وہ ہے کہ جسکے منع کرنے کا حکم آیا ہے مگر اسمین دلیل معارض ہے خدا تعالیٰ کے خوف سے اسکو ترک کرنے مین ثواب ملیگا اور اسکو عمل مین لانے کے واسطے خوف عذاب کا ہے اور اسکو حلال کہنے مین کفر نہین ہوگا - غایۃ الاوطار مین طحطاوی سے منقول ہے کہ دلایل شرعی چار قسم کی ہے پہلی دلیل وہ کہ جسکا ثبوت اور دلالت مطلب دونون قطعی اور یقینی ہین چنانچہ آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ صریحہ جن مین کسی طرح تاویل کا احتمال نہین یہہ مفید یقین ہے اور ایسی دلیل سے فرض اعتقادی اور حرام ثابت ہوتا ہے دوسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت قطعی ہے اور دلالت ظنی چنانچہ آیات اور احادیث جن مین تاویل کا احتمال ہے اور یہہ مفید ظن ہے اور اس سے فرض عملی ثابت ہوتا ہے - تیسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت ظنی ہے اور دلالت مقصود قطعی چنانچہ اخبار احاد صریحہ ایسی دلیل سے مکروہ تحریمی اور واجب ثابت ہوتا ہے - چوتھی وہ دلیل ہے جسکا ثبوت اور دلالت دونون ظنی ہین جیسے اخبار احاد محتمل المعانی ایسی دلیل مفید سنّت اور استحباب ہے اصطلاح فقہا مین گاہی فرض بولتے ہین اور قطعی وعملی مراد لیتے ہین اور کبھی واجب کہتے ہین اور اس سے فرض عملی کا ارادہ کرتے ہین کذا فی الطحطاوی - **مسئلہ** مکروہ تحریمی کی نسبت حرام کی طرف زیادہ ہے جیسے واجب کی نسبت فرض کی طرف زیادہ ہے تو مکروہ تحریمی ثابت ہوتا ہے اس دلیل سے جس سے واجب ثابت ہوتا ہے یعنے اس دلیل کا ثبوت ظنی ہے اور دلالت قطعی اور مکروہ تحریمی کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے جیسے واجب کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہے اور سنت مؤکدہ واجب کے مانند ہین اور مرتکب مکروہ گنہگار ہوتا ہے اسی طرح تارک سنت بھی گنہگار ہوتا ہے **مسئلہ** کراہت کے مقابلہ مین اباحت ہے اور حرام کے مقابلہ مین حلال ہے چونکہ اصل ہر شی کی اباحت ہے اسلیے شیخین یعنے ابوحنیفہ اور ابویوسف کے

نزدیک مکروہ حلال غیر قطعی مین داخل ہی اور حلت سے اباحت لازم ہوتی ہی اور ایسے کام کو مکروہ تنزیہی کہتے ہین یعنے شیخین کے نزدیک جس فعل کے واسطے منع آیا ہی سو حرام ہی اور جسکے لئے منع نہین آیا مگروہ کام حرام کے نزدیک ہی اور اسکے فاعل کو عذاب ہی مکروہ تحریمی ہی جیسا لحم الفرس کھانا اور جو مکروہ کام حلال کے قریب ہی اسکے فاعل کو عذاب نہین مگر اسکے تارک کو ثواب ہی سو مکروہ تنزیہی کہلاتا ہی ۔ وَالْمُفْسِدُ هُوَ النَّاقِضُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوعِ بِهِ وَحُكْمُهُ الْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمْدًا وَعَدَمُ الْعِقَابِ سَهْوًا شرح مفسد وہ ہی جو عمل مشروع کو باطل کرتا ہی جیسا فرض کی چار رکعات مین عمدًا پانچوین رکعت پڑھا عمل فاسد ہوا اور گنہگار بھی ہوا اگر سہوًا کیا ہی تو عمل فاسد ہوا مگر گنہگار نہین ہوگا جیسا کہ مجنون و سکران دونون بیہوش ہین مگر مجنون نے اگر عمل بد کیا گنہگار نہین ہوتا اور سکران نے عمل بد کیا گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے عمدًا اسکر پیا تھا اور اسوقت ہوش مین تھا ۔ الحاصل یہہ آٹھ اقسام کھانے پینے مین نماز روزے مین عبادات و معاملات مین اعمال و اقوال و افعال مین ہر ایک کام مین موجود ہوتے ہین انکو پہچاننا ہر مسلمان کو ضروریات سے فرض ہی اگر کہیگا مجھے معلوم نہین تو عذر مقبول نہین طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ حدیث صحیح مین وارد ہی یعنے سیکھنا علم کا اور پہچاننا اپنے کامون کا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کو فرض ہی والله اعلم بالصواب ؛

استفتا ۱۶

سوال ایک شخص قصبہ نصیر آباد ضلع خاندیس مین لکھنو سے آئے ہین اور مولوی صاحب کہلاتے ہین وعظ مین بارہا بیان کرتے ہین کہ حق تعالی نے بعض افعال خاص اپنی تعظیم کے لئے بنائے ہین جیسا کہ سجدہ رکوع قیام ہاتھ باندھنا اسکے نام پر مال خرچ کرنا اسکے گھر کی طرف دور سے سفر کا قصد کرنا اور وہان غلاف چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا دعا مانگنا پتھر کو بوسہ دینا چراغ روشن کرنا وہان کی مجاوری کرنا وہان کے کوئے سے تبرک جانکر پانی لیجانا وداع ہوتے

وقت پچھلے پاؤں ہٹنا وہاں کے جنگل کا ادب کرنا وغیرہ ایسے کام خاص خدا ہی کے واسطے ہیں اگر کوئی شخص کسی نبی سے یا ولی سے یا جنیت جن بھوت سے یا کسی جھوٹی سچی قبر سے یا تبرک آثار تابوت سے اوپر لکھے ہوئے کاموں سے ایک بھی کریگا تو مشرک کافر ہو جائیگا اور عورت اسکی مطلقہ ہو جائیگی یہاں بے علم مسلمانوں میں بعض نے انکا کہنا سچ مانا بعض شبہ میں پڑ گئے اور بعض اپنا قدیمی رسوم کرتے ہیں خدا کے واسطے آپ اسکا خلاصہ اپنی مہر و دستخط سے لکھکر بھیجیں اور اس فساد کو دفع کریں اللہ آپ کو اجر دیوے

الجواب مستفتی کو معلوم ہووے کہ ان کاموں میں بعض کام حرام و مکروہ ہیں بعض سنت و مباح بھی ہیں اور بعض موجب ثواب کے ہیں صرف جملہ ان سب کاموں کو شرک و کفر کہدینا اعتقاد کا خلل اور دین سے گمراہی ہے یہہ شخص واعظ وہابی و معتزلہ گمراہ ہے کہ انکی کتابوں میں مثل تقویۃ الایمان وغیرہ میں اکثر ایسی باتیں لکھی ہیں اور فعل مباح و مکروہ و مستحب و سنت کے عمل کرنے والوں کو بھی مشرک و کافر کہتے ہیں اور صحابہ و تابعین سے آجتک جمیع اولیای عارفین و علمای دین پر یہہ شرک و کفر کا بہتان لگاتے ہیں اور خود کافر بن جاتے ہیں نعوذ باللہ منہا سنہ ۱۲۲۱ ہجریہ میں ایک استفتا اسی بابت کا مولانا عمدۃ العلما حضرت سید ابو سعود مفتی مدینہ منورہ کی صحیح و دستخط کا چھپا ہوا موجود ہے اسمیں سے خلاصہ جواب لکھا جاتا ہے چنانچہ عبد الوہاب نجدی سے مذہب وہابیہ نکلا ہے اور تمام مکہ معظمہ کے اطراف قبریں اور قبّے اُسنے توڑا ہے اور اسکے بیٹے ابو سعود نے سنہ ۱۲۱۵ میں اکثر علمای سنت و جماعت کو شہید مکہ میں کیا ہے اور سنہ ۱۲۳۲ کتاب تقویۃ الایمان اسکی کتاب التوحید کا ترجمہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بنایا ہے اور علمائے ہم عصر نے اسکا ردیہ لکھا ہے الغرض ہر ایک فعل کا حکم و اعتقاد تفصیل وار چند مسایل میں جدا جدا مرقوم ہوتا ہے تم سمجھو اور دوسرے بھائی مسلمانوں کو سمجھا دو اور ایمان بچانیکی مدد کرو خدا توفیق سمجھنے کی عطا فرماوے **مسئلہ** سجدہ کرنا غیر خدا کو عبادت کی نیت سے اعضای سجدہ کے ساتھ کفر ہے اور تحیت کی نیت سے کفر نہیں بلکہ حرام ہے ملائکہ نے

آدم علیہ السلام کو اور یعقوب نے یوسف کو علیہما السلام سجدہ کیا تھا اور شریعت انبیائی سابقہ مین جایز تھا پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت مین منسوخ ہوا اگر شرک وکفر ہوتا تو کسی پیغمبر کے عہد مین جایز نکرتے اب تحیت کی نیت سے اگر کسی نے کیا تو حرام ہہ کرنے والا عاصی ہوگا شرک وکفر کہان رہا سجدہ جو تری ہماری شئی ہہ اسمین بھی نیت عبادت کو دخل ہہ تب کفر ہوگا اور وہ شخص مطلق کہتا ہہ گنہگار کو کافر بنا تا ہہ یہہ خارجی معتزلہ کا مذہب ہہ کہ وے گناہ کے کام کرنے والے کو کافر خارج از ایمان کہتے ہین

مسئلہ رکوع کے باب مین حرمین شریفین کے فتوے مین شرح منہاج کی عبارت منقول ہہ وَسُجُوْدٌ لِصَنَمٍ اَوْشَمْسٍ وَخَرَجَ بِالسُّجُوْدِ نَحْوُ الرُّكُوْعِ لِاَنَّ صُوْرَتَهٗ تَقَعُ فِي الْعَادَةِ لِلْمَخْلُوْقِ كَثِيْرًا بِخِلَافِ السُّجُوْدِ نَعَمْ يَظْهَرُ اَنَّ مَحَلَّ الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْقَصَدَ تَعْظِيْمَ كَمَا يُعَظِّمُ اللّٰهُ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَاشَكَّ فِي الْكُفْرِ حِيْنَئِذٍ شرح حرام ہہ سجدہ کرنا بت کو یا آفتاب کو اگر عبادت کی نیت سے کیا تو کفر ہہ مگر رکوع کرنا اس سجدیکے حکم سے نکل گیا کہ وہ مخلوق کے واسطے عادتا بہت واقع ہوتا ہہ بخلاف سجدیکے ہان دونون مین محل فرق عند الاطلاق ظاہر ہہ بخلاف اسکی اگر عبادت کی نیت سے مخلوق کو تعظیما رکوع کریگا تب تو اسکے کفر مین کچھہ شک نہین **مسئلہ** قیام یہہ تو نماز یا عبادت کے واسطے مخصوص نہین چنانچہ حدیث مسلم مین ہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان بقیع مین تشریف لے گئے وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهٖ فِيْهِ اِسْتِحْبَابُ اِطَالَةِ الدُّعَاءِ وَتَكْرِيْرِهٖ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَفِيْهِ اَنَّ دُعَاءَ الْقَائِمِ اَكْمَلُ مِنْ دُعَاءِ الْجَالِسِ آنحضرت نے دیر تک قیام کیا کھڑے رہکر دو ہاتھون کو تین بار بلند کیئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی شرح مین لکھا ہہ کہ مستحب ہے دیر تک دعا مانگنا بار بار کہنا ہاتھہ بلند کرنا اور اسمین ہہ کہ کھڑے ہوکر دعا مانگنا کامل تر ہہ بیٹھکر دعا مانگنے سے۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہہ کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس

آئے ہیں کھڑے رہے ہاتھ اٹھائے بڑی دیر تک ہاتھ باندھکر قیام کئے گویا نماز پڑھتے ہیں مسئلہ
ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا کچھ ارکان نماز میں واجب نہیں ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں
ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھنا سنت ہے - پھر خاص خدا کے لئے کیسا ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر شریف کی زیارت کے آداب میں کرمانی سے روایت ہے بِاَنْ یَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی
عَلَی الْیُسْرٰی کَمَا فِی الصَّلٰوۃِ اور مستحب ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں پر رکھکر کھڑا رہے جیساکہ
نماز میں کھڑے رہتے ہیں اور اختیار شرح مختار میں لکھا ہے یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ
اور فتاوی عالمگیری میں ہے قَالَ قَاضِیْ خَان فِی الْمَنَاسِکِ اِذَا جَاءَ الزَّائِرُ عِنْدَ مُوَاجَهَتِهٖ
عَلَیْهِ السَّلَامُ لَابُدَّ اَنْ یَقُوْمَ مُسْتَدْبِرًا الْقِبْلَةَ مُوَاجِهًا لَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَوَاضِعًا یَدَهُ
الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی وَهٰكَذَا فِیْ حَیَاتِ الْقُلُوْبِ وَكَثِیْرٌ مِّنْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالْمَنَاسِكِ ۂ
کہا قاضی خان نے مناسک حج وزیارت کے باب میں کہ جس وقت زائر سامنے روضۂ مطہرہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تو لازم ہے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا رہے اور حضرت کی طرف
منہہ کرکے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے اور فاتحہ صلوٰۃ وسلام دعا پڑھے اسی طرح
حیات القلوب مولفہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے اور اسی طرح لعبداسکے
ایک ہاتھ پھر سیدھے بازو کی جانب ہٹ کر شیخین یعنے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف
متوجہ ہوئے اور ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَفِیْقَیْهِ جِئْنَا
كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَسْاَلُ رَبَّنَا اَنْ یَّتَقَبَّلَ سَعْیَنَا ترجمہ
ای نزدیک رہنے والو رفیق رسول اللہ کے سلام ہووے تم دونوں پر ہم آئے ہیں تمہارے پاس
جیساکہ وسیلہ پکڑیں تمکو رسول اللہ کی جانب تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور خدا کے نزدیک
ہمارے واسطے دعا کریں تا ہماری سعی مقبول ہووے مسئلہ ۵ مال خرچ کرنا سفر کرکے جانا دوسرے
زیارت مدینہ کے لئے جسکو وہ مبتدع شرک وکفر کہتا ہے حال آنکہ آنحضرت نے تحریص دلائی
ہے اپنی امت کو اور اسکا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے اس حدیث شریف کی ابن ہمام نے

فتح القدیر مین تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہی مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا تُعْمِلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ شَفِيْعًا لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے جو کوئی میری زیارت کو آیا اور دوسری کچھہ حاجت اسے نہین عمل مین لانے کی ہی فقط میری زیارت کی نیت ہی تو اسکا حق ثابت ہوا مجھپر کہ قیامت کے دن مین اسکی شفاعت کرونگا - دوسری حدیث شریف مین ہی مَنْ زَارَ قَبْرِي فَوَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي یعنے جسنے میری قبر کی زیارت کی اسکی شفاعت مجھپر واجب ہوگئی - جسنے نذر کیا زیارت یعنے منّت مانی تو اسپر زیارت کرنا واجب ہوتا ہی چنانچہ مواہب مین مرقوم ہی بعضے وہابیہ حَدِيْثِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ کو دلیل لاتے ہین اور وہ دلیل ناقص ہی چنانچہ امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم مین بیان کیا ہی لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى الثَّلَاثَةِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِي الفاظ اس حدیث کے شرح عین العلم مین اسطرح لکھے ہین لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى مَسْجِدِي هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى یعنے سفر کرکے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ غیر ان تین مسجدون کے ایک مسجد حرام یعنے بیت اللہ دوسری مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس اور تیسری میری مسجد جو مدینہ مین روضۂ مطہرہ کے پاس ہی - اور مناوی نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہی وَالْمُرَادُ لَا يُسَافِرُ لِمَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ اِلَّا لِهٰذِهِ الثَّلَاثَةِ یعنے نماز پڑھنے کے واسطے سفر کرکے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ مگر ان تین مسجدون کی طرف جاؤ سو مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہہ نہی بھی مکروہ تنزیہی کے حکم مین ہی اسی طرح عینی اور قسطلانی نے شرح بخاری مین اور ابن الملک نے شرح مشارق الانوار مین لکھا ہی اور ابن حجر شافعی نے تفصیل وار جواہر المنظم مین اور ملا علی قاری نے شرح شفا مین ابن تیمیہ اور ابن القیم پر جو منع کرتے تھے زیارت آنحضرتؐ کی خوب ردّیہ لکھا ہی اور جو زیارت مسجد نبوی سے اور قبر شریف سے منکر ہی اسکو قریب کفر کہا ہی کیونکہ جس

عمل کو اجماع علماء نے مستحب کہا ہے اسکو کوئی حرام کہدے قریب کفر ہے **مسئلہ** اِیْقَادُ السِّرَاجِ فَعَلَى الْقُبُوْرِ نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يَكُوْنَ حَرَامًا وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ اَنَّهُ لِغَيْرِ حَاجَةٍ فَهُوَ اِسْرَافٌ وَاَمَّا لِلْحَاجَةِ فَلَا یعنے چراغ روشن کرنا قبر کے پاس منع ہے کہا اکثر نے بغیر حاجت کے اسراف ہے اور اسراف حرام ہوگا اگر حاجت کے واسطے ہے تو اسراف اور حرام نہیں لیکن یہہ خاص خدا تعالی نے اپنے لئے بنائے ہیں ایسا کہنا اس مبتدع کا غلط ہو گیا **مسئلہ** وہاں کی مجاوری کرنا اس باب میں ابن الہمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُجَاوَرَةِ بِمَكَّةَ وَعَدَمِهَا فَذَكَرَ بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ الْمُخْتَارُ اِسْتِحْبَابُهَا اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلَى ظَنِّهِ الْوُقُوْعُ فِي الْمَحْظُوْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَذَهَبَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ اِلَى كَرَاهِيَتِهَا یعنے مکہ مشرفہ میں مجاور رہنا بعض شافعیہ کے نزدیک مستحب اختیار کیا ہے مگر جب کہ اسکے ظن غالب میں ہو کہ بدی میں گرفتار رہوگا اور یہی کہا ابویوسف اور محمد نے اور ابوحنیفہ ومالک اسکی کراہیت کی طرف گئے ہیں لیکن مجاورت مدینہ طیبہ کی سبھوں کے نزدیک مستحب موجب ثواب ہے اَمَّا الْمُجَاوَرَةُ الْمَدِيْنَةِ الطَّيِّبَةِ فَثَابِتٌ فَضْلُهُ بِالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ وَعَمَلُ كُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَاَئِمَّةِ الدِّيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَاوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے مجاورت مدینہ طیبہ کی بزرگی صحیح حدیثوں میں ثابت ہے اور بزرگان اصحاب وتابعین وااماموں نے عمل کیا ہے ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی میری امت میں سے مدینہ کی آب وہوا اور سختی پر صبر نکریگا مگر یہہ کہ یعنے اگر صبر کریگا قیامت کے روز اسکا شفیع ہونگا۔ جو مجاورت مکہ معظمہ کی بابت ائمہ نے اختلاف کیا ہے سو مدینہ کی مجاورت حدیثوں سے ثابت ہے یہاں قول مبتدع کا کہ اسکو خدا تعالی نے اپنے لئے خاص بنائے اور دوسری جائے کوئی کرے تو شرک وکفر ہوتا ہے صاف جھوٹا ہو گیا

بلکہ خدا اور رسول پر بہتان ہوا **مسئلہ** حرم کے اطراف کی بزرگی اور وہان کے جنگل کی
تعظیم و سرحد کا بیان اور درختون و پرندون کا حکم اکثر فقہا نے کتابون مین لکھا ہی
اور جہان حرم مکہ کا بیان ہی وہان حرم مدینہ کا بھی بیان موجود ہی یہہ مبتدع حرمین شریفین
کے لفظ کے معنی بھی نہین جانتا ہی اور مخالفت و عداوت رسول اللہ سے کرتا ہی اور
اسکو شرک و کفر کہتا ہی نعوذ باللہ منہا **مسئلہ** چادر بچھانا شامیانہ لگانا
ایسا کام خاص خدا نے اپنے واسطے تعظیم کے بنایا ہی غیر کی قبر پر کرنا شرک و کفر ہی
یہہ دعوی بھی باطل ہی اور افترا خدا و رسول پر ہوتا ہی - خیمہ اور شامیانہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑا کیے تھے
اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کی قبر پر اور محمد بن الحنفیہ نے عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہم کی قبر پر اور فاطمہ بنت الحسین بن علی المرتضی نے اپنے خاوند
حسن بن حسن المجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی قبر پر تعظیما لگائے تھے **مسئلہ**
قبر کو بوسہ دینا کراہت اور عدم کراہت مین اسکے علما کا اختلاف ہی مولانا شاہ
عبد العزیز دہلوی رح اپنے والد اور پیر و مرشد کی قدم بوسی کرتے تھے چنانچہ تحقیق الحقیقۃ
مین لکھا ہی **مسئلہ** رجعت قہقری یعنے پچھلے پاؤن ہٹنا اور پیٹھ نہین پھیرنا روضہ
مطہرہ کی جانب زیارت کرنے کے وقت بعض نے مکروہ اور بعض نے جایز موجب تعظیم
و تکریم لکھا ہی اور بعض کے نزدیک مستحسن ہی خدا تعالی کے واسطے خاص کیسا ہوا اور شرک
و کفر کیونکر ہو گیا **مسئلہ** دعا مانگنا زیارت قبر شریف کے وقت دعا مسنون ہی حدیث
شریف مین آیا ہی یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِيْنَ
موجود ہی نبی اور ولی کا وسیلہ کرکے دعا مانگنا بھی جایز ہی چنانچہ ابن الہمام نے فتح القدیر
مین لکھا ہی ثُمَّ يَسْئَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ فَيَقُوْلُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰى مِلَّتِكَ وَ

سنتک

سُنَّتِكَ یعنے ایسا کہے یا رسول اللہ مین شفاعت تم سے مانگتا ہون اور تمکو خدا کی طرف وسیلہ اپنا کرتا ہون تاکہ مین تمہارے دین اسلام مین اور تمہاری سُنّت پر مرون تا میرا ایمان سلامت رہے۔ اور سلام پہنچانا رسول اللہ کے روضہ کے پاس جاکر بھی مستحب ہی ایسا کہے یا رسول اللہ فلان بن فلان نے آپکو سلام کہا ہی اور شفاعت طلب کیا ہی اسکو اور جمیع مسلمین کو اللہ کے حضور مین شفاعت کرنا۔ مالک الدار سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین مدینہ شریف مین امساک باران کے سبب قحط نمود ہوا ایک مسلمان قبر شریف کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ تمہاری امت کے واسطے پانی مانگو اللہ سے کہ وے قحط مین ہلاک ہوتے ہین رات کو خواب مین اس کو بشارہ ہوا کہ تو عمر بن الخطاب کے پاس جا اور کہو کہ پانی مانگنے کو جاوین اللہ پانی برساویگا فجر مین وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا اسی روز حضرت عمر پانی مانگنے شہر مدینہ سے باہر میدان مین گئے اور نماز استسقا کی پڑھے اللہ نے دعا قبول کی اور پانی خوب برسایا اور آجتک امت رسول اللہ مین نماز استسقا کی تاثیر جاری ہی الحمد للہ علیٰ ذلک۔ واللہ اعلم بالصواب

استفتاء ۱۷

کیا فرماتے ہین علمائے دین اور فقہائے شرع متین زادہم اللہ شرفاً وتعظیماً اس باب مین کہ ایک شخص یہان چندروز سے آئے ہین اور استعانت واستمداد من اہل القبور کو شرک کہتے ہین یعنے بزرگون کی قبرون کے پاس زیارت کو جانا اور انکے وسیلہ سے خدا کی طرف مدد مانگنا کہ تم کو وسیلہ کرتا ہون میرے حق مین خدا سے دعا کرو تا میری مراد حاصل ہووے اور کہنا کہ میرا یہہ کام حسب المراد ہوجاوے تو مین اتنی نیاز کرونگا یا اتنے فقیرون کو کھانا کھلاؤنگا خواہ یون سمجھے کہ یہہ ولی کو خود مستقلاً اتنی طاقت وقدرت ہی کہ آپ میری حاجت برلاوینگے یا یون سمجھے کہ خدا نے اسکو یہہ طاقت دی ہی کہ میرے لیئے دعا کرین سو قبول ہوگی بہرصورت شرک ہوتا ہی اور وہ کہتا ہی کہ

شرح مشکوٰۃ شریف مین ایسا لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے کہ زیارت قبور مردون کے حق مین دعا کرنا ثواب فاتحہ اور قل کا بخشنا ہی کہ اسمین مردون کو نفع ہی زندون سے اور زندون کو مردون سے کچھ نفع نہین ملتا ہی جب مین نے اسکی سند مانگی تو یہہ عبارت عربی شرح مشکوٰۃ شریف کی ہی ایسا کہکر وہ عبارت مع ترجمہ لکھدی۔

قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْحَقِّ فِیْ شَرْحِ الْمِشْکوٰۃِ اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَھْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْکَرَہٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْفُقَھَاءِ وَقَالُوْا لَیْسَ الزِّیَارَۃُ اِلَّا لِلدُّعَاءِ لِلْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ وَاِیْصَالُ النَّفْعِ اِلَیْھِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ انتہٰی یعنے مدد مانگنا اہل قبور سے سوائے انبیا علیہم السّلام کے تو اکثر فقہا نے اسکا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ زیارت قبور میت کے واسطے دعا کرنا انکی مغفرت مانگنا تلاوت قرآن کرنا اسکا ثواب انکو بخشنا ہی اُن سے مدد مانگنا یا منت کرنا شرک ہی فقط ہمارے اعتقاد مین شبہہ آتی ہی اس واسطے آپکو تصدیع دیتے ہین کہ یہہ عبارت صحیح ہی اور استمداد شرک ہوتا ہی یا نہین ہم جانتے ہین کہ اولیا صالحین اپنے زیارت کرنے والون کی مدد کرتے ہین اور انبیا اور شہید زندہ ہین خدا نے انکو طاقت دی ہی اپنا دوست بنایا ہی اس امر مین جو حق بات ہی اور اعتقاد اہل سنّت وجماعت کا ہی سو تفصیل وار لکھو ہمارے بیان کے قاضی صاحب نے تو اس شخص کو وہابیہ مذہب کا ٹھہرایا ہی اور وہ کہتا ہی مین حنفی سنّت جماعت ہون جو سرکاری عدالت کے مفتی صاحب مسئلہ لکھکر بھیجین مین قبول کرونگا میرے پاس اربعین مسایل اور مایۃ مسایل کی کتاب ہی اسمین سے یہہ مسئلہ لکھدیا ہون ضرور آپ نے تصدیع لیکر جواب لکھنا خدا اجر دیوے۔

الجواب بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ عبارت مذکورہ کو مولانا شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ شریف کی عبارت سے ملاکر مقابلہ کیا تو بہت تفاوت اور خیانت معلوم ہوئی مولانا نے باب الاسراء مین

شرح المشکوٰۃ کے اندر تو استمداد من اہل القبور کو ثابت کیا ہے اور استمداد کے منکروں پر ردّ لکھا ہے اور خوب دلایل بیان کئے ہیں بیشک وہ شخص وہابی ہے اور انکی کتابیں بے اعتبار ہیں مسلمانوں کو بہکانے کے واسطے بڑی کتاب کا نام لکھدیتے ہیں اور غریبوں کا ایمان بگاڑتے ہیں ہم وہ پوری عبارت مع ترجمہ یہاں لکھدیتے ہیں۔

اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَہْلِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اَنْکَرَہٗ بَعْضُ الْفُقَہَاءِ فَاِنْ کَانَ الْاِنْکَارُ مِنْ جِہَۃِ اَنَّہٗ لَا سَمَاعَ لَہُمْ وَلَا عِلْمَ وَلَا شُعُوْرَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِہٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُہٗ وَاِنْ کَانَ بِسَبَبِ اَنَّہٗ لَا قُدْرَۃَ لَہُمْ وَلَا تَصَرُّفَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْطِنِ حَتّٰی یُمِدُّوْا بَلْ ہُمْ مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِکَ وَمُشْتَغِلُوْنَ بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِہِمْ مِنَ الْمِحْنَۃِ مَا اَشْغَلَہُمْ عَنْ عِدَاہُمْ فَلَا نَرٰی کُلِّیًا خُصُوْصًا فِیْ شَانِ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ فَیُمْکِنُ اَنْ یَحْصُلَ لِاَرْوَاحِہِمْ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْقُرْبِ فِی الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَۃُ وَالْقُدْرَۃُ عَلَی الشَّفَاعَۃِ وَالدُّعَاءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِیْہِمْ الْمُتَوَسِّلِیْنَ بِہِمْ کَمَا یَحْصُلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ الَّذِیْ یَنْفِیْہِ الْمُنْکِرُ نَحْنُ نَفْہَمُ اِنَّ الدَّاعِیَ الْمُحْتَاجَ الْفَقِیْرَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَدْعُو اللّٰہَ وَیَطْلُبُ الْحَاجَۃَ مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی مُتَوَسِّلٌ بِرُوْحَانِیَّۃِ ہٰذَا الْعَبْدِ الْمُکَرَّمِ وَالْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَقُوْلُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ وَیَا وَلِیَّہٖ اِشْفَعْ لِیْ وَادْعُ رَبَّکَ وَاسْئَلْہُ اَنْ یُعْطِیَ سُؤَالِیْ وَیَقْضِیَ حَاجَتِیْ فَالْمُعْطِیْ وَالْمَسْئُوْلُ عَنْہُ وَالْمَامُوْلُ بِہٖ ہُوَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ وَمَا الْعَبْدُ فِی الْبَیْنِ اِلَّا وَسِیْلَۃٌ وَلَیْسَ الْقَادِرُ وَالْفَاعِلُ اِلَّا ہُوَ ترجمہ لیکن مدد مانگنا اہل قبور سے تو بعض فقہانے اسکا انکار کیا ہے اگر انکا منکر ہونا اس جہت سے ہے کہ میت کو سننا یا جاننا نہیں رہا زایروں کے احوال کی پہچان نہیں ہے سو اسکا باطل ہونا ثابت ہوگیا یعنے مردوں کو سماع و علم و شعور اپنے زایروں کے حال پر ہوتا ہے اور اگر انکار کی جہت یہہ ہے کہ انکو قدرت و تصرف اس جگہہ نہیں ہے تا مدد کریں کسی کی بلکہ قید میں ہیں اور اپنی

حالت مین مشغول ہین اسطرح سے کہ دوسری طرف متوجہ نہین ہوسکتے تاہم ہم نہین دیکھتے کہ یہہ امر سب مردون کے واسطے کلیہ ہو وے بلکہ خصوصاً متقی لوگ جو اولیا اللہ ہین انکی ارواح کو محل برزخ مین قرب حاصل ہی خدا کے نزدیک انکو بڑا مرتبہ قدرت ملی ہی شفاعت اور دعا کرنے کی طاقت خدا نے دی ہی جو زائرین انکو اپنا وسیلہ بناتے ہین طلب حاجات کرتے ہین مراد پاتے ہین جسطرح قیامت کے روز انکو شفاعت سرمایہ پیرو منتسلین کی حاصل ہوگی ۔ مدد مانگنا اور مدد کرنا جسکو منکر نفی کرتا ہی ہم اسکی مراد اسطرح سمجھتے ہین کہ دعا مانگنے والا محتاج اور خدا کی درگاہ کا فقیر ہی دعا کرتا ہی خدا سے اور حاجت مانگتا ہی اسکے فضل سے اور ایسے نیک بندے کی روحانیت کا وسیلہ پکڑتا ہی کہ خدا کے نزدیک اسکی دعا قبول ہو اور اسطرح کہتا ہی ای دوست خدا کے ای نیک بندے میری شفاعت کر اور اپنے رب سے دعا مانگ تا میرا سوال عطا کرے اور میری حاجت روا فرماوے عطا کرنیوالا مراد دینے والا وہی پاک پروردگار ہی اور نیک بندہ نبی یا ولی درمیان مین ایک وسیلہ ہی قدرت والا وہی فاعل حقیقی ہی ۔ اور اسی مقام پر یہہ بھی لکھا ہی کہ اولیاء اللہ نے اسکی قدرت وسطوت مین خود کو فنا کر دیا نہ انکو خودی باقی رہی نہ خواہش نفسانی نہ قدرت نہ تصرف دنیا کی زندگی مین بھی صفت فنا و توکل علی اللہ انکو حاصل تھا اور بعد مرنے کے بھی قربیت خاص صفت ملائکہ باخلاص خدا کے فضل سے انکو ملی ہی اگر یہہ شرک ہی اور توجہ الی غیر اللہ ہی جیسا کہ منکر کا اعتقاد ہی تو چاہئے کہ دنیا مین بھی صالحین سے طلب دعا کرین اور طلب دعا سلف سے آج تک برابر امر مستحب چلا آیا ہی اور امر دینی واستفادہ یقینی ہی (ہان ایک فرقہ معتزلہ کے بارہ فرقون مین سے ہی کہ وہ لوگ بعد فرض نماز کے ہاتھ اونچے کرکے خدا سے بھی دعا نہین مانگتے ہین پھر ولی اور صالحین سے انکو کیا حاجت ہی) اگر کہین کہ دنیا مین جو حالات وکرامات صالحین کو حاصل تھے بعد موت کے معزول ہوئے سو بھی غلط خیال ہی شرع مین کوئی دلیل منقول نہین ۔ اگر کہین کہ اپنے اعمال کی

گرفتاری مین مشغول ہین انکو زایرین کے حال سے کچھ خبر نہین ہوتی سو بھی کلیہ نہین ہمیشہ انکو گرفتاری رہیگی ایسی کوئی دلیل نہین آئی ہی بلکہ فایدہ استمداد کا عام ہی بعض مجذوب ہین شب و روز شوق ذوق مین مستغرق اور مخلوق سے بے پرواہ رہتے ہین بعض سالکین ظاہر مین شریعت پر قایم مخلوق کی حاجت روائی ارشاد و تعلیم مین مشغول دین احمدی کے مددگار ہین اور باطن مین یاد الٰہی مین اوقات معمور اوراد وظایف جاری رکھتے ہین۔ کوئی جاہل مسلمان بھی ایسا اعتقاد نہین کرتا ہی کہ ولی اللہ کو بغیر خدا کے فضل و عطا سے خود بخود تصرف اور کرامت حاصل ہوگئی ہی بغیر خدا کی طرف رجوع کئے یہہ آپ ہمکو مراد دیوینگے تب شرک ہوگا اور افعال جہال بحث سے خارج ہی کبھی مسلمان ایسا نہین سمجھتا ہی۔ اور کرامات اولیا کی برحق ہی۔ اور یہہ بھی شرح مشکوٰۃ مین شیخ نے لکھا ہی اَلْمَرْوِيُّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الزِّيَارَةِ السَّلَامُ عَلَى الْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَلٰكِنْ لَيْسَ فِيْهَا النَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِمْدَادِ فَتَكُوْنُ الزِّيَارَةُ لِلْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ مَعًا عَلٰى تَفَاوُتِ حَالِ الزَّائِرِ وَالْمَزُوْرِ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْخِلَافَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّهُمْ اَحْيَاءٌ حَقِيْقَةً بِالْحَيَاتِ الدُّنْيَا بِالْاِتِّفَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْكَلَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ رَغْمًا لِاَنْفِ الْمُنْكِرِيْنَ فَاِنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيْ زَمَانِنَا شِرْذِمَةٌ يُنْكِرُوْنَ الْاِسْتِمْدَادَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الَّذِيْنَ نُقِلُوْا مِنَ الدَّارِ الْفَانِيَةِ اِلَى الدَّارِ الْبَاقِيَةِ وَهُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ۔ ترجمہ حدیثون مین روایتین زیارت قبور اور اموات کو سلام کرنا اور استغفار تلاوت قرآن دعا فاتحہ وغیرہ ثابت ہی مگر استمداد کی ممانعت نہین آئی ہی پھر مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون بابت زیارت قبور سے حاصل ہین زایر کی اور جسکی زیارت کرتا ہی اسکی تفاوت حالت پر اعتبار ہی۔ پھر جانو تم کہ غیر انبیا کے باب مین خلاف بعض فقہا نے کیا ہی اسلئے کہ انبیاء کی حیات حقیقتاً حیات دنیا کے مانند بلکہ اس سے قوی تر ہی بالاتفاق (اسی طرح

اولیا وصالحین کی حیات ہی کہ جب جسمانی قید سے چھوٹ کر ملائکہ روحانی کی صف مین ملے تو قرب وکرامات کی قوّت زیادہ انکو حاصل ہوگئی اور دنیا کے تصرف مین اور زایرین کے طرف توجہ کرنے مین کچھہ خلل اور مانع نہین ہی؛ اس مقام مین طول کلام منکرون کی ناک توڑنے کے واسطے مرقوم ہوا کہ ہمارے زمانے مین ایک گروہ نکلا ہی جو اولیاؤن سے مدد مانگنے کو انکار کرتے ہین وہ پاک لوگ دار فانیہ سے نقل کرکے دار باقیہ کو گئے اور خدا کے نزدیک وہ زندہ اور فرحت مین ہین مولانا شاہ عبدالحق نے تکمیل الایمان فارسی مین لکھا ہی کہ امام حجۃ الاسلام محمد الغزالی نے فرمایا ہی آنکہ در حیات وی بوی توسّل جویند بعد از موتش نیز توان جست و این سخن موافق دلیل است چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث واجماع ثابت است ومتصرف در حیات وبعد از ممات روح است نہ بدن ومتصرف حقیقی حق تعالی است اور یہہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت امام موسی کاظم اور امام علی موسی رضا اور شیخ معروف کرخی اور حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی قبرون مین زایرین حاجتمند کے حق مین دعا کرتے ہین اور جیسی حالت حیات مین انکی دعا مقبول تھی اسی طرح حالت ممات مین بلکہ زیادہ دعا انکی مقبول ہوتی ہی اور انکا تصرف برکات عالم دنیا مین جاری ہی خدا اعتقاد پاک اور یقین دیوے مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید سے استمداد ثابت کیا ہی اور اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ مین بیان کیا ہی بعینہ اسکی عبارت منقولہ یہہ ہی قولہ تعالی فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ یعنے قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور رات کی وہ جس چیز کو اکٹھا کرتی ہی اور چاند کی جب بھرے آوے اور یہہ تینون چیزین یعنے شفق اور اندھیری رات اور روشن چاند نمونہ ہی تین حالتون کا کہ آدمی پر بعد موت کے کہ گویا نمونہ ہی آفتاب زندگی کے غروب کا ظاہر ہوتا ہی ۔ اوّل جو حالت کہ بمجرد جدا ہونے روح کے بدن سے ہوگی اُس مین کچھہ اثر

پہلی زندگانی کا اور الفت بدن کے تعلق کی اور اپنے جنس کے آشنا دوستون کی الفت
باقی رہیگی اور وہ وقت گویا برزخ ہی دنیا کی زندگانی اور استغراق قبر کے عالم مین
کہ کچھہ اس طرف سے اور کچھہ اس طرف سے علاقہ رکھتا ہی وہ وقت بعینہ مانند شفق
کے وقت کے ہی کہ ہنوز تصرفات مخلوقات کی اور آمد و شد انکی منقطع نہین ہوئی اور
جاندار سب بیدار اور دیکھتے بھالتے چلتے پھرتے ہین اور دن کے باقی رہے کامون مین
مشغول ہین اور یہہ حالت حالت ہی انکشاف کی اور جزای برزخ کی جو نیکیون سے اور
بدیون سے کیا تھا اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی
اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان
کرتے ہین کہ ابھی ہم جیتے ہین اسی واسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہی
کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی دَعُونِي أُصَلِّي چھوڑ دو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی
وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریادرس کا کرتا ہی اور صدقے
اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک
سال تک علی الخصوص ایک چلے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی
کرتے ہین اور مردے کی روح بھی موت کے قریب کے دنون مین خواب مین اور عالم
مثال مین زندون سے ملاقات کرتی ہی اور اپنا احوال بیان کرتی ہی دوسری
وہ حالت ہی کہ بعد قطع ہونے دنیا کی زندگی کے علاقون کے بالکلیہ ظاہر ہوتی ہی اور
استغراق عظیم دیکھنے سے ان کیفیتون کے جو دنیا مین کمایا تھا نیکی اور بدی سے اسکو
حاصل ہوتا ہی اور قوای مدرکہ اور متصرفہ اس عالم سے یکلخت ٹوٹ کر اس عالم کی
طرف متوجہ ہوجاتے ہین اور حس اور حرکت معنوی اسکی اس جہان سے مطلقاً بیکار ہوجاتی
ہی اور یہہ حالت مانند رات کے اندھیرے کے ہی کہ بعد زایل ہونے شفق کے ہجوم کرتی
ہی اور لوگون کو خواب اور معطل ہوجانا حواس اور حرکتون کا لاحق ہوتا ہی اور مالوفات

ومکسوبات دن کے سے مطلقاً غافل ہوجاتا ہی لیکن وہ مالوفات اور مکسوبات ظاہر بدن سے
انتقال کرکے باطن مین بدن کے جمع ہوتے ہین اور روح انکو رنگا رنگ صورتون مین مطالعہ
کرتی ہی اور متلذذ و متالم ہوتی ہی یعنے خوش ہوتی ہی اچھائی کو دیکھکر اور رنجیدہ ہوتی ہی
برائی کو دیکھکر اور یہہ حالت عام مردون کی ہی اور بعض خاص اولیا اللہ کہ جنکو حق تعالی نے محض
اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم
کے تصرّف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ ہونے سے انکے استغراق مین کمال وسعت
مدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو
منع بھی نہین کرتا اور اویسی لوگ باطنی کمالون کو انھی سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند
اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب ان سے پوچھتے ہین اور انکے
کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اس وقت مین اس مصرع کے مضمون
پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ۔ تیسری وہ حالت ہی کہ بعد
حشر ونشر کے ظاہر ہوگی اور وہ مانند چودھوین رات کے چاند کے ہی کہ پردے کو اندھیرے کے
دور کرکے نیک وبد کو انکے طرح طرح کے اظہار سے جلوہ گر کریگی اور ہر شخص اپنے نفع اور
ضرر کی چیزین اور دوست و دشمن اور زہر و تریاق مین امتیاز کرلیگا اور یہی حالت ہی
اعمال نامون کے دینے کی اور نیک و بد عملون کی ظہور کی رنگا رنگ صورتون سے
اور اعمالون کے تولنے سے اور نیکی و بدی کے حساب کی اور دوسرے بہت کامون کی ۔ اور
اس حالت کی انتہا ایک اور زندگانی ہی کہ اتم و اکمل اس جہان کی زندگانی سے
ہی لیکن جو وہ زندگانی تغیر و تبدیل نہین رکھتی اور ایکسان ہمیشہ قایم دایم اور برقرار
ہی اس سبب کوئی مثال اسکے واسطے نہین ہی فقط تین قسمون پر اکتفا فرمایا ہی اور
ابن حجر مکی نے قلایدمین فرمایا ہی امام ابو حنیفہ کی قبر شریف کے واسطے اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ
يَزَلِ الْعُلَمَاءُ وَذُو الْحَاجَاتِ يَزُوْرُوْنَ قَبْرَهٗ وَيَتَوَسَّلُوْنَ عِنْدَهٗ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِمْ

رحمہم اللہ تعالی یعنے جانو تم کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین انکے قبر کی اور وسیلہ پکڑتے ہین انکو اپنی حاجت روائی کے واسطے ۔ ھذا اخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

استفتا ١٨

کیا فرماتے ہین علمای دین متین ومفتیان شرع مبین کہ مولود خوانی فقط ماہ ربیع الاول مین جایز ہے یا بارہ مہینے مین ہر وقت اور ہر جاے مین بھی جایز ہے اور بعض اشخاص اسکو بدعت کہتے ہین اور غنا کے طور سے اشعار پڑھنا اور سلام کے وقت دست بستہ ہوکر کھڑے رہنا منع کرتے ہین اور زمانہ صحابہ وتابعین مین یہہ رسم نہ تھا بعد کب سے ایجاد ہوا اسکا داخلہ کتابون کے حوالے سے لکھکر بھیجنا ہمارے لئے دستاویز ہوگا اور فقط عربی قصاید مدح واحوالات معجزات وولادت پڑھے جاوین یا فارسی ہندوستانی مدحیات باواز بلند پڑھنا اور الحان کے ساتھہ ادا کرنا بھی شرع مین جایز ہے ان سب باتون کا خلاصہ مرقوم فرمانا خدا تعالی آپ کو دوجہان مین جزای خیر دیوے آمین

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب اما بعد سب دیندار مسلمان اہل سنت وجماعت کو معلوم ہووے کہ مولود خوانی حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر روز یا ہر مہینے مین یا ہر مکان مین کرنا جایز ہے اور آنحضرت کے فضایل وشمایل بیان ہونا اور احوال ولادت ومعجزات وقصاید مدحیات باواز بلند خوش الحان سے پڑھنا عربی فارسی ہندوستانی سندھی جو اپنے ملک کی زبان ہووے اور اہل مجلس مسلمانون کی سمجھنے مین آوے اور ذکر خیر نظم ونثر مین اظہار کرنا یہہ سب جایز ومستحب ہے بلکہ موجب ثواب جمیل واجر جزیل وباعث شفاعت کونین ونجات دارین ہے ہر ایک مسلمان کو آنحضرت کا ذکر خیر پڑھنا وسننا واجب ہے کیونکہ محبت آنحضرت کی فرض عین ہے اور ایمانداری کی نشانی ہے خلاصہ ان امورات کا بہ تفصیل ذیل چند دلایل شرعیہ کے ساتھہ بیان کیا جاتا ہے

تا اسکے پڑھنے اور سمجھنے سے مدعا دوجہان کا حاصل ہووے دلیل اوّل قولہ تعالیٰ
اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے تم تابعداری کرو
اللہ کی اور تابعداری کرو رسول اللہ کی اور جو تم مین سے صاحب امر ہین انکی بھی تابعداری
کرو یعنے صاحب حکم ظاہر اسلاطین اسلامیہ ہین اور باطنا اولیا اللہ ہین وحقیقتا علمائے
دین ہین کہ خدا و رسول کا حکم تم کو بتلاتے ہین اور ثواب و عذاب حلال و حرام مباح و مکروہ
کا طریقہ امتیاز سکھاتے ہین انکی تابعداری فرض ہے اسی طرح مان باپ کی مرشد و
استاد کی تابعداری دین کے کامون مین بجان و دل بجا لانا فرض ہے یہان سے ثابت ہوا
کہ ذکر اور احوال آنحضرت کا پڑھنے اور سننے سے محبّت اور تابعداری دل مین پیدا ہوتی ہے
اور بحکم مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے تابعداری و فرمانبرداری پیغمبر کی
کیا اسنے فرمانبرداری خدا کی کیا اور جسنے فرمانبرداری خدا کی کیا وہ ایماندار ہے دوجہان
کی مراد کو پایا دلیل دویم قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے کہو اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم لوگون کو کہ اگر تم محبّت اللہ کی
کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تا حق تعالیٰ تم کو دوست رکھیگا رسول اللہ کی ثنا و صفت
سننے سے مسلمانون کے دلون مین آپکی محبّت پیدا ہوتی ہے اور محبّت کے سبب سے
پیروی فرمانبرداری کرنے کی توفیق ملیگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے مَنْ اَحَبَّ
شَیْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنے جسکی محبت کوئی شخص دل مین رکھتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر
کرتا ہے اور سنتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے
آدمی اسی کے ساتھ رہیگا اٹھیگا جسکی وہ محبت کرتا ہے۔ یہان سے معلوم ہوا کہ جو
دیندار مسلمان محبت رسول مقبول کی رکھتا ہے ہمیشہ انکی ثنا و صفت پسند کرتا ہے اسکو
پڑھتا ہے سنتا ہے اور اپنی محبت روز بروز بڑھاتا ہے تا روز حشر مین حضرت کے
حضور مین پہنچتا ہے اور نعمت شفاعت سے سرافراز ہوتا ہے مولانا جامیؒ فرماتے ہین

ابیات

ابیات نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ بدیدن میل افتاد از شنیدن ٭ بلی باشد شنیدن تخم دیدن ٭ ولیل سوّم مولد سرور عالم کی خوشی کرنا مال حلال اس کام مین خرچ کرنا بدعت حسنہ ہی اور تمام علما وعرفا کا معمول ہی کتاب فصل الخطاب مین مولانا سید محی الدین ویلوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی شیخ ابن حجر مکی ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ نعمۃ الکبری مین مرقوم فرمایا ہی اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ مِنَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِيَّتِهَا لٰكِنَّهَا بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ لِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ الْكَثِيْرِ لِلْفُقَرَاءِ وَمِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِكْثَارِ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرْحِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَحَبَّةِ وَاِغَاظَةِ اَهْلِ الزَّيْغِ وَالْعِنَادِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ وَالْمُلْحِدِيْنَ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ لَمَّا ظَهَرَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَزَلْ اَهْلُ الْاَقْطَارِ فِيْ سَائِرِ الْمُدُنِ وَالْاَمْصَارِ يَحْتَفِلُوْنَ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِيْ شَهْرِهٖ اَيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِيْ وَلَائِمِ مُشْتَمِلَةً عَلٰى كَثْرَةِ الْمَطَاعِمِ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ مَعَ الْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ مَوْلِدِهٖ وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنْ كَرَامَاتِهٖ وَكَثِيْرٍ مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرْحِ بِهٖ شرح کتاب نعمۃ الکبری علی العالم بمولد سید ولد آدم مین شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہی جانو تم کہ تحقیق عمل مولد کا بدعت ہی اسلیے کہ قرون ثلاثہ یعنے زمانہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین مین کسی ایک اہل سلف سے منقول نہین ہوا اور وہ تین قرون کے خیر ہونے کی شاہدی نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی اسمین فقیرون پر بڑا احسان ہوتا ہی قراءت قرآن کثرت ذکر درود وسلام آنحضرت پر اور اظہار فرحت وسرور آپکی ولادت سے اور محبت انکی ظاہر ہوتی ہی اور ملحد وزندیق اور آنحضرت کے دشمن حاسد غصہ کھاتے ہین اسی واسطے جب قرون ثلاثہ کے

بعد یہہ عمل مولد شریف کا حرمین شریفین سے تمام مسلمانون کے شہرون اور ملکون مین عرب وعجم وہندوستان مین مروج ہوگیا کہ ربیع الاوّل کے مہینے مین ضیافت طعام مہیا کرتے ہین خیرات واحسان کے امور بجالاتے ہین قراءت آیات قرآن وذکر خیر مولد شریف آنحضرت کی ثنا وصفت کے قصیدے اور معجزے جو میلاد کی شب کو ظاہر ہوئے اسکا بیان کرتے ہین اور احسان وشکر خدا کہ رحمۃ العالمین کو ہماری ہدایت کے اور رہنمائی کے واسطے پیدا کیا اور اسکی خوشی اظہار کرتے ہین کہ رضامندی خدا ورسول کی محبت کے ساتھہ ظاہر ہووے - امام ابن الجزری نے فرمایا کہ نصارا معمولاً اپنے پیغمبر کے پیدایش کے روز کو ہر سال عید کرتے ہین تو اہل اسلام حقدار زیادہ ہین کہ پیغمبر کافہ انام کی میلاد کی خوشی ظاہر کرین محقق ابوزرعہ عراقی سے پوچھا تھا کہ عمل مولد مستحب ہی یا مکروہ آپنے جواب دیا کہ کھانا پکواکر مساکین واقربا واحبا کو کھلانا مستحب ہی ہر وقت مین اور ربیع الاوّل کے مہینے مین نور نبوت خیر الانام کے پیدا ہونے کی خوشی اسکے ساتھہ ملائی جاوے تو اولی تر ہو اور سلف صالحین مین سے کسی نے اسکو بدعت مکروہ نہین کہا بہت ایسے بدعت مستحسنہ اور واجبہ ہین کہ ثواب حاصل ہونے کے واسطے کرتے ہین دلیل چہارم روایت ہی کہ جب ابولہب گذر گیا آنحضرت علیہ السلام کی پھوپھی نے اسکو خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہی بولا دوزخ مین جلتا ہون لیکن دوشنبہ کے روز عذاب تخفیف پاتا ہی اور سید ہے ہاتھہ کی انگلیان جب چوستا ہون تو سرد شربت کا مزہ آتا ہی کہ مین نے رسول اللہ پر ایمان نہ لایا مگر انکی مولد کی خبر سنکر خوش ہوا تھا اور میری کنیزک ثویبہ نے پہلے یہہ خبر مجھکو سنائی اسکو آزاد کردیا تھا اور سیدھے ہاتھہ سے اشارہ کیا تھا اس سبب اتنا ثواب وآرام ملتا ہی - امام ابن الجزری فرماتے ہین کہ جب کافر کو جسکی بدی قرآن مین نازل ہوئی آنحضرت کے مولد کی خوشی کرنے کے سبب اتنا تخفیف عذاب ہوگیا تو پھر مسلمان اگر حضرت کے مولد کی خوشی کرے اپنا مال جوانسان کو نہایت

محبوب ہے حضرت کے نام پر خرچ کرے کتنا بڑا ثواب یقینی ملیگا مین قسم کھاتا ہون کہ وہ بیشک جنّت مین داخل ہوگا ۔ مولانا حافظ احادیث نبوی شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد مین مرقوم فرمایا ہے اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ الَّذِيْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَقَعَ مِنْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيٰتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطٌ يَاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِيْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے تحقیق عمل مولد کا جو مجلس مین لوگ جمع ہوتے ہین قرآن شریف پڑھتے ہین جتنا ہو سکے اور احادیث واردہ آنحضرت کی ولادت کی شروع سے جو واقعات معجزات گذرے ہین بیان انکا ظاہر کرتے ہین بعد دستر خوان بچھتا ہے کھانا کھا کر چلے جاتے ہین اور کچھ زیادتی نہین کرتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہے کرنے والا اسکا ثواب پاتا ہے کیونکہ اسمین تعظیم اور شان جلالت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہے اور اظہار فرح و سرور حضرت کی مولد کا بیان ہے ۔ اکثر علمای حرمین شریفین روم شام عرب و عجم نے مولد کی کتابین نظم و نثر مین تصنیف و تالیف کئے ہین ہر زمانے کے اقالیم کے مسلمان اسکو بڑی خوشی اور شوق سے پڑھتے ہین کوئی مجتہدین علمای ربانی نے اسکا انکار نہین کیا اور بحکم تَعَامُلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ یعنے عمل کرنا مسلمانون کا بغیر انکار حجّت شرعیہ سے ثابت ہے دلیل پنجم قرون ثلاثہ کے بعد شہر موصل مین ابتداءً اعظم العلما شیخ عمر ابن شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس مولودخوانی کی آغاز کی ہے اور سلطان ابن الملک المظفر ابوسعید کوکری بن زین الدین علی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑا عالم عادل بادشاہ تھا ربیع الاوّل کے مہینے مین مجلس مولد شریف ہرسال کرتا تھا اطراف دیار و امصار سے

علما و مشائخ جمع ہوتے میلاد کا حال اور قصاید نعتیہ مجلس مین پڑھتے بارہ روز تک ربیع الاوّل کے ہجوم رہتا کھانا کپڑا اور نقد دینار سبھون کو وہ سخی بادشاہ دیتا تھا سبط الجوزی نے کتاب مراۃ الزمان مین لکھا ہے کہ اس میلاد کی ضیافت کا حال ایک معتبر راوی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار گوسفند دس ہزار مرغ سو ہزار خوان طعام اور تیس ہزار خوان حلوا ہمیشہ ملک المظفر ابوسعید کے مہمان خانے مین خرچ ہوتے تھے دلیل ششم کتاب سفینۃ النجات تصنیف مولوی اسلمیؒ چھاپ مدراس کے صفحہ ۹۹ مین ابوشامہؒ کی روایت فارسی عبارت مین منقول ہے نیک ترین بدعتہا است درزمان ما کردن صدقات ومعروف واظہار زینت وسرور در ہر سال بروز مولد شریف آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام زیراکہ درین فعل باوجود آنکہ متضمن باحسان ونفع فقرا ومساکین بود اشعاری است بہ محبت وتعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دل فاعل آن وشکر خدا تعالیٰ برین نعمت عظمیٰ کہ ایجاد وی تعالیٰ است چنین رسول اکرم را وارسال او برحمت عالمیان واکمال دین واتمام نعمت ظاہرہ وباطنہ وبرین قیاس توان کرد فواتح جمیع کبار دین از صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین وعلما وعرفای کاملین بخواندن قرآن ودرود شریف واطعام فقرا ومساکین را ودادن لباس ونقد کہ مستحسن بود ومشعر بردوستی وتعظیم ایشان باشد ازجہت بودن ایشان از کبار دین ودوستان خدا انتہیٰ دلیل ہفتم گلزار ہدایت مفتی صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام نووی سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے زمانے مین بہت نیک بدعت نکلی ہے کہ ہر سال جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا روز آتا ہے فقرا کو صدقہ دیتے ہین نیک کام خیرات کے بجا لاتے ہین زینت اور خوشی ظاہر کرتے ہین اسمین فقرا پر احسان ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم وجلالت شان اس خوشی کرنے والے کے دل مین ہے اسکی علامت ظاہر ہوتی ہے بحکم حُبُّ الْقَلْبِ یَظْهَرُ بِالْیَدِ یعنے دل کی محبت ہاتھ سے دینے لینے مین

ظاہر ہوتی ہی اور ایسے رسول کریم کہ جنکو اللہ تعالی نے رحمۃ للعالمین کرکے بھیجا ہی اسکی شکر گذاری بھی عیان ہوتی ہی جب حضرت بی بی آمنہ کے وضع حمل کا بیان ہوتا ہی سلام پڑھا جاتا ہی اسوقت سب اہل محفل تعظیما دست بستہ کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی شیخ نور الدین علی شبر الملسی نے روایت کی ہی کہ شیخ الاسلام حافظ التقی الدین سبکی الشافعی کے درس کی مجلس مین ایک روز اکثر علما و فضلا حاضر تھے وہان کسی نے ابو ذکریا یحیی بن یوسف کے نعتیہ قصیدہ کی یہہ تین بیتین پڑھین سب حضار مجلس تعظیما اٹھہ کھڑے ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام بھی کھڑے ہوگئے اور انھون کا کھڑا ہونا اس فعل کے مستحب ہونے پر دلیل قوی ہی　　ابیات قصیدہ نعتیہ

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ	عَلٰى فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ اَحْسَنِ مَنْ كَتَبَ
وَاَنْ يَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ	قِيَامًا صُفُوْفًا اَوْ جُثِيًّا عَلَى الرُّكَبِ
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِيْمًا لَهُ كَتَبَ اِسْمَهُ	عَلٰى عَرْشِهِ يَا رُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

ترجمہ مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف روپے کی تختی پر زر سے لکھین بہت خوشخط تو بھی کم ہی اگر انکے نام مبارک سننے سے تمام اشراف لوگ تعظیما صفین باندھکر کھڑے ہوجاوین یا دوزانو ادب سے ہو بیٹھین تو کیا ہوا جو اللہ تعالی نے انکا نام مبارک اپنے عرش بلند پر تعظیما اپنے نام کے برابر لکھا ہی یہہ کتنا بلند رتبہ ہی　دلیل ہشتم فاتحہ اور ختم کے وقت سلام و قیام کے باب مین سیرۃ الحلبی مین علی بن برہان الدین نے لکھا ہی قَدْ جَرَتْ عَادَةُ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْمُوْا تَعْظِيْمًا لَهُ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ ۔ یعنے اکثر لوگ آنحضرت کے تولد کا ذکر سنتے ہین تعظیما کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہی ۔ وَقَالَ سَيِّدْ جَعْفَرِ الْبَرْزَنْجِي الْمَدَنِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ رِسَالَةِ الْمَوْلِدِ وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَ

دِرَايَةٍ فَطُوبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ

ترجمہ اور تحقیق بہتر جاننا کھڑا ہونا اماماں روایت و صاحبان درایت نے جس وقت کہ حضرت کے مولد شریف اور پیدا ہونے کی روایت سلام کے وقت بہی جاتی ہے خوشحالی ہے اس شخص کے واسطے کہ تعظیم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہایت مقصود اسکا ہووے تمام علمای صالحین حرمین شریفین کے اتفاق رکھتے ہین اور بے تکلف سلام کے وقت کھڑے ہوتے ہین بلکہ تمام عرب وعجم ہند و سند مین خاص و عام مسلمین انکی پیروی کرتے ہین کتاب تصحیح المسایل اور میلاد نامہ مین ثابت کیا ہے کہ مولانا شیخ عبد الحق دہلوی و مولانا شاہ ولی اللہ محدث اور مولانا شاہ عبد العزیز و مولانا شاہ سلامۃ اللہ رحمہم اللہ اور تمام علمای متاخرین سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہوتے تھے جس مسلمان کو آپکی محبت اور تعظیم کا اعتقاد ہے اس عمل کو بجالانا موجب نجات سمجھتا ہے اور منکر فیض حب سے محروم رہتا ہے

استفتا ۱۹

سوال دہلی کے ایک مولوی صاحب مسمّی عبد الرحمن ہمارے شہر نذر بار ضلع خاندیس مین تشریف لائے ہین اور خود کو تلمیذ مولانا شاہ عبد العزیز مشہور کر کے سلسلہ وعظ و پیری مریدی کا چند روز سے جاری کیا ہے مولد شریف کے قیام و سلام کو خصوصًا دست بستہ کھڑے رہنے کو مذموم بدعت کہتے ہین اور ایسا بھی فرماتے ہین کہ ارواح مطہّر ایسی محفل مین حاضر ہوتی ہے یہہ اعتقاد شرک ہے کسی عالم سے کوئی کتاب مین ایسی روایت منقول نہین ہے ہم لوگون نے یہہ بات پیر و مرشد سید اسد اللہ پیرزادے سے جو اولادمین حضرت شاہ یٰسین غریب النواز نذر باری کے ہین ایسا سنا تھا اگر کوئی سند کہین کتاب مین آپ کی نظر سے گذری ہو تو ضرور استفتا کے جواب مین لکھنا جزاکم اللہ خیرا فی الدین والدنیا والآخرہ بجاہ سید المرسلین آمین ؂

الجواب یہہ سوال مسلمان کے اعتقاد اور محبت قلبی کے باب مین ہے سچ کہا

کسی کتاب میں نہیں پایا ہر چند بہت تلاش کرتا رہا لیکن ابھی ایک کتاب بنام تلبیسات صواعق مطبع الٰہی واقع آگرہ کی چھپی ہوئی دیکھنے میں آئی اسمیں خود مولانا شاہ ولی اللہ رح کی تصنیف فیوض الحرمین کی عبارت منقول ہے۔ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ مُعْجِزَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَمَشَاهِدِهٖ قَبْلَ بَعْثَتِهٖ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذٰلِكَ فَتَأَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَيْتُ تَخَالُطَ اَنْوَارِ الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ تھا میں مکہ معظمہ میں بیچ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ولادت آنحضرت کے اور آدمی درود شریف پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ذکر کرتے تھے نشانیاں معجزے پیغمبری آنحضرت کے جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئیں تھیں پس دیکھا میں نے بہت نوروں کو یکایک چمکے تھے نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے انکو بصر جسم سے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے سا تھ بصر روح کے فقط اللہ خوب جانتا ہے کہ کیونکر تھا حال درمیان اسکے اور اسکے پس سوچا میں نے ان نوروں کو پس پایا میں نے ان نوروں کو جانب فرشتوں سے جو مقرر ہیں مانند ان مکانات اور مانند ان مجالس کے لئے اور دیکھا میں نے کہ ملتے ہوئے ہیں انوار فرشتوں کے انوار رحمت سے الی آخرہ۔ اور کتاب انتباہ میں شاہ عبدالرحیم محدث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور استاد اور مرشد سے روایت کی ہے اَخْبَرَنِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ شَيْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ

فَرَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمَّصُ بَشَّاشًا اِلٰى اٰخِرِہٖ

ترجمہ مجھے خبر دی ہی میرے مرشد والد نے اپ کہا کہ مین ہمیشہ مولد شریف کے دنون مین نیاز کا کھانا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فاتحہ کے واسطے کیا کرتا تھا ایک برس کچھہ فتوح میسّر نہوا مجکو اور نہ پایا مین نے مگر نخود بریان پس تقسیم کیا مین نے اسکو آدمیون مین پس دیکھا مین نے خواب مین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نہایت بشاشت کے ساتھہ اور آپ کے حضور مین وہ نخود بریان حاضر تھے الی آخرہ ۔ اور ایسا ہی کتاب انفاس العارفین فارسی مین لکھا ہی در واقعات والد خود کہ میفرمودند در ایام وفات حضرت رسالت پناہ چیزی فتوح نشد کہ نیاز آنحضرت طعامی پختہ شود قدری نخود بریان و قند سیاہ نیاز کردم شب در واقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت عرضہ میدارند و در امیان آن نخود و قند سیاہ نیز معروض داشتند بہ نہایت ابتہاج وبشاشت اقبال فرمودند وچیزی ازان تناول کردند و باقی در اصحاب قسمت نمودند شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنتہ مین یہہ نقل کیا ہی امام ابن جزری مصنّف حصن حصین سے لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اِلٰى اٰخِرِہٖ ترجمہ ہمیشہ سے اہل اسلام محفلین کرتے ہین ماہ مولد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم مین اور تصدّق کرتے ہین راتون مین اسکے ساتھہ انواع صدقات کے اور ظاہر کرتے ہین خوشی کو اور زیادہ کرتے ہین امور نیک کو اور اہتمام کرتے ہین مولد بزرگ کے پڑھنے مین اور ظاہر ہوتا ہی اونپر اسکی برکات سے فضل بڑا الی آخرہ ۔ کتاب سیرت شامی مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہی اور اصل مولد شریف کو ثابت فرمایا ہی قَالَ قَدْ ظَهَرَ لِيْ

فِی تَخْرِیْجِهٖ عَلٰی اَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْیَوْمُ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِیْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجَّا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ شُکْرًا فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ فَیُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ ذٰلِکَ شُکْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی مَا مَنَّ فِیْ یَوْمٍ مُعَیَّنٍ مِنْ اِسْدَاءِ نِعْمَةِ اللّٰهِ اَوْ دَفْعِ نَقْمَتِهٖ وَیُعَادُ ذٰلِکَ فِیْ نَظِیْرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَةٍ وَالشُّکْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰی یَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالتِّلَاوَةُ وَ اَیُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ ترجمہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہی کہ اصل اسکی ظاہر ہوئی مجھکو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینے مین پس پایا یہود کو کہ دن عاشورا کے روزہ رکھتے تھے پس سوال کیا اُنسے کہا اُنھون نے کہ یہہ وہ دن ہی جس مین حضرت موسی علیہ السلام کو نجات ہوئی اور فرعون کو خدا نے غرق کیا تھا پس ہم روزہ رکھتے ہین خدا کی شکرگذاری کا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم احق زیادہ ہین ساتھ حضرت موسی کے تم سے اور اس دن روزہ رکھا آپ نے اور حکم کیا روزہ رکھنے کو پس سمجھا گیا کہ یہہ کام اللہ تعالی کی شکرگذاری کے واسطے عمل مین آیا جو اس دن معین مین شر کو دفع کیا اور نعمت کو بھیجا اور جب دور کرکے پھر کر وہی دن آوے تو اسکو نظیر یادگاری کا شکر ہر سال بجالایا جاوے اور اللہ تعالی کی شکرگذاری انواع عبادات سے ادا کی جاتی ہے سجدہ روزہ خیرات تلاوۃ ثواب وہ کفر کا شر دور ہوا اور میلاد رحمت عالم پیدا ہوا اس سے بڑی زیادہ تر نعمت کون سی ہوگی جو اُس روز خدا نے رحمۃ للعالمین کو پیدا کیا اس امر کی خوشی شکرگذاری جتنی ہوسکے بجا ہی **فائدہ** مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی والد مولانا شاہ عبدالعزیز کے

اور فرزند و خلیفہ ہین شاہ عبدالرحیم کے انھون نے ارواح مطہر مولد شریف کی مجلس مین آتے ہوئے دیکھا اور نور فرشتون کا انوار رحمت سے ملا ہوا پایا باوجود اسکے اُنکے خاندان کے منتسبین اور تلمیذ و مرید جو منکر ہین بانی عقاید باطلہ وہابیہ کے ہین اس لئے فیض ارواح مطہر سے محروم ہین - اکثر علمائ محدثین کاملین نے اپنی دارین کی سعادت جانکر آنحضرت کی مولد شریف کی کتابین تصنیف کئے ہین اور حضرت کے شمایل مبارک وسوانح عمری و معجزات شب ولادت مفصّل ومجمل لکھکر یادگار دنیا مین چھوڑ گئے چنانچہ کتاب کشف الظنون سے تبرکاً چند نام انکے لکھے جاتے ہین شیخ عمر بن احمد محدث موصلی نے شیخ ابراہیم فقیہ دمیاطی کی بشارت سے ملک مظفر صاحب اربل کی مجلس مولد مین اولا پڑھنے کے واسطے تصنیف کیا - الانوار فی مولد نبی المختار مصنف احمد بن عبد الله البکری - الدر المنظم فی مولد نبی الاعظم مصنف علامہ ابوالقاسم بن عثمان اللولوئی - المورد الروی فی مولد النبی مصنف ملا علی قاری صاحب المرقاۃ - نفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ مصنف مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس - المورد الصّادی فی مولد الهادی شمس الدّین دمشقی موعد الکرام فی مولد النبی علیہ السلام سلیمان البرسوی - جامع الاٰثار فی مولد نبی المختار حافظ ناصر الدّین دمشقی فی مجلدین - مولد جوهر الکرام زین الدّین عراقی - مولد خیر الانام علامہ السخاوی محدث عرف التعریف فی مولد الشریف امام ابن الجزری صاحب حصن حصین - المورد الروحانی شیخ شمس الدّین المدنی - مولد البرزنجی - سید جعفر المدنی - مولود شرف الانام - مولد طاهریہ - مولد رؤف احمد - الباقیات الصّالحات فی مولد اشرف المخلوقات - سرور المحزون - جلاء القلوب علاوہ سیر و تواریخ کی سیکڑون کتابین عربی فارسی آنحضرت کی ثنا و صفت مین موجود ہین اللہم صلّ وسلم وبارک علی محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ٭

سوال زیارت موئے مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سال مین ایکبار جائز ہے یا بدعت ہے یا مکروہ ہے یا تعظیم لغیر اللہ ہے بیان فرما وین ۔

الجواب زیارت موئے شریف سرور عالم کی اور زیارت آپکے آبار و آثار و مساجد کی مستحب ہے ہر وقت بدعت مکروہ نہین اعتقاد محبت قلبی کا ہے صحابہ کے زمانے سے ثابت ہے مولانا مخدوم ہاشم سندی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب مین لکھا ہے اور مولانا رحمت اللہ سندی اور ملا علی قاری مکی کی عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ زیارت مساجد و آبار و آثار جو آنحضرت کی طرف منسوب ہین علمائے ائمہ اربعہ نے مستحب لکھا ہے خواہ وہ آثار متبرکہ عین ہون یا اسکی جہت سے ہون ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جب مدینہ شریف سے مکہ معظمہ کو آتے تھے راہ مین جہان جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کیا نماز پڑھے بیٹھے آرام فرمائے تھے وہان وہان حضرت عمر اترتے نماز پڑھتے بیٹھتے اور اس مقام کو متبرک سمجھکر اسکی تعظیم کرتے تھے ۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ تعظیم و تکریم کرنا آنحضرت کے تمام چیزون کی اور اجزا کی اور اماکن کی اور جس جگہہ آپ بیٹھے ہین اسجگہہ کی یا جس شئی کو آپ کا ہاتھ لگا ہے اس شئی کی مستحب ہے برابر ہے کہ صحیح و ثابت ہو یا لوگون مین مشہور بغیر صحت و نقل کے ہو ۔ شیخ عبد الحق دہلوی نے تورپشتی سے شرح سفر السعادت مین نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے آخری حج کیا ہے اور حلق راس کرکے بالون کو اصحاب و احباب مین تقسیم فرمایا ہے وہ تبرک موئے شریف کا آجتک دنیا مین باقی ہے حضرت نے اپنی یادداشت رکھنے کو ایسا کیا تھا گویا اشارہ تھا کہ اب اجل و قضا قریب ہے اور برکت صحبت منقطع ہوگی ۔ اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین تقسیم اشعار و اظفار کے باب مین لکھا ہے کہ بہر یک از اصحاب یک تارہ موی یا دو تارہ موی رسیدہ بود گویا شاعر باین قصہ اشارت کردہ ہست **بیت**

مرا از زلف تو موئی بسند است ÷ فضولی میکنم بوئی بسند است ÷ اسی طرح آپ سے
ناخن بھی اتار کر تقسیم فرمائے ہین اور یہہ برکت امت مین آج تک باقی ہے انتہی۔ سفینۃ النجاۃ
مین مولوی اسلمی رحمہ اللہ علیہ نے صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے کہ موی شریف سرور کائنات کے
واجب التعظیم ہین اگرچہ ثبوت اسکا یقینی نہ ہووے کیونکہ جب تعظیم کل کی واجب ہوئی تو اسکے
جز کی بھی تعظیم ویسی واجب ہے مگر تعظیم بتون کی پنجون کی گھوڑے کے نعل کی نشان کی کرنا
منع ہے بعضون نے کفر لکھا ہے ان چیزون کی تعظیم کو حضرت کے موی مبارک پر قیاس کرنا
بیجا ہے انتہی۔ ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کی موی مبارک و ناخن و لباس
پیراہن وغیرہ واجب التعظیم ہین بلکہ مستحب لکھا ہے افراط و تفریط عوام کی دیکھا جاتا ہے حضرت
کے قبر شریف کی تعظیم کو گور پرستی کہتے ہین حالانکہ عبادت جدی چیز ہے اور تعظیم جدی
چیز ہے بحکم وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ یعنے جو کوئی تعظیم
کرے شعایر خدا کی پس یہہ تعظیم دلون کا تقوی ہے اسلیئے متاخرین علما نے قرآن شریف
کی تعظیم کو قیام کو بھی مستحب لکھا ہے اسکی طرف پاون یا پیٹھ کرنے کو منع کیا چنانچہ امام سیوطی
نے بھی حکم کیا ہے اور قیام کرنا ذکر مولد شریف مین سلام کے وقت مستحسن کہا اور
صراط المستقیم کے باب اول مین جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب
کے اوصاف مین لکھی ہے اسکی فارسی عبارت ملخصًا یہہ ہے از عمدہ اسباب طریق نبوت
حب منعم و تعظیم اوست و ترجیح جانب او بر ماسواء او وغیرہاست واز فروع حب منعم ست
تعظیم شعایر او یعنے امور یکہ بآن مناسبتی خاص میدارد بحیثیتی کہ ذہن کسی کہ واقف
بآن مناسبت باشد از ان امور بآن منعم انتقال میکند مثل تعظیم نام او و کلام او و
لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او و مسکن او چنانچہ بر کسی کہ چون تعظیم شعایر منعم بکمال
میرسد باعث تعظیم ہر چیزی کہ موید حب و مروج شکر او باشد میگردد انتہی جب تعظیم
شعایر و متعلقات منعم کا ایسا حکم ہے تو تعظیم جزو سرور عالم اور انکے موی شریف

و روضۂ منوّرہ و غلاف متبرکہ کا کیا اکرام کرنا چاہئے اسی طرح آنحضرت کے تبرکات موی
شریف و قدم شریف شہر دہلی مین اور موی مبارک شہر برہانپور و احمد آباد و بیجاپور و
لاہور و کاشمیر مین سیکڑون برس سے موجود ہین اور تمام علما و مشائخین وہان کے سالہا سال سے
اسکی تعظیم و تکریم محبت و اعتقاد سے بجالائے اور بجا لاتے ہین - کتاب حرز معظم مین صحیح
بخاری سے نقل کیا ہی کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
پیرہن مبارک کا پارچہ تھا وہ اسکو غسل دیتے اور بیمارون کو اسکا پانی مغسولہ پلاتے شفا
ہوجاتی تھی - بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی برموک کی
لڑائی مین گم ہوگئی بڑی تلاش کرنے کے بعد پائی تب خالد خوش ہوئے اور فرمائے کہ عمرہ کیا
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور حجامت بنوائی لوگون نے دوڑ کر جانب کے بال لے لئے
مین نے پیشانی کے طرف کے بال لئے انکو اس ٹوپی کے اندر سیکر سر پر رکھا جب کسی لڑائی
مین جاتا ہون اسکی برکت سے فتحیاب ہوتا ہون - اور تابوت سکینہ کے احوال مین مفسّرین
نے لکھا ہی کہ اسمین اگلے پیغمبرون کی نشانیان تبرکات کی ہین وہ ایک صندوق ہی اسمین
موسیٰ و ہارون علیہما السّلام کی نشانی مثل عصا و کفش و کلیم و لباس کی قسم سے وغیرہ کچھ
اشیا ہین بنی اسرائیل لڑائی اور محاربہ کے وقت اسکو ساتھ لشکر کے رکھتے تھے اور اسکی
برکت سے فتح پاتے تھے بعضون نے اسکی تعظیم مین شک لایا بے ادبی کئے خدا کا غضب
نازل ہوا ہلاک ہوگئے اور وہ تابوت سکینہ کو فرشتون نے اُٹھا لیگئے جیسا جسکا اعتقاد
اخلاص دل محبت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اولیاؤن کے ساتھ ہی ویسا وہ محبت
کی برکت سے اپنا مقصد پاتا ہی اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبک و نبیّک محمدٍ النبی الرّحمۃ
وعلیٰ الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

استفتا ۲۱

سوال اس زمانے مین بعض لوگون نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑ دی ہی اور غیر مقلد ہو کر

مقلدین ائمہ اربعہ پر طعن کرتے ہین اور خود کو مجتہد مذہب کا جانتے ہین کبھی آمین و بسم اللہ بالجہر
پڑھتے ہین کبھی آہستہ کہتے ہین کبھی پاؤں سر کا مسح کرتے ہین کبھی فقط تین بال پیشانی کے بھگاتے
ہین کبھی فصد لیکر خون جاری ہونے سے وضو شکستہ نہین ہوا ایسا کہکر نماز پڑھتے ہین نو سورہ فاتحہ
امام کے پیچھے نہین پڑھتے حالانکہ یہہ تلفیق ہوئی کوئی ایک مذہب کے موجب نماز درست نہین ہوئی یہہ
نہ حنفی مذہب مین ہوئی نہ شافعی مذہب مین ہوئی مذبذب ہوگئی اور ہمارا محمدیہ مذہب ہے ایسا دعوی
کرتے ہین ہمارے بھائی مقلدین حنفیہ انکے پیچھے نماز نہین پڑھتے مسجد مین فساد ہوتا ہے سرکار
دربار تک کبھی کبھی نوبت پہنچتی ہے اسلئے آپ سے عرض یہہ ہے کہ مجتہد اور مقلد مین کیا فرق
ہے اور اس زمانے مین کوئی مجتہد بنکر نیا پانچوان مذہب نکال سکتا ہے یا نہین اور شروط
مجتہد کی کیا ہین مفصل بیان فرماوین جزاکم اللہ تعالی فی الدارین

الجواب جنھون نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑدی وے گمراہ ہین بغیر تقلید کسی ایک مجتہد
کے دینداری نماز روزہ درست نہین ہوسکتا ہے اس زمانے مین کون مجتہد بن سکتا ہے
ایمہ اربعہ مین سے ایک مذہب کے تمام مسایل کا مقلد بنے تو بس ہے اسنے پوری تقلید رسول اللہ
کی کیا اور قرآن وحدیث پر کامل عمل ہوا ۔ صاحب قوۃ الایمان مولوی کرامت علی جونپوری
خلیفہ سید احمد صاحب نے عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید سے نقل کی ہے کہ مجتہد
وہ شخص ہے کہ جس مین پانچ قسم کے علم جمع ہون علم کتاب اللہ عزوجل کا اور علم سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علم علمای سلف کے قول کا کہ کس بات مین ان سب نے اجماع کیا ہے
اور کس بات مین خلاف کیا ہے اور علم لغات عرب کا اور علم قیاس کا اور قیاس اسکو کہتے ہین
کہ جسوقت کوئی حکم قرآن اور حدیث اور اجماع سے صاف صاف اور کھلا کھلا نپاوے تب
اس حکم کو قرآن اور حدیث سے قیاس کرکے نکالے تو اب واجب ہے قرآن کے علم مین سے ان
تیرہ باتون کا جاننا ناسخ منسوخ مجمل مفصل خاص عام محکم متشابہ کراہت تحریم اباحت ندب
وجوب ان الفاظون کی تفسیر اس مقام مین طول کے خوف سے نہین کرسکتے عالم ہوگا تو

اصول فقہ سے معلوم کرلیگا اور علوم کے واسطے جیدانی ضرور نہین اور حدیث مین واجب ہی اِن تیرہ چیزون کا جاننا اور علاوہ انکے حدیث صحیح ضعیف مرفوع مجروح مسند مرسل غریب متواتر احاد موضوع کا بھی پہچاننا اور ترتیب کتاب کی سنت پراور ترتیب سنت کی کتاب پر یعنے دونون کے رتبے کا نگاہ رکھنا اور انکے حکم کو موافق کردینا جس مین ایسا نہو کہ کوئی ایسی حدیث پاوے کہ وہ ظاہر مین قرآن کے موافق نہو تو پھر حکم مجمل رہ جاوے اور حدیث نبوی تو ایسی ہوتی نہین بلکہ حدیث تو قرآن کے مضمون کو کھول دیتی ہے اور اسکے مخالف ہوتی ہی نہین اور ان سب چیزون کا جاننا اُن آیت حدیثون سے جو احکام شرع مین وارد ہین واجب ہے اور قصے اور اخبار اور وعظ کی طریق پر جو آیت حدیث ہین اُن مین اِن چیزون کا جاننا واجب نہین ہے اور اسی طرح واجب ہی اسقدر علم لغات کا جاننا جسقدر لغتین اُن آیت حدیثون مین آئے ہین جو احکام شرع مین وارد ہین عرب کی ساری لغتون کا جاننا واجب نہین ہے اور لغتون مین اسقدر دخل چاہیے جس مین کلام عرب کی اصطلاح اور مطلب کو دریافت کرسکے اور مقام اور احوال کا اختلاف سمجھ سکے کیونکہ اللہ و رسول نے عربی زبان مین حکم فرمایا ہے سو جو کوئی اُس زبان کو نجانیگا سو شرع کے احکام سے ناواقف ہوگا اور صحابہ اور تابعین کے قول سے جو احکام شرع مین وارد ہین اور فقہای اُمّت کی معتبر قول سے جو فتوی مین وارد ہین واقف ہونا واجب ہی تاکہ اس شخص کا حکم اُن لوگون کے قول کے مخالف نہ پڑے اور انکے قول کے مخالف کرنا اجماع سے خلاف کرنا ہی سو باطل ہی پس جب کسی شخص نے ان سب باتون کو بخوبی جانا اور اسناد احادیث کو آج تک پہچانا وہ مجتہد فی المذہب ہوگا اور صحابہ وتابعین کے سارے قول سے واقف ہونا کہ انکا کوئی قول چھوٹنے نپاوے اور جب اِن باتون سے واقف نہو تب اسکو تقلید کے سوا کوئی راہ نہین اور اگر وہ شخص امامون کی مذہب مین سے کسی کا مذہب اختیار کرچکا ہی تو اسکو اپنی اجتہاد پر حکم کرنا اور فتوی دینا نہین پہنچتا اور جب کسی شخص نے سب علم جو مذکور ہوے جمع کرلئے ہون اور وہ شخص خواہش نفسانی اور بدعتون سے

کنارہ کرنے والا اور متقی ہو اور گناہ کبیرہ سے پرہیز کرنیوالا ہو اور صغیرہ گناہ پر ہٹ نہ کرتا ہو اسکو درست ہی کہ شرع مین اپنے اجتہاد اور فتویٰ موافق آپ عمل کرے اور جس شخص مین یہہ سب شرطین جمع نہ ہون تو اسکو تقلید واجب ہی اور تقلید مجتہد کی نئی حادثون مین جو درپیش آوین کرنا ضرور ہی انتہی قَالَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ اَلْفِقْهُ مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَالَهَا وَمَا عَلَيْهَا فَيَشْتَمِلُ الْاِعْتِقَادِيَاتُ وَالْوِجْدَانِيَاتُ وَ الْعَمَلِيَّاتُ اَیِ الْکَلَامُ وَالتَّصَوُّفُ وَالْفِقْهُ یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی فقہ کیا ہی معرفت اپنے نفس کی ہی کہ کیا چیزین اسکے واسطے ثواب کی اور کیا چیزین اسکے واسطے عذاب کی سو شامل ہین اعتقادیعنی علم کلام کو اور وجدانیّات یعنے علم تصوف کو اور عملیّات یعنے علم فقہ کو کہ فقہ مین عقاید اور تصوّف دونون داخل ہین ۔ کتاب قرۃ الانظار وغیرہ مین سات طبقہ فقہای حنفیہ کے اسطرح پر لکھے ہین پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا وہ تابعین اور تبع تابعین تھے جیسے ایمہ اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی انکو مجتہد مطلق کہتے ہین کہ قاعدے مقرر کرکے اصول کے قواعد موجب فقہی مسایل نکالے ہین دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا مثل امام ابو یوسف اور امام محمد امام زفر وغیرہ اصحاب ابو حنیفہ کہ جنکو دلایل اربعہ یعنے کتاب وسنت واجماع وقیاس سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اگرچہ بعضے مسایل مین ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہی لیکن اصول کے قاعدون مین اپنے استاد کے مقلد تھے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا ہی کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے دلیل نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہین موافق اصول وفروع کے قواعد کے اور مقلد رہتے ہین ہر امر مین اپنے مجتہد کے یہہ لوگ کون ہین مثل خصاف ابو الحفص عمر النسفی اور ابی جعفر طحاوی اور ابی الحسن کرخی اور شمس الایمہ حلوائی اور شمس الایمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا متقدمین مین سے مثل امام رازی فخر الدین وحافظ الدین کردری وصدر الشہید حسام الدین

اور انکے ہم رتبہ امام ابوالحسن اشعری ابواللیث سمرقندی امام ابومنصور ماتریدی ابوالقاسم قشیری ابو الفضل بغدادی یہہ لوگ اجتہاد مطلق کی قدرت نہین رکھتے تھے لیکن کتاب و سنّت و اصول کے قواعد انکو خوب ضبط تھے اور جس مقام سے امام مجتہد نے مسایل و احکام نکالا ہے وہ مقام انکو معلوم رہتے یہہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ہے اسکو مفصل کرین اگر اس قول مین دو وجہ ہون سو وجہ قوی کو بیان کردین اور فقہی مسئلہ امام سے یا انکے اصحاب سے منقول ہو اور اسمین دو احتمال پائے جاتے ہین انہین سے ایک کو استخراج کرین چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے کذا فی تخریج الرازی و فی تخریج الکرخی پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین مین سے مثل ابوالحسن قدوری اور برہان الدّین صاحب الہدایہ امام الحرمین ابو المظفر امام محمد صاحب المحیط وغیرہ انکا کام یہہ ہے کہ بعضے روایتون کو بعض سے ترجیح دینا اور اسکے افضلیت کی دلیل بیان کرنا اپنے قول سے ہذا اولیٰ ہذا اصح ہذا اوضح الروایہ ہذا اقوی اوفق للقیاس ہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ مقلدین کا اصحاب متون سے جنکو طاقت ہے کہ فرق کردین درمیان قوی و ضعیف کے اور ظاہر مذہب و نادرہ روایت بیان کرین مانند صاحب الکنز صاحب المختار تنویر الابصار صاحب وقایہ صاحب مجمع وغیرہ شارحین مثل صدر الشہید بہاؤ الدّین بخاری صاحب شرح وقایہ کمال الدّین حلبی فخر الاسلام رضی الدین حسن صغانی جمال الدین عبداللہ زیلعی قاضی القضاۃ ابوالخیر جُریری نورالدّین ابوالحسن عراقی انکا کام یہہ ہے کہ اپنی کتابون مین جو قول مردود ہے یا جو روایت ضعیف ہے اسکو نہین نقل کرینگے ساتوان طبقہ فقہائی متاخرین کا کہ انمین بھی اکثر شارحین صاحبان فتاوی گذرے ہین یہہ خالص مقلدین ہین انکی کتابون مین قوی ضعیف سب قسم کی روایتین جمع ہوگئین ہین ۔ روایت ہے کہ شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ تمرتاشی نے حنفی مذہب مین تنویر الابصار متن لکھا بعد منح الغفار اسکی شرح بھی بنایا ہے اسی طرح تحفۃ الاقران منظومہ فقہ اور شرح کنز الدقایق اور شرح زاد الفقیر اور شرح وقایہ اور فتاوی

دو جلدوں میں اور شرح منار علم اصول میں اور شرح منظومہ ابن وہبان او معین المفتی وغیرہ بہت کتابیں فقہ میں تصنیف کیں ہیں اور انتقال انکا ایکہزار چھپے ہجری میں ہوا اسی طرح کنز الدقایق کی شرح نہر فایق و بحر الرایق اور عینی وغیرہ علماؤں نے لکھیں لیکن بحر الرایق شرح کنز الدقایق تصنیف شیخ زین الدین ابن نجیم کی مشہور ومقبول ہی اسکی چار جلدیں ہیں محمد علاء الدین الحصکفی مصنف در المختار شرح تنویر الابصار ابن شیخ حسن بن شیخ زین العابدین الحنفی خطیب دمشق رحمہم اللہ اپنی سند علم فقہ کی اپنے استاد شیخ عبد الغنی سے ملاتے ہیں اور وہ شاگرد تھے شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار اور وہ شاگرد شیخ زین الدین بن نجیم مصری صاحب بحر الرایق کے اور وہ اپنی سند متصل امام ابو حنیفہ صاحب المذہب تک پہنچاتے ہیں اور وہ صاحب المذہب ابو حنیفہ اپنی سند متصل حضرت رسالت پناہ خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایات صحیحہ ملاتے ہیں اور آنحضرت کو جبرئیل علیہ السلام سے اور وہ فرشتہ حامل الوحی حق تعالی عزّ وجل سے احکام پہنچانے والا ہی اور رسول مقبول کو بلا واسطہ جبرئیل بھی علم حاصل ہی اسکو علما حدیث قدسی کہتے ہیں بیت وَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ؛ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؛ صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہیں رسول مقبول شارع فروع واصول کی صفت میں کہ تمہاری بخشش دی ہوئی ہی دنیا و آخرت یعنے دونوں جہان اور تمہارے علموں میں سے ہی ایک علم لوح وقلم کا شارح اس مِن کو تبعیضی کہتے ہیں یعنے تمہارے کو علم بہت حاصل ہیں انہیں سے بعض علم لوح وقلم کا ہی یعنے تمہارا علم لوح وقلم کے علم کو حاوی ہی اللہم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وبارك وسلم۔ صراط المستقیم کے باب اوّل میں فارسی عبارت اسی مطلب کی ہی شرع را باطنی است وآن تعلق قلب است بحضرت حق جلّ وعلا وظاہری است وآن امتثال اوامر وانتباہ از مناہی است چون اولیای کبار از اصحاب طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ واجتہاد در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصہ

دین

دین متین است بہم رسانیدہ بودند چون حبّ ایمانی یعنی طریق نبوت را از متواترات دینیہ دانستند و طرق تحصیل اور ا ور جمہور اہل بیت مضبوط یافتند حتیٰ کہ ہر عامی از عوام اہل ملت کہ در زمان برکت نشان ایشان بود البتہ انقیاد حضرت حق و امتثال او امر جواد مطلق و تشرع بشرع نبوی و تدیّن بدین مصطفوی را بر ذمہ خود فرض میدانست و حسن شکر منعم و حُبّ او را از ابدہ بدیہیات می شمرد بناءً علیہ حب ایمانی و لوازم او را مفروغ عنہ دانستہ و در اذہان اتباع خود مسلم الثبوت پنداشتہ روی ہمت بسوی تفصیل احکام حبّ عشقی یعنی طریق ولایت و ایضاح ثمرات او و ضبط طرق تحصیل او آوردند و درین امر سعی بلیغ بکار بردند و انفعی عظیم بجم غفیری از اہل اسلام رسانیدند و باین سبب وجاہتی عظیمہ و عزتی فخیمہ در بارگاہ رب العالمین یافتند انتہی اور منازل السائرین میں سو مقام جو سفر اول بین العبد و الرّب میں واقع ہیں اسکا بیان واضح لکھا ہے اللّٰھمّ وفقنا لما تحبّ و ترضیٰ ؛

استفتا ۲۲

سوال اکثر مشایخ سادات علمای دین حلقہ ذکر جہر کا کرتے ہیں مریدون کو مراقبہ سکھاتے ہیں شربت کا پیالہ پلاتے ہیں اسرار علم تصوّف بتلاتے ہیں اور کشف و الہام کہتے ہیں اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وغیرہ سلاسل بھی حنفی شافعی مالکی و حنبلی کے جیسے نو ایجاد ہیں یا نہیں اگر علم تصوف بھی فقہ میں داخل ہے تو ہم کسی فقہ کی کتاب میں اِن باتون کو نہیں پاتے اور ایسے اکثر امور اصحابون کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت کہنا اِن امور کو مناسب ہے یا نہیں اور یہہ سلسلے بیعت کے کب سے دین محمدی میں مروّج ہوئے بیان فرماوین خدا آپکو دوجہان میں اجر دیوے

الجواب اس امت محمدی میں بہت خاص علما ورثۃ الانبیا گذرے ہیں کہ علم ظاہر و علم باطنی دونون رکھتے تھے ظاہر حال انکا شریعت سے آراستہ اور باطن قلب انکا حقایق و معارف سے پرنور تھا اور یہی لوگ وارث انبیا کے ہیں چنانچہ قطب الوقت غوث الاعظم سیدنا و مولانا و مرشدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہ

جنکا قدم مبارک تمام اولیاؤن کی گردن پر ثابت ہواہی غنیۃ الطالبین فتوح الغیب
وغیرہ کتابین تصوف مین لکھے شیخ محی الدین عربی جنھون نے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ وغیرہ
معارف وحقایق باطنی مین تصنیف کے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے احیاء العلوم جامع عقاید
وتصوف جواہر القرآن کیمیای سعادت وغیرہ تصنیف کئے اسی طرح سے حضرت فقیہ علی
مخدوم مہایمی نے تفسیر رحمانی علم تصوف مین زوارف شرح عوارف المعارف علم عقاید
وسلوک مین ایک فتاوی فقہ شافعیہ مین شرح فصوص الحکم قواعد علم تصوف مین تصنیف
کئے اسی طرح سیکڑون اولیای امت مصطفوی نے اپنی تحقیقات علوم بیان کئے اصحابون
کو آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ایک وقت کلمہ طیب پڑھنے سے قلب کے زنگ کدورات
نفسانی پاک ہوکر نور معرفت سے دل روشن بنتا تھا دنیا ومافیہا کی محبت دل سے صاف
ہوکر نکل جاتی تھی بحکم حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ
عِبَادَۃٍ یعنے محبت دنیا کی سب گناہون کا سر ہی اور ترک دنیا کرنا سب عبادتون کا
سر ہی خود بخود اصحاب کو حاصل ہوتا تھا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب آنحضرت کی ایک
توجہ سے جب وصول ہوا خداشناسی کا رستہ دل پر کھل گیا بے محنت ریاضت واذکار
واشغال بمقصد کو پہنچے جب آفتاب نور نبوت غروب ہوا ستارون کی روشنی مین راہ شریعت
وحقیقت طی ہونے لگی جب ستارے یعنے اصحاب بھی غروب ہوگئے علمای مجتہدین نے
کتاب وسنت سے روشنی لیکر مشعل وچراغ بنائے ظاہر اعمال شریعت کے واسطے اصطلاحین
فرض واجب سنت مستحب مکروہ مباح پیدا کین کتابین حدیث تفسیر فقہ کی تصنیف ہونے لگین
اسی طرح سادات ومتاخین نے کتاب وسنت سے احکام نکالے نور خداشناسی قلب
مین مریدون کے پیدا ہووے اسواسطے ریاضات اذکار واشغال اپنی اجتہاد سے اصطلاح
قلبی خفی اخفی سری جہری جاری کئے علت غائی مجتہدین علوم ظاہری کی اور مجتہدین
علوم باطنی کی ایک ہی اول خداطلبی کرین تا خداشناسی کی نعمت حاصل ہو عبادت ظاہری

عبادت حضور قلب کی بنے اصل ان دونون کی زمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابون
مین موجود تھی سو بدعت نہین بلکہ واجبات سے ہی جیسے مقلدان مجتہدین طریقت و معارف
قادری چشتی نقشبندی کہلانے لگے غرض اصلی حب ایمانی و حب عشقی یعنے طلب نور نبوت
اور نور ولایت ہی ان امورات کو بدعت کہنا مناسب نہین بلکہ مقصد عین اسلام یہی ہی
بیت تا بیاری طہارت ظاہر ✤ باطنت نیز حق کند طاہر ✤ جب حضرت ابو علی رحمۃ اللہ
علیہ نے خراسان مین بعد مغرب حلقہ ذکر جہر کا مریدون مین آغاز کیا وہان کے علمانے کہا
یہہ بدعت ہی اسکو دفع کرنا چاہئے ایک عالم کو اپنی طرف سے بھیجا تا حضرت کو پوچھے کہ اس
فعل کی دلیل کیا ہی جب انھون نے آکر پوچھا حضرت نے جواب دیا کہ بندگان خدا کو خدا کا نام
یاد لانے کے واسطے بآواز کہنے کی اجازت دیا ہون وہ عالم نے کہا بہت اچھا مبارک ہی
بار دیگر کسی نے اسکو بدعت نہ کہا مولانا شیخ عبد الحق دہلوی مرج البحرین مین لکھتے ہین واین
طایفہ صوفیہ را اوضاع و آداب و اصطلاحات و مستحسنات مخصوصہ اند ہمچو بنای ربط و الباس
خرقہ و اجرای مقراض و کیفیات ذکر و فکر و اتخاذ خلوات و اجتماع سماع و مانند آن و ایشان
را در انجا اجتہادات و استنباطات است ہمچنانکہ علمای فقہ را و این قسم از ابواب علم است
کہ در انجا بحث از صحت اجتہاد و شرایط آن و تحقیق سنت و بدعت رود صوفی و فقیہ
در انجا برابر است و ہر دو بوجود صحت دلیل مطالب اند انتہیٰ ۔ مولانا شاہ عبد العزیز
تفسیر سورۂ بقر مین لکھتے ہین کہ بنکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از انجملہ
مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب لازم الاتباع است بر عوام
زیرا کہ فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشان را حاصل است ۔ حدیث شریف
مین آیا ہی خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ یعنے بہترین امت
میری میرے اصحاب ہین انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھ سو تابعین ہین
انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھ سو تبع تابعین ہین یعنے زمانہ صحابہ

کا سنہ ۱۱۰ ہجریہ تک رہا اور تابعین کا زمانہ سنہ ۱۷۰ ہجریہ تک رہا اور تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰
ہجریہ تک رہا بعد بدعتین عجیب وغریب پیدا ہوئین فلاسفہ نے سر اٹھایا معتزلہ نے زبانین
کھولین بادشاہون نے ظلم اختیار کیا اختلافات کثیر اسلام مین پیدا ہو گیا چونکہ خدا تعالی اس
دین اسلام کا نگہبان ہے گروہ علما کو توفیق تصنیف وتالیف کی دی تا انھون نے شریعت
کی خدمت اور حفاظت جان ودل سے کی اولیاؤن کو توفیق ریاضات وتقوی کی عنایت
کی تا انھون نے خانقاہ رباط عبادت خانے بناکر مریدون کو ترک دنیا اور ذکر واشغال
کے حلقہ مین راہ تجرید وتفرید بتائی تزکیہ نفس وتصفیہ قلب کا طریق سکھایا سلاطین و
حکام نے ہر زمانے مین قاضی مفتی ہر شہر کے اندر منصوب کرکے سیاست وعدالت سے
بلاد اسلام کی آبادی وسدّ ثغور مین سعی وکوشش کی تا ہماری چودہوین صدی تک روشنی
اُن مشعل وچراغ دین کی فی الجملہ قایم ہے مگر روز بروز تاریکی جہل وحرص دنیا بڑھتی چلی ہے
اور روشنی علم وزہد گھٹتی جاتی ہے خدا خیر کرے - امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب پنجاہ وپنجم جلد دوم مین لکھا ہے پس روا ست کہ خواص
اہل اللہ در معارف ذات وصفات وافعال او تعالی بعضی از اسرار ودقائق فہم کنند کہ
ظاہر شریعت از ان معارف ساکت است وعلمای ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص بانبیا
پیغمبران میدانند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ودیگران را دران اخبار شرکت نمیدہند واین معنی
منافی وراثت است ونفی است مر بسیاری از علوم ومعارف صحیحہ را کہ بدین متین تعلق دارد
آری احکام شرعیہ مربوط بادلۂ اربعہ است کہ الہام را دران گنجایش نیست اما امور دینیہ
کہ ماورای احکام شرعیہ است بسیار است کہ اصل خامس درانجا الہام است توان گفت کہ اصل
ثالث الہام است بعد کتاب وسنّت واین اصل تا انقراض عالم برپا ست پس دیگران را
باین بزرگواران چہ نسبت بود انتہی - فصل الخطاب مین بحر العلوم مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ
علیہ کی شرح مسلم سے نقل کئے ہین کہ الہام اولیاؤن کے قلب پر خدا تعالی کی طرف سے

ہوتا ہے

ہوتاہے ہرچند وحی پیغمبرون کی منقطع ہی مگر الہام غیبی ولی کے دل پر باقی اور قایم ہے چنانچہ قطب الوقت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نامور محدث کو لکھ بھیجا تھا اَنْتُمْ تَاْخُذُوْنَ الْحَدِیْثَ عَنْ مَیِّتٍ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ ۔ یعنے تم لوگ ظاہرا حدیث معنعن کو فلان میت سے اسنے فلان میت سے اخذ کرکے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نسبت اسناد کا پہنچاتے ہواور ہم علم احوال واعمال کو اخذ کرتے ہین خداتعالی سے جو ہمیشہ زندہ ہے ہرگز نمریگا اسی طرح الہام ہواہی غوث الاعظم حضرت محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپنے قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اور تمام جہان مین مشرق مغرب مین جتنے اولیا تھے اُسی وقت سبھون نے گردن جھکادی اور سُنا آواز آپکا اور کہا قبول کیا ہمنے اپنی گردن پر آپکے قدم مبارک کو۔ اسی طرح یہہ امر الہام صحابہ کے زمانہ سے ثابت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی عہد خلافت مین ساریہ رضی اللہ عنہ کو پانچ سو مجاہدین کا سردار بناکر مدینہ شریف سے دوسو کوس کے فاصلے پر غزا کے واسطے بھیجا تھا مدت سے خبر نہ آئی ایک وقت روز جمعہ کو جناب عمر رضی خطبہ پڑھتے تھے اثنائی خطبہ مین یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلْ باواز بلند کہا یعنے ای ساریہ ہشیار ہو پہاڑ کی جانب سے کہ وہان دشمن کافرون کی طرف سے کچھ فوج مخفی دھوکے سے حملہ کرنیکے لئے بیٹھی ہی اور یہہ آواز آپ کا دوسو کوس پر حضرت ساریہ نے سُنا مقابل سے دشمن کے ہٹ کر بازوپر پہاڑ کی جانب گئے پہلے اس فوج مخفیہ کو قتل کیا بعد مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئے یہان مسجد مین سامعین کو تعجب ہوا کسطرح خطبہ کے درمیان ساریہ کو پکارا بعد پوچھا حضرت عمر رضی نے فرمایا اگر مین نہ پکارتا ساریہ کو تو وہ مارا گیا ہوتا۔ اسیطرح مصر مین نیل ندی کا پانی ایک سال نہین چڑھا کشتکاری کو نقصان ہونے لگا لوگون نے حضرت عمر رضی سے فریاد کی آپ نے ایک رقعہ پر اپنا حکم لکھکر بھیجدیا اور

فرمایا اس خط کو ندی مین ڈال دو پانی خوب چڑھیگا دیسا ہی ہوا۔ کرامات اولیا کے احوال سے بہت کتابین مرقوم و موجود ہین۔ بحر العلوم کی شرح منار مین لکھا ہے کہ این الہام حجت قاطعہ است اگر مخالف قیاس باشد آن قیاس خطاست واگر مخالف خبر مروی افتد دلیل باشد بآنکہ این خبر صحیح نیست اما این الہام در احکام قضائیہ حجت نمی تواند شد و نیز ولی را نمی رسد کہ بسوی الہام خود خلق را دعوت کند انتہی۔ یہان سے معلوم ہوا کہ ولایت کی انتہا تو نبوت کی ابتدا ہوتی ہے اور نبی کو دو جہت ہین ایک جہتہ خالق کی طرف پیغام سُننے کو اور دوسری جہتہ مخلوق کی جانب پیغام پہچانے کو اور یہہ مرتبہ عالی ہے اور ولی کو فقط ایک جہت ہے خالق کی جانب مخلوق کو دعوت کرنے کی طرف مامور نہین اِلّا مَاشَاءَ اللہ۔ بیعت چند قسم کی ہے مولانا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بیعت الاسلام وہ ہے کہ لوگ مسلمان ہونے کے ارادہ سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آتے تھے اور بیعت کرتے تھے اور جنکو حضور پیغمبر کا میسر نہین تو آپکے خلفا سے بیعت کرتے تھے اور آجتک ہر زمانے مین علما و مشایخ تلقین اسلام ہر شہر مین کرتے رہتے ہین اور ہر ایک مسلمان دیندار کو اجازت ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے اسلام کا اسکو کلمہ شہادت پڑھانا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے حاصل ہوئی تو مسلمان ہوا دوسری قسم امیر عسکر کے تابع مین مجاہدین کی بیعت ہوتی ہے تیسری قسم بیعت رضوان کہ حُدَیبیہ مین ایک ہزار چار سو اصحاب نے تحت الشجرہ بیعت کی ہے چوتھی بیعت توبہ جو مشایخ و سادات کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیتے ہین اور سب گناہون سے توبہ کرتے ہین اور آیندہ کوئی گناہ نکرینگے ایسا اقرار ہوتا ہے پانچوین بیعت طریقت صوفیہ ہے جو اس زمانے مین غنی و فقیر کو عام و خاص کو لازم ہے کہ پیر و مرشد کو اپنی توبہ کرنے کا شاہد اور وسیلہ بخشایش کا خدا کی درگاہ مین بنادے اور بحکم قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ یعنے اے وہ لوگو جو ایمان

لائے ہو ڈھونڈو اللہ کی طرف وسیلہ خاص یعنے مرشد کے وسیلہ سے جناب پیر دستگیر
کا وسیلہ طریق قادریہ مین حاصل ہے اور جمیع سلاسل سہروردیہ نقشبندیہ چشتیہ مجددیہ
کبرویہ رحمہم اللہ کو نعمت باطنی اور فیضان روحانی اسی وسیلہ کے ذریعہ سے ملتا ہے اور سب
کے مرشد خاص سید الانبیا خاتم المرسلین ہین اور سب اولیاؤن کی کرامات نبی علیہ السلام
کے معجزات مین داخل ہے چہتی بیعت تبرک دخول طریقہ صوفیہ مین تمام خاص عنی فقیر سب کو
واجب بلکہ اوجب ہے قولہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
یعنے ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہوجاؤ سچّے لوگون کے ہمراہ اور
سچے لوگون سے مراد اولیاؤن کی ہے - اگرچہ تعلم عقاید حقہ اور توبہ عن المعاصی ہر ایک
مسلمان کو عند الشرع فرض ہے لیکن اس بیعت دخول طریقہ مین ایک امداد خاص اولیائے
سلسلہ کی ہوتی ہے اور برکات انکی شامل حال مرید کے ہر زمان و مکان مین بقدر اعتقاد
ویقین حاصل ہے خصوصًا حالت سکرات مین روحانیات اولیا واسطے سلامتی ایمان اپنے
مرید کے مدد پہنچاتے ہین کسی کو انکار کرنا اس امر کا ممکن نہین خود مولوی اسماعیل دہلوی
نے صراط المستقیم کے صفحہ ۹ مین اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کی اوصاف مین
جو مرید و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے تھے لکھا ہے یا ید دانست کہ حضرت
ایشان از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالًا مجبول بودند اور یہہ بھی لکھا ہے
کہ انکو پیغمبر خدا نے تین کھجورین کھلائین اسی سبب سے ابتدای طریق نبوت حاصل ہوا اور
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انکو نہلایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انکو لباس پہنایا اور صفحہ چار سو مین
ہے کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین عبد القادر جیلانی و جناب خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندی متوجہ حلال ایشان گردیدہ وہریک میخواست کہ ایشانرا بطرف خود کشد
فی الجملہ تنازع مابین روحین مقدسین تا یکماہ درحق ایشان ماندہ تا انکہ بعد انقراض زمانہ
تنازع بوقوع مصالحت بشراکت انجامید تا عرصہ یکپاس ہردو روحین توجہ بر تاثیر

برنفس نفیس حضرت کردند تا اینکه در زمان یکپاس حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبہ ایشان گردید - روزی بر مرقد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی دہلوی مراقب نشستند با روح ایشان ملاقات شد و نسبت چشتیہ بکمال رسید صفحہ ۳۹۹ مین لکھا ہے کہ حضرت ایشان بنا بر استفسار و استیذان بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند کہ بندہ از بندگان تو استدعا می کند کہ بیعت بمن نماید و تو دست مرا گرفتہ و ہر کہ درین عالم دست کسی میگیرد پاس دستگیری ہمیشہ میکند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتی نیست پس دران معاملہ چہ منظور است از انطرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد کو لکھہا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد الفصہ امثال این وقایع و اشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیای خود رسید والہام و کشف بعلوم حکمت انجامید این است طریق استفادہ کمالات راہ نبوت دلایل مذکورہ سے اموات کو علم و شعور و کلام سماعت سب کچھہ حاصل ہے اور مریدون کو قبر مین سے تعلیم کرتے ہین دارین مین انکی مدد و شفاعت ہوتی ہے یہہ ثابت ہوگیا اور یہی عقاید حقہ ہے - چون مراقبہ الوہیت بکمال رسید مرتبہ خلافت عن اللہ نصیب او کردید - یہان سے معلوم ہوا طریقہ بیعت پیری مریدی کا سنت ہے بدعت نہین چنانچہ سید احمد صاحب نے ایک اپنا خاص طریقہ احمدیہ نکالا اور سب اولیاؤن کے سلسلے و طریقے اسمین ملا دے انکے بعد انکے خلفاؤن نے مذاہب اربعہ کو باہم ملاکر مذہب محمدیہ نام رکھا اور غیر مقلد بن گئے اولیاؤن کے ساتھہ وہ اعتقاد اور علماؤن کے ساتھہ یہہ گستاخی اللّٰھمّ احفظنا من جمیع البلایا فی الدّین والدّنیا والاٰخرہ بجاہ سیّد المرسلین وآلہ واصحابہ الطّیّبین الطّاھرین والتّابعین وتبع التّابعین اجمعین وارحمنا معھم واوصلنا من برکاتھم فی کلّ حین برحمتک یا ارحم الرّاحمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدّین ۃ قول الجمیل تصنیف مولانا شاہ ولی اللہ محدث

محدث دہلوی کی دیکھو تمام سلسلوں کے اذکار و اشغال اور بیعت کرنے کی ترکیب بتفصیل مرقوم ہے

استفتا ۲۴

سوال جب دین اسلام کتاب و سنت سے کامل ہو گیا تو کمال کے بعد کشف و الہام کی حاجت کیا تھی اور کون سا نقصان باقی رہا تھا کہ بسبب الہام کے کامل ہووے

الجواب الہام دین کے کمالات خفیہ کا مظہر ہے نہ مثبت ہے کمالات زائدہ کا چنانچہ اجتہاد علما مظہر احکام ہے والہام مظہر دقایق و اسرار ہے کہ فہم اکثر آدمیوں کا جنکے دریافت کرنے سے کوتاہ ہے۔ فصل الخطاب میں مولانا محی الدین الحنفی القادری ویلوری نے لکھا ہے کہ اجتہاد و الہام میں فرق واضح موجود ہے کہ وہ مستند ہے رای کی طرف اور یہہ مستند ہے خالق رای کی طرف جل سلطانہ وعظم برہانہ تو الہام میں ایک قسم اصالت کی ہے جو اجتہاد میں نہیں کیونکہ ولی کے الہام و کرامات سے نبی کا اعلام و معجزات محض و اثبات پر پہنچا ہے اگرچہ الہام ظنی ہے اور اعلام قطعی قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ترجمہ ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے بھلائی ہمارے کام سے۔ صراط المستقیم کے باب اول میں لکھا ہے اعلیٰ و ارفع ازین مقام مقام نیابت عن اللہ است در ضرب تحدیدات شرعیہ و در اقامت اشباح و مظان حکم مقام حقایق آن و در تعین ارکان و آداب و شروط و مفسدات تربیت نوع انسانی عموماً و این مقام بالذات مقام اصحاب شرایع است از انبیا و مرسلین و بہ تبعیت ایشان ظلی از ان مقام نصیبہ بعضی عظام از اتباع انبیای کرام می شود و ایشان را در عرف مفہمین می نامند و این مقام را در اصطلاح حضرت پیشوای ارباب تعلیم و مقتدای اصحاب تفہیم اعنی الشیخ ولی اللہ قدس سرہ بمقام قرب الفرایض تعبیر می فرمایند۔ اما طریق استفادہ کمالات راہ ولایت باید دانست کہ در ہر طریق از طریق اولیاء اللہ مجاہدات و ریاضات و اذکار و اشغال و مراقبات معین کردہ اند و فی الحقیقت تعین اذکار و اشغال و مجاہدات و مراقبات ظل تشریع است

وکسیکہ در مقام قرب الفرایض قایم می شود تعیین اوضاع طرق موصلہ الی اللہ از جذر طبیعت او
فوارہ صفت می جوشد و در آن تعلیم و تعلم را گنجایش نیست انتہی۔ شرح مشکوٰۃ میں
شاہ عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں کہ مراد علم دین سے جو متعلق کتاب و سنت سے ہے دو قسم پر ہے
قسم مبادی اور قسم مقاصد قسم مبادی مانند صرف و نحو و لغت وغیرہ کہ سمجھنا کتاب و سنت کا
اسپر موقوف ہے اور قسم مقاصد وہ ہے جو متعلق ہے ساتھ اعمال و اخلاق و عقاید کے یعنے فقہ
تصوّف و کلام لیکن علم مکاشفات ایک نور حقانی و علم وجدانی ہے کہ سلوک کرنے طریق
صدق سے دل میں حاصل ہوتا ہے اور اس کے سبب معرفت حقایق اشیا جس طرح پر ہے
اسطرح پر معلوم و مکشوف ہو جاتی ہے اور امتیاز شناسائی ذات و صفات ہر شی کی پیدا
ہوتی ہے اور اسکو علم حقیقت و علم وراثت انبیا کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے
مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۃ یعنے جس نے عمل کیا اس پر جو کچھ
پڑھا اور سیکھا ہے علوم ظاہری سے تب حق تعالی اسکو بخشتا ہے وہ علم وراثت کا جو
اسنے نہ پڑھا ہے نہ سیکھا ہے اور علم ظاہری و علم باطنی اسی کا نام ہے ان دونوں میں
باہم نسبت ہے جیسے جسم و جان یا پوست و مغز کی باہم نسبت ہے اور جو آیات و احادیث
علم کی فضیلت اور علو درجت میں وارد ہیں سب باطن کی شان میں حقیقتاً ہیں اور
علم ظاہر کی شان میں مجازاً یا شامل ہیں دونوں کو باعتبار تفاوت مراتب و درجات
عالم و معلوم و علم کے انتہی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب مالابد کے خاتمہ میں
لکھا ہے این ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقت آن
در خدمت درویشان باید جست خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت است
کہ این سخن جہال و کفر است بلکہ ہمین شریعت است کہ در خدمت درویشان رنگ دیگر
پیدا می کند چون قلب از تعلق جمیع ماسوی اللہ داشت پاک شود و رذایل نفس
برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگران

باشد ہمچنین صوم او صدقہ او رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر شما مثل کوہ احد زر و در راہ خدا خرچ کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند این از قوت ایمان واخلاص شان است و نور باطن رسول صلی اللہ علیہ وسلم را از سینہ و رویت شان باید طلبید و بدان نور سینہ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر بفراست صحیحہ دریافتہ شود ولی در قرآن شریف متقی را فرمودہ و در حدیث شریف علامت ولی اللہ بیان نمودہ کہ از صحبت او خدا یاد آید یعنے محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ گردد۔ مقدمہ ایضاح الحق مین لکھتے ہین کہ امر دین وہ شی ہی کہ تمام قسم کے احکام شارع اس سے متعلق ہین بحکم إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ یعنے جب مین نے تمکو حکم کیا کسی چیز کا امر دین مین سے تمھارے تو اسکو مضبوط پکڑو اور عمل کرو اور امر دین مین عقاید حقہ اخلاق جمیلہ و مقامات و حالات قلبیہ اور اقوال لسانیہ وافعال جسمانیہ جنس عبادات و عادات و معاملات کے سب کچھہ داخل و شامل ہین جاننا چاہیئے کہ احکام شرعیہ ادلہ اربعہ سے ثابت ہین اور الہام کو اسمین گنجایش نہین اور امور دینیہ ماورای احکام شرعیہ بہت ہین کہ اصل خاص اسمین الہام ہی مقامات و حالات اخبار غیبیہ کہ اولیای عظام اور وارثان انبیاء کرام اُن مین ممتاز ہین سو الہام ہی امور دینیہ عقاید حقہ واعمال انسانیہ ہین عقاید حقہ علم کلام کو کہتے ہین اور اعمال انسانیہ اگر بدن سے علاقہ رکھتے ہین جیسے اقوال لسانی وافعال جسمانی تو انکو علم فقہ کہتے ہین اگر طبیعت سے علاقہ رکھتے ہین جیسا بخل سخاوت عدالت شجاعت امور فضایل و رذایل تو انکے پہچاننے کو علم اخلاق کہتے ہین اور اگر انوار قلب اور مقامات عالیہ و واردات غیبیہ سے یا حالات قدسیہ سے علاقہ رکھتے ہین تو انکو علم تصوف و سلوک کہتے ہین انتہی خدا تعالی نے اپنے فضل و احسان سے بندون کی تعلیم ظاہری کے لئے علمای عاملین پیدا کئے اور تعلیم باطنی کے واسطے اولیای صالحین بنائے اور یہہ حاکم ہین مسلمانون کے مذہب و ملت پر

اور انکو فیضان حضرت شیخ محمدی سے پہنچتا ہی علامہ میبدی نے فواتح مین لکھا ہی کہ بعضے
افسار تقلید از سر برون انداختہ فطرۂ اصلی را سرنگون ساختہ اند لغی اولیا و درویشان و
حقایق و معارف ایشان لبسیار میکنند و ہر چند در گوش ایشان رسد از ان انکار دارند
و نظاہر نبوت و توابع آن نیز قانع نباشند و از خود سخنی چند بیہودہ تراشیدہ اند نہ طبع
شان میگذارد کہ بسر حد تقلید روند و نہ توفیق شان باشد کہ بوی تحقیق بشنوند مذبذبین
بین ذٰلک لاالیٰ ہٰؤلاء ولاالیٰ ہٰؤلاء　**رباعی**　از بہر فساد و جنگ جمعی مردم
کردند بکوی گمرہی خود را گم　و در مدرسہ علم عقل آموختہ اند　فی القبر احضرہم ولا ینفعہم
قول الجمیل مین مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہین مِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ
مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلَىٰ بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ مُجْمَلَةً شرح
چونکہ جمہور اہل سنت وجماعت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دایر ہی لہذا سب کو مجملاً
حق جاننے کو فرمایا ہی اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو
ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ
اسی سبب سے بعض حدیثون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا مجھے یونس علیہ السلام سے
افضل نکہو حالانکہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین - اسی طرح اولیاؤن اور انکے
طریقون کو ایک دوسرے پر ترجیح مت کرو مبادا دوسرون کی شان مین نقص معلوم
ہو　وَمِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى
الْمَغْلُوبِينَ ٥ ازانجملہ یہہ ہی کہ گفتگو نکرے کوی مسلمان صوفیون کے طریقے مین بعض کو
بعض پر ترجیح ندیوے اور جو اُن مین مغلوب الحال ہین اُن پر انکار نکرنا چاہئے کیونکہ
تم کو انکے حالات کی خبر نہین واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۲۴

سوال ندا کرنا نبی یا ولی کو قبرون کے نزدیک یا دور سے اور اپنی حاجت مین انھون سے

مدد مانگنا مطلقاً جایز ہی یا نہین اور یا رسول اغثنی یا علی مدد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ مصیبت کے وقت یا اُٹھنے بیٹھنے مین پکارنا جایز ہی یا نہین بعضے لوگ ایسے ندا کو شرک و کفر کہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے بیّنوا توجروا

الجواب ندا کرنا جایز ہی اِن صورتون مین جو بیان ہوتی ہین گاہی ندا بطریق تعبُّد ہی مثلاً کوئی شخص سورۂ یا ایّھا المزّمّل پڑھتا ہی تو کیا رسول اللہ کو غیب دان سمجھکر تہجّد کی نماز پڑھنے کو اُٹھو ایسا حکم کہتا ہی معاذ اللہ من ذالک بلکہ بطریق تعبُّد تلاوت قرآن کرتا ہی گاہی ندا بلفظ السّلام علیک ایّھا النّبی تشہّد مین بطریق تعبُّد پڑھتا ہی گاہی علم بدیع وفصاحت کے قاعدے سے متکلّم شخص غایب کو حاضر دل مین لاکر مخاطب کرتا ہی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **ابیات** خدیو خردمند فرخ نہاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ درخت بہشتی لوای بادشاہ ٭ کہ افگندہ سایہ بیکسالہ راہ گاہی خایف یا بیمار اپنے مان یا باپ کو ندا کرتا ہی پکارتا ہی اگرچہ وے غایب ہین گاہی مغموم جوش غم سے اپنے بزرگ مردہ یا زندہ کو ندا کرتا ہی گاہی محب اپنے محبوب کو اگرچہ غائب ہو دل مین تو حاضر ہی جوش محبت سے ندا کرتا ہی چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اور مدد مانگتے ہین **ابیات** ز مہجوری برآمد جان عالم ٭ ترحم یا نبی اللہ ترحم ٭ نہ آخر رحمۃ للعالمینی ٭ ز مہجوران چرا فارغ نشینی ٭ گاہی استمداد و توسل کے طریق سے ندا کرتا ہی مثلاً ای نبی ای ولی تو اللہ کا دوست ہی اور بندہ مقرب ہی تیری دعا خدا کی درگاہ مین جلد قبول ہوگی مین تجکو اپنا وسیلہ کرتا ہون خدا کے نزدیک چنانچہ قصیدہ بردہ مین فرماتے ہین یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ ٭ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ ٭ یعنے ای بہترین مخلوقات میرا کوئی وسیلہ نہین کہ مین اسکے پاس پناہ لون سوائے تیرے جسوقت کہ حادثے عام اور بلائین نازل ہوتی ہین مجھے بچائیو مدد کیجیو۔ کوئی مسلمان نہین ایسا سمجھتا یا اعتقاد کرتا ہی کہ ولی یا نبی بغیر خدا کے سماعت دینے کے خود بخود

سنتے ہین یا بغیر خدا کے جلائے جیتے ہین یا بغیر خدا کے بلائے دنیا سے گذر تے ہین یا خدا کے کارخانے مین شریک وسہیم ہین بغیر خدا کے حکم کے تصرف یا عمل کرسکتے ہین بغیر خدا کے بنائے خود بخود مستقلاً بنے ہین وحدہ لاشریک لہ کہنے والے کا یہہ اعتقاد کبھی نہین ہے کیونکہ ایسا اعتقاد خود کفر ہے ندا کرنے کی حاجت نہین مگر مبتدع لوگ مسلمان پر بدگمانی سے بہتان لگاکر یارسول اللہ یا علی مدد یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ المدد یا احمد کبیر الرفاعی وغیرہ ندا کرنے والے کو مشرک کافر کہتے ہین حالانکہ مسلمان انکو غیب دان حاجت روا مستقل سمجھکر ہرگز نہین پکارتے ہین - مولانا غیاث الدین بن احمد کا قصیدہ وغیرہ بزرگون کے کلام مین موجود ہے **ابیات** ؎

شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ ؛ مُحْیِ الدِّیْنِ فِی الْقَلْبِ حَاضِرْ ؛ جِیْلَانِیْ بِاللّٰہِ بَادِرْ ؛ اَلْمَدَدْ یَا عَبْدَ الْقَادِرْ ؛ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اعطنی شیئاً للہ یہان اعطنی کا لفظ محذوف ہے یعنے ای شیخ عبدالقادر جیلانی دو مجکو ایک چیز یعنے مدد خدا کے واسطے جلدی سے دو کہ تمھاری یاد میرے دل مین ہمیشہ حاضر ہے اور صحیح روایت مین عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے وارد ہے مَنْ کَانَ لَہٗ ضَرُوْرَۃٌ فَلْیَتَوَضَّأْ وَیُحْسِنْ وُضُوْئَہٗ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ یعنے جسکو کچھ ضرورت مشکل کام آوے پس وہ وضو کرے اچھا وضو اور دو رکعتین نفل نماز پڑھے پھر دعا مانگے یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون وسیلے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا محمدؐ مین متوجّہ ہوا تمھاری طرف وسیلہ کرکے خدا کی جناب مین اس میری حاجت روائی کے باب مین تاکہ وہ حاجت روا ہووے میرے لئے ای خدا انکو شفاعت قبول کرا انکی میرے باب مین جلد اسکی حاجت وسیلہ سے رسول مقبول کے برآویگی اور مشکل آسان ہوجاویگی تجربہ کیا ہے بزرگون نے اور امداد سے رسول مقبول کے اپنی مراد کو پہنچے

مسلمان شخص کبھی اولیاء اللہ کو یا پیغمبر کو غیب دان اور مستقلاً متصرف نہیں سمجھتے ہیں پھر تو ندا جایز ہی اگر غیب دان مستقلاً سمجھکر ندا کرینگے تو شرک و کفر ہوگا ہاں معتزلہ کا مذہب یہہ ہی کہ افعال و اعمال بندہ کو خدا کے پیدا کئے ہوئے نہیں سمجھتے بلکہ بندہ مستقلاً افعال و اعمال اپنے کا پیدا کرنے والا ہی ایسا اعتقاد رکھتے ہین اور اہل سنت وجماعت کا مذہب یہہ ہی کہ بحکم اللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے اللہ نے تمکو بھی پیدا کیا اور تمھارے عمل بھی اللہ نے پیدا کیا ہی اسلئے وہابیہ نے ندا کے باب مین معتزلہ کا طریقہ اختیار کیے ہی اور غیب اضافی اور غیب مطلق کو نہین سمجھتے ہیں اور آیت مرقومہ سے منکر ہین اور عبث اہل سنت وجماعت کے عامی مسلمانون کو دھوکے بیں ڈالتے ہین کتاب تصحیح المسایل تصنیف مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۴۸ مین فارسی عبارت کے اندر صریح لکھا ہی کہ اعتقاد این فرقہ وہابیہ چنان ست کہ ندا کردن اموات از دور و نزدیک باعتقاد استماع شان اعتقاد نمودن علم غیب است اموات را گو یا سماع خدا اعتقاد کنند واین امر صریح البطلان و ابطال آن معلوم ہر کہ وہ مہ کردیدہ است لہذا آنرا در پردہ ادا نمودہ شد اول معنی علم غیب را باید فہمید بعد ازان حکم باید کرد مولانا شاہ عبد العزیز درتفسیر سورہ جن می نویسند غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ غایب باشد نہ حاضر بالمشاہدہ و بوجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن نیز در عقل و فکر در نیاید تا ببداہت و استدلال دریافت شود واین غیب مختلف می باشد پیش کور مادر زاد عالم الوان غیب است و پیش اصم مادر زاد عالم اصوات و نغمات و الحان غیب است و پیش فرشتہ الم گرسنگی و تشنگی غیب است و دوزخ و بہشت و لذت سکرات موت و عذاب قبر پیش مردم زندہ غیب است واین قسم را غیب اضافی گویند و آنچہ نسبت بہمہ مخلوقات غایب است آنرا غیب مطلق گویند مثل وقت آمدن قیامت و احکام کونیہ کہ فردا چہ خواہد شد و شرعیہ در ہر روز در ہر شریعت چہ می شود و مثل حقایق ذات و صفات او تعالی است علی سبیل التفصیل واین قسم را غیب

خاص او تعالی نامند قوله تعالی فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا یعنی پس مطلع نمیکند بر
غیب خاص خود هیچ کس را اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ مگر کسی را که پسند میکند واو رسول
می باشد یعنی اطلاع نمیدہد بوجہی که رفع تلبیس واشتباه وخطا بکلی دران اطلاع حاصل شود و
احتمال خطا واشتباه اصلاً نماند وہمین اطلاع دادن کذائی است که اورا اظہار شخص بر غیب
توان گفت بخلاف اطلاع منجمین واطباء وکاہنین ورمالان وجفریان وفال بینان که
علم ایشان ببعض حوادث کونیہ از راہ استدلال وعلامات ظنیہ یا اخبار محتملۃ الصدق و
الکذب جنیان وشیاطین تخمینی ووہمی میباشد نه یقینی واولیارا ہرچند عالم الہامی یقینی
ببعض حقایق ذات وصفات یا وقایع کونیہ حاصل می شود اما تلبیس اشتباه بجمیع الوجوہ
ازان مرتفع نمی گردد تا اظہار ایشان بر غیب واستیلا بران متحقق گردد بلکه اظہار غیب
برایشان وانعکاس صور غیبیہ در آئینہ وجدان قلب ایشان ہست ولہذا تکالیف تام
بران متحقق نمی شود حاصل کلام اینکه اظہار بر غیب ہیچ کس را نمیدہد مگر کسی را که پسند میکند
وآنکس رسول می باشد خواه از جنس ملک باشد خواه از جنس بشر تحقیق ہی که صاحب
تفسیر کشاف علامہ زمخشری چند مقام پر اپنی تفسیر مین مایل بمذہب اعتزال ہوا ہی
اور صاحب تفسیر بیضاوی اور دیگر محشی علمانے اسکی خطا کو اصلاح دیا ہی از انجملہ یہہ
بھی ایک مقام ہی که ابطال کرامات والہام اولیا کا کیا ہی اظہار شخص بر غیب جدی
چیز ہی اور اظہار غیب بر شخص جدی چیز ہی پہلی شان رسولون کی ہی که وہ دعوت خلق
کے لیئے مبعوث ہوئے ہین اور دوسری شان یعنے اظہار غیب بر شخص یہہ اولیاؤن
کو خدا نے رتبہ الہام سے دیا ہی اور دعوت خلق پر مامور نہین کیا ہی معلوم ہوا که رسول
کے تابع بنی ہی انکو بالاصالت اطلاع بر غیب ہی اور ولی کو اصالتاً نہین بلکه وراثتاً و
تبعاً جو الہام وکرامات ملی ہی وہ سب معجزات اسی رسول کے ہین جسکی امت ہین وہ ہی معلوم
ہوا که سماع موتیٰ ندای احیاء کو خدا کے سنانے سے سنتے ہین خود بخود مستقلاً وے

موتی اسنتے ہیں پھر علم غیب کہاں رہا خدا نے تعلیم کی تب انکو معلوم ہوا حقیقتاً جب روح بدن سے جدا ہوئی قوای نباتی وعنصری اسکے جدا ہو گئے مگر قوای نفسانی وحیوانی قایم ہیں و تبقی بعد الموت دراکۃ یعنی مرنے کے بعد دراکہ باقی رہتا ہی کئی حدیثوں میں وارد ہی کہ درخت وپتھر آنحضرت کو سلام کرتے اور اصحاب سنتے تھے اور آنحضرت انکو ندا کرتے اور بلاتے تھے وہ برابر آپ پاس چلے آتے تھے اور اصحاب دیکھتے تھے یہہ سماعت اور کلام کرنے کی طاقت خدا نے انکو دی جب جمادات کو خدا تعالی کی طرف سے یہہ ملی تو مردوں کو کہ قوای نفسانی وحیوانی روح میں موجود اور علم وشعور و ادراک روح کو حاصل ہی اور خدا تعالی انکو سنواتا ہی اسمیں شرک وکفر کہاں سے آگیا تصحیح المسائل کے صفحہ ۱۵۳ میں لکھا ہی تحقیق درین مقام آنست کہ افعال عباد ہمہ مخلوق خدا ہستند ودرین حکم احیا واموات آدم وملک وغیرہ ہمہ یکسان اگر کسی فرشتہ آدمی زندہ یا مردہ را در کدام فعل مستقل وخالق افعال خود داند کفر ست کلام وسماع احیا ہم مخلوق او تعالی شانہ ہست اگر او تعالی خواہد آدمی کلام کند وبشنود واگر نخواہد نشنود اگرچہ صور اسرافیل در گوش او دمیدہ شود علی ہذا القیاس ارواح اموات ہم نمی شنوند تا آنکہ خدا نشنواند وبا سماع خدا ندای نزدیک ودور می شنوند وہمچنین کلام میکنند وہ دیگر افعال می سازند ودر خواب احیا می آیند وکلام میکنند چنانچہ جریان عادت الہیہ در عالم مادی سماع وکلام وصوت ہر یک متفاوت ساختہ است ہمچنان در عالم مجرد ملکوت وروحانی طرق بصارت وسماعت وحیات وعلم وادراک بطور خاص نہادہ کہ روح انسان وفرشتگان آدمی را می بینند وآدمی انہا را نمی بیند زیراکہ ابدان عالم مجرد محتاج بطعام وشراب نیستند وندای نزدیک ودور بسمع انہا یکسان میماند پس افعال آنعالم را بافعال این عالم ہیچ نسبتی نیست ۔ در شرح مسامرہ می نویسد کہ امور برزخ را برامور دنیا ہرگز قیاس نباید کرد وتردد انکار ملاحدہ طبعیہ یعنی نیچرو

اہل اعتزال بخصوص در معجزات انبیا و کرامات اولیا آنچہ میدارند ہمہ ناشی از جہل و تاریکی عقل ایشان است و ایشان را مثل خود پنداشتہ اند فاما ملاحدہ نیچر کہ اعتقاد معاد و حشر و نشر و ثواب و عذاب ندارند کلام شان در باب برزخ اعتباری ندارد اما آنہا کہ بر قرآن و حدیث ایمان آوردہ اند انہارا امکان انکار نخواہد بود چنانچہ یہہ بیان مولانا شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز اور شاہ عبد الحق دہلوی رحمہم اللہ کی کتابون سے ثابت ہوگیا انکے بعضے شاگرد و مرید کہتے ہین کہ بزرگون کو ایسا تصور کئے ہین کہ دور و نزدیک سے ہماری ندا برابر سنتے ہین یہہ شرک ہی اب انکار کرنا قرآن و حدیث شریف سے یہہ کمال دیوانگی بیدینی اور مسلمانون کو گمراہ کرنا ہی ۔ و نیز در تفسیر عزیزی نوشتہ است کہ حال ارواح بعد مفارقت از ابدان مثل ملائکہ میگردد و روح را قرب و بعد مکانی مانع این سمع و ادراک نمی شود و مثال آن در وجود انسانی روح بصری است کہ ستارہای ہفت آسمان را در آن چاہ می تواند دید ۔ ایک وہابی نے کہا کہ خدا غیب دان ہی جو کوئی انبیا یا اولیا کو غیب دان سمجھے وہ مشرک ہی جب معنی غیب دان اُس کو پوچھے تو بولا کہ جو چیز نامعلوم اور چھپی ہوتی ہی وہ غیب ہی اسکا جاننے والا خدا ہی انبیا و اولیا کو جتنا اسنے علم غیب سکھایا اتنا یہہ جاننے والے بنے جب پوچھا گیا کہ اندا سے کون چیز غیب تھی جسکا وہ جاننے والا ہوا اور غیب دان بنا ہمکو بتلا دو کچھہ جواب نہ دیسکا مجلس سے اٹھکر چلا گیا جو شئی آدمی کی نسبت غیب ہے اگر وہ شئی خدا کی نسبت کرکے حاضر ہے یہان سے معلوم ہوا کہ غیب اضافی و غیب مطلق و غیب خاص کو بالکل وہ پہچانتے نہین ایک کتاب قول الجمیل یا تکمیل الایمان پڑھنے اور سمجھنے تو ایسا بد اعتقاد مسلمانون کو بہکانے اور دہوکا دینے کا نکرتے حصن حصین مین حدیث شریف ہی یا عباد اللہ اَعِیْنُوْنِیْ یا رجال الغیب اَعِیْنُوْنِیْ حق تعالیٰ اپنے نیک بندون کو خواہ دور ہون خواہ نزدیک پکارنے والے کا آواز سنوا دیتا ہی اور اپنی قدرت سے ولی کی مدد پکارنے والے کو پہنچاتا ہی عَنْ عبد اللہ ابن عمر اَنَّہٗ خَدِرَتْ رِجْلُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَیَزِیْلُ عَنْکَ فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہُ

فبرء من ساعتہ یعنے عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹھے ہوئے پانؤن سست ہوا اور سو گیا کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی ایک اصحابی نے کہا جو آدمیون مین سے تمکو بہت پیارا محبت والا ہووے اسکو پکارو تب آپ نے یا محمد کرکے پکارا اسی وقت پانؤن کا درد جاتا رہا آپ کھڑے ہوگئے ۔ ابن الہمام نے فتح القدیر مین محمد بن حرب الہلالی کی روایت نقل کی ہے وہ حرمین شریفین کے فتوے مین سے یہان لکھی جاتی ہے عَنْ مُحَمَّدْ بن حَرْب اَلْهِلَالِي قَالَ اَتَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَزُرْتُهُ وَجَلَسْتُ بِحِذَائِهِ فَجَاءَ اعْرَابِيٌّ فَزَارَهُ ثُمَّ قَالَ يَاخَيْرَ الرُّسُلِ اِنَّ اللهَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا فَقَالَ فِيْهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ یعنے اور اگرچہ یہہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانؤن پر اپنے آوین تمھارے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے رسول اللہ پاوین اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ۔ محمد بن حرب الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین گیا زیارت قبر نبی علیہ السلام کو اور زیارت کرکے قبر شریف کے سامنے بیٹھا پس آیا ایک اعرابی اور زیارت کی اُسنے اور کہا ای بہترین پیغمبران تحقیق خدا نے تمپر نازل کیا سچی کتاب قرآن مجید اور اُس کتاب مین ایسا فرمایا یہہ آیت مذکورہ پڑھی اور کہا کہ مین اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہون اور تمھاری شفاعت چاہتا ہون خدا کے نزدیک پھر عاجزی کیا اور رویا اور یہہ بیتین پڑھین ابیات یَاخَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ ؛ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ ؛ نَفْسِي الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ ؛ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ ؛ یعنے ای کہ بہتر زمین ہے وہ کہ جہان آپ مدفون ہوئے ہین اسکی خوشبوئی سے تمام زمین اور جنگل خوشبو ہوگیا میری جان قربان اس قبر کی کہ جہان تم رہتے ہو اسمین پاکی ہے اسمین بخشش ہے اور کرم ہے یہہ آیت حیات النبی پر دلیل قطعی ہے اور مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون ثابت ہوتے ہین ۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو خواب مین محمد بن حرب الہلالی نے

آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں کہ اس اعرابی کو بشارت سنا دو کہ میری شفاعت سے خدا نے اسکو بخشا سب گناہ معاف کردیا۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد چند روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا روتا ہوا قبر شریف کے نزدیک لوٹ گیا اور یہ آیت مذکورہ پڑھی اپنے گناہوں کی معافی مانگی اسی وقت قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنے اللہ نے تجکو بخشا اور سب تیرے گناہ معاف کیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

استفتا ۲۵

سوال شفاعت کے معنی کیا ہیں اور اسکے اقسام کتنے ہیں بیان کیجیے خدا اجر دیوے

الجواب سترہ اقسام شفاعت کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اذن دیا ہے تفصیل وار لکھے ہیں از انجملہ پہلی قسم عالم ارواح میں شفاعت مطلق تھی کہ آپکے نام مبارک کے وسیلے سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی نوح علیہ السلام کی کشتی سلامت جودی کے جبل کے کنارے پر پہنچی ابراہیم علیہ السلام پر آتش گلزار ہوگئی رحمۃ للعالمین کی ذات پاک مظہر شفاعت ہے دوسری قسم جب آپ دنیا میں پیدا ہوئے عربستان سے قحط کی بلا دفع ہوئی میوہ غلہ دس حصے پیدا ہوا سب حاملہ عورتوں نے بیٹے بیٹے جنے برکت تمام دنیا میں ہوئی تیسری قسم جب آپ مبعوث برسالت چالیس برس کی عمر میں ہوئے کفر کی تاریکی جاتی رہی نور اسلام نمودار ہوا جس بیمار کے واسطے دعا کرتے شفا ہوتی شب و روز بنی آدم کے واسطے خدا کے نزدیک دعائے خیر کرتے تھے دشمنوں کی بھی خیر خواہی کی مظلوم کو ظالم سے چھڑایا شیاطین کا آسمان پر چڑھنا اور استراق اخبار کرنا موقوف ہوگیا کل مخلوقات پر رحمت خدا بقدر مراتب ظاہر ہوئی معصیت و نافرمانی کے باعث قہر خدا و غضب آسمانی و بلا اگلی پیغمبروں کی امت پر ہوا کرتی تھی سو بالکل موقوف ہوگئی جیسے کہ طاعون خسف زمین مسخ صورت باران سنگ و آتش زلزلہ کے سبب زمین کا الٹ جانا ان سب عذابوں سے رسول آخر الزمان

کی امت مرحومہ محفوظ و مامون ہے چوتھی قسم عالم برزخ مین شفاعت کرتے ہین اپنے زائرین
قبر شریف کی خصوصاً ہر طرح اپنے امت کی حاجت روائی کرتے ہین چنانچہ ابو امامۃ الباہلی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا حق تعالی کا وعدہ ہے کہ بعد وفات میرے تمام
روی زمین کو مثل خاتم یعنے انگشتری کے مانند میری قبر مین رکھدیگا تمام ملک مشرق سے مغرب
تک میرے سامنے رہیگا جو کوئی درود شریف پڑھیگا دعا مانگیگا مین اسکو دیکھونگا سونگا
گویا میرے سامنے بیٹھا ہوا درود پڑھتا ہے مین اسکے حق مین اللہ سے دعا کرونگا شفاعت
کی کیونکہ دور و نزدیک کے مسلمان آپکی حضور مین برابر یکسان ہین۔ اسی طرح فرشتگان
سیاحین ہر وقت میری قبر کے نزدیک میری امتی کا درود پہنچا دینگے اور اول و آخر درود
پڑھکر جو دعا کرینگے قبول ہوگی مین ہر امر مین انکی شفاعت کرونگا اگر دعا کا اثر دنیا مین
ظاہر نہوگا تو آخرت مین اسکا ثواب اور ذخیرہ جمع ہوکر انکو صبر کے عوض مین ملیگا اسیطرح
اعمال نامے ہمیشہ آپ کی امت کے ہر جمعہ و دوشنبہ کے روز آپکے حضور مین فرشتے رجوع
کرتے ہین آپ نیک اعمال اپنی امت کے دیکھکر خوش ہوتے ہین ترقی ثواب و رحمت کی دعا مانگتے
ہین اور بد اعمال دیکھکر آپ ناخوش ہوتے ہین استغفار کرتے ہین انکے ہدایت کی اور طلب
مغفرت کی دعا خدا سے چاہتے ہین شب و روز بلا فاصلہ حضرت کی شفاعت اپنی امت کے حق مین
جاری ہے۔ بقیع مین جو مسلمان مدفون ہوئے اور قیامت تک جو مدفون ہوونگے انکے
حق مین آپکی شفاعت ہمیشہ ہوتی ہے پانچوین قسم آنحضرت کی دعا کی برکت سے خدانے آپکی
امت مین علمای ربانی و اولیای حقانی پیدا کئے ہین کہ وہ امت رسول اللہ کے احوال کی
نگرانی اور شفاعت کرتے ہین اپنے شاگردون مریدون معتقدون کی ہر وقت امورات
دینی و دنیوی مین خدا کے حکم سے مدد کرتے ہین سکرات کی حالت مین انکا فیض باطنی
سلامتی ایمان کے واسطے شامل ہوتا ہے اور اس مسلمان کی روح کے استقبال کے لئے
رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہین ارواح بزرگوں کی آتی ہے کیونکہ ولایت بھی

صاحب رسالت کے معجزون مین سے ایک یہہ بڑا معجزہ قیامت تک قایم ہی ۔ قاضی ثناءاللہ پانی پتی نے کتاب تذکرۃ الموتیٰ مین لکھا ہی کہ حق تعالی ارواح شہید و ولی را قوت اجساد می دہد ہر جا کہ خواہند سیر کنند و گاہی اجساد ایشان از نہایت لطافت برنگ ارواح می برآیند و در کعبۃ اللہ جمع می شوند و نماز می کنند و دوستان و معتقدان خود را در دنیا و آخرت مددگاری می کنند و فیض اولیاء بزندگان رامی رسانند ۔ در سیف مسلول می نگارد کہ اولیاء اللہ رابکشف صحیح کہ یکی از اسباب علم است ظاہر گشتہ و در حالات ایشان مرقوم شدہ است کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الہی بر اولیاء اللہ نازل می شود اول بر یک شخص نازل می شود و او قطب الاقطاب باشد و از ان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر موافق استعداد می رسد و کسی از مردان خدا بے وسیلہ او درجہ ولایت نمی یابد چنانچہ ابدال و اوتاد و نجبا و نقبا و جمیع اولیا محتاج حکم او می باشند و این منصب عالی از وقت ظہور آدم بروح پاک علی مرتضی شاہ ولایت متعلق بود و بعدہ این منصب ولایت بامام حسن مجتبیٰ السبط و بعدہ بامام حسین شہید کربلا پسنر بامام زین العابدین پسنر بامام محمد باقر بعد ازان بامام جعفر صادق بعد ازان بامام موسی کاظم بعد ازان بامام علی موسی رضا بعدہ بامام محمد تقی بعد ازان بامام علی النقی پس ازان بامام حسن عسکری علی نبینا و علیہم السلام آن منصب معلای ولایت باطنی مفوّض بود و بعد از وفات امام حسن عسکری تا وقت ظہور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بروح امام حسن عسکری این منصب تعلق داشت چون حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب پیدا شدند در ۴۷۱ ہجریہ مقدسہ آن منصب ولایت عظمی و نعمت کبری بایشان متعلق گردید و تا ظہور امام مہدی آخرالزمان بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مفوض می باشد لہذا حضرت فرمودہ اند قدمی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقْبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے میرا قدم سب اولیاؤن کی گردن پر ہی چنانچہ یہہ بیت اسی باب مین فرماے ہین ۔ **بیت** اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

آبَدًا عَلَی الْاُفُقِ الْعُلیٰ لَا تَغْرُبُ اہ یعنے غروب ہو گئے آفتاب ولایت اول کے لوگون کے
اور ہمارا آفتاب ولایت بلندی پر ہمیشہ رہیگا غروب قیامت تک نہوگا۔ اسی لئے
مشائخین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ کی تسبیح بطور وظیفہ فتوحات ظاہری
و باطنی کے واسطے پڑھتے ہین اور حضرت شاہ جیلانی کی مدد شفاعت امور دینی و دنیوی
مین معتقدین کو ہمیشہ ملتی رہتی ہی۔ چھٹی قسم شفاعت کی جب تک قبرون سے حشر کے
دن جمیع بنی آدم زندہ ہوکر اٹھینگے وہان تک آنحضرت کی شفاعت تخفیف عذاب قبر مین
بھی ہوگی روشنی وسعت گور آغاز حساب قیامت سایۂ عرش برین آپکی دعا سے حاصل ہوگی
تمام انبیا آپکی شفاعت کے خواہان رہینگے لوائی حمد کے سایے مین آوینگے حوض کوثر میزان
پلصراط غرض ہر مقام پر آپکی شفاعت ہر ایک امتی کو ہوگی آپکی امت مین ستر ہزار اولیا
اور علما ایسے ہوونگے کہ ہر ایک کی شفاعت سے ستر ہزار گناہگاران امت بخشائے
جاوینگے۔ ساتوین شفاعت کبری ابتقام محمود مین جب آپ سجدہ کرینگے پہلے سجدہ مین نصف امت بخشائی جائیگی
اور دوسرے سجدہ مین پھر نصف امت باقی کی مغفرت ہوگی حضرت سید المرسلین کا تبہ اس دن سبکو معلوم ہوگا کہ خصوصیت آپکی
بزرگی مین کیا کیا ہی قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہی پہلے زمین شق ہوگی آپ قبر سے باہر
آوینگے براق سواری کی حاضر ہوگی نفخ صور کی بے ہوشی آسان ہوگی ستر ہزار فرشتون کی جماعت
آپکی جلو مین رہیگی اپ کا نام مبارک میدان عرصات مین پکارینگے بہشتی لباس اول آپکو پہنایا
جائیگا مقام محمود پر عرش کے سیدھے بازو نشان احمدی لیکر کھڑے ہونگے آدم صفی اللہ
اور سب پیغمبر آپکے نشان کے تلے آوینگے قبول شفاعت کے لئے آپ امتی امتی پکارینگے
اور سب نفسی نفسی کہینگے بہتون کو بغیر حساب کے جنت کی طرف روانہ کرینگے اور
بہتون کو جہنم کی آتش سے بچاوینگے بہتون کے درجے جنت مین بڑھاوینگے جن گنہگاران
امت کو دوزخ مین داخل کردینگے اگر ذرہ برابر بھی ایمان انکے دل مین ہی تو آپ انکو
دوزخ سے نکالینگے ایک گنہگار امتی بھی آپکی شفاعت عظمی کے باعث دوزخ مین رہنے

بنا دیگا حق تعالی فرما دیگا ای محمد سب لوگ تیری رضا مندی چاہتے ہیں اور میں تیری رضا مندی چاہتا ہون اللہم صل علی حبیبک و نبیک محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ وبارک وسلم

استفتاء ۲۶

کیا فرماتے ہین علمائی دین اس باب مین کہ بعد دفن میت کے قبرستان مین ایک شخص استادہ ہوکرا اذان دیتا ہی بعد فاتحہ دعا پڑھکر لوگ گاؤن مین چلے آتے ہین ابھی ایک شخص مسافر یہان آیا ہی اور اس رسم کو بدعت مذموم کہتا ہی کہ شروعیۃ اذان کی سوای نماز کے اور کہین جایز نہین تا لوگ آواز سنکر مسجد مین نماز کے لیئے جمع ہون قبرستان مین اذان دینا اور حافظون کو قرات قرآن کے واسطے قبر کے پاس بٹھانا خوشبو جلانا پھول سبزہ ڈالنا قبر پر یہہ رسم بدعت تمہارے ملک کا ہی اس باب مین جو صحیح روایت ہو مرقوم فرمائے اگر آپ کہین تو قبرستان مین بعد دفن میت خوشبو سبزہ اذان دینا ہم چھوڑ دیوین جیسا کہو ویسا کرین جزاکم اللہ تعالے

الجواب تسبیح وتہلیل ذکر و دعا قبرستان مین اموات کو ثواب پہنچانے کیواسطے پڑھتے ہین سو جایز ہی تصحیح المسایل مین فتح القدیر کی روایت منقول ہی اور مکروہ ہی قبر کے پاس سونا یا قضای حاجت کرنا یا خلاف سنت معہودہ کوئی عمل بجالانا مستحب زیارت اور دعا کرنا ہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بقیع مین جاتے اب کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَنَا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ وَاخْتَلَفَ فِیْ اِجْلَاسِ الْقَارِیِٔ لِیَقْرَءَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَالْمُخْتَارُ عَدَمُ الْکَرَاہَۃِ یعنے سلام ہووے تم پر یہہ قوم مومنین کا گھر ہی اور ہم بھی خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے عافیت میرے اور تمہارے واسطے اور قرآن پڑھنے والے قبر کے پاس بٹھانا بعضون نے مکروہ کہا ہی اور مختار قول یہہ ہی کہ اسمین

کچھ کراہت نہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جنازے کی نماز پڑھی جب قبر میں رکھے آنحضرت سُبْحَانَ اللهِ چند بار کہتے رہے ہم نے بھی کہے بعد اللهُ اَكْبَرُ چند بار کہتے رہے ہم نے بھی کہے بعد حضرت کو پوچھا کہ تسبیح و تکبیر کہنے کا کیا سبب تھا آنحضرت نے فرمایا کہ جب تاریکی و تنگی سے قبر میں مردہ گھبراتا ہے تو تسبیح و ذکر کا آواز سننے سے خدا تعالیٰ اسکو خوشی بخشتا ہے۔ ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح میں لکھا ہے كُلُّ دُعَاءٍ ذِكْرٌ وَكُلُّ ذِكْرٍ مُتَضَمِّنٌ لِلدُّعَاءِ لِمَا فِيهِ مِنْ عَرْضِ الثَّنَاءِ وَتَعْرِيْضٍ بِالْعَطَاءِ یعنے سب طرح کی دعا ذکر خدا ہے اور سب طرح کا ذکر دعا کو شامل ہے کہ اسمیں حق تعالیٰ کی ثنا اور بخشش ظاہر ہوتی ہے۔ اور تلقین پڑھنا سنت ہے ابو امامۃ الباہلی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تمہارا بھائی مسلمان گذر گیا تو اسکو دفن کرنے کے بعد ایک تم میں سے کھڑا رہے قبر کے سرہانے تلقین پڑھنے کو اور یا فلان بن فلانہ کہے اگر ماں کا نام معلوم نہیں تو حوا کا نام لیوے وہ مردہ سنتا ہے پھر دوبارہ کہے وہ مردہ اٹھکر بیٹھتا ہے پھر تیسرے وقت کہے تب وہ مردہ کہتا ہے اَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللهُ یعنے ارشاد کرو کیا کہتے ہو خدا تمکو رحمت کرے لیکن تم اس مردے کا کہنا نہیں سنتے ہو بعد تلقین پڑھنے والا ایسا کہے اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالصَّلٰوةِ فَرِيْضَةً وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا یعنے یاد کر اے بندے کہ تو دنیا سے باہر نکلا ہے اس کلمہ شہادت پر تحقیق نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد اسکے بندے ہیں اور رسول ہیں اور تو راضی ہوا ہے کہ اللہ تیرا رب ہے اور اسلام تیرا دین ہے اور محمد تیرا نبی ہے اور قرآن تیرا امام ہے اور کعبہ تیرا قبلہ ہے اور نماز فرض ہے اور سب مومنین تیرے

بھائی ہین جب مردہ یہہ تلقین سنتا ہی اللہ اسکے دل مین ہمت کہنے کی دیتا ہی منکر نکیر سوال کرنے والے فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ چلو ہمکو اب سوال کرنے کی کچھہ حاجت نہین اللہ نے اسکو جواب تلقین کرادیا اور یہہ بھی کہنا يُثَبِّتُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ یعنے اللہ اسکو قول ثابت پر یعنے کلمہ شہادت پر ثابت رکھے۔ اور ایک روایت مین یہہ الفاظ بھی زیادہ تلقین مین کئے ہین اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔ یعنے تحقیق جنّت برحق ہی اور دوزخ برحق ہی اور بعث برحق ہی اور تحقیق قیامت کا دن آنیوالا ہی بیشک اور خدا تعالیٰ اوٹھاویگا زندہ کرکے سبھون کو جو قبرون مین ہین بلکہ ڈوبے ہوے جلے ہوے شیر کے کھائے ہوے سب جی اوٹھینگے۔ بعضے روایتون مین تخفیف عذاب اور تکثیر ثواب کے واسطے سورۂ تبارک سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات مرتبے سورۂ تکاثر پڑھنا قبر کے گرد بیٹھکر بعد پیچھے جاتا تو مردہ چلنے والون کے جوتون کی آواز بھی سنتا ہی اور کون لوگ دفن کرنے آئے ہے انکو پہچانتا ہی۔ اور پھول سبزہ خوشبو قبر پر رکھنے سے تخفیف عذاب اور زیادتی ثواب ہی جب تک برگ وگل تازہ ہی تسبیح خدا کی کرتا ہی وہ ثواب اس میّت کو ملتا ہی چنانچہ روایت ہی کہ آنحضرت نے قبرستان مین ایک شخص کی قبر مین مردے پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا وہان کھڑے رہے اور کھجور کے درخت کی سبز ڈالی منگوائی اور قبر پر رکھدی اور فرمایا جب تک یہہ شاخ درخت تازہ اور سبز ہی مردے کو اسکی ذکر وتسبیح سے اُنست وثواب حاصل ہوتا ہی۔ ایک مسئلہ فقہ کا یا فرایض کا قبر کے نزدیک بیان کیا جاوے تو عذاب تخفیف ہوویگا۔ اسی طرح قرأت قرآن وعظ حکایات صالحین کے بیان کرنے سے خدا رحمت بھیجتا ہی۔ اور خوشبوئی صندل وغیرہ رکھنے سے قبر کے پاس فرشتے خوش ہوتے ہین۔ آگ قبر کے پاس رکھنا منع ہی اور ایک حدیث شریف مین ہی اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا یعنے جب تم دیکھو کہ کہین آگ لگی ہی اور تمھارا

ہاتھ نہیں پہنچتا ہی تو تکبیر کہو یعنے اذان دو کہ اُسکی برکت سے آگ بجھکر ٹھنڈی ہوگی اور
عذاب قبر بھی آتش کا شعلہ ہی اور اذان عام ہی ذکر تکبیر دعا و تہلیل کو شامل ہی سوائے
نماز کے اور کہیں اذان ندینا کسی سے منقول نہیں خطبہ پڑھنے کیواسطے بھی خطیب کے
سامنے منبر کے پاس اذان کہتے ہیں لیلۃ القدر کو رمضان میں سات بار اذان ہر مسجد میں
کہتے ہیں۔ بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان کہنا اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنّت
ہی اسی قیاس پر قبر کی آتش بجھانے کو ہاتھ نہیں پہنچتا ہی تکبیر کہنا چاہئے تا قبرستان
کے مُردے آتش دوزخ سے خلاصی پاویں۔ اگر قبر کے سرہانے سورۂ بقر کا ابتدا
رکوع اور پائتی میں خاتمہ سورۂ بقر کا پڑھیں عذاب قبر موقوف ہوجاویگا۔ معلوم
ہوا کہ جیسی مشروعیۃ اذان نماز ہی کے واسطے ہی اسی طرح اور مقام پر بھی برکت کے
واسطے جایز ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہی کہ ایک روز علی مرتضیٰ ؓ غمگین دل سے
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں گئے آپنے فرمایا تم آج غمگین نظر آتے ہو
جاؤ اپنے دوستوں میں اور کہو کہ تمہارے کان میں اذان کہدیویں غمگینی دل کی رفع
ہوجائیگی۔ اگر کوئی جنگل میں رستا بھولا یا خوف پیدا ہوا اذان پکار کر کہے اور
اب بھی کہے اَعِیْنُوْنِیْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ یعنے یا رجال الغیب میری مدد کرو ضرور
کوئی شخص پیدا ہوگا تم کو رستہ بتاویگا۔ اب مشروعیۃ اذان کی مسلمانوں کے
فایدے کے واسطے بیان کرتے ہیں اذان کی معنی آگاہ خبردار کرنا ہی مدینہ شریف
میں جب حضرت ہجرت کرکے تشریف لائے وہاں جبرئیل نے وحی کے طور سے الفاظ
اذان آپ کو سنائے اور اسی شب کو عمر بن الخطاب ؓ نے خواب میں ہاتف کی زبانی
اذان سُنی اور آنحضرت کو فجر میں آکر سنائے آپ نے فرمایا تمھارا خواب سچا موافق
وحی کے ہی ایسے الفاظ مخصوص ابھی مجکو جبرئیل نے سنائے تھے الغرض جو کچھ
نیک کام ذکر دعا قرات تسبیح اس زمانے میں جاری ہیں سب حسنات ہیں اذان دینا

میّت کو دفن کئے بعد قبرستان مین بدعت حسنہ ہی بنیت ثواب اور بخشایش کی ہی

واللہ اعلم

استفتا ۲۷

بالصّواب

سوال مصافحہ کرنا بعد نماز فجر و عصر و جمعہ و عید کے یا معانقہ کرنا جو سلمانون مین رواج ہی شرع شریف مین جایز ہی یا نہین بینوا توجروا

الجواب جایز ہی تصحیح المسایل مین شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے منقول ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ کُلِّ لِقَاءٍ وَمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ بَعْدَ صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ لَا اَصْلَ لَهُ فِی الشَّرْعِ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ وَلٰکِنْ لَا بَاْسَ بِهِ فَاِنَّ اَصْلَ الْمُصَافَحَةِ سُنَّةٌ وَکَوْنُهُمْ مُحَافِظِیْنَ عَلَیْهَا فِیْ بَعْضٍ وَمُفْرِطِیْنَ فِیْهَا فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ وَهِیَ الْبِدْعَةُ الْمُبَاحَةُ یعنے مصافحہ کرنا جانو تم تحقیق سنّت ہی و مستحب ہی جب ملین دو مسلمان بھائی اور جیسا کہ عادت و رواج لوگون نے اختیار کیا ہی کہ فقط صبح کی اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہین اور بس اسطرح پر اصل شرع مین نہین آئی ہی لیکن اسمین کچھ مضایقہ نہین کیونکہ اصل مصافحہ تو سنّت ہی جب چاہو تب کرو بعض نے اوقات ٹھہرالیا ہی مصافحہ کرنے کو اور کوئی افراط و تفریط ٹھہراتے ہین اکثر تامل کرتے ہین سو بدعت مباحہ ہی۔ اسیطرح کا حکم ہی میت کے بعد فاتحہ کا کھانا دہم چہلم برسی وغیرہ ٹھہرا کر دن مقرر کرلیا ہی حالانکہ فاتحہ صدقہ ایصال ثواب کے واسطے کرنا سنّت ہی مدعی عیب چین لوگو نکو اعتراض کی جا ملتی ہے یہان تک کہ ایسے سنّت اور مستحب نیک کامون کو مکروہ وحرام کہدیتے ہین چنانچہ بزرگون کی نیاز کے کھانیکو بھی بعض جاہل وہابیہ حرام کہتے ہین کہ غیر کے نام سے یہہ نیاز کا کھانا پکارا گیا ہی انکے کہنے پر کچھ اعتبار نہین قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے جب دو مسلمان شخص ملاقات کرتے ہین اور ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہین وے دونون مغفرت پاتے ہین جدا ہونے کے اوّل۔ مصافحہ کرنا دونون اپنے ہاتون کو دوسرے کے دونون ہاتھون سے باہم ملانا اور ابھی تو ہمارے

ملک کا مصافحہ بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ سیدھا ہاتھ آپس مین ملاتے ہین ایسا
ٹھہرا ہی ابدع البدعات کہین تو بجا ہی لیکن از روی ادب کے کسی نے اپنا ہاتھ
مصافحہ کرنے کو دراز کیا تو لازمہ انسانیت ہی کہ ہم بھی اپنا ہاتھ دراز کرکے مصافحہ کرلین
اگر ثواب نہ ملا تو گناہ بھی کچھ نہین قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاہُ
الْمُسْلِمَ وَحَرَّکَ یَدَہٗ تَنَاثَرَتْ ذُنُوْبُہٗ یعنے جسنے مصافحہ کیا اپنے بھائی مسلمان سے
اور ہاتھ کو ہلایا تمام گناہ اسکے جھڑ جاتے ہین جیسے جھاڑ کے پتے جھڑتے ہین یہان سے
معلوم ہوا کہ اگر بزرگ عالم مشایخ سے مصافحہ کرین دست بوسہ لیوین بسبب تقاضای
ادب دونون ہاتھون سے اسکے ایک ہاتھ کو پکڑین اور اگر مساوی العمر والرتبہ مین تو
ایک ہاتھ سے بھی جیسا کہ رسم ہی مصافحہ کرین اور امیدوار ثواب کے رہین جایز ہی
معانقہ یعنے گلے ملنا عید کے روز تو حدیث شریف مین قدوم سفر سے آنے والے کا
معانقہ ثابت ہی یعنے کوئی سفر سے آیا ہی اسکو چھاتی سے لگانا گلے ملنا جایز ہی اور
شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ معانقہ درحال غیر قدوم از سفر نیز آمدہ است از برای
اظہار محبت وعنایت ابو یعلی سے روایت ہی اَنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہُمَا اِلَیْہِ الحدیث یعنے تحقیق امام
حسن رض اور امام حسین رض دوڑ کر سامنے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے
اُن دونون کو چھاتی سے لگایا اور پیار کیا اور پیشانی کے بوسے لیے الحاصل
برادران دینی باہم محبت دلی رکھکر جب ملین مصافحہ کرین یا عید کے روز معانقہ کرین
شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۲۸

سوال زیارت میّت کی تین دن کے بعد کرنا ہفتم وہم سی ام چہلم کے روز کھانا پکانا
جو لوگ میّت یا زیارت مین شامل ہوتے ہین انکو بلاکر کھلانا بدعت ہی یا نہین اور

ایسے رسوم آنحضرت کے زمانے مین یا صحابہ و تابعین کے زمانے مین نہ تھے تب بدعت ضلالہ ہوتے ہین یا نہین اور فعل بدعت کبھی مستحب یا حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہے یا نہین طرفین کی کتابین اور مباحثے دیکھکر اسکا جواب لکھینگے تو موجب احسان ہوگا اس زمانے کے علما اکثر اپنی سخن پروری جانب داری کے لحاظ سے صاف صاف ہمکو نہین سمجھاتے اور رسالے چھپے ہوئے طرفین کے ہمنے دیکھے حق بات دریافت نہین ہوئی ہے آپ کو تحفہ محمدیہ و تائید الحق و اظہار الحق وغیرہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور مباحثے و مناظرے مسایل مختلفہ مین کئے ہین اس لئے بڑا بھروسا اور اعتبار آپکے مسئلے پر ہم رکھتے ہین کیونکہ ۱۲۶۵ ہجری مین تحفہ محمدیہ چھپا ہوا ہمنے دیکھا تھا اور اسمین پانچ مولویون کا حال جونکہ مختر مہ سے اخراج پائے تھے بتفصیل مندرج ہے اور آپ انکے حالات سے خوب واقف ہین اسواسطے خالصاً مخلصاً عند اللہ اپنی مہر و دستخط سے جواب لکھنا ہین حیدر آباد دکن کو لیجاونگا وہان کے علماؤن کو دکھاؤنگا دو مہینے میری رخصت کے باقی ہین جلد لکھ بھیجئے جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً ربنا لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم معلوم ہووے کہ جمہور علما کے نزدیک اصل بدعت کے دو قسم ہین ایک بدعت ہدیٰ جسکو بدعت حسنہ کہتے ہین دوسری بدعت ضلالہ جسکو بدعت سیئہ بولتے ہین فصل الخطاب مین امام جزری سے منقول ہے قال الجزری فی النہایۃ البدعۃ بدعتان بدعۃ ھدی وبدعۃ ضلالۃ فما کان فی خلاف ما امر اللہ بہ ورسولہ فھو فی حیز الذم وما کان واقعا تحت عموم ما ندب اللہ الیہ وحض علیہ او رسولہ فھو فی حیز المدح یعنے کہا جزری نے نہایہ مین بدعت دو قسم پر ہے بدعت ہدیٰ اور بدعت ضلالہ جو خدا و رسول کے حکم سے خلاف ہے سو کام برائی مین داخل ہے اور جو داقع ہے عموماً تحت مین اس حکم کے جو اللہ نے

فرمایا اور مخصوص کیا یا اسکے رسول نے فرمایا اور مخصوص کیا سو وہ کام بھلائی ہین داخل ہی - حلال بھی ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی مگر انکے درمیان مشتبہات اشیا ایسے ہین کہ انکے لئے کوئی حکم بیان نہین ہوا الحکم اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اِبَاحَۃٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ سب اہل سنّت وجماعت کے نزدیک ہمہ اشیا جبتک حرام کا حکم نہ آوے اپنے اصلیت اباحت پر ہین لیکن بعض علماے اُن اشیا کو حرمت پر قرار دیا جبتک حلال کا حکم اُنکے لئے نہ آوے بعض علما نے اُن اشیا کو توقف مین رکھا نہ حلال نہ حرام ہین کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مخصوص البعض ہی اس حدیث کے سبب کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ - وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا غَیْرَ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ٥ جس نے اسلام مین طریقہ نیک نکالا اسکو اسکا ثواب ہی اور جو کوئی اس طریقہ نیک پر عمل کریگا اُسکا ثواب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کم نہوگا اور جس نے اسلام مین طریقہ بد نکالا اسکو اسکا عذاب ہی اور جو کوئی اس طریقہ بد پر عمل کریگا اُسکا عذاب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے عذاب مین سے کچھ کم نہوگا اور یہہ دوسری حدیث بھی اسی کے متعلق ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ جس نے نوایجاد کیا ہمارے اس دین مین جو کچھ کہ اس دین سے علاقہ نہین رکھتا ہی پس وہ رد ہی - سُنّت کا لفظ باعتبار معنی لغوی کے نیک وبد دونون کو شامل ہی کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عَامٌّ مُخَصَّصٌ لِبَعْضٍ اس معنی مین ہوئی کُلُّ بِدْعَۃٍ سَیِّئَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے جو بدعت سیّئہ ہی وہ ضلالت ہی اور جو بدعت حسنہ ہی وہ ہدایت ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی مَا اُحْدِثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّلَالَۃُ

وَمَا اُحْدِثَ مِنْ خَيْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ؛
جو فعل یا قول اب نکلا ہیا کہ مخالف ہوا کتاب سے یا سنّت سے یا اجماع سے یا اثر سے
سو وہ بدعت نیک محمود یعنے تعریف کے لایق ہے ـ اور مطلق بدعت پانچ قسم کی ہے
بالاتفاق ایمہ اربعہ جمہور علما کے نزدیک اوّل[۱] واجبہ جیسا کہ تصنیفات تفاسیر و شروح
احادیث و کلام اسانید کتاب و سنّت و تدوین کتب تصوف و اصول و فروع فقہیہ و
نحو و صرف و لغت و معانی و بیان اور جو کچھ دین میں اصلاح معاش و معاد کے لئے ضرور
ہے علم طب و حساب و منطق و علوم رسم الخط و اعراب و نقاط قرآن مجید و تعلیم و تعلّم علوم
شریف و تالیفات ردّ فرق مبتدعہ جیسے نئے سوالات نکلتے گئے ویسے نئے جوابات
بنانا بھی علما پر واجب ہوا دویم[۲] مستحبہ جیسا کہ بنائی مدارس و خانقاہ و مسافرخانہ و
دارالشّفا و سرور میلاد سرور انام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور تمام نیکی اور ثواب کے
کام جو قرون ثلاثہ میں نہ تھے سیوم[۳] مباحہ جیسا کہ مصافحہ نماز کے بعد اور توسع طعام
لذیذہ و ملابس فاخرہ و عمارات جمیلہ بشرطیکہ مال حلال سے ہوا اور رباعث فخر و نخوت
کا نہو اور استعمال غربال و زیادتی اسباب خانہ چہارم[۴] مکروہہ جیسا کہ آرایش
مساجد و مصاحف سونے روپے کے نقش و نگار سے اور تجمّل فروش و سواری وغیرہ
پنجم[۵] محرّمہ جیسا کہ مذاہب روافض و خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ و مرجیہ و
مجسمیہ وغیرہ اسراف کے کام تفصیل اسکی سفینۃ النجاۃ میں مرقوم ہے ـ روایت ہے
کہ تراویح کی نماز بیس رکعات روشنی و اہتمام کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب مزین
المسجد والمنبر والمحراب رضؓ کے عہد خلافت میں جاری ہوئی آپنے فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ
هٰذِهٖ یعنے یہہ کیا اچھی بدعت ہے اور حالانکہ آنحضرت نے چند روز پڑھی تھی وہ سنّت
ہے اور بحکم عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ یعنے تمکو میری سنت پر عمل
کرنا لازم ہے اسی طرح جو کام خلفاء الراشدین نے نکالا اسپر بھی سنّت کے جیسا عمل کرو

اس حدیث سے تو خلفای راشدین کے تمام افعال واقوال پر عمل کرنا سنّت ہوا جو نیا کام دین اسلام مین کسی نے ایجاد کیا اسکو شریعت کے قواعد اصول وفروع کے ساتھ ملا کر دیکھنا اور خوب تحقیق کرنا اگر وہ کام محمود ہی اصلاح معاش ومعاد مسلمین کے لایق ہی اسکو بدعت حسنہ کہنا خواہ واجبہ خواہ مستحبہ ہو اگر ثواب آخرت اسمین مترتب ہوتا ہی خواہ مباحہ ہووے جسمین نہ ثواب ہی نہ عذاب ہی لیکن اگر وہ کام محمود نہین بلکہ خلاف شرع مین حکم آیا ہی اسکو بدعت سیّئہ کہنا اگر بدی کم ہی تو مکروہ ہی اور اگر بدی زیادہ ہی تو محرّمہ ہی۔ معتزلہ کے علما نے حسن عقلی وقبح عقلی کا قاعدہ نکالا ہی بحکم خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا یعنے خدا نے تمھارے واسطے تمام اشیا پیدا کیا جو کچھہ زمین مین ہی بعضون نے لام کے معنے تملیک کے کئے ہین یعنے تمکو سب اشیا کا مالک خدا نے بنایا حسن عقلی جس شئی مین نظر آوے کھاؤ پیو اور قبح عقلی جس مین نظر آوے اُس سے پرہیز کرو یہان سے اصل ہر شئی مباح ہوئی جسکے لئے خدا ورسول کا حکم حرمت کا آیا ہی اس سے پرہیز کرنا فرض ہی اور جسکے لئے حکم حلّت کا وارد ہوا اسکا استعمال کرنا لیکن بعض اشیا کا کچھہ حکم معلوم نہوا وہ اباحت پر اصلی ہین بعض نے کہا اصل اشیا حرمت پر ہین اگرچہ ہمارے واسطے پیدا ہوئے جسکے لئے حلال کا حکم ہوا استعمال کرو نہین تو حرمت اصلی سمجھو بعض نے توقف اسی لئے کیا کہ اگر عقلاً جایز ہووے تو حلال سمجھو اور عقلاً جایز نہووے تو حرام سمجھو۔ تمام معتزلہ وغیرہ غیر مقلّد بن گئے عقل کے پیچھے پڑے نقل کو ترک کر دئے اعتراض نفسانی وتاویلات شیطانی بتلانے لگے بہتّر فرقے ہوگئے فرقہ نیچری بھی معتزلہ کا بال گوپال نکلا مقلدین ایمہ اربعہ اہل سنّت وجماعت ہین اصول عقاید مین متفّق فقط مسایل اجتہادیہ مین اختلاف کیا ہی۔ عقاید کا حکم ہی وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ نَفْعٌ لَهُمْ یعنے مسلمان جو زندہ ہین مردون کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہین اور انکو ثواب پہچانے کے واسطے صدقات

خیرات دیتے ہین سو مردون کو ان کامون سے نفع پہنچتا ہے - عقیدۂ آمالی مین ہے
وَ لِلّٰہِ دَعَوَاتٌ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ ؁ وَقَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعا فاتحہ
کرنے مین بڑی تاثیر ہے ولیکن اصحاب ضلال یعنے معتزلہ نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
ثواب دعا وصدقات کا مردون کو نہین پہنچتا ہے اسلئے در ہر دہ زیارت دہم چہلم
فاتحہ عرس اولیاؤن کا استمداد و زیارت قبور سے فیض حاصل کرنا غرض ان سب
باتون کا انکار کرتے ہین یہانتک کہ تقلید ائمہ اربعہ کی بھی چھوڑ دی شتر بے مہار بنے -
مولانا خلیل الرحمان رحؒ نے رسم الخیرات مین مرقوم فرمایا ہے اور عقلا و نقلا خوب ردّ یہ
وہابیہ لکھا ہے کہ بعضے وہابی لوگون نے میت کے دہم چہلم برسی کی فاتحہ تعین یوم کر کے
عمل مین لانا بدعت کہا ہے جب چاہین دعا وصدقات کا ثواب پہچانا جایز ہے ایسا
ظاہر کر کے روز ہشتم و پنجاہم کو فاتحہ میت کی کرنے لگے لوگون نے کہا یہہ تو زیادہ
بدعت بنی ہے آخر وہ بھی فاتحہ درود کرنا چھوڑ دیا مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود -
جب صدقہ اطعام فقرا و مساکین ثواب ہے جب کرو تب ثواب ہے کلّی بدون افراد
کے موجود نہین ہوسکتی اور فرد مخصّص کلّی کا وجود تعیین زمان و مکان اور وضع
کے مقتضی ہے پس جسوقت کہ تصدق خیرات میّت کے واسطے ثواب کے لئے کلی ہوا تو جتنے
صدقات بہ تعیین زمان و مکان و اوضاع مانند دہم بستم چہلم افراد اسکا کلی کے ٹھہرے
ثواب حسنات کا نتیجہ تصدیق کو پہنچا جب سلب مطلق فرد کا بدعت کے نام سے کرتے
ہو تو یہہ سلب مطلق اُس کلی کا ہوا جو صدقہ خیرات ایصال ثواب کے لئے شارع سے ثابت
ہے پھر کھُلے کھُلے کہدو کہ ایصال ثواب کا وجود نہین جو اصل مذہب معتزلہ و ملاحدہ
طبعیہ کا ہے فرد کلی کو مانع ہونا اصل کلی کی ممانعت ہو جاتی ہے فعل سنت کو بدعت ٹھہرا کر
تارک السنت مانع الخیر ہونا مبتدع کا کام ہے - اور یہہ جو سوال مین لکھا ہے کہ فعل بدعت
کبھی مستحب و حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہے -

بھائی یہہ تمھاری جہالت ہی غور کرو مثلاً ایک مسلمان شخص نے نماز ظہر جسکا وقت بارہ بجے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور تین چار بجے تک ختم ہو جاتا ہی دو بجے ہمیشہ پڑھنا تعیین کیا وہی فرد کلی تعیین زمان ومکان مین موجود ہوئی بدعت ضلالہ کیونکر ہو جائیگی اسی طرح ثواب صدقات جب کرو تب میت کو پہنچتا ہی پہلے اس اعتقاد کو ثابت کرلو اور جہالت چھوڑ دو اور ایصال ثواب کا ثبوت مسلمان کے دل کا اعتقاد ہی جسکے دل مین ترک تقلید وسوء اعتقاد کا مرض پیدا ہوا خدا اسکو دفع کرے اپ اچھی طرحسے تحفہ محمدیہ کو اور اسکی شرح جو عمدۃ العلما مولوی عبدالقدوس بنگلوری نے لکھی اور چھپوائی ہی غور سے مطالعہ کرو البتہ یہہ وسواس شیطانی دل سے دفع ہوجائیگا جواہر اخلاطی مین لکھا ہی اَلْاَحْکَامُ یَتَغَیَّرُ بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ یعنے احکام تغیر پاتے ہین زمان ومکان کے پھیر بدل ہونیسے جیساکہ جب پانی نملا تیمم قایم مقام وضو اور غسل کا ہو جاتا ہی جب آب آمد تیمم برخاست پانی کو دیکھنے سے تیمم شکست ہوتا ہی ہرگز آپ فلان و فلان کی بات مت سنو اور سنت وجماعت کے اعتقاد سے سرکشی مت کرو تم ہمارے شاگرد ہو دو حرف ہم سے سیکھے ہو اسلیئے رحم آتا ہی اگر فرصت چند روز کی ہی تو یہان اس خادم الشرع کے پاس تشریف لاؤ سب شبہہ وشکوک بحکم خدا دور ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالی وما علی الرسول الا البلاغ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؕ

استفتا ۲۹

سوال استاد علم ظاہری لکھنا پڑھنا سکھانیوالا اور پیرومرشد علم باطنی اذکار و اشغال تبلانیوالا ان دونون مین مرتبہ زیادہ کسکا ہی اکثر سادات پیرومرشد مُرید کرتے ہین لیکن علماؤ اسلئے انکے مرید کم ہوتے ہین عامی مسلمان اکثر مرید ہین جنکو شجرہ مرشدون کا پڑھتے بھی نہین آتا علما کا اعتقاد بے علم پیرون پرجتا نہین

کیونکہ وہ راگ سنتے ہیں اکثر لہو لعب میں مشغول رہتے ہیں تب عالم سید متقی شیخ کی طلب میں تمام عمر گذر جاتی ہی آخر بے پیرے دنیا سے چلے جاتے ہیں اس زمانے میں اس درد کا علاج کیا ہی عالم کے مرید ہونا اچھا ہی یا سادات جدّی پیرزادون کے اگرچہ بے علم ہون مرید ہونا اچھا ہی اسکا جواب باصواب جیسا آپ لکھو اس پر ہم عمل کرینگے خدا آپکو اجر دیوے

الجواب علم ظاہر بلکہ علم حیاکت وحجامت بے استاد نہیں ملتا ہی پھر علم باطن بغیر شیخ کامل کے کیونکر ہمدست ہوگا مولانا شاہ ولی اللہ رح انتباہ میں تاج الدین سنبھلی سے جو خلیفہ خواجہ باقی باللہ رح کے تھے نقل روایت کرتے ہیں قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْعَلِی الدَّقَّاق قُدِّسَ سِرُّہٗ شَجَرَۃُ الَّتِیْ تَنْبُتُ بِنَفْسِہَا لَاتُثْمِرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ يَكُوْنُ بِغَيْرِ لَذَّةٍ وَسُنَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى جَارِيَةٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَابُدَّ مِنَ السَّبَبِ فَلَمَّا اَنَّ التَّوَالُدَ وَالتَّنَاسُلَ الصُّوْرِيَّ لَايَحْصُلُ بِغَيْرِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ كَذٰلِكَ التَّوَالُدُ الْمَعْنَوِيُّ حُصُوْلُهٗ بِغَيْرِ الْمُرْشِدِ مُتَعَذِّرٌ وَقَالَ فِي الرِّسَالَةِ الْمَكِّيَّةِ مَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ فَالشَّيْطَانُ شَيْخُهٗ یعنے شیخ ابو علی دقاق فرماتے ہین جو درخت خود رو ہوتا ہی اسکو پھل نہیں اگر ہوا تو بے مزہ سُنَّۃُ اللہ اسطرح جاری ہی کہ ایک سبب سے دوسرا سبب پیدا ہوتا ہی اور مسبّب الاسباب خدا ہی جیسا کہ پیدایش ظاہری مان اور باپ سے بطریق توالد آدمی کی ہوتی ہی اسی طرح پیدایش باطنی بغیر مرشد ہادی راہ کے کیونکر حاصل ہو رسالہ مکیہ میں ہی جسکا کوئی پیر نہین اسکا پیر شیطان ہی سکندر ذوالقرنین اپنے والد سے زیادہ اپنے استاد کی خدمت وادب کرتا تھا پوچھا لوگون نے اسکا سبب کیا ہی اسنے جواب دیا کہ باپ نے مجھکو آسمان سے نیچے زمین پر لایا یعنے باعث وجود جسمانی ہوا اور استاد نے مجھکو زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے قوت روحانی بنایا عقل وادب سکھایا **ابیات** ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد * ہیچ آہن خود بخود تیزی نشد * مولوی ہرگز نشد مُلّای روم * تا غلام شمس تبریزی نشد *

امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں لکھتے ہیں كَمَا اَعْطَى اللّٰهُ الْكَرَامَاتِ
لِلْاَوْلِيَاءِ الَّتِيْ هِيَ فَرْعُ الْمُعْجِزَاتِ فَلَا بِدْعَ اَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْعِبَارَاتِ مَا يَعْجِزُ عَنْ
فَهْمِهٖ فُحُوْلُ الْعُلَمَاءِ وَكَانَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ الْمَخْزُوْمِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ
لِاَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْاِنْكَارُ عَلَى الصُّوْفِيَّةِ اِلَّا اَنْ سَلَكَ طَرِيْقَهُمْ وَرَاٰى اَفْعَالَهُمْ
وَاَقْوَالَهُمْ مُخَالِفَةً لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَمَّا بِالْاِشَاعَةِ عَنْهُمْ فَلَا يَجُوْزُ الْاِنْكَارُ عَلَيْهِمْ
وَلَا سَبُّهُمْ ۔ه جیساکہ خدا تعالی نے اولیاؤں کو کرامات دیا ہی جو فرع ہی معجزات نبی کی
اسی طرح انکو تصنیف عبارات میں طاقت دیا ہی کہ بڑے علما اسکو سمجھہ نہیں سکتے اور
شیخ الاسلام المخزومی فرماتے ہیں کہ کسی عالم کو جایز نہیں کہ انکار حضرات صوفیہ کا کرے
مگر جبکہ انکا رستہ پیروی کا چلے اور افعال و اقوال انکے خلاف کتاب و سنت کے دیکھے
لیکن فقط سنی سنائی انکے قول کا انکار کرنا اور اپنی نافہمی سے برا کہنا بیجا ہے شیخ عز الدین
بن عبد السلام فرماتے ہیں مَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّ اَهْلَ الطَّرِيْقِ قَعَدُوْا عَلٰى قَوَاعِدِ الشَّرِيْعَةِ
دُوْنَ غَيْرِهِمْ مَا يَقَعُ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا يَقَعُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ
عَلٰى يَدِ اَحَدٍ وَلَوْ بَلَغَ فِي الْعِلْمِ مَا بَلَغَ فَاِنَّ عُلُوْمَ هٰؤُلَاءِ فَوْقَ عُلُوْمِ اَهْلِ النَّظَرِ ۔
کیا تمکو معلوم ہوتا ہی تحقیق اہل طریق قواعد شریعت کو تھامے ہوئے بیٹھے ہیں قوت باطنی سے
ایسا درجہ کسی کا نہیں جو کرامات و خرق عادات ان سے ظاہر ہوئے ویسے کسی عالم ظاہری
سے وجود میں نہیں آئے اگرچہ مدارج علوم سے کمال کو پہنچے ہیں پس تحقیق علوم اہل طریق
کا فوقیت رکھتا ہی اہل نظر کے علوم پر امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہی مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ
نَصِيْبٌ عَنْ عِلْمِ الْقَوْمِ يُخَافُ عَلَيْهِ سُوْءُ الْخَاتِمَةِ وَاَدْنٰى نَصِيْبٍ مِنْهُ التَّصْدِيْقُ
وَالتَّسْلِيْمُ لِاَهْلِهٖ یعنے جسکو حصہ نہیں ملا اہل طریقت کے علم سے تو خوف کیا جاتا ہی
کہ اسکا خاتمہ بد ہووے اور ادنی حصہ اہل طریق کے علم کا یہہ ہی کہ انکی تصدیق کرے اور
انکا کہنا قبول رکھے **بیت** میازار و مرنج وز ہیچ چیزیرا مشو منکر کہ ہر مورے سلیمانست و ہر عفریت عنقا ہے

صاحب تنبیہ الضالین نے لکھا ہی کہ شرع محمدی مین تو متفق علیہ مسئلہ ہی کہ کسی مسلمان کیطرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا بغیر پائے دلیل قطعی کے حرام ہی تکفیر کا تو کیا ذکر وہ تو ایک نہایت دشوار مقدمہ ہی کہ تکفیر ادنیٰ مؤمن کی کرنا کفر ہی چہ جای علمائے باعمل قاطع شرک و بدعت کی خصوص سادات جلیل القدر کی کہ اجزا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہین اشد کفر ہوگا کیونکہ اولاد بتول رضی اللہ عنہا بحکم آیت تطہیر مانند اہل بدر کے مغفور ہین چنانچہ ابن حجر مکی شافعی نے صواعق محرقہ مین یہ حدیث شریف لکھی ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ فَلِاحْدیٰ ثَلٰثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَاِمَّا وَلَدُ الزِّنَا وَاِمَّا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ فِیْ غَیْرِ طُہْرٍ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص کہ میری آل کا حق نہ پہچانا سو ان تین وجہون سے ایک وجہ ہی یا وہ منافق ہی یا ولد الزنا ہی یا اس کی ماکو حیض کے وقت حمل رہا ہی۔ صاحب صراط المستقیم لکھتا ہی کہ ہر مسلمان را از دو چیز پرہیز و اجتناب واجب است اوّل کبر یعنے تکبّر کردن کہ آدمی خود را بہتر و بلند تر داند و مدام تعلّی و بزرگی خود جوید چہ این خصلت قبیح انسان را بکفر میرساند ازین جہت اقبح است از دیگر اعمال و خصایل در حدیث شریف است لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ یعنے نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی کہ جسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر ایمان سے ہی اور نہین داخل ہوگا جنت مین کوئی کہ جسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر تکبّر سے ہی دوم افساد و خرابی انداختن درمیان جماعتی از مسلمین و این مراتب بسیار دارد۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوہ کے بعضے رسایل مین حضرات طریقہ چشت اہل بہشت پر سماع کے باب مین اسکی حرمت ثابت کرکے بہت طعن و تشنیع کی ہی کہ اکثر مشایخ قادریہ راگ سے پرہیز رکھتے ہین مگر طریقہ چشتیہ دا ابوالعلائیہ مین بشروط

زمان و مکان واخوان وغیرہ کے جایز کیا ہی لیکن تعصّب کی نظر سے نہ دیکھنا بلکہ دلایل طرفین کو ملحوظ کرنا اور شریعت کے سب احکام کو غور سے پڑھنا اتنا علم ہر مسلمان و مرید وشاگرد نے حاصل کرنا کہ حق و باطل کی تمیز ہووے اور استاد و پیر و مرشد سمجھ بوجھکر کرے اور پیر و مرشد کو بھی علم شریعت اوّل لازم ہی تا مریدون کو گمراہی کے راستے سے از روی نصیحت وارشاد بچاوے اور ہدایت کرے عقاید حقّہ و پیروی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی اور انصاف پر یقین لاوے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی محدث نے مدارج النبوہ کے باب دہم مین سماع کے باب مین خوب بیان کیا ہی چنانچہ صاحب فصل الخطاب لکھتے ہین بدانکہ در سماع سہ قول را یعنے حرمت وکراہت واباحت درانجا ذکر کردہ است و دلایل ہر مذہب را بیان نمودہ و ترجیح کرد مذہب اباحت را چنانکہ مدعای صاحب کتاب ست وجواب داد از استدلالات و تمسّکات حرمت وکراہت و اطناب کرد در مذہب اثبات اباحت و ثابت نمود آنرا بکتاب و سنّت واجماع و قیاس و نیز در روی می نگارد مقصود کاتب الحروف از نقل اقاویل اباحت آنست کہ تا معلوم شود کہ مسئلہ مختلف فیہ است جزم کردن بیک جانب و ترجیح آن و تعصّب نمودن دران مناسب نیست اگر بکی را صلاح وقت دران نماید کہ توقف کند و ملاحظہ و احتیاط نماید و در ورطۂ خلاف و نزاع نیفتد واحتیاط و تقوی و عزیمت ورخصت را دران اندیشد مبارک باد اما باید کہ زبان قال و حال از طعن و تشنیع بزرگان دین واہل طریق الیقین نگاہدارد بیت صحبت عافیتم گرچہ خوش افتاد ای دل جانب عشق عزیز است فرو مگذارش ؛ و قایلان اباحت واہل طریقت را نیز مناسب نیست کہ تعصّب ورزیدہ منکر اقوال علما شوند راہ فتوی و راہ تقوی ہر دو را بسلامت نگاہ باید داشت شیخ مصلح الدّین سعدی رحمۃ اللہ علیہ شہاب الدّین سہروردی کے مرید تھے انصافاً فرمایا ہی **ابیات** بگویم سماع ای برادر کہ چیست ؛

مگر مستمع را بدانم کہ کیست ✦ اگر مرد لہو ہست و بازی و لاغ ✦ قوی تر شود دیو اندر دماغ ✦
وگر سوی معنی بود طیر او ✦ فرشتہ فرو ماند از سیر او ✦ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ✦
بآواز دولاب مستی کنند ✦ اور اکثر مسلمان جو سادات پیرزادون کے خاندان کو دیکھکر
انکے مُرید ہوتے ہین خواہ وہ شجرۂ خلفائیہ یا شجرۂ جدّیہ رکھتے ہون اور عالم کے مرید نہین
ہوتے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ عالم کو استاد کے درجہ پر سمجھتے ہین کہ اہل شریعت ہین
اور سادات کو پیر و مرشد کے درجہ جانتے ہین کہ اہل طریقت ہین بحکم حدیث شریف
كُلُّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا حَسَبِي وَنَسَبِي یعنے تمام حسب
ونسب قطع ہوجاوینگے قیامت کے روز مگر میرا حسب ونسب قایم رہیگا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي
یعنے مین چھوڑ جاتا ہون تم مین دو بڑی بھاری چیزین ایک قرآن شریف اور دوسری
میری آل جب تک ان دونون کی پیروی کروگے خدا کے غضب سے محفوظ رہوگے
اور یہہ دونون چیزین تمکو کل قیامت کے روز رسول اللہ کے نزدیک پہنچاوینگی۔
مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ اَوْ تَشَبَّثَ بِهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهَا هَلَكَ یعنے میری اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کے جیسی ہی انکا دامن
پکڑا جسنے وہ نجات پایا اور خلاف کیا جسنے انھون سے وہ ہلاک ہوا۔ صاحب
صواعق محرقہ ابن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول کے مناقب مین
ستّر احادیث صحیحہ جمع کئے ہین زیادہ تحقیق منظور ہووے اس کتاب مین دیکھ لیوین
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِجَاهِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؁

استفتا ۳۰

سوال ہمارے خاندیس کے تمام ملک کا رواج ہی کہ میت کے بعد تین روز تک

اس میت کے خویش و اقارب اپنے گھرون سے کھچڑی پکوا کر لاتے ہین اسکو بھاتی یا بھاجی کہتے ہین اور گوشت نہین پکاتے ہین زیارت کے بعد ہفتم دہم چہلم برسی کا کھانا اہل میت پکاتے ہین اور ہر سال برسی کرتے ہین اور عرس بزرگون کا انکے وفات کے روز بھی کرتے ہین اسکو نیاز کا کھانا کہتے ہین جیسے عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز ربیع الاول کی بارہوین کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز ربیع الثانی کی گیارہوین کو حضرت غوث الاعظم کی نیاز وغیرہ ہر سال روز معین پر کرتے ہین ایک شخص کہتا ہی کہ یہہ شرک ہی اور طعام پر ہاتھہ بلند کرکے فاتحہ درود پڑھنے سے وہ طعام حرام ہوجاتا ہی الغرض ان تمام کامون کو شرک اور کفر و حرام کہتے ہین ایسے شخصون کا کہنا صحیح ہی یا غلط ہی موافق مذہب اہل سنت وجماعت کے کتب دین کے حوالے داخلے سے لکھدیجیا آپ کو بڑا ثواب واجر ملیگا ؛

الجواب میت کے بعد گھر والون کے یا فقرا کے واسطے خویشون کا لایا ہوا جو کھانا کھچڑی یا گوشت وغیرہ ہو سو جایز ہی صدقات مین داخل ہی ہاتھہ بلند کرکے دعا کرنا فاتحہ درود پڑھنا مساکین ومحتاج کو بھی اسمین سے کھلانا جایز ہی اہل مصیبت کے گھر کا کھانا تین روز تک اہل تقوی کے نزدیک مکروہ ہی مولانا شاہ عبد الحق دہلوی نے مجمع البحار سے شرح مشکوٰۃ مین نقل کی ہی کہ ضیافت کا کھانا چند انواع کا ہی اوّل ولیمہ جو نکاح کے بعد عروس کے گھر لانے کی خوشی کا ہوتا ہی سو سنت ہی دوّیم عقیقہ مسنونہ کہ فرزند کے سات روز تولد کے بعد ابن کے لیئے دو بکریان اور بنت کے واسطے ایک بکری بچے کے سر کے بال مونڈنے کے وقت ذبح کرتے ہین سیوم طعام خُرس اسکو کہتے ہین کہ جب بچہ تولد ہوتا ہی اور خویش قوم کی عورت مرد جمع ہوتے ہین انکے لیئے ضیافت ہوتی ہی سو مستحب ہی چہارم طعام اِعذار کہ جس روز بچے کی ختنہ کرتے ہین اور اقارب کے واسطے ضیافت ہوتی

ہی پنجم وکیرہ کہ جب نیا گھر کا پایہ ڈالتے ہین اور خویش قوم معارون کو کھانا اس روز
کھلاتے ہین ششم نقیعہ جو طعام کہ قدوم مسافر کے لیئے ہوتا ہی اور نقع بمعنی غبار
کے ہین ہفتم طعام ضمیمہ جو اہل مصیبت کے واسطے کہ میت ہوئی جس گھر بین وہان غسال
نباش مساکین وغیرہ کے لیئے ہوتا ہی ہشتم طعام تسمیہ خوانی یعنے بسم اللہ یا کتب
کے نام سے مشہور ہی نہم مأدبہ جو طعام کہ بے سبب متعارف ضیافت کے لیئے
ہوتا ہی یہہ انواع مستحب لکھتے ہین دہم بزرگون کی نیاز کا کھانا یہہ بھی صدقات
مبرات ثواب پہنچانے کی نیت سے ہوتا ہی سو بھی مستحب بین داخل ہی چنانچہ نیاز محرم
و ربیع الاول مولد کا کھانا گیارہوین کا طعام عرس اولیا کا طعام سب تبرک ہی و
جایز ہی نام الگ الگ ہونے سے یا قبل از طعام ہاتھ بلند کرکے فاتحہ پڑھنے سے
کچھہ حرام نہین ہوتا ہی کیونکہ طعام دستر خوان پر رکھا گیا کھانیکے اوّل فاتحہ دیوین سو
دعای قبول صدقات اموات کے حق بین ہی اور کھانے کے بعد جو فاتحہ دیوین سو
دعای شکرانہ طعام ہی سب طرح سے جایز ہی ۵ مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرس کی باب بین استفتا پوچھا گیا تھا اور آپنے جواب
لکھا تھا اسکی نقل بعینہ کتاب تصحیح المسایل صفحہ ۲۵۸ بین سے ذیل بین مرقوم ہوئی

سوال تعین وتقرر یک روز بعد سال بنا بر زیارت قبور بزرگان جایز
ہی یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کردہ بر سہ صورت
است اوّل آنکہ یکروز معین کردہ یک دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردمان کثیر بر
قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت است و
در تفسیر در منثور آمدہ کہ سر سال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مقابر می رفتند و
دعای مغفرت اہل قبور می نمودند اینقدر مستحب است دوم اینکہ بہیئت اجتماعیہ
مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و دعا و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم

درمیان حاضران نماید این قسم معمول در زمانہ آنحضرت وخلفای راشدین نبود اگر کسی
اینطور بکند باک نیست بلکہ دراین قسم فائدہ احیا واموات را حاصل است سیوم
اینکہ مردمان جمع شدہ یکروز معین کردہ با لباس فاخرہ ورقص ومزامیر بدتر کسی
می آیند وممنوعات شرعیہ و بدعات میکنند حرام است اما اصل عرس وفاتحہ بدعت نیست
ملخصًا - اوراسی طرح مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی سے بھی پوچھا گیا
تھا کہ روز معین کرکے ہر سال اسی وفات کے روز عرس کی نیاز فاتحہ کرنا کیا ہے انھوں
نے بھی اپنے جواب میں صاف لکھا ہے چنانچہ زمان اگرچہ سیال غیر قار است اما آنچہ
بآن تقدیر کردہ می شود زمان را از شب وروز وماہ وسال اینہا راشرعًا وعرفًا دورہ
مقرر است چون یک دورہ تمام می شود باز از سر شروع می شود وبہمین حساب رمضان
بشہر صوم وذیحجہ بشہر حج وہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد با نظیر او دادہ می شود
وآن جایز است - استفتاء عربی از کتاب ماثبت بالسنہ فی الایام والسنہ تصنیف
مولانا شاہ عبدالحق دہلوی درجواز یازدہم ربیع الثانی فاتحہ غوث الاعظم سیدنا و
مرشدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ **اِسْتَفْتِنَا هَلْ لِهٰذَا الْعُرْفِ الَّذِیْ**
شَاعَ فِیْ دِیَارِنَا فِیْ حِفْظِ اَعْرَاسِ الْمَشَایِخِ فِیْ اَیَّامِ وَفَاتِهِمْ اَصْلٌ فَاِنْ کَانَ
عِنْدَكَ عِلْمٌ بِذٰلِكَ فَاذْكُرْهُ - قُلْتُ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ شَیْخَنَا الْاِمَامَ
عَبْدُ الْوَهَّابِ الْمُتَّقِیُّ الْمَکِّیِّ فَاَجَابَ بِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُرُقِ الْمَشَایِخِ وَعَادَاتِهِمْ وَلَهُمْ
فِیْ ذٰلِكَ نِیَّاتٌ قُلْتُ کَیْفَ تَعْیِیْنُ ذٰلِكَ الْیَوْمِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَیَّامِ فَقَالَ الضِّیَافَةُ
مَسْنُوْنَةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ فَاقْطَعُوا النَّظَرَ عَنْ تَعْیِیْنِ الْیَوْمِ وَلَهُ نَظَایِرُ کَمُصَافَحَةِ
بَعْضِ الْمَشَایِخِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَکَالْاِکْتِحَالِ یَوْمَ عَاشُوْرَا فَاِنَّهُ سُنَّةٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ
وَبِدْعَةٌ مِنْ جِهَةِ الْمَخْصُوْصِیَّةِ ثُمَّ قَالَ وَذَکَرَ بَعْضُ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِنْ مَشَایِخِ الْمَغْرِبِ
اَنَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ وَصَلُوْا اِلٰى جَنَابِ الْعِزَّةِ وَحَظَایِرِ الْقُدُسِ یُرْجٰى فِیْهِ مِنَ الْخَیْرَاتِ

وَالْبَرَكَةِ وَالنُّورَانِيَّةِ اَكْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ ثُمَّ اَطْرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَنِ السَّلَفِ شَيْئٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ مُسْتَحْسِنَاتِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتهى استفتا کیا فرماتے ہیں اس باب میں کہ جو ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ مشایخ بزرگ جس روز وفات پائے ہیں اسی روز کو یاد رکھکر اُنکا عرس وفاتحہ کا دن مقرر تعئین کرتے ہیں اس باب میں کچھ اصل شریعت میں ہے یا نہیں اگر آپ کو اس کا علم پہنچا ہی تو بیان کیجئے۔ شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں جواب میں کہ میں نے یہہ مسئلہ میرے استاد و مرشد حضرت عبدالوہاب متقی المکی سے پوچھا اُنھوں نے فرمایا کہ یہہ مشائخین کا طریقہ اور انکی عادت ہی اور انکو اس باب میں کئی قسم کی نیّات ہی تب میں نے عرض کی کہ اسی روز وفات کی تعئین کرنا اور دوسرے دنوں میں عرس و فاتحہ نکرنا اسکا کیا باعث ہی حضرت نے فرمایا ضیافت کرنا سنّت علی الاطلاق ہی قطع نظر اس سے تعئین یوم کرتے ہیں اسکی نظیر شرع شریف میں جیسا کہ مصافحہ سنّت علی الاطلاق ہی اور بعض مشائخین نماز کے بعد کرتے ہیں سرمہ پہنا سنّت علی الاطلاق ہی عاشورہ کے روز پہنتے ہیں تو سنّت مطلق ہی اور خصوصیت بدعت ہی پھر فرمایا حضرت نے اکہ ذکر کیا ہی بعضے مشائخین نے بلاد مغرب کے کہ جس روز ولی اللہ کا وصال ہوتا ہی جناب حق عزّ وجل کے حضور حظائر مقدس میں تو امیدواری کی گئی ہی خیرات و برکات سے کہ اُس روز کی نورانیت اور دنوں سے اکثر زیادہ حاصل ہوتی ہی پھر حضرت نے دیر تک سر جھکایا بعد فرمایا کہ یہہ امر زمان سلف میں نہ تھا اس طرح پر ولیکن متاخرین علما و مشائخ نے استحسان کہا ہی واللّٰہ اعلم فصل الخطاب میں لکھا ہی کہ تعئین صدقہ سالیانہ میں اختلاف ہی بعضی ائمہ علما سند حدیث لاتے ہیں اَنَّهُ يَأْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ یعنے آتے تھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم شہیدوں کے قبروں کے نزدیک زیارت کو ہر سال کے سر پر تعئین صدقہ سالیانہ یعنے عرس و برسی کی فاتحہ اس سے ثابت ہوتی ہی اور ابن جبیر سے

یہہ حدیث منقول ہی اسکے دو معنے ہین کہ ہر سال اول محرّم کو آپ زیارت قبور کو جاتے تھے اور دوسرے معنے یہہ ہین کہ اول سال از موت مقبور یعنے جس تاریخ و مہینے مین وہ شہید ہوئے تھے ہر سال اس تاریخ و مہینے مین جاتے تھے بعضون نے اس اجمال کے باعث ضعیف کہا ہی کہ معلوم نہین معنی اولی مراد ہی یا معنے دویم بعض علما نے معنی دویم کو ترجیح دیا ہی لیکن فضایل اعمال کے واسطے ضعیف حدیث پر بھی عمل کرنا معتبر ہی علما کے نزدیک چنانچہ شرح سفر السعادۃ مین مذکور ہی۔ زاد الآخرت مین کنز العباد سے نقل کیا ہی کہ فتنہ قبر برای مؤمن ہفت روز است و برای منافق چہل روز پس اولیای میّت را باید کہ بنیّت تبلیغ ثواب پیوستہ تا چہل روز از رحلت برای او صدقہ دہند اگر استطاعت دارند والّا ہفت روز و گرنہ سہ روز۔ اہل مصیبت را اتخاذ طعام برای فقرا تا سہ روز و خوردن ایشان ازان مکروہ نیست اتّاتیب طعام برای اقربا و اغنیاء و خوردن ایشان آن را تا سہ روز ایام مصیبت مکروہ است و بعد انقضای سہ روز عام ازین کہ برای ارواح موتیٰ باشد یا بر سبیل ضیافت غنی و فقیر را خوردن جایزست کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان فرستادہ شود مکروہ نبود چرا کہ صدقات کہ برای فاتحہ اموات باشد فقرا را خورانیدن ثواب بیشترست ازانکہ اغنیاء را خورانیدن۔

فائدہ حقوق اربعہ میت کے مال متروکہ پر لازم آتے ہین اوّل تجہیز و تکفین کا خرچ بغیر اسراف کے بلا تبذیر و تقتیر یعنے افراط و تفریط نکرنا چاہئے بعضون نے لکھا ہی کہ سفید پارچہ جو جمعہ کے روز وہ شخص استعمال کرتا تھا وہ بہ کپڑا کفن مین کفایت کرتا ہی دوسرا حق ادای قرض واجب ہی تا میت گرفتاری سے عذاب کے خلاص ہووے تیسرا حق وصیت جو کیا ہو اسکو جاری کرنا ثلث اموال مین سے چوتھا حق وارثون کا ہی موافق فرایض اللہ کے تقسیم کر دینا چاہئے اب اگر میت کے مال سے کھانا پکاوین زیارت دہم چہلم وغیرہ مین خرچ کرین تو وارثون کی رضامندی پر موقوف ہی اگر کوئی چھوٹے نابالغ وارث ہین تو انکا حق تلف کرنا جایز نہین اگر کوئی وارث بالغ عاقل ہی اُسنے اپنے اختیار سے خرچ کیا بعد

نابالغ وارث جب بالغ ہووین اور دعویٰ کرین تو شرعاً مقبول ہی جسنے اپنے اختیار سے
خرچ کیا ہو اسکے حصّے مین سے وضع کرینگے معلوم ہوا کہ یہہ رسم بدعت مذموم ہی کہ قرض
کرکے میت کے پیچھے خرچ کرتے ہین اور غریب نابالغون کا ورثہ تلف ہوتا ہی بلکہ
ادائی دین مین فاتحہ وضیافت کے املاک جاتی رہتی ہی اور برادری کا رسم پورا
کرنے کے سبب شرع کا عصیان سر پر پڑتا ہی اس سبب سے دہم چہلم وغیرہ رسوم اقربا
ادا کرنے مین کراہیت بلکہ گناہ ہوتا ہی اگر وارث سب عاقل بالغ ہین اور اپنی رضامندی
سے مال میت تمام صدقے مین خیرات مین خرچ کردین تو شرع کی ممانعت نہین ہی
یا جو وارث تونگر ہین انھون نے اپنے حصّے مین سے خرچ کردیا اور جو وارث غریب
ہین انکو پورا حصّہ انکا دینا بھی جایز اسکو تبرّع اور تطوّع کہتے ہین ۵ کتاب کشف الغطا
مین فتاوی غرایب سے منقول ہی کہ ارواح مومنین می آیند خانہای خود را در جمعہ و روز
عید و روز عاشورا و شب برات پس استادہ می شوند بیرون خانہای خود وندا
میکند ہر یکی ازان بآواز اندوہگین ای اہل من و اولادمن و نزدیکان من مہربانی کنید
بر ما بصدقہ و یاد کنید و فراموش نہ کنید و رحم کنید ما را در غربت ما درین قبر تنگ
و بند محکم و سختی مدید و احتیاج شدید و تحقیق بود این مال کہ حالا در دست شما است
در زمان پیشین در دست ما شما میخورید و می پوشید و ما حساب و عذاب کردہ می شویم
اگر صرف می کردیم ما آنرا در طاعت خدا تا سوال کردہ نمی شدیم ما ازان پس اگر رحم نمیکنند
بصدقہ برمیگردد ہر یکی ازان ہا گریان و غمناک و ندا میکند ہر واحد بآواز اندوہ خداوندا
محروم گردان ایشان را از رحمت خود چنانکہ محروم کردند ایشان ما را از صدقہ و دعا
انتہی۔ فصل الخطاب مین مولانا شاہ عبدالعزیز کے فتوے سے منقول ہی کہ
طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین رضی اللہ عنہما میکنند و بران فاتحہ و قل و درود
می خوانند تبرّک می شود و خوردن آن بسیار خوب است لیکن بسبب بیرون آن طعام

پیش تعزیہ ها ونهادن آن تمام شب بلکہ پیشی قبور حقیقتا شبیہہ بکفار ست پس ازین جہت کراہیت پیدا میکند واللہ اعلم بالصّواب۔ اس زمانے مین اور اس ملک مین " جو کچھ فاتحہ و درود ہوتا ہے اور عبادت بدنی و مالی اموات کے حق مین بحکم شرع شریف بجالاتے ہین بہت غنیمت ثواب ہے بدعات و مکروہات جو مخالف شرع شریف صریحا ہین اُن سے بچنا جہانتک ہوسکے نہایت ضرور ہے خصوصًا کھانے پینے مین احتیاط کرنا چاہیئے اگر حرام شی معدے مین گئی اسکا خون بنا اعضا مین پھیلا اس سے اعمال بد ظاہر ہووینگے اور اگر حلال پاک طعام شکم مین آیا اسکی تاثیر سے اعمال نیک ظاہر ہووینگے واللہ اعلم ۵

استفتا ۳۱

سوال نذر نیاز اور منّت اولیاؤن کی کرنا کہ اگر مجھے خدا کوئی بیٹا دیوے تو سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا حضرت غوث الاعظم کی فاتحہ کرونگا جایز ہے یا نہین اگر کسی بزرگ ولی کی قبر کے پاس جاکر ایسا کہے کہ فلانا کام میرا ہوجاوے تو سو روپیہ اس ولی کی قبر کے پاس کے فقیر کو دونگا یا اتنی شیرینی نیاز کرونگا جب مراد خدا نے برلایا تو جو نذر کیا اسکو پورا کرنا لازم ہے یا نہین اور اگر پورا نکیا تو کچھ کفارہ دینا ہوگا یا نہین۔ اور نذر مخلوق کی کرنا عند الشرع جایز ہے یا نہین اور جو نقد و جنس قبر ولی پر جمع ہوتی ہے وہ حق اولاد مقبورہ کا ہے یا مجاور و خدام کا اور حکم میراث فرایض اسمین جاری ہوگا یا حکم وقف کا مفصّل بیان کرنا ۵

الجواب اصل نذر اللہ کے واسطے ہے خاص مخلوق کے لئے حرام ہے چنانچہ فتاوی الخیریہ مین مرقوم ہے اَجْمَعُوْا عَلٰی حُرْمَةِ نَذْرِ الْمَخْلُوْقِ لِاَنَّ النَّذْرَ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَایَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ یعنے سب علما اہل سنّت و جماعت متفق ہین کہ نذر مخلوق کے لئے حرام ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت کرنا جایز

نہیں - نذر کے شرعی معنے یہ ہیں کہ مباح چیز کو خود پر واجب کرلینا جیسا کہ اللہ کے واسطے
تین روزے رکھونگا یا سو مسکین کو کھانا کھلاونگا یا پانچ من طعام فاتحہ غوث الاعظم
کی نیاز یا فلان ولی کی فاتحہ فقیروں کو کھلاونگا اسکا ثواب انکی روح کو بخشونگا اگر فلان کام میرا
حسب دلخواہ خدا کردیوے جب کام ہوا مراد برآئی وفا کرنا شرط کا واجب ہوگیا اگر ادا نکیا
گناہگار ہوگا کفارہ یمین ادا کرنا لازم پڑیگا یعنے قسم کھایا ایک چیز کے کرنے پر ادا نکیا
تو کفارہ لازم پڑیگا اور یمین کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑا
دینا یا تین روزے رکھنا تب کفارہ ادا ہوگا بحکم لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ گناہ
کے کام کی نذر کیا تو اسکی شرط بجالانا واجب نہیں ہوتا ہے - اگر نذر کیا ولی کی کہ تم یہ
مراد میری دلواوو یا دعا کرو تو اتنی نیاز تمھاری کرونگا اسمیں اختلاف ہے اگر مستقل
حاجت روا اس ولی کو سمجھا ہے تو شرک ہے اور نذر باطل ہے اور مستقل نہ سمجھا
تو مصرف اس نذر کا فقرا جو اسکی قبر کے پاس مجاور ہیں انکو دینے کی نیت کیا ہے تو
جایز ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے اَلنَّذْرُ الَّذِيْ يَقَعُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَوَامِ
بِاَنْ يَّاْتِيَ اِلٰى قَبْرِ بَعْضِ الصُّلَحَاءِ وَيَرْفَعُ سِتْرَهٗ قَائِلًا يَا سَيِّدِيْ فُلَانُ اِنْ قُضِيَتْ
حَاجَتِيْ فَلَكَ مِنِّيْ مِنَ الذَّهَبِ مَثَلًا كَذَا بَاطِلٌ اِجْمَاعًا نَعَمْ لَوْ قَالَ يَا اللّٰهُ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِيْ اَوْ نَحْوِهٖ اَنْ اُطْعِمَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْ بِبَابِ
السَّيِّدَةِ نَفِيْسَةَ اَوْ نَحْوِهَا اَوْ اَشْتَرِيَ حَصِيْرًا لِمَسْجِدِهَا اَوْ زَيْتًا لِوُقُوْدِهَا
اَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَايِرِهَا مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ نَفْعُ الْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى
وَذِكْرُ الشَّيْخِ اِنَّمَا هُوَ مَحَلُّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّيْهِ يَجُوْزُ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ صَرْفُهٗ اِلَّا اِلَى
الْفُقَرَاءِ وَلَا اِلٰى ذِيْ عِلْمٍ بِعِلْمِهٖ وَلَا لِحَاضِرِي الشَّيْخِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَاحِدًا مِنَ الْفُقَرَاءِ
وَاِذَا عُرِفَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَنَحْوِهَا وَيُنْقَلُ اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ
تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِصَرْفِهَا لِفُقَرَاءِ الْاَحْيَاءِ قَوْلًا وَاحِدًا

وقد ابتلی الناس بذلک انتہی شرح جو نذر اکثر عوام لوگ کرتے ہین اور بعضی صالحین کی قبر کے نزدیک آتے ہین اور غلاف قبر کا اٹھاتے ہین اور منت مانتے ہین اسطرح کہکر ای سید پیر فلان اگر یہہ میری حاجت روا ہو ویگی تو تمھارے واسطے اتنا سونا مثلاً مین دونگا یا اتنے روپئے نذرانہ کرونگا سو باطل ہی سبھو نکے نزدیک مگرہان اگر اب کہا ای اللہ مین نذر کرتا ہون تیرے واسطے کہ اگر یہہ مریض شفا پا وے یا تو میری حاجت روا کر دے تب مین اتنا طعام فقیرون کو جو سیدہ نفیسہ کی درگاہ مین رہتے ہین کھلاؤنگا یا اتنی نیاز فلان ولی کی کرونگا یا فلان مسجد مین حصیر بچھوا دونگا یا روشنی مسجد کیواسطے اتنا تیل بھیجونگا یا اتنا روپیہ جو فلان درگاہ کے خادم مجاور فقرا ہین انکو دونگا یا اسی طرح جو چیز کہ جس مین فقیرون کو نفع پہنچتا ہی سو ایسی نذر نیاز جایز ہی کیونکہ یہہ نذر اللہ کے واسطے خاص ہوئی ہی اور نام پیر ولی کا تو اسکے مصرف کے واسطے ہوا جو نذر اللہ کے حقدار ہین اور سوائے فقرا کے اورون کو کھانا حلال نہین ہی علما کو بھی کھانا جایز نہین مگر جو فقرا مین کوئی ایک بھی اگر حاضر ہی یا خدمت مین درگاہ کے جو لوگ ہین انکو ایسی نذر نیاز لینا جایز ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جو روپیے اسباب نذرانہ اولیاؤن کی قبرون کے پاس انکی تقرب کی نیت سے کیا جاتا ہی سو حرام ہی جب تک کہ فقیرون کو دینے کی نیت نکرے صاحب قبر کو نفع مین فقط ثواب پہنچتا ہی اور جو زندہ ہین انکے نفع کے واسطے کہدینا چاہیئے اور بہت سے لوگ اس بلا مین گرفتار اور بے علمی کے سبب اس زمانے مین مبتلا ہین ۔ یہان سے معلوم ہوا کہ نذر بالاستقلال ولی کے واسطے کرے سو باطل ہی اور اگر نذر خدا کے واسطے کرے اور ذکر ولی کا واسطے بیان مصرف کے کرے تو صحیح اور موجب ثواب ہی ۔ مولانا شاہ عبدالعزیزؒ اپنے فتوے مین لکھتے ہین کہ استعانت با رواح درین امت بسیار بوقوع آمدہ آنچہ جہال و عوام میکنند و ولی را مستقل در ہر امر دانستہ اند بلاشبہ شرک جلی است و نذر اولیا کہ برای قضای حوایج معمول

و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پی نبردہ اند و آن را بر نذر خدا قیاس کردہ حکم برو
برآوردہ اند کہ اگر نذر بالاستقلال برای آن ولی ست باطل است و اگر برای خدا است
و ذکر ولی برای بیان مصرف است صحیح است لیکن حقیقت این نذر آنست کہ اہدای ثواب
اطعام و انفاق و بذل مال بروح میت کہ امری است مسنون و از روی احادیث صحیحہ مثل
حال اُمِّ سعد وغیرہ ثابت این نذر مستلزم می شود کہ اہدای ثواب اینقدر را الی روح فلان
و ذکر ولی برای تعیین عمل منذور است و مصرف آن متوسلان ان ولی می باشند از اقارب
و خدمہ و ہم طریقان و امثال ذٰلک و ہمین است مقصود نذر کنندگان بلاشبہ وَحُکْمُہٗ
اَنَّہٗ صَحِیْحٌ یَجِبُ الْوَفَاءُ لِاَنَّہٗ قُرْبَۃٌ مُّعْتَبَرَۃٌ فِی الشَّرْعِ آری اگر آن ولی را
حلال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد میکنند این عقیدہ منجر بشرک و
فاسد میگردد و لیکن این عقیدہ چیزی دیگر است و این نذر چیزی دیگر انتہیٰ اور نذر
بمعنی ہدیہ بھی آتا ہے دوستون کے واسطے اور نذر روزہ و صدقہ خدا کے واسطے اور
نذر طعام و شیرینی و نیاز فاتحہ ارواح بزرگان کے واسطے اور نذر نقد و جنس امیرو
سلاطین کے واسطے دیتے ہین اور ملاقات کرتے ہین کہ فلانے کی نذر قبول کیا بادشاہ
نے تو یہہ نذر حقیقی اور نذر لغیر اللہ کے معنے نہین ہوئے کہ مفہوم نذر کا مختلف ہوتا ہے
اور اولیا کی نذر و نیاز مین کسی طرح کا شبہ نہین رہا اور نزاع لفظی کا بہانہ ہے اور منظور
ایصال ثواب عوام النّاس کا ہے مسلمانون کے کام مین حسن ظن رکھنا چاہئے اور نذر
اولیاء اللہ کو نذر لغیر اللہ پر قیاس کرنا بدظنی سے خالی نہین اللّٰہمّ احفظنا من سوء الظن
فی حق المسلمین۔ تصحیح المسایل صفحہ ۲۲ مین مولوی رفیع الدّین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی
مرحوم کا فتویٰ تفصیل وار مشتمل بر چند مسایل شرعیہ منقول ہے بعینہ بعبارت ذیل مین مرقوم
ہوتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعد حمد و شکر رب العزت و درود و سلام بر خاتم
النبوّت و متوسلان آنجناب از اہل بیت و اہل صحبت میگوید بندہ مسکین محمد رفیع الدین

الحقه الله بالسلافه الصالحین این کلماتی است درباب نذوریکه برزیارات اولیای آرند مشتمل بر چند مسایل مسئله اوّل آنکه لفظ نذر که اینجا مستعمل می شود نه بر معنی شرعی است چه عرف اینست که آنچه پیش بزرگان می برند نذر و نیاز میگویند آری نذر شرعی قسمی ازان گاهی میباشد وحکم آن نذر شرعی این است که اگر بتحقیق محض برای اولیاست حرام است که وارد شده است لَانَذْرَ لِغَیْرِ اللّٰہِ ونیز قضای حاجات باستقلال ازکسی خواستن واو را مالک نفع وضر رخود اعتقاد کردن نوعی از شرک است واگر بصورت ظاهر است درواقع هر یکی از سه وجه مباح است وجه اول اینکه خالص برای خدا تعالی است وایشان یعنی بزرگان زنده و مرده مصرف محض اند گویا میگوید الٰہی این مرادمن حاصل شود نذر تو بمزار فلان خدام الصالح برسانم وجه دویم اینکه ایشان را شفیع سازد گویا میگوید یا حضرت درجناب الٰہی برای این مشکل دعا بکنید اگر این مراد حاصل شود پس از طرف شما درجناب الٰہی برای این مشکل اینقدر طعام یا نقد برسانم تا ثواب آن عاید بشما شود واین معنی جواز دارد چراکه جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ را وصیت فرمودند که "تا زنده باشی از طرف من قربانی کرده باشی وسعد بن عباده رضی اللہ عنہ را فرمودند چاهی بناکن وبگو ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ وجه سیوم اینکه آن بزرگ را درجناب الٰہی وسیله سازد گویا میگوید الٰہی برکت فلان بزرگ و بحق عنایات ومهربانی خود بروکه عمر خود در بندگی ورضاجوئی تو گذرانیده اگر مشکل من آسان کنی اینقدر مال برای تو بدهم وثواب آن تنخواه روح آن بزرگ سازم تا از بزواحسان بآن بزرگ خوشنودشوی واین هم هست که مذهب حنفیه است لِلْاِنْسَانِ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ نَافِلَتِہٖ لِمَنْ شَآءَ (یعنے انسان کوجایزہی کہ اپنے عمل نافلہ کا ثواب جسکو چاہے بخشدے) مسئله دویم آنکه واد نیام اولیا هرکدام یکی از عقود از مرمت زمین وروشنی ومصرف خدام وخدمت اضیاف

و سر انجام مجلس مقرر کند حکم این قسم آنکه وقف است برای مصارف مذکوره زیرا که اصل آن محبوس از تصرف اہل استحقاق و منافع آن مصروف بایشان لیکن نه وقف حقیقی است زیرا که آنچه اصل محبوس است ملک رقبۂ آن برای واقف نبود بلکه شبیه بوقف است در صورت و احکام پس بر تقدیر فقد آن مصارف راجع بواقف شود یا به بیت المال و دیگر آنکه امرا و حکام غله و زر نقد برای ہمین مصارف معین می کنند و زمینداران از آنچه لِلّٰهِ می برآرند و آنرا رسولی یا نذرانه پیر می خوانند برای ہمین قسم امور بر مزارات ایشان می فرستند و درین صورت شخصی که براو می رسانند وکیل است برای صرف کردن دران مصارف که منظور است و آن مال یا صدقه خواهد بود یا ثابت بر ملک واهب تا زمان صرف کردن و مصارف آن ہمان مصارف وقف است پس برای این کار متولی وقف لازم است و آن متولی را امانت و کفایت واجب و نصب این متولی یا از طرف میت باشد که در حین حیات خود شخصی را معین کند که وصی او باشد یا نصب او باتفاق اہل حل و عقد از اصحاب طریق و خلفای میت و اقارب قبیله او باشد مانند آنچه در حدیث شریف آمده است اِذَا كُنْتُمْ فِيْ سَفَرٍ فَاَمِّرُوْا اَحَدَكُمْ (یعنی جب تم سفر کو جاؤ تو کوئی ایک کو اس کام پر حکم دیکر جاؤ) یا آنکه لایق این امر کسی دران خاندان نمانده باشد خواه بقربت صوری چون فرزند خواه بقربت معنوی چون خلیفه بخلافت سندی پس مردم بالضرورت بدو رجوع نمایند و کار (تولیت درگاه و مزارات و مشاہد و مساجد) در دست او نہند و خواه نصب او بتجویز و حکم سلطان باشد در سه صورت است اول آن شخص را صاحب سجاده توان گفت و در صورت اخیر متولی محض خواهد بود و صورت دویم اینکه حاکم یا زمیندار به صله یا بر بارواح میت و به نیت خوشنودی و رضای او بیکی علی التعیین بدہد و یا بطریق سالیانه و فصلانه بنام آن معین و مقرر سازد و این قسم نیز جایز است بنابر حمل بر آنکه جناب صلی اللہ علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدائق حضرت خدیجه رضی اللہ عنہا می فرستادند و این ہمه ہدیه محض است دیگر یرا دران شرکتی نیست

و در اینجا ابتداءً نیت ثوابی و عبادتی نیست بلکه بر و احسان با احباب است در شرع شریف مجوز و مسلم است و حکم این قسم آنکه هدیه و تملیک محض است برای غنی و صدقه است برای فقیر بر ثبوت قبض خالص ملک موهوب له میگردد و دیگران را از اقارب و متوسلان او در ان شرکتی نیست و اراضی ازین قسم حکم سایر اراضی دارند از عطایای سلطان اگر واهب تملیک رقبه کرده است حکم فرائض در ورثهٔ آن شخص جاری خواهد شد و اگر نکرده است پس اگر قانون تقسیم معین کرده حکم عوامی است بران عمل نمایند و اگر معین نکرده و مورث تقسیم آن معین کرده بر آن نیز عمل باید کرد و یا موافق فرائض باید کرد تا مطابق تقسیم خداوندی باشد ما دامیکه صاحب عطا شرح نکرده و یا تجویز از خود ننموده این حکم جاری می توان شد و الا در قسم سابق مندرج خواهد گشت **مسئله سیوم** اینکه مردم بر مزارات اولیا چیز نهاده می روند و تعیین کسی منظور ندارند موافق ارادهٔ ایشان خواه یکی از متوسلان ایشان بگیرد و خواه همه تقسیم کنند خواه اجنبی بگیرد حکم این قسم تحلیل و اباحت است مانند آنکه خم آب بر سر راه به نهند هر که خواهد بنوشد و یا خوشه‌ها در مسجد می آویزند هر که خواهد بخورد **مسئله چهارم** آنکه کسی بطریق نذر چنانکه در مسئله اول گذشت چیزی بنام خدام مزار مقرر نموده وقت ادا آنجا رسانند و دیگر آنچه چیزی در غلهٔ اندازد چنانکه خدام مزار برای تقسیم جمع می سازند حکم این قسم آنکه در اصل ملک شخصی نیست هر که از ایشان خواهد تصرف نماید لیکن چون جمعی متوقع این قسم فتوحات نشسته اند و در خدمت مزار متساوی الاقدام اند و کاتم را نسبت بخیانت و حق تلفی میکنند و اخفای این فیما بین ایشان موجب منازعت و مخاصمت میگردد و پس برای رعایت عدالت و برای رفع تهمت و خصومت در تقسیم قانونی مصطلح می نهند درین صورت از روی شرع حکمی معین نیست بلکه محمول بر شرکت وجوه و شرکت تقبل است بر نوعیکه قرار دهند معتبر و معمول خواهد بود و این تقسیم نه از قسمت غنایم است و نه از قبیل قسمت مواریث و اگر درین باب شبهه دامنگیر شود که این از قبیل هبهٔ مشاع میگردد باید فهمید که هبهٔ مشاع

از قبیل محظورات و ممتنعات شرعی نیست بنوعیکه مخالف ادلهٔ قطعیه باشد و نفاذ ای قاضی بآن رد نشود بلکه صاحبین و امام شافعی رحمہم اللہ حکم بجواز آن کرده اند اگر بنا بر ضرورت تجویز نمایند و عمل بقول مجوّزان کنند دور از فقاهت نخواهد بود و اگر محمول بر تحلیل و اباحت دارند هم بعید نیست — مسئلہ پنجم آنکه بعضی از اغنیا مبلغ پیش امینی فی فرستند که در خدام فلان مزار تقسیم نماید درین صورت آن شخص امین و کیل است در اقباض از طرف واهب و بعد تقسیم حق خاص هر یکی بحکم هبه مبلغ و اقباض او تمام می شود و تقسیم آن باجازت مالک باید کرد یا بتفویض برای وکیل امین و این تقسیم خواه بطریق فی نزد امام شافعی باشد یا بطریق حاجت و مصارف نزد امام اعظم و این وجه ثالث در آنچه برای تعمیر مزار و غیر آن ارسال کرده شود متعین است و اگر صاحب توفیقی مکان بر مزاری مرتب سازد و از تصرف خود برآورده در تصرف خدام آنجا گذارد بعد مرمت و شکست و ریخت و کهنگی حکم باشد که زر من در مرمت و مصالح همان مکان صرف نمایند و آنچه از صفات مستغنی عنه باشد بطریق امانت نگهدارند برای وقت حاجت و اگر حوایج مساکین و خدام غالب بود در صورت استغنا از مرمت در ایشان تقسیم نمایند مسئله ششم آنکه مستحق این نذر کیست چون ظاهر است که میت را ملک نیست پس اعتبار احکام میراث از حجب حرمان و حجب نقصان مرعی داشتن هم متعذر باشد و هم باطل بلکه در لفظ واهب باید دید اگر بنام اولاد است بر اولاد موجوده تقسیم نمایند و اگر بنام خدام است در ایشان تقسیم نمایند و اگر بتعین اسم نیست در خدام آنجا خواه اولاد باشند خواه اجانب و اگر بر مزار هم نباشد اگر اولاد باشند احق اند و الّا در متوسلان و اگر تعین جماعت متعسر باشد بهر مسلمان که برسد موجب اجرست مسئله هفتم آنکه آنچه رسم است که بعض حقداران حصه خود را که معین باسم اسامی باشد بدست کسی بیع یا رهن میگذارند و یا هبه میکنند و این عقد موافق قاعده

شرع باطل است اول آنکہ مال موجود نیست و معلوم القدر ہم نیست پس تملیک بعوض وغیر عوض نخواہد بود و اگر اینچنین عقد بجہالت واقع شود زیرکہ بایع گرفتہ است اگر زندہ است از سہم او ادا سازد کہ شبیہ بدین خواہد بود و اگر مردہ است و مال دیگر دارد از ان مال او ادا سازند والاّ صیانۃً لمال المشتری تا مدت ادای آن امہال کنند و مسامحت نمایند و بعد ازان بوجوہ مذکورہ تقسیم بینہم قسمت کنند واللہ اعلم حضرت مخدوم ہاشم ٹہٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض صفحہ ۲۲۵ مین دُرر غُرر سے منقول ہی نَذَرَ لِلْفُقَرَاءِ مَکَّۃَ جَازَ الصَّرْفُ اِلٰی فُقَرَاءِ غَیْرِھَا لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ التَّقَرُّبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِدَفْعِ حَاجَۃِ الْفَقِیْرِ وَلَا یَدْخُلُ فِیْہِ مَخْصُوْصُ الْمَکَانِ ہ نذر کیا کسی شخص نے کہ اتنا مال فقراء مکہ معظمہ کو اگر میری مراد خدا برلاوے تو دونگا جب مراد برآئی تو دوسرے شہر کے فقیرون کو دینا جایز ہی کیونکہ مقصود اسکا تقرب الی اللہ یعنے خدا کے واسطے ثواب حاصل کرنے کے لئے ہی تو جہان کہین فقیر محتاج کو دیا ثواب ملا خاص مکان اس نذر مین داخل نہین ہوویگا۔ عمدۃ الاحکام مین لکھا ہی اَلْمَنْذُوْرُ الَّتِیْ یَاْتِیْ بِھَا النَّاسُ عَلٰی قُبُوْرِ الْمَشَایِخِ فَھُوَ حَقٌّ لِوَرَثَتِھِمْ یَجِبُ اَنْ یُّصْرَفَ عَلَیْھِمْ لَا عَلٰی غَیْرِھِمْ وَلَا یُفَضَّلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰی فَاِنْ لَمْ یُوْجَدْ مِنْ اَوْلَادِھِمْ اَحَدٌ یُصْرَفُ عَلٰی خَدَمَۃِ قُبُوْرِھِمْ وَاِنْ لَمْ تَکُنْ عَلٰی قُبُوْرِھِمْ خَدَمَۃٌ فَعَلٰی فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ہ جو نذر نیاز نقد جنس مشایخ کی قبرون پر لوگ لاتے ہین سو حق انکے وارثون کا ہی انکو دینا غیر کام مین خرچ نہین کرنا اور فقط علم و تقوی کے سبب اُن مین ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جاتی ہی پس اگر انکی اولاد مین کوئی نہین ہی تو قبر کے خدام مجاور پر صرف ہوگا پس اگر خدام بھی وہان نہین تو فقراء مسلمین پر صرف ہوگا ھذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ہ

استفتاء ۳۲

سوال اس زمانے مین بعضے نادان جاہل بغیر میت کے خالی قبر پر چبوترہ چلا طاقچہ آستانہ کسی ولی بزرگ کے نام سے بناتے ہین اور زیارت گاہ مقرر کرتے ہین جیسا شاہ مدار کا چلا شاہ دولا کا آستانہ اور سچی قبر کے جیسا ہر سال عرس کرتے تعظیما چراغان لگانے فاتحہ پھول ریوڑی غلاف چڑھاتے ہین ایسی قبر کا ذبہ شریعت و طریقت مین جائز ہی یا نہین اور وہان زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہی بیان فرماوین

الجواب جھوٹ قبر بنانا یا چبوترہ چلا طاقچہ استانہ کی زیارت گاہ کسی بزرگ ولی اللہ کے نام سے مشہور کرنا وہان غلاف پھول وغیرہ ہر سال عرس مقرر کرکے چڑھانا حرام قطعی ہی جو اسکو حلال جانے کافر ہوگا اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہی چنانچہ زاد الآخرہ مین نصاب الاحتساب سے منقول ہی مُنِعَ النَّاسُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَخُرُوْجِ النَّاسِ اِلٰی زِیَارَۃِ قَبْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّکِیْنَ اَوْ بَعْضِ الْمَسَاجِدِ عَلٰی مُشَابِھَۃِ الْخُرُوْجِ اِلَی الْحَجِّ ٥ یعنے مسلمانون کو جھوٹی قبر بنانے سے منع کیا چاہیے اور بعضی بزرگون کی قبر یا مساجد کے واسطے حج کی مشابہت کرکے جاہل لوگ جاتے ہین انکو ویسے کام سے منع کرنا لازم ہی لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ مین لکھا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی زیارت کی پس وہ گمراہ ہوا اور دوسرون کو گمراہ کیا۔ شرح برزخ مین مرقوم ہی مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے بغیر میت کی خالی قبر کی کوئی زیارت کرے پس وہ ملعون ہی۔ اور علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر مین لکھا ہے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے جسنے خالی قبر کی زیارت کی وہ ملعون ہوا۔ اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَعَنَ اللہُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ یعنے لعنت کرے خدا اُسپر کہ جسنے زیارت کیا ایسے قبر کی جسمین

میّت نہین یہان تمام چلّون آستانون اور جھوٹی قبرون کی زیارت کرنا منع ہوا شرح برزخ
مین طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی
زیارت کی گویا اُسنے بت کی پرستش کی۔ اشباہ والنظایر مین لکھا ہی کہ بت کی پرستش
کرنا کفر ہی اور اسکی دل مین کچھ بھی ہو اُس پر اعتبار نہین اور درہم الکیس مین لکھا ہی
مَنْ زَارَ قَبْرًا لَيْسَ فِيْهِ مَيِّتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ یعنے جس قبر مین میّت
نہو ویسے جھوٹی قبر کی جو کوئی زیارت کرے پس وہ کافر ہوتا ہی اور اسکی عورت پر
طلاق بائن واقع ہوتی ہی۔ شرح البرزخ مین لکھا ہی وَيَحْتَسِبُ عَلٰى مَنِ اتَّخَذَ
قَبْرًا كَاذِبًا بِاِسْمِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّكِيْنَ فَيَمْتَنِعُ الزَّائِرُ وَيُهْدَمُ الْقَبْرُ وَتُسَوَّى الْاَرْضُ
یعنے جھوٹی قبر کسی نے بزرگ ولی کے نام سے بنائی اسکی زیارت کرنے سے منع کیا چاہیے
اور اُس قبر کو گرا کر زمین کے برابر کر دینا چاہیے۔ اور تحفہ مین صنوان الفتاوی سے
منقول ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا بِغَيْرِ مَيِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهٗ بَائِنٌ یعنے جسنے
خالی بغیر میّت کے قبر کی زیارت کی پس وہ کافر ہوا اور اسکی عورت پر طلاق بائن واقع
ہوئی یعنے اسکا نکاح ٹوٹ گیا دوبارہ اس کا نکاح پڑھا وین۔ روایت ہی کہ بعضون
نے مقتول شہیدون کا خون جمع کرکے قبر کے جیسی زیارت گاہ بنائی تھی سو حضرت
نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ یہہ بت پرستی ہی۔ جاننا چاہیے کہ قبرون کی زیارت عبرت
پکڑنے کے واسطے یا میت کو ثواب پہنچانے کے واسطے یا اس بزرگ ولی کی روح سے
فیض باطنی حاصل کرنے کے واسطے ہی چنانچہ اہل طریقت رحمہم اللہ ایسے فیضان کو
اویسیہ طریقہ کہتے ہین مگر جھوٹی قبر کی زیارت کرنے مین اور خالی چلّے اور آستانون
پر فاتحہ پڑھنے مین تو ان سببون مین سے ایک بھی سبب نہین اسلیے آنحضرت علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام نے منع فرمایا اور شرع مین اسکی زیارت اور تعظیم کرنیوالا ملعون

اور کافر ہوتا ہے اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا ۔
اور یہہ بھی معلوم ہووے کہ ابتدا مین لوگون کا دل قبرون پر جانے اور اُن سے مرادین مانگنے پر جاہلیت کے سبب سے بہت مایل تھا تب نبی علیہ السلام نے بالکل قبرون کی زیارت کرنے سے منع کر دیا تھا کہ لوگ شرک مین نہ پڑین جب اسلام لوگون کے دل مین محکم اور ایمان مضبوط ہوا اور شرک کا احتمال جاتا رہا تب آپ نے قبرون کی زیارت کے لیے حکم دیا چنانچہ مشارق الانوار مین صفحہ ۱۸۴ مین صحیح مسلم سے اس حدیث کی نقل کیا ہے مد بریدہ

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَامْسِكُوْا مَا بَدَءَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ۞ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سو اب رکھا کرو جہانتک تمھارا دل چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چہارے کے شیرے سے مگر چمڑیکے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی چیز **فائدہ** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک مین گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضے حدیث مین زیارت قبور کا فایدہ بتلایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فایدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہووین اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اُن برتنون کے استعمال کی اجازت دی ۔ کتاب

تائید الحق سے مرقوم ہوا معلوم ہو کہ رسالہ تنبیہ المضلین و ہدایۃ المؤمنین میں جو محمد حسین ولد محمد سلیم مرحوم کے اہتمام سے ۱۲ہجریہ میں یہاں مطبوع ہوا تھا علمای حیدرآباد دکن و علمای معمورہ بمبئی کے فتوے اس بابت کے اس میں چھپے ہیں انکی نقل ذیل میں مرقوم ہوتی ہے **استفتا** چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً درصورتیکہ شخصی از مسلمانان اتخاذ قبر کاذبہ بنام بزرگی نمودہ مانند قبر صادقہ گل و صندل و فاتحہ خوانی و نیاز وغیرہ بران جاری داشتہ آن قبر کاذبہ زیارتگاہ ساخت و مانند چلہ و استانہ وغیرہ قرار دادہ مسلمانان را بتعظیم و زیارت آن ترغیب داد درین صورت تعظیم آن قبر کاذبہ نمودن و فاتحہ و زیارت آن بجا آوردن جایزست یا نہ واگر جائز نیست پس حکم آن شخص و دیگر زیارت کنندگان و سزا و تعزیرایشان بموجب شرع شریف چیست بینوا توجروا **الجواب** اتخاذ قبر کاذبہ و چلہ و استانہ وغیرہ ازین قسم شرعاً ناجایزست و تعظیم و فاتحہ خوانی برین اوثان ناروا و زائر و بانی را منع کردہ آید و قبر و چلہ را ہدم کردہ شود و برابر زمین کردہ آید عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار بلا مزار فقد ضل و اضل۔ قال مولانا ابوسعید اسلمی فی شرح البرزخ دل الحدیث علی انہ یمنع من اتخاذ القبور الکاذبۃ و زیارتہا و من فعل ذلک یاثم اخرج ابن ابی الدنیا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من زار بلا مزار و فی روایۃ لعن اللہ من زار سوحا بلا روح قال رحمۃ اللہ علیہ دل الحدیث علی انہ لایجوز زیارۃ القبور الکاذبۃ ولایجوز اتخاذھا فیمنع من فعل ذلک فانہ یوجب اللعن من اللہ تعالی۔ اخرج الطبرانی والبیہقی والحکیم الترمذی من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم۔ روی ان الناس کانوا یرفعون قبورا فی مقتل القتلی

بجمع التراب ودمائهم ويزودونها فنهى عن ذلك وبيّن الوزر كانّه عبادة الصنم
روى انّ قوما خرجوا كالزائرين الى المقتل بعض الصحابة فردهم عمر بن الخطاب رضي
الله عنه بالزجر وقال ان تريدون الزيارة فاذهبوا الى مقابرهم اتجعلون
المقاتل مقابرهم قال فيحتسب على من اتخذ قبرا كاذبا باسم بعض المتبركين
فيمنع الزائر ويهدم القبر فيسوى بالارض قال ويمنع من القاء الورد والورق
الرطب على القبور الكاذبة ـ وثبت ان من يلقي الورد على مغسل الميت
ويعظمه الى اربعين يوما يمنع من ذلك فانه ليس بشيء انتهى كلامه ـ
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبرا بلا مقبور فهو ملعون وعن علي
رضي الله عنه من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام ـ ودر
زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم حسدا و تفریقا مسجدی ساخته بودند آنحضرت علیه
الصلوٰة والسلام آنرا هدم فرمودند وسوختند وبزمین هموار نمودند پس این قبر کاذب راکه
هیچیک دران فائده نیست بطریق اولی هدم باید کرد و تسویه بازمین باید نمود واخرج
ابن اسحاق وابن مردویه عن کلثوم بن الحصین الغفاری رضی الله عنه قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزل بذي اوان بينه وبين المدينة
ساعة من نهار وكان من مسجد ضرار قد اتوه وهو يتجهز الى تبوك
فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا بنينا مسجدا الذي العلة و
الحاجة والليلة الشاتية المطيرة وانا نحب ان تاتينا فتصلي لنا فيه قال
انّي على جناح سفر ولو قدمنا ان شاء الله تعالى اتيناكم فيصلينا لكم فيه
فلما نزل بذي اوان اتاه خبر المسجد فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مالك بن الاخشم ومعن بن عدي فقال انطلقا الى هذا المسجد الظالم
اهله فهدماه وحرقاه الى آخر الحديث ونزل فيهم من القرآن ما نزل

والذين

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیۃ ۔ و در حدیث شریف وارد
شدہ است کہ مردم در زمان خلافت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما مقام ابراہیم را بوسیدند
حضرت ابن الزبیر مانع شدہ قبہ بران ساختند تا مردم ازین فعل باز مانند و امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ درختی را کہ در حدیبیہ بود و یکہزار و چہار صد صحابی زیر آن درخت بدست حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بیعت نمودہ بودند و ذکر آن شجرہ در قرآن مجید وارد شدہ است
ہرگاہ دیدند کہ مردم در انجا میرسند و زیارت گاہ قرار دادہ اند آنرا از بیخ برکندند ۔
وَفِیْ دِیْنِ اللّٰہِ الْغَالِبِ عَلٰی کُلِّ مُبْتَدِعٍ وَکَاذِبٍ مَجَالِسِ الْاَبْرَارِ اِنَّ الْاَنْصَابَ
جَمْعُ نُصُبٍ بِضَمَّتَیْنِ اَوْ بِالْفَتْحِ وَالسُّکُوْنِ وَھُوَ کُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِہٖ
مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَالْوَاجِبُ مَحْوُ اٰثَارِہٖ کَمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ لَمَّا بَلَغَہٗ اَنَّ النَّاسَ یَتَنَاوَلُوْنَ الشَّجَرَۃَ الَّتِیْ بُوْیِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تَحْتَھَا اَرْسَلَ اِلَیْھَا فَقَطَعَھَا وَقَدْ ذَکَرَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ لَقَدْ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الْاٰیَۃ ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حِکَایَۃً
عَنِ الْکُفَّارِ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِھَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَلَا
یَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ ضَلُّوْا کَثِیْرًا الْاٰیۃ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَغَیْرُہٗ
مِنَ السَّلَفِ ھٰٓؤُلَآءِ کَانُوْا قَوْمًا صَالِحِیْنَ فِیْ قَوْمِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا مَاتُوْا
عَکَفُوْا عَلٰی قُبُوْرِھِمْ ثُمَّ صَوَّرُوْا تَمَاثِیْلَھُمْ فَعَبَدُوْھُمْ فَکَانَ ھٰذَا مَبْدَاَ
عِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ فَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ
وَسَدَّ بَابَ الشِّرْکِ ۔ وَثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ وَفِی
الْمُسْنَدِ الصَّحِیْحِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَارِ النَّاسِ
مَنْ تُدْرِکُہُ السَّاعَۃُ وَھُمْ اَحْیَاءٌ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم لا تجعل قبری وثنا یعبد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد ۞ وقال اللہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۞ فانہ سبحانہ وتعالیٰ قد حصر الرجس فی ھؤلاء الاربعۃ وجعل کلہا من عمل الشیطان وامر باجتنابہا وجعل الفلاح باجتنابہا وجعل الانصاب مثل الخمر والمیسر والازلام وسوی بینہما و این ہمہ احادیث وآیات و آثار برای آن نوشتہ شد کہ بفہمند کہ اتخاذ قبر کاذب حرام ست و گناہ کبیرہ بارت آن نیز ممنوع ست فی نصاب الاحتساب یمنع الناس عن اتخاذ القبور الکاذبۃ والزیارۃ والخروج الیہا واما زیارت قبر صادق بموجب حدیث شریف الا فزوروھا کما ورد فی الصحیحین درست است واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

مولوی بستان ۱۲	مولوی محمد جار اللہ ۱۲۵	مولوی نیاز محمد ۱۲۵	عبد العلی ۱۲۵۵	کرامۃ العلی محمد ۱۲۵
جنگ قاسم یار بہادر ۱۲۵	میر سلطان خان علی ۱۲	حسن محمد علی ۱۲۴۴	محمد علی افضل ۱۲۴۳	محمد اللہ فضل ۱۲۴۴

مسئلہ مذکور کا خلاصہ ترجمہ ہندی ہین — سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ مسلمانون سے کسی شخص نے ایک بزرگ کے نام سے جھوٹی قبر بنا کر اس پر سچی قبر کے جیسا پھول صندل فاتحہ خوانی نیاز وغیرہ جاری کیا اور قبر کو زیارت گاہ بنایا اور چلہ و آستانہ کے مانند قرار دیا اور مسلمانون کو اسکی تعظیم اور زیارت کے واسطے ترغیب دینی شروع کی اس صورت مین اس قبر کاذبہ کی زیارت و تعظیم کرنی اور وہان پر فاتحہ پڑھنی جایز ہے یا نہین

اگر جایز

اگر جایز نہین تو اس شخص کا اور دوسرے زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہے اور سزا اور تعزیر شرع شریف کے فرمان موافق اُن پر کیا ہے بیان کیجئے اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دیوے

الجواب قبر کا ذبہ چلہ اور آستانہ وغیرہ اس قسم کا بنانا شرع شریف مین جایز نہین اور فاتحہ خوانی ایسے بتخانے پر بھی درست نہین اوسکے بانی کو اور اسکی زیارت کرنے والے کو منع کیا جاوے اور اس قبر و چلے کو ڈھا کر زمین کے برابر کیا جاوے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہو پس تحقیق وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہوا مولانا ابو سعید سلمی نے شرح برزخ مین لکھا ہے کہ یہہ حدیث شریف قبر کا ذبہ بنانے اور اسکے زیارت کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے اور جسنے یہہ کام کیا وہ گنہگار ہوتا ہے ابی الدنیا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا لعنت کرے اُس پر کہ جسنے زیارت کیا بغیر میت کے قبر کی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لعنت کرے خدا اسپر کہ جسنے زیارت کیا بغیر روح کے قبر کی فرمایا ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اس سے صاف معلوم ہوا کہ قبور کا ذبہ بنانا اور اسکی زیارت کرنا جایز نہین جو کوئی اب کرے اسکو منع کیا جاوے نہین تو خدا کی لعنت مین گرفتار ہوگا۔ روایت ہے طبرانی اور بیہقی اور حکیم ترمذی سے کہ جسنے زیارت کی ایسی قبر کی کہ اسمین میت نہو تو گویا اسنے بت کو پوجا اور یہہ بھی روایت ہے کہ بعضے آدمی شہیدون کے مقتل کی جای پر انکا خون اور مٹی وغیرہ جمع کرکے قبرون کی شکل بناتے تھے اور اسکی زیارت کرنے جاتے تھے پس انکو حاکم اسلام نے منع کیا اور کہا کہ اسکا گناہ ایسا ہے جیسا کہ بت پرستی کا اور روایت ہے کہ ایک قوم بعضے اصحابون کی شہید ہونے کی جائے پر زیارت کے ارادے سے چلے تھے سو انکو جناب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہت زجر کرکے پیچھے پھرایا ہے اور یون فرمایا کہ اگر تم کو زیارت کا ارادہ ہے تو انھون کی قبرون کی طرف جاؤ کیا تم انکے

مقابل کو مقابر بناتے ہو اور فرمایا ہی کہ جو کوئی چھوٹی قبر بعضے بزرگونکے نام سے بناوے تو اسپر احتساب کیا چاہئے اور لوگون کو اسکی زیارت سے منع کیا چاہئے اور قبر کو منہدم کر کے زمین کے برابر کر دینا چاہئے اور فرمایا ہی کہ قبور کا ذبح پر پھول سبزہ چڑھانا منع ہی اور جو کوئی مغتسل میت پر یعنے جس مقام پر میت کو غسل دیا ہو وہان پر چالیس دن تک پھول سبزہ رکھے اور اس جای کی تعظیم کرے سو بھی منع ہی کیونکہ اس کا کچھہ اصل نہین انتہی کلامہ اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہین ہی تو وہ ملعون ہی اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے تجدید قبر کیا یا تشبیہ کسی کی شال بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین از روی حسد اور مفارقت کے ایک مسجد بنائی تھی سو اسکو آنحضرت نے منہدم کیا اور جلوا دیا اور زمین کے برابر ہموار کر دیا تو پھر اس جھوٹی قبر کو کہ جس مین کسی طرح کا فائدہ نہین بطریق اولی منہدم کرنے کا حکم ہی اور زمین کے برابر کرنا ضرور ہی روایت کی ہی ابن اسحاق اور مردویہ نے کلثوم بن الحصین الغفاری سے کہ فرمایا کہ جسوقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنگ تبوک کو جاتے تھے ذی اوان کے مقام پر اترے جو مدینے شریف سے قریب ہی اور مسجد ضرار کی وہان بنا ہوئی تھی تب وہانکے کئی شخص آئے اور آنحضرت کی خدمت مین عرض کی کہ اندھیری اور برسات کی راتون مین بیمار کم فرصت والون کو وقت پر کام آوے اسلیئے ایک مسجد یہان بنائی ہی ہم چاہتے ہین کہ آپ وہان تشریف لاوین اور وہان ہمارے ساتھہ نماز پڑھین آنحضرت نے جواب دیا کہ ابھی مین سفر مین ہون جب انشاء اللہ تعالی ادھر سے پھرونگا تب تمھارے ساتھہ نماز پڑھونگا جب آنحضرت علیہ السّلام جنگ تبوک سے مراجعت کیئے اور ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو آپ کو مسجد کے بنا کی خبر ہوئی اسی وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مالک بن الاخشم اور معن بن عدی کو بلوایا اور فرمایا کہ تم دو نو ابھی ان ظالمون کی مسجد کی طرف جاؤ اور اسکو

گرادو اور جلاد والی آخر الحدیث اور راہنین کے باب مین قرآن شریف مین کئی آیتین نازل ہوئین ہین قولہ تعالی والذین اتخذوا مسجدا ضرارا الی آخر الآیۃ اور صحیح روایت مین وارد ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کے عہد خلافت مین لوگ مقام ابراہیم کو بوسہ دیتے تھے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انکو منع کیا اور اس مقام پر ایک قبہ بنا دیا تا لوگ اس فعل سے باز آوین روایت ہی کہ مقام حدیبیہ مین ایک درخت تھا کہ اسکے نیچے ایک ہزار چار سو اصحابون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف مین بھی آیا ہی الآیہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین یون معلوم ہوا کہ لوگون نے اس درخت کو زیارت گاہ مقرر کیا ہی اور اسکی بہت تعظیم کرتے ہین تب آپ نے حکم کیا تا اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالین کتاب دین اللہ الغالب علی کل مبتدع وکاذب اور مجالس الابرار مین لکھا ہی کہ انصاب جمع نُصُب کی ہی اور جو چیز خدا کے سوائے پوجی جاوے اسکو نصب کہتے ہین خواہ درخت اور پتھر ہو خواہ قبر وغیرہ ہو تو واجب ہی حاکم اسلام پر اسکے اثر کو مٹانا جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا جب آپکو خبر پہنچی کہ لوگ اس درخت کی زیارت کرنے کو بہت ہجوم کرتے ہین کہ جسکے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی گئی تھی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھیجا کر درخت کو کٹوایا اور حق سبحانہ وتعالی نے اس درخت کا ذکر قرآن شریف مین بھی فرمایا ہی قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الی آخرہ اور امتناع بت پرستی کے صریح آیتین قرآن شریف مین بہت مقام پر موجود ہین فرمایا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نوح علیہ السلام کی قوم مین کئی نیک بندے صالحین تھے جب وے مرگئے تو انکی قبرونکو دوسرے گمراہ پرستش کرنے لگے پھر انھون کی صورتون کی مثال بنائے اور انکو پوجنا شروع کیا چنانچہ ودا سواعا یغوث یعوق اور نسر یہہ سب انھین بتونکے نام ہین اور اسی وقت سے دنیا مین بت پرستی آغاز ہوئی اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کو

سجدہ گاہ بنانے کے واسطے منع فرمایا اور شرک کے دروازے کو بند کیا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وارد ہی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا نے لعنت کیا یہود اور نصارا پر کہ انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تھا یعنے اسکو سجدہ کرتے تھے اور صحیح حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اللہ تعالی میری قبر کو بت پرستی کی جا نکرے کیونکہ حق تعالی اس قوم پر غضب کرتا ہی کہ جو قوم اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بناوین اور حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنے شراب جوا بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سوان سے بچے رہو شاید تمھارا بھلا ہو یہان حق تعالی نے سب رجس اور شیطانی بدکام انھین چار قسم مین حصر فرمایا اور انسے پرہیز کرنے کا حکم کیا اور رجوبی فلاحیت کو ان کامون سے بچنے والون کے واسطے مقرر کیا اور انصاب کو بھی شراب اور جوے اور ازلام کے برابر گنا - یہان پر یہہ سب آیات حدیثین اور روایات اسلئے لکھی گئین تا سمجھین کہ قبر کاذب بنانا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اور جھوٹھی قبر کی زیارت کرنا بھی منع ہی نصاب الاحتساب مین لکھا ہی کہ جھوٹھی قبر بنانی اور اسپر فاتحہ پڑھنی حرام ہی اور اسکی زیارت کرنے سے آدمیون کو منع کرنا لازم ہی لیکن سچی قبر کی زیارت کرنیکے واسطے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حکم کیا ہی الا فزوروھا یعنے جاؤ اور قبرون کی زیارت کرو چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین کئی حدیثین اس زیارت قبور کے باب مین موجود ہین واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم ؎

معمورۂ بمبئی کے علماؤن کا فتوی

ھوالھادی الی سبیل الرشاد کیا فرماتے ہین علمای دیندار او مشائخ شریعت شعار کہ ایک جھوٹھی قبر بنانا اور اسکو کسی بزرگ کے نام سے مقرر کرنا اور اس بزرگ کا چلہ مشہور

کرکے سچی قبر کے جیسی اس جھوٹھی قبر اوپر چلّے پر فاتحہ پڑھنا اور ناواقف مسلمانون کو اوس جھوٹھی قبر کی تعظیم وتکریم وقدمبوسی کے واسطے بلانا اور اسپر پھول سبزہ چڑھانا ایسے کام شرع شریف اور طریقت لطیف مین جایز ہین یا حرام ہین تو اسطرح کے حرام کام کرنے والونکو شریعت محمدی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیات کا کیا حکم ہی سو مہربانی کرکے اپنے لطف وکرم سے بیان کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمکو اسکی جزائے خیر عنایت کرے آمین ثم آمین

الجواب امابعد پس معلوم ہووے کہ جھوٹھی قبر بنانا اور اسپر سچی قبر کی جیسی فاتحہ پڑھنا اور اسکی تعظیم وتکریم کرنا شرع شریف مین بالاتفاق حرام ہی جو شخص ایسا کریگا سو واجب التعزیر ہوتا ہی اور مسلمان حاکم پر واجب ہے کہ اس شخص پر ایسی سخت تعزیر کرے کہ دوسرونکو عبرت ودہشت ہووے کہ پھر کوئی ایسا نکرے بلکہ جو شخص اسکو جایز سمجھیگا سو معاذ اللہ مرتد اور کافر ہوجائیگا اور اسکا ذبیحہ حرام ہوگا اور اسکی جورو نکاح مین سے جاتی رہیگی تب حاکم اسلام پر لازم ہی کہ اس سے توبہ لیکر تجدید اسلام کرواوے اور اگر توبہ سے انکار کرے تو واجب القتل ہوگا اس بابت فقہ کی معتبر کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین اور بڑے بڑے علماؤن کی دلیلین بیان ہوئی ہین حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب مسلمانون کو خصوص ناواقفون کو ایسے گمراہی سے بچاوے آمین ثم آمین الحمد للہ رب العالمین اللھم صل وسلم علی محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن اعبد القادر الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین یارب العالمین قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب کتبہ خادم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب آمین یارب الارباب [مہر: محمد یونس الحافظ]

ہذا الجواب صحیح مطابق لقواعد الشرع المبین واللہ تعالیٰ اعلم العالمین کتبہ الشیخ علی قاضی الصلاۃ عفی عنہ وعن والدیہ امین یا ارحم الراحمین ٥ وما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ حقیر احقر مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ [مہر: ورضوان من اللہ اکبر ۱۲۵] الجواب مطابق للسوال المجیب مصیب فیما قال

کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی الحسینی القادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین [مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ ... مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری]

الجواب صحیح و مستمر کتبہ خادم الطلاب غلام محی الدین الہندوستانی عفی اللہ عنہ (غلام محی الدین عفی عنہ)

وقد صح الجواب ما شرح فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ خادم العلما سید شاہ ولی عفی عنہ ۔ الجواب صحیح کتبہ قاضی عبد العلی الملقب نوشت عفی عنہ وعن والدیہ ۔ کل بدعۃ ضلالۃ بانی مبانی این امور قبیحہ ضال و مضل و سبب گمراہی عوام و لفظ کفر و شرک بر آن شخص مطلقا جایز قولہ تعالیٰ قل هل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وهم یحسبون انہم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا ذلک جزاؤہم جہنم بما کفروا ۔ وانا العبد المذنب الراجی عفو ربہ الہادی السید ابراہیم البغدادی (سلام علی ابراہیم)

بنا نمودن قبر و روغ کہ دران میت نباشد حرام است چنانچہ بعضے فقہا این را ذکر نمودہ اند ابراہیم احمد بن محمد باعکظا عفی عنہ ۔ فقیر الحقیر صدر نشین سید حسام الدین محمد امین اللہ الرفاعی (شاہ جہان الرفاعی ۱۲ حسام الدین بن سید)

فقیر الحقیر السید عباس علی القادری العیدروس (السید عباس علی ابن محمد القادری العیدروس)

قد صح الجواب ما شرع فی السوال واللہ اعلم بالصواب کتبہ تراب اقدام السالکان سید ابو الحسن ابن السید احمد باشیبانی



صحیح امانی شاہ ☼ سر گروہ فقرای کوکن ۔ دلدار علی شاہ ۔ نعمت اللہ شاہی مکاندار ۔ سید احمد علی شاہ قادری ۔ ثانی شاہ بازشاہ چشتی مکاندار

تنبیہ معلوم کیا چاہئے کہ اس کتاب جامع الفتاوی مین ہر ایک استفتا اور مسایل کے اندر صحیح و سند کے ساتھہ نام کتاب منقول عنہ اور اسکی عبارت مع ترجمہ راقم الحروف نے لکھہ دیا ہی اگر کسی شخص کے دل مین شک یا شبہ آوے عبارت کو کتاب منقول عنہ سے ملا کر دیکھہ لیوے اور اپنی شبہ دور کرے اور راقم الحروف کو دعای خیر سے یاد فرماوے حسبنا اللہ ونعم الوکیل

استفتا (۳۴)

سوال بعضے واعظین قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے ہین اور دو گھڑی تک اسکی تفسیر بیان کرتے ہین کیا اتنے بہت معنی ایک آیت مین مندرج رہتے ہین یا اصول علم تفسیر سیکھنا ضرور ہی اور وہ بیان کس تفسیر مین مرقوم ہی اگر آپ علم تفسیر کا اصول یا اسکے اصطلاحی چند الفاظ کے معنے لکھدیوین تو مسلمانون کو زبانی یاد کرنے سے بڑا فایدہ ہوگا خدا آپکو جزائے خیر دیوے اور قرآن شریف کے حروف اور آیات کا شمار کتنا ہی ایک صحیح روایت ضرور لکھہ دینا

الجواب قرآن شریف دریای علوم شریعت و طریقت و بحر لطایف حقیقت و معرفت ہی مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہی کہ نزول قرآن واسطے تعلیم و تعلّم بندون کے و تہذیب اخلاق انکے حق تعالی نے اپنے پیغمبر آخر الزمان پر نازل کیا ہی ہرچند احکام توحید و شریعت توریت مین تھے مثلاً قصاص و بدلہ لینے کے واسطے بڑی تاکید تھی اگر کسی نے کسیکو مارا زخمی کیا تو واجب تھا کہ ظالم کو اتنا مارین یا زخمی کرین انگلی توڑا تو ظالم کی انگلی توڑین ہاتھہ توڑا تو ہاتھہ توڑین برابر بدلا لیوین جب لوگون کی سخت دلی اور ظلم کم ہوگیا بعد انجیل نازل ہوئی تو حکم ہوا کہ اگر کسی نے تم کو سیدھے طرف طمانچہ مارا تو صبر و تحمل کرو اور کہو کہ بائین طرف بھی مارلے کہ ہمارے گناہ پاک ہوتے ہین جب آخر زمانہ خاتم نبوت کا آیا تو دونون حکم جاری فرمایا کہ اگر ظالم کی سختی پر صبر کروگے تو خدا اجر دیگا اور اگر نفس تحمل نکرے تو حاکم کی طرف رجوع شرع تعزیر جاری کردیوے بہت سے احکام رُہبانیت یا موافق طبع ا... کے تھے منسوخ کردئے اور اس زمانے کے لوگون کی طبیعت ... کرنے کے لئے آسان اور پورے پورے احکام بھیجے کہ اسمین ... و تغییر ہونے نپاویگی اور اذن شفاعت و انتہای رح... مدارج ولایت و ادعیات و اوقات و آیات مفصّ...

محاسن ومعائب ازروی کنایات واشارات انتباہًا ظاہر کئے تاعبرت حاصل کرین اسی لئے
کُنتُم خیرَ اُمّۃٍ کے خطاب سے سرافراز ہوئے ایک شب قدر کی عبادت کا مرتبہ ایسا
دیا کہ ہزار مہینون کی عبادت سے افضل ہوا خصوصیات اس امت مرحومہ کے بہت ہین تفسیر
عزیزیہ مین یا تفسیر حسینی مین دیکھو تفصیل بیان موجود ہی عبادات مین بھی بہت
سہولت کردی تادنیاداری مین دینداری کرین ریاضت کا طریقہ فقر وزہد کا مرتبہ تعلیم فرمایا
کہ تمام آسمانون کے فرشتون کی عبادت بہیئت مجموعی قیام ورکوع وسجود وقعود مین
مندرج ہی اوراد عیات وتسبیحات سب پیغمبرون کی تعلیم دی گئی اور علم اولین وآخرین سب
خبر اسمین موجود ہی **مسئلہ** قرآن مجید مین پانچ قسم کا علم ہی قسم اوّل علم احکام واجب
مندوب مباح مکروہ حرام خواہ عبادات ہو خواہ معاملات خواہ تدابیر منازل یا سیاست مدن
اوران علمون کا ذمہ فقیہ قاضی ومفتی پر ہی قسم دویم علم مخاصمہ چار فرقون کے ساتھ
یہود نصاریٰ مشرکین ومنافقین اوراسکا ذمہ دار عالم کلامیہ ومتکلم ہی قسم سیوم تذکیر
اللہ کی نعمتون پر کہ جو صفات ظاہری وباطنی سے مظہر تجلیات جلالی وجمالی ہی مرشدین
عارفین اسکی ذمہ دار ہین قسم چہارم تذکیر بایام اللہ یعنے حوادث دوران اور وقایع زمان
انعام مطیعین وتعذیب مجرمین یعنے جس پیغمبر کی امت نے تابعداری کی انعام ملا اور جس
کی امت نے نافرمانی کی عذاب ہوا اس علم کے ذمہ دار واعظین ہین قسم پنجم حال موت
ونشر ویوم الحساب وجنت ونار وامور نیکی وبدی اس علم کا ذمہ دار
مسئلہ نظم قرآن شریف ایک بڑا معجزہ ہی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام
و کاہنون کا زور شور تھا تو حضرت موسیٰؑ کو عصا اور ید بیضا
ا ایک لقمہ کرکے اس عصا نے نگلا عیسیٰ علیہ السلام کے
ن تھا تو اکو معجزہ مردہ زندہ کرنے کا خدا نے دیا
ا ہو جاتی نبی آخر الزمان کے وقت مین شعر وشاعری

وفصاحت

وفصاحت وبلاغت کا مشغلہ تھا تو قرآن شریف کلام نثر ہی لیکن منظومات شعرا سے فصیح تر
خدا نے بنادیا کہ ایک آیت کے مقابلے مین بھی کسی شاعر سے ایک سطر بھی نہ لکھی گئی مسئلہ
تمام مضمون اور احکام توریت انجیل و زبور کے اور صحایف کے احوال اور اسکے سوا بہت سے
علوم ومعارف ورحمت عام جو اوّل کسی کو معلوم نہ تھے قرآن شریف مین خدا نے جمع کردیا
اور فرمایا قولہ تعالیٰ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ
لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ یعنے آج کے روز مین نے کامل کردیا تمہارے واسطے دین تمہارا اور تمام
کردیا تم پر نعمت میری اور راضی ہوا مین تمہارے دین اسلام سے ؕ یہہ آیت سب قرآن سے
آخر مین آئی ہی سب اصحاب خوش ہوئے کہ آج خدا نے ہمارا دین تمام پورا کردیا اور ہمارے
اسلام سے راضی ہوا مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روتے تھے لوگون نے رونے کا سبب پوچھا
آپ نے فرمایا اب سے قرآن شریف کا نازل ہونا موقوف ہوگا کیونکہ اس آیت مین اتمام نعمت کا
اشارہ ہی اور جلد رسول خدا ہمکو چھوڑ کر خلد برین کو تشریف لیجاوینگے ویسا ہی ہوا۔
مسئلہ آیات والفاظ وحروف قرآن شریف کے علما نے لکھا ہی لیکن اسمین اختلاف
چار قسم کی روایتون سے ہی اور ابراہیم التیمی کے قول پر بعضون نے اختلاف کا سبب
اب لکھا ہی کہ الف ممدودہ کو کسی نے ایک اور کسی نے دو گنے ہین بلکہ بعضے الف کے مدہ پانچ
الف تک شمار کیے ہین اسیطرح الف مقصورہ مثلاً حرف یی اگر اسپر الف کھڑا آگیا تو
دو حروف شمار کیے بعضون نے ایک گنے اسی طرح الفاظ مین حرف ہمزہ یا مکتوبی ہی
یا ملفوظی اسی طرح نون غنہ یا حرف مدغم مشدّد کہ لکھنے مین ایک اور پڑھنے مین دو
آتے ہین بعضون نے ایک گنا اور بعضون نے دو الغرض قاریون نے بھی الفاظ و
آیات مین اختلاف کیا ہی چنانچہ مالک یوم الدین کو ملک یوم الدین پڑھا ہی ایک اصح روایت
کتاب بستان العارفین سے یہان مرقوم ہی اس سے سب حرفون کا شمار اور عدد معلوم ہوگا

الالف	اٹھتالیس ہزار آٹھ سو بہتر ہین ۔		البا	گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس ہین

التا دس ہزار ایک سو نوا نوے ہین
الجیم تین ہزار دو سو ترانوے ہین
الخا دو ہزار چار سو سولہ ہین
الذال چار ہزار چھے سو ستانوے ہین
الزا ایک ہزار پانچ سو نود ہین
الشین دو ہزار دو سو ترپن ہین
الضاد ایک ہزار چھے سو سترہ ہین
الظا آٹھ سو بیتالیس ہین
الغین دو ہزار دو سو آٹھ ہین
القاف چھے ہزار آٹھ سو تیرہ ہین
اللام تیس ہزار چار سو بتیس ہین
النون چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ ہین
الھا دس ہزار ستّر ہین
الیا پچیس ہزار نو سو انیس ہین

الثّا بیس ہزار نو سو چہتر ہین
الحا تین ہزار نو سو ترانوے ہین
الدّال پانچ ہزار چھے سو بہتر ہین
الرا گیارہ ہزار سات سو ترانوے ہین
السین پانچ ہزار سات سو اکانوے ہین
الصاد دو ہزار تینتیس ہین
الطا ایک ہزار دو سو چوہتر ہین
العین نو ہزار دو سو بیس ہین
الفا آٹھ ہزار چار سو نوانوے ہین
الکاف نو ہزار پانچ سو ہین
المیم چھبیس ہزار ایک سو پینتیس ہین
الواو پچیس ہزار پانچ سو چھتیس ہین
لام الف چار ہزار سات سو بیس ہین
جملہ تین لاکھ تیئیس ہزار پانچ سو اکتالیس

حروف قرآن مین ہین واللہ اعلم ؁ اور کلمات چھہتر ہزار چار سو تیس ہین اور آیات چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ ہین کسی بزرگ نے ابیات مین بیان فرمایا ہی **ابیات**

آیت قرآن کہ خوب و دلکش است — شش ہزار و شش صد و شصت و شش است
یکھزارش امر وہم نہی شد یاد — یک ہزارش وعد و ہم دیگر وعید
دو ہزار او مثال و اعتبار — دو ہزارش قصّہا و اختبار
پانصدش بحث حلال است و حرام — صد دعا تسبیح ورد صبح و شام
شصت و شش را ناسخ و منسوخ یاب — فہم کن واللہ اعلم بالصّواب

مسئلہ علم تجوید وقرآت کے قاعدے سے چودہ حروف شمسی کہلاتے ہین جن مین لام ملفوظ نہین ہوتا جیسا الشمس اُن مین دو قسم ہین ، قسم اوّل اسلیہ چھ حرف ہین کہ نوک زبان سے مخرج ہوتا ہی بیت حرف اسلیہ بود شش دا رہا د ٭ را و زا و سین و شین و صاد وضاد ٭ قسم دوم سنیہ آٹھ حرف ہین کہ بن دندان سے مخرج ہوتا ہی رباعی حرف سنیہ بود ہشت ای نگار ٭ تا و ثا و دال و ذال ای سرو کار ٭ طا و ظا و لام و نون است بعد از آن ٭ یاد کن این ہشتہا لیل و نہار ٭ دوسرے چودہ حروف قمری کہلاتے ہین جن مین لام ملفوظ ہوتا ہی جیسا القمر انکی تین قسم ہین قسم اوّل شفویہ کہ لبون سے انکا مخرج ہوتا ہی بیت حرف شفوی چار باشد یاد دار ٭ با و فا و میم و واو ای ہوشیار ٭ قسم دوم لہویہ جن کا مخرج سقف دہان یعنے تالو سے ہوتا ہی بیت حرف لہوی چار باشد یاد دار ٭ جیم و قاف و کاف و یا ای یار غار ٭ قسم سوم حروف حلقیہ کہ حلق مین سے انکا مخرج ہوتا ہی بیت حرف حلقی شش بود ای نور عین ٭ ہمزہ و ہا حا و خا و عین و غین ٭ کتاب شاطبیہ وغیرہ مین اسکا مفصل حال موجود ہے فلیرجع الیہ ٭

استفتا (۴۳)

سوال مولوی حبیب اللہ مرحوم ساکن رتناگیری ابن مولوی عبدالقادر ملکہ پوری مفتی عدالت پونہ نے جو مسئلہ حیلہ اسقاط کا لکھا تھا اور آپکی تائید الحق کے آخر چھپا ہی بعضے حضرات کہتے ہین کہ اسمین کچھ دلایل فقہیہ کے نہین ہین سو اس باب مین فدیہ مسلمان کے روزے نماز کا کس دلیل سے ثابت ہوتا ہی حنفی مذہب کے مطابق کتابون کے حوالے داخلے سے لکھا جاوے تو معتبر ہوگا

الجواب اصل اسقاط شرع شریف سے ثابت قولہ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنے اور جو لوگ طاقت روزے رکھنے کی نہین رکھتے ہین تو فقیر کو کھانا دے سکین اگرچہ یہہ آیت شیخ فانی کے حق مین نازل ہی کہ ایک روزے کے بدلے مین ایک فقیر کو کھانا کھلاوین لیکن شیخ فانی کے روزے کا فدیہ عبارت النص سے ثابت ہے

اور میت کے روزے اور نماز کا فدیہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ علمای حنفیہ نے باستدلال
اس آیت قرآن کے چار قسم کی سند نکالے ہین چنانچہ نور الانوار مین مرقوم ہے اَلْاِسْتِدْلَالُ
بِعِبَارَۃِ النَّصِّ وَبِاِشَارَتِہٖ وَبِدَلَالَتِہٖ وَبِاقْتِضَائِہٖ یعنے ایک استدلال عبارت
النص سے ہے دوسرا اشارت النص سے تیسرا دلالت النص سے اور چوتھا اقتضاء النص سے
ہوتا ہے اور اسی کتاب مین لکھا ہے وَوُجُوْبُ الْفِدْیَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ لِلْاِحْتِیَاطِ فدیہ
واجب ہونا واسطے نماز کے ازروی احتیاط ہے اور یہہ بھی اسمین لکھا ہے اِنَّ نَصَّ
الصَّوْمِ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَخْصُوْصًا بِالصَّوْمِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْلُوْلًا بِعِلَّۃٍ غَایَۃٍ
تُوْجَدُ فِی الصَّلٰوۃِ اَعْنِی الْعَجْزَ وَالصَّلٰوۃُ نَظِیْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَھَمُّ مِنْہُ فِی الشَّانِ وَالرِّفْعَۃِ
فَاَمَرْنَا بِالْفِدْیَۃِ عَنْ جَانِبِ الصَّلٰوۃِ یعنے واجب ہونا فدیہ کا نماز مین احتیاطاً ہے
کیونکہ تحقیق نص روزے کی احتمال رکھتی ہے کہ مخصوص ہووے روزے سے اور احتمال یہہ بھی
رکھتی ہے کہ علت غائی اسکی کہ عاجز ہونا عمل کرنے سے ہے سو نماز مین بھی پائی جاتی ہے اور
نماز روزے کی نظیر ہے بلکہ شان و رفعت مین روزے سے زیادہ ہے اس لیئے نماز کے واسطے بھی
فدیہ دینا ہم نے حکم کیا ہے ۔ اور تفسیر احمدی مین ہے فَقَدْ ذَکَرَ اَئِمَّۃُ الْاُصُوْلِ
اَنَّ النَّصَّ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْلُوْلًا وَالصَّلٰوۃُ نَظِیْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَھَمُّ مِنْہُ فَاَمَرْنَا
بِالْفِدْیَۃِ اِحْتِیَاطًا وَرَجَوْنَا الْقُبُوْلَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَضْلًا یعنے تحقیق ذکر کیا ائمہ
علم اصول نے کہ یہہ آیت احتمال رکھتی ہے کہ معلول ہووے یعنے دلالت کرے علت غائی پر اور
نماز نظیر ہے صوم کی بلکہ اس سے زیادہ اسواسطے حکم کیا احتیاطاً فدیہ نماز کا دینے کے لئے اور
ہم حق تعالی سے امید رکھتے ہین کہ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے ۔ معلوم ہووے
کہ علت چار قسم کی ہر شی مین ہوتی ہے پہلی علت مادی جیسا کہ چوکی ایک شی ہے اسمین
علت مادی چوب ہے دوسری علت فاعلی یعنے نجار کی سعی اور ہنرمندی سے بنائی گئی
تیسری علت صوری یعنے صورت اس شی کی مثلا چوکی اصل لکڑا ہے ستار نے اسکے

تختے تراشے مربع شکل بنایا اسکو چار پائے لگایا اسکی صورت اچھی بنی نام اس مجموع کا چوکی رکھا گیا چوتھی علت غائی یعنے کس واسطے وہ بنائی گئی سو بیٹھنے کے واسطے اب لکڑی کا نام بھی نکل گیا تختہ و پایہ و کیلے وغیرہ کا نام بھی نرہا اب ایسا ہوا کہ چوکی لاؤ بیٹھنے کیواسطے سو فدیہ روزے کا کفارہ ٹھہرا کہ ترک فرض روزہ کا عذاب فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی تو فرض نماز ترک کرنے کا عذاب بھی فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی ایسی امیدواری بندہ بیچارہ کو اپنے مالک کی جانب دل مین ہی سو معاف ہونا عذاب ترک فرض کا علت غائی ہوئی نماز مین بھی اور روزے مین بھی اور بحکم سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ فضل الٰہی ہمیشہ بندے کے شامل حال ہی۔ کتاب ہدایہ مین حدیث شریف ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ یعنے ایک کی طرف سے دوسرا کوئی روزہ نرکھے اور ایک کی طرف سے دوسرا کوئی نماز نہ پڑھے یعنے جسکا فرض اسی کے سر پر ہی وہی خود ادا کرے اور نماز و روزہ عباوت بدنی ہین اور فرضیت دونوں کی اکیسان ہی یہان سے صلوٰۃ نظیر صوم ثابت ہوئی مسئلہ مفتاح السعادہ مین مرقوم ہی وَمَا رَوَاہُ قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ فَیَفْدِیْ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مَحْمُوْلٌ عَلَی الْاِطْعَامِ ۃ اور جو روایت ہی حدیث شریف کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرگیا اور اسپر خدا کا فرض روزہ باقی رہا ہی پس مرنے والے کا ولی یعنے مختار وارث اسکے واسطے روزے کا بدلہ فدیہ ادا کرے یعنے مسکینون کو کھانا کھلاوے مسئلہ شرح وقایہ کے کتاب الصوم مین لکھا ہی وَفِدْیَۃُ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَصَوْمِ یَوْمٍ یعنے ہر نماز کا فدیہ ایک روزے کے فدیہ کے برابر ہی اور در المختار کے کتاب الصوم مین لکھا ہی وَاِنْ صَامَ اَوْصَلّٰی عَنْہُ الْوَلِیُّ لَا لِحَدِیْثِ النَّسَائِیِّ لَایَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰکِنْ یُطْعِمُ عَنْہُ وَلِیُّہٗ یعنے اور اگر روزہ رکھا یا نماز پڑھا ولی نے اُس میت کی طرف سے تو جایز نہین بسبب حدیث

نسائی کی روایت سے کہ نہ روزہ رکھے کوئی دوسرے کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی دوسرے کی طرف سے لیکن کھانا کھلا دے ولی اس میت کی طرف سے بطور فدیہ کے تو جائز ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں کتاب الحیل میں لکھا ہے مسئلہ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُؤَدِّيَ الْفِدْيَةَ مِنْ صَوْمِ اَبِيهِ اَوْ صَلَاتِهِ وَهُوَ فَقِيْرٌ فَاِنَّهٗ يُعْطِيْ مَنَوَيْنِ مِنَ الْحِنْطَةِ فَقِيْرًا ثُمَّ يَسْتَوْهِبُهٗ ثُمَّ يُعْطِيْهِ هٰكَذَا اِلٰى اَنْ يَتِمَّ یعنے اگر ارادہ کیا ایک شخص نے کہ ادا کرے فدیہ اپنے باپ کے روزے کا یا نماز کا اور وہ شخص غریب ہے تو اسنے دو من گندم ایک فقیر کو دینا اسنے دوسرے کو ہبہ کر دا دینا اسی طرح جتنے سا کین فدیہ لینے کو بیٹھتے ہیں یہاں تک کہ دور پورا ہو جاوے اور اشباہ النظائر میں فن الحیل میں لکھا ہے مَتٰى اَرَادَ الْفِدْيَةَ عَنْ صَوْمِ اَبِيهِ اَوْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ فَقِيْرٌ فَاِنَّهٗ يُعْطِيْ مَنَوَيْنِ مِنَ الْحِنْطَةِ فَقِيْرًا ثُمَّ يَسْتَوْهِبُهٗ ثُمَّ يُعْطِيْهِ هٰكَذَا اِلٰى اَنْ يَتِمَّ یعنے جو کوئی ادا کرنا چاہے فدیہ اپنے باپ متوفی کے نماز روزے کا اور وہ فقیر غریب ہے پس وہ دو من گندم دیوے ایک فقیر کو وہ دوسرے کو بخشدے اور وہ تیسرے کو بخشدے تا پورا ہووے دور تو من گندم میں کئی نماز روزوں کا فدیہ اس حیلہ شرعی سے اسقاط ہو سکتا ہے۔ اور یہاں جو کلام شریف اسقاط کے واسطے گندم کے ساتھ دیتے ہیں سو بھی معتبر ہے کیونکہ ہدیہ کلام شریف کا لاکھ یا کروڑ بھی کہیں تو کم ہے زاد الآخرت میں تفصیل وار اسکا بیان لکھا ہے۔ مختصر وقایہ کا فارسی منظوم میں بھی یہہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے —

مسئلہ منظوم

سال آن مردہ راحساب بساز	آنچہ اسقاط دادہ اند قرار	احتیاط الشرع اہل کبار
بزنان نہ دوازدہ با مرد	پیشتر از بلوغ راندا ز	اعتبار بلوغ باید کرد
سنگ مجموع چونکہ گشت عیان	بہر ہر سال آن دو صد شمار	من گندم و ہند لسنگ تجار
کہ فروشی بکس ز نا داری	فدیہ مردہ رانگیر ہمان	مصحفی راکہ دست آن داری
	بفروشش بآن قدر گندم	بفقیری نہ با غنی مردم

غیر بیع سلم درست مدان	ہشت شرط است تام سازبیان	بعد ازان گو فلان ابن فلان
ہست این فدیہ عبادت آن	اینقدر گندم کہ ہست بتو	وادم آنرا برای فدیۂ او
کردہ اقبال چون فقیر آنرا	می شود فدیہ اش لتبرع ادا	تا شروط سلم شود پیدا
بیع مصحف چنین کنی مثلا	کہ بود ادنیٰ یا بود اعلیٰ	بعد یک ماہ من دہی اینجا
چون بگیرد فقیر مصحف را	گردد آن بیع نزد شرع روا	مسئلہ اسقاط کا خلاصہ

معلوم ہووے کہ وارثان میت کے جو حقوق خدا تعالیٰ کے میت پر باقی رہگئے ہین اسکو ادا کرنے مین حسب الوصیت ذمہ دار ہین چنانچہ فرض نماز روزہ ماہ رمضان المبارک سجدہ سہو سجدہ تلاوت وغیرہ قرض کے مانند واجب الادا ہین جسکے سبب قبر کا عذاب آخرت کا حساب دوزخ کا عقاب ہونے والا ہے صدہا روپئے ریا اور نامداری کے رسومات مین میت کے بعد خرچ کرتے ہین لیکن اس میت کے حق مین جس سے اسکو فایدہ ہو خیال کمتر کیا جاتا ہے اسلیئے مسایل حیلہ شرعی عام مسلمانون کے واسطے یہان مرقوم ہوتے ہین

مسئلہ ایک شخص مسلمان مرگیا فرض نمازین روزے رمضان شریف کے اسکے ذمہ پر ہین ادا نکیئے ہون سہواً خطاءً عمداً یا ادا کیئے ہون نقصان کے ساتھ یا بسبب بیماری کے یا مسافرت کے یا غفلت نفسانی سے رہگئے ہون اور قضا کرنے یا کفارہ دینے کی بھی فرصت نہ ملی ہے اور اسنے وصیت کی ہے کہ خدا کے جو حقوق مجھپر باقی رہے ہین انکا فدیہ کفارہ میرے مال سے ادا کرو ایسی وصیت ثلث مال سے ادا کی جاتی ہے۔ فرض نماز پنجگانہ مع وتر اور رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک نماز و روزے کا عوض آدھا صاع گیہون جو فطرے مین دیتے ہین اڈھائی سیر شہر گلشن آباد عرف ناسک کے ماپ سے صاف چنے ہوئے یا قیمت اسکی محتاجون مسکینون کو دینا اگر معلوم نہین کتنے نمازین یا روزے ہین ایک دو برس کے یا دس برس کے یا اگر ثلث مال کفایت نکرے یا وارث اسکے اپنی طرف سے تبرعاً و احساناً فدیہ کفارہ ادا نکرین تو اسوقت چاہیے کہ فدیہ

ادا کرنے مین حیلہ اسقاط کیا جاوے ساری عمر کا مسئلہ حیلہ اسقاط یہہ ہی کہ پہلے میت
کی عمر شمار کیجاوے اس مین سے ابتدا تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین مثلاً مرد
کے بارہ برس اور عورت کے نو برس وضع کرکے باقی برسون کے نماز روزے کا شمار کرنا یعنے
ہر روز کی پانچ فرض نماز اور واجب وتر بلکہ چھے نمازین ہوتی ہین ایک نماز کا فدیہ نصف
صاع یعنے اڈھائی سیر گیہون سو ہر روز کے پندرہ سیر گیہون ہوئے اس ملک مین
چار سیر کی ایک پائیلی ہی اور سولہ پائیلی کا ایک من اور بیس من کی ایک کھنڈی اناج کا
مانپ ہی سو ایک مہینے کے سات من دو سیر گیہون ہوئے اور ایک برس کے چار کھنڈی
چار من چھے پائیلی گیہون ہوئے اور رمضان شریف کے تیس روزون کا فدیہ ہر روز
اڈھائی سیر کے حساب سے ایک من دو پائیلی تین سیر گیہون ہوئے پس مجموعہ برس بھر
کی نماز روزون کا چار کھنڈی پانچ من آٹھ پائیلی تین سیر گیہون ہوتے ہین اگر عیدین
کی نماز و فطرہ کا فدیہ برس کے دو پائیلی انھین ملائے تو دس پائیلی تین سیر ہووینگے
پانچ برس کے اکیس ۲۱ کھنڈی سات من دس پائیلی دو سیر ہوتے ہین - دس برس کے
بیتالیس ۴۳ کھنڈی پندرہ من پانچ پائیلی ہوتے ہین اسی حساب سے گیہون کا شمار
کرنا چاہیئے مسئلہ مثلاً ایک مرد پچاس برس کی عمر مین وفات پایا تو ابتدائی تولد
سے بلوغ تک کے بارہ برس وضع کئے تو اڑتیس ۳۸ سال باقی رہے اسکے نماز روزون کا فدیہ
ایک سو باسٹھ کھنڈی دس من بارہ پائیلی دو سیر گیہون ہوئے اتنا مال دینے کی طاقت
نہین ہی تب میت کا وصی یا وارث یا ولی مقدی نے ایک قرآن شریف اچھا صحیح الحروف
قابل تلاوت یا دوسری شئی موتی مروارید ہیرا وغیرہ حاضران مجلس سے دو یا زیادہ مسلمانون
کے روبرو لانا اور جتنے گیہون فدیہ کے ہوئے ہین اسکی عوض مین ایک مسکین کو فروخت
کردینا یعنے اپ کہنا کہ ای فلان یہہ قرآن شریف یا یہہ فلانی شئی مین فروخت کیا ہون
تجھکو فلان کھنڈی فلان من گیہون کے عوض میرے جو فدیہ میت فلان ابن فلان کی نماز روزونکا

ہی وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا بیع سلم کے طور پر یعنے جنس زمان مکان قیمت گیہون
دینے کا وقت وغیرہ شروط شرعیہ کے ساتھ مین نے خریدا اب یہہ قرآن شریف یا قیمتی شئی اس
مسکین کی ملک ہوئی پھر اس مسکین کو میت کے جنازے کے پاس لاکر دو مسلمانون کے حضور
مین ایسا کہے کہ یہہ قرآن شریف تمنے خریدا اور اسکی قیمت کے عوض اتنے کھنڈی گیہون تمہارے
ذمے پر ہین سو گیہون میت فلان بن فلان کے روزے نمازون کا فدیہ ہی مین نے تمکو
دیا پھر وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا اسطرح تین مرتبے کہے تو وہ حیلہ اسقاط صحیح ثابت
موافق شرع شریف کے ہوا بعد دعا مانگے میت کے حق مین اس طرح سے الٰہی ہم بندے تیرے تمام حقوق
عبادات ادا کرنے سے عاجز و لاچار ہین اور یہہ حیلہ شرعی میت کی طرف سے وسیلہ بخشایش و
معافی کا تیری فضل و رحمت کی امید پر ہمنے کیا ہی اپنے فضل و کرم سے قبول کر اور اس میت
لاچار کے تمام گناہون سے درگذر فرمادے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ بِفَضْلِكَ
وَكَرَمِكَ دوسرے سب مسلمان آمین کہین اور یہی ترتیب کتاب عینی شرح
کنز الدقایق جامع الرموز کنز العباد شرح وقایہ مین مذکور ہی ۔ **مسئلہ** صدقہ
دیوے ولی میت کے گذرنے کے بعد پہلی رات کو جو بہت بھاری ہی کھانا کپڑا مسکینونکو
کھلاوے جو کچھ میسّر ہووے تین روز یا سات روز ضرور فاتحہ دلاوے یا چالیس روز تک
کرے اگر دو رکعت نماز نفل کی نیت سے کہ اسکو صلوٰۃ الہول کہتے ہین اسکو ثواب
بخشنے کے واسطے پڑھے تو بڑا ثواب ہی اوّل رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورہ تکاثر یعنے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس بار پڑھے بعد رکوع و سجود کے
دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی پڑھے اور ثواب اسکا میت کو بخشے مشایخ فرماتے ہین
کہ اگر زمین و آسمان بھر کر گناہ ہوویگے تو سب بخشائے جائینگے اور سات روز تک
برابر بعد مغرب کے پڑھا کرے شرح عین العلم مین مرقوم ہی اگر دونون رکعت مین صلوٰۃ الہول
کے یکبار سورہ فاتحہ اور اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے اسکا بھی ثواب بعید دکھا ہی

کیونکہ تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک ختم قرآن شریف کے برابر ملتا ہے اگر فرزند
اپنی خاص حلال کی کمائی میں سے کچھ تھوڑا صدقہ یا خیرات فقرا کو دیوے تو اسکا ثواب تعظیم میت کو
پہنچتا ہے اور اس فرزند کو بھی اتنا ہی ثواب خدا کی جناب سے ملتا ہے ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار وصلی الله علی خیر خلقه محمد و
علی اله واصحابه واتباعه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین یا رب العلمین

استفتا (۳۵)

قال الله تعالیٰ عز وجل فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من سئل عن علم علمه ثم کتمه الجم یوم القیمة بلجام
من النار

چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین زادهم الله تعالی شرفا وتعظیما درینصورت که شخصی
جانوری حلال الاکل را بنام بزرگی یا برای فاتحه موتی خود یا برای تزویج نکاح خرید و بوقت ذبح
بالتسمیه ذبح کرد پس ازین مذبوحه مسلمان که بالتسمیه ذبح کرده شده است خوردن ازان گوشت
جائز است یا نه و در قبرستان رفتن برای فاتحه و زیارت یا از برای زیارت اولیاء الله در جای رفتن
و از برای موتی خود دهم یا سیوم یا چهلم روزی معین کردن و طعام پختن و جانوری ذبح کردن و
عزیز و اقربا و فقرا و ساکین را خورانیدن جائز است یا نه و حضرت مولوی خلیل الرحمن صاحب
رساله در تفسیر ما اهل به لغیر الله تصنیف کرده اند همون رساله و روایات او درست و موافق
شرع شریف اند یا نه بینوا توجروا اجرا جزیلا المستفتی سید طاهر علی ساکن احمد نگر

الجواب وهو ملهم بالحق والصواب والیه المرجع والمآب

بر تقدیر صدق مستفتی مطلق خوردن گوشت جانوری که بالتسمیه ذبح کرده شده است برابر است که
منذور بنام بزرگی باشد یا برای فاتحه موتی بود یا از برای تزویج نکاح باشد و غیر ذلک بای وجه
کان گوشت مذبوحه حلال طیب است لقوله تعالیٰ فکلوا مما ذکر اسم الله علیه ان کنتم

با یان مومنین وقد صرح فی التفسیر الاحمدی قولہ تعالیٰ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ معناہ ذبح لاسم غیر اللہ مثل لات وعزی واسماء الانبیاء وغیر ذلک فان افرد باسم غیر اللہ او ذکر مع اسم اللہ عطفا بان یقول باسم اللہ ومحمد رسول اللہ بالجر حرم الذبیحۃ وان ذکر موصولا لا معطوفا بان یقول باسم اللہ محمد رسول اللہ کرہ ولا یحرم وان ذکر مفصولا بان یقول قبل التسمیۃ وقبل ان یضطجع الذبیحۃ او بعدہ لا باس بہ ھکذا فی الھدایہ ومن ھٰھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ علیھا وقت الذبح وان کانوا ینذرونھا لہ انتھی ۃ والجواب عن الثانی کہ در قبرستان رفتن الخ قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ۃ قال البیضاوی یعنی عامۃ الکفار او الیھود اذ روی انھا نزلت فی بعض فقراء المسلمین کانوا یواصلون الیھود لیصیبوا من ثمارھم قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ لکفرھم بھا او لعلمھم بانہ لا حظ لھم فیھا لعنادھم الرسول المنعوت فی التوراۃ المؤید بالآیات كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ان یبعثوا او یثابوا او ینالھم خیر منھم وعلی الاول وضع الظاھر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی ان الکفر ایسھم انتھی اھ وقد صرح شیخ المشائخ مولانا عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ در شرح مشکوۃ باینکہ زیارت قبور مستحب ست باتفاق زیراکہ سبب رقت قلب وتذکر موت وپوسیدگی استخوان وفنای دنیا ست وجز آن از فواید وعمدہ دران دعا مر اموات را واستغفار برای ایشان ست وباین وارد شدہ است سنت وبود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ در بقیع میرفت وسلام میداد بر اہل آن واستغفار میکرد برای ایشان واما استمداد باہل قبور در غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا در غیر انبیاء علیہم السلام منکر شدہ اند انرا بعضی از فقہا ومیگویند نیست زیارت مگر از برای دعا مر موتی را واستغفار برای ایشان ورسانیدن نفع بایشان بدعا واستغفار وتلاوت قرآن واثبات

کردہ اند از مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم وحجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ است
ہر کہ استمداد کردہ شود بوی در حیات استمداد کردہ میشود بوی بعد از ممات انتہیٰ۔
وفی المشکوٰۃ عن عایشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی و
ابی فلما دفن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ
علی ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ رواہ احمد وعن محمد بن النعمان یرفع
الحدیث الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال من زار قبر ابویہ او احدھما فی
کلّ جمعۃ غفر لہ وکتب برًا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً وعن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال کنت نہیتکم عن
زیارۃ القبور فزوروھا فانّھا تزھد فی الدّنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجہ
انتہیٰ وقال الشیخ الملا علی القاری رح فی شرح فقہ الاکبر انہ قد ورد فی
الاحادیث الصّحیحۃ من الدعاء للاموات خصوصًا فی صلوٰۃ الجنازۃ وقد
توارثہ السّلف واجمع علیہ الخلف فلو لم یکن للاموات فیہ نفع لکان عبثًا
بل جاء فی القراٰن اٰیات کثیرۃ متضمنۃ للدعوات للاموات کقولہ تعالیٰ
ربّ ارحمھما کما ربّیانی صغیرا وقولہ تعالیٰ ربّ اغفر لی ولوالدیّ ولمن
دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات وقولہ تعالیٰ ربّنا اغفر لنا ولاخواننا
الّذین سبقونا بالایمان۔ وعن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انہ قال یا
رسول اللہ ان امّ سعد ماتت فای الصّدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرًا
وقال ھذہ لام سعد اخرجہ ابوداؤد والنسائی رضی اللہ عنہما اما ما ذکر
فی شرح العقاید من حدیث ان العالم او المتعلم اذا مرا علی قریۃ فان اللہ تعالیٰ
یرفع العذاب عن مقبرۃ تلک القریۃ اربعین یومًا انتہیٰ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا ثلثا ولد صالح يدعو له بالخير وعلم علمه الناس وصدقة جارية قال الله تعالى اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۵ والنقل من مكان الى مكان لزيارة قبور الاولياء والعلماء والصلحاء جائز مستحسن كما جاء فى الحديث المؤمنون لا يموتون بل ينقلون من دار الفناء الى دار البقاء وتعيين اليوم للموتى كالعاشر والثلثين والاربعين لايصال الثواب مثلا وغير ذلك باى وجه كان مما ينفع ثوابها الى الموتى جائز بل مستحسن واولى كما صرح به فى الفتاوى الرحمانى والجواهر الاخلاطى وغير ذلك واطعام الطعام لذوى القربى والارحام والفقراء والمساكين بالمذبوح الحلال ان كان بالتسمية عند الذبح فجائز بلا خلاف ولاريب ولاشك وقال فى القصيدة الامالى حيث قال وللدعوات تاثير بليغ وقد ينفيه اصحاب الضلال انتهى وما قاله مولانا الاجل والاستاذنا الاكمل المولوى خليل الرحمن صاحب فى رسالته فهو موافق ومطابق للشرع فمن انكرها فقد انكر الشرع ومن انكره فقد كفر كما صرح به فى الدر المختار ان الفقه هو ثمرة الحديث وليس ثواب الفقيه اقل من ثواب المحدث فمنكر الفقه منكر الحديث ومنكر الحديث كافر مطلقا انتهى هذا آخر ما اوردناه والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا واصلى واسلم على حبيبه وشفيعه وامينه ورسوله محمد وعلى آله واصحابه صلوٰة زاهرة وسلاما فاخرا الى يوم الدين والله اعلم وعلمه اتم

كتبه الفقير الى الله المستعان (الحافظ غلام) قد اصاب فيما اجاب كتبه خويدم الطلاب القاضى عبدالله الاورائى عفى الله عنه وعن والديه وجميع المسلمين آمين يارب العالمين ۵ نظام الدين هذا حق

الجواب صحيح كتبه خادم الطلاب غلام محى الدين عفى الله عنه وعن والديه آمين يارب العلمين (غلام محى الدين)

ما اجاب المجيب فهو فيه مصيب كتبه خادم الطلاب سيد احمد كشميرى عفى الله عنه وعن والديه وعن المسلمين آمين (سيد احمد)

ھذا جواب صحیح کتبہ خادم الطلاب سید عبد اللہ عفی اللہ عنہ (مہر: سید عبد اللہ)

قد صح الجواب کتبہ خادم الطلبہ القاضی قاسم المہری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین

ھذا الجواب صحیح کتبہ خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالوکھی عفی اللہ عنہما وعن والدیہما امین

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی سلطان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین (مہر: قاضی مطلق سلطان جان)

الروایۃ المرقومۃ صحیحۃ والرسالۃ موافقۃ للسنۃ والکتاب کتبہ خادم الطلاب غلام محمد ابن القاضی حیدر کان اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ امین یارب العالمین

الامر کما ذکر کتبہ خویدم الطلبہ العبد الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المؤمنین امین یارب العالمین ۵

قد صح الجواب والمجیب مصیب فیما اجاب کتبہ احقر العباد القاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین

استفتا کا ترجمہ

فرمایا حق تعالیٰ نے پوچھو تم علمای کامل سے جو چیز اگر تم نہین جانتے ہو ۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عالم کو کوئی شخص نے دین کا مسئلہ پوچھا اور وہ عالم جانتا ہی مگر اسکو چھپایا جواب ندیا تو کل قیامت کے روز آگ کی لگام اسکے منہہ مین دیوینگے –

کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ ایک شخص مسلمان نے حلال جانور کوی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا کسی میت کی فاتحہ دینے کے واسطے یا نکاح کے لئے ولیمہ کرنے کھانا پکانے کے واسطے خرید کیا اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا پھر وہ جانور کا گوشت کھانا جایز ہی یا نہین – اور قبرستان مین فاتحہ پڑھنے اور زیارت قبور اولیا اللہ کے واسطے جانا جایز ہی یا نہین – میت کے بعد سیوم دہم وچہلم کا دن معین کرکے کھانا پکانا جانور ذبح کرنا فقرا مساکین خویش اقربا کو کھلانا جایز ہی یا نہین – اور حضرت مولانا خلیل الرحمن نے جو رسالہ تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کا بنایا اور چھپایا ہی وہ رسالہ اور اسکی روایتین موافق شرع شریف کے

درست ہین یا نہین بینوا توجروا المستفتی سید طاہر علی ساکن احمد نگر

الجواب واللہ ھو الملہم بالحق والصواب

برتقدیر صدق مستفتی وثبوت ما فی السوال مطلق کھانا حلال جانور کا جو اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہی جائز ہی اگر کسی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا میت کی فاتحہ کے واسطے یا شادی نکاح کے کھانے کے واسطے ہو گوشت مذبوحہ حلال طیب ہی ۔ خدا فرماتا ہی کہ اگر تمکو قرآن پر ایمان ہی تو کھاؤ اس حلال جانور کو جسپر ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا گیا ہی ۔ اور تفسیر احمدی مین ما اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کے معنے ذُبِحَ بِہٖ لِاِسْمِ غَیْرِ اللّٰہِ کیا ہی یعنے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو مثل لات وعزی واسمائے انبیا وغیرہ وہ حرام ہوتا ہی اگر فقط ایک بُت کا نام سوائے نام اللہ کے لیا یا اللہ کے نام کے ساتھ عطف کرکے کہا اسطرح باسم اللہ ومحمدٍ رسول اللہ دال کو زیر سے کہا تب ذبیحت حرام ہی اگر موصولاً کہا معطوفاً نہین اسطرح سے باسم اللہ محمدٌ رسول اللہ مکروہ ہوگا ذبیحہ حرام نہین ہوگا ۔ اگر مفصولاً کہا اسطرح سے قبل تسمیہ کے یا قبل ذبیحہ لٹانے کے یا بعد لٹانے کے تو لاباس ہی کھانا اسکا یعنے کچھ مضایقہ نہین اسطرح ہدایہ مین ہی ۔ اور یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائی یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور انکے نام سے مشہور رہا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر نہین لیا گیا اگرچہ اُسے غیر خدا کے نام سے نذر کہے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی ۔ اور جواب دوسرے مسئلے کا یعنے قبرستان مین جانا فاتحہ دینے کے واسطے سو جائز ہی خدا فرماتا ہی ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پیروی مت کرو اُس قوم کی جسپر خدا نے غضب کیا ہی تفسیر بیضاوی مین قوم سے مراد عامہ کفار و یہودکی ہی چنانچہ روایت ہی کہ یہہ آیت بعض فقراء المسلمین کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ وے یہودون سے ملے رہتے تھے کہ انکے باغون سے پھل میوہ انکو ملا کرے آخر کو نا امید ہوئے ہین

لسبب انکے کفر کے یا معلوم ہوا کہ اِن باغون سے انکو کچھہ حصّہ ملنے والا نہین کیونکہ جس رسول کی
تعریف توراۃ مین موجود ہی اور معجزے اسکے ظاہر ہین ایسے رسول سے عداوت دشمنی رکھتے
ہین جسطرح سے کہ کفار اصحاب قبور سے نا امید رہتے ہین یہہ کہ انکی روح کیو اسطے کچھہ نیاز بھیجین
یا ثواب کے کام کرین یا انھون سے کچھہ خیر انکو پہنچے اور اوّل بات یہہ ہی کہ ضمیر کی جاے بجاے اسم
ظاہر رکھا گیا تا دلالت کرے کہ اِنکا کفر اُنکو نا امید کرنے والا ہی - اور شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف مین تصریح کی ہی کہ زیارت قبور مستحب ہی باتفاق علما
کیونکہ رقت قلب اور موت کا یاد کرنا اور استخوان کی بوسیدگی اور فنائی دنیا کا سبب معلوم
ہوتا ہی اور اسکے سوائے بہت فائدے عمدہ ہین زیارت قبور مین کہ اموات کے حق مین دعا کی
جاتی ہی انکے واسطے مغفرت مانگی جاتی ہی اسلیئے سنّت ہی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
قبرستان بقیع مین جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے مُردون پر اور طلب مغفرت کرتے تھے
انکے واسطے اور استمداد اہل قبور سے سوائے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے یا اور انبیا کے
تو بعض فقہانے اس سے انکار کیئے ہین اور کہتے ہین کہ زیارت قبور نہین ہی مگر مردون کے
واسطے دعا کرنا اور طلب مغفرت انکے حق مین مانگنا اور انکو نفع پہنچانا دعا و استغفار
وتلاوت قرآن سے اور ثابت کیئے ہین استمداد کو مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے
حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے فرمائے ہین کہ حیات کے وقت جس بزرگ سے دعا مدد کی
مانگتے ہین اس بزرگ سے بعد مرنے اسکے بھی مدد مانگنا جایز ہی - مشکوٰۃ شریف مین حضرت
ام المؤمنین عایشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی فرماتی ہین کہ مین میرے حجرہ مین
کہ جہان میرے خاوند رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور میرے والد ابوبکر صدّیق مدفون ہین
جب جاتی تھی تو کپڑا الگ کرتی مُنہہ کھلا رکھتی تھی اور جانتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے
والد یہان آسودہ ہین مگر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہان مدفون ہوے انکے پاس تو قسم
ہی خدا کی کہ اب مین جب جاتی ہون تو کپڑے سے بدن اور منہہ پوشیدہ کرکے جاتی ہون کہ

عمر فاروقؓ سے حیا کرتی ہون رواہ احمد ۔ محمد بن نعمان نے اس حدیث مرفوع کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچایا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جسنے اپنے ماںباپ کی قبرون کی یا ایک اُن دونون مین سے ہر ایک جمعہ کے روز زیارت کی تو اس شخص کو مغفرت ملتی ہی اور صالحین مین اسکا نام لکھا جاتا ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اس حدیث کو مرسل کے درجے پر لکھا ہی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مین نے تمکو زیارت قبور سے پہلے منع کیا تھا پھر اب زیارت کرو پس تحقیق کہ اس سے دنیا سرد ہو جاتی ہی دل مین اور آخرت یاد آتی ہی ابن ماجہ نے روایت کی ہی انتہی ۔

شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر کی شرح مین کہا ہی کہ صحیح حدیثون مین وارد ہی مردون کے واسطے دعا کرنا خصوصاً نماز جنازہ مین اور علمائے سلف و خلف نے یہہ کام جاری رکھا اگر اموات کو اس مین نفع نہین پہنچتا تو یہہ کام عبث ہوتا بلکہ قرآن شریف مین مردون کے حق مین دعا مانگنے کے واسطے بہت آیات نازل ہین چنانچہ قولہ تعالے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای خدا بخشدے میرے ماںباپ کو اور رحمت کر اُن پر کہ انھون نے خوردسالی مین مجکو پرورش کیا ہی قولہ تعالی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے ای خدا بخشش کر مجھے اور میرے ماںباپ کو اور جو میرے گھر مین داخل ہوا درحالیکہ مومن ہی اور تمام مومنین و مومنات کو قولہ تعالی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنے ای ہمارے رب بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے اوّل ایمان لائے ہین ۔ اور سعد بن عبادہ سے روایت ہی کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ ام سعد یعنے میری مان وفات پائی تو کونسا صدقہ اسکے لئے افضل ہی آنحضرتؐ نے فرمایا پانی پھر سعد نے ایک کوان کھودا اور کہا کہ یہہ ام سعد کے واسطے ہی یعنے جو اسکا پانی پیئے ثواب اسکا ام سعد کو ہمیشہ پہنچتا رہے ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت کی ہی ۔ شرح العقاید مین ذکر کیا ہی

اس حدیث شریف سے کہ اگر عالم یا طالب علم کسی گانون مین سے گذرا پس تحقیق اللہ تعالیٰ
اس گانون کے قبرستان مین سے چالیس روز تک عذاب اُٹھا دیتا ہی انتہی - ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی آدمی دنیا سے گذر گیا سب اسکے عمل منقطع ہو جاتے
ہین مگر تین باقیات الصالحات کا ثواب میت کو ہمیشہ پہنچتا ہی ایک فرزند صالح کہ باپ کے
حق مین دعای خیر کرتا ہی دوسرا علم کہ جو اُسنے لوگون کو سکھایا ہی تیسرا صدقہ جاریہ چنانچہ پل
مسجد چاہ مہمان سرا وغیرہ قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ
غَیْرُ مَمْنُوْنٍ یعنے فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک تو واسطے
انکے ثواب ہی ہمیشہ جاری - اور اولیا و علما و صلحا کی قبور کی زیارت کے واسطے ایک مکان سے
دوسرے مکان پر جانا جایز و مستحسن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ مؤمن ایماندار
مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے فنا کے نکل کر دوسرے گھر بقا مین نقل کرتے ہین اور زائرون کو
اپنے دیکھتے و پہچانتے ہین - اور ایصال ثواب و اطعام طعام کے واسطے دہم سیوم
چہلم کا روز وغیرہ معین کرنا کہ میت کو اُس روز مین ثواب پہنچایا جاوے سو بھی جایز و مستحسن
ہی چنانچہ فتاوی رحمانی اور جواہر اخلاطی مین اسکی تصریح موجود ہی - اور کھانا کھلانا فقرا
و مساکین و خویش و اقارب کو اور انکے واسطے بکری ذبح کرنا اللہ کا نام لیکر جایز ہی بلا خلاف
اور بے شک - قصیدہ امالی مین ہی کہ دعا اور صدقہ کو اموات کے ثواب پہنچانے مین
بڑی تاثیر ہی مگر فرقہ معتزلہ ایصال ثواب کا انکار کرتے ہین سو گمراہ ہین انتہیٰ -
حضرت مولانا بزرگ افضل العلما المتاخرین مولوی خلیل الرحمٰن مصطفیٰ آبادی نے ما اہل بہ
لغیر اللہ کی تفسیر اپنے رسالہ مین لکھی ہی سو سب صحیح اور مطابق شرع شریف سے ہی جس نے
اسکا انکار کیا تو گویا شرع سے انکار کیا اور جسنے شرع سے انکار کیا اسکے کفر مین کیا شک
ہی چنانچہ در المختار مین اسکی تصریح مرقوم ہی کہ تحقیق فقہ ثمرہ ہی حدیث شریف کا اور فقیہ
کا ثواب محدث سے کم نہین تو جو منکر فقہ سے ہوا گو یا وہ منکر حدیث شریف سے ہوا اور جو منکر حدیث

شریف سے ہوا وہ کافر ہے مطلقاً انتہیٰ ھذا آخر ما اوردناہ الخ یہہ آخر ہے جو ہمنے بیان وارد کیئے ہیں اور شکر ہے اللہ کا اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً اور درود وسلام ہووے اوپر حبیب اسکے اور رسول اسکے اور شفیع وامین اسکے محمدؐ اور اوپر آل انکے اور اصحاب انکے صلوٰۃً زاہرۃً وسلاماً فاخراً قیامت کے دن تک واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالےٰ لیصرف شرھم عنہ حلّ وان قصد الذبح لہم حرم قال الرافعی مستند وکاضابطہ اعلم ان الذبح للمعبود وباسمہ فانزل منزلۃ السجود لہ وکلّ واحد منہما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ کمن سجد لغیر سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لاعلیٰ ھذا الوجہ کما اذا ذبح لسرفی غیرہ اولرضاہ اوالکعبۃ تعظیما لانہا بیت اللہ اوللرسول لانہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السلطان لانہ استبشار بقدومہ نازلۃ منزلۃ ذبح العقیقۃ بولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمد واراد الذبح ببسم اللہ والتبرک باسم محمد ینبغی ان لایحرم ھذا کلام الرافعی وصوبہ النووی انتہیٰ ما فی الانوار ۔

وقد ورد فی الاخبار والاٰثار ترغیب فی زیارۃ الصالحین احیاءً وامواتاً وفضلہا عظیم والدعاء فی مجالسہم وعند قبورہم مستجاب والرحمۃ تنزل علیہم ونعم الحاضر والزوار وھذہ الخصوصیۃ المحبّ لزایر وورد فی ذلک ادلۃ واضحۃ ونقلت عنہم فی اجابۃ الدعاء وقضاء الحاجات وتفریح الہموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالہیۃ ودرک الامور الغیبیۃ بالفتح علی الزایر بسببہم حکایات صالحۃ وروایات راجحۃ وذلک بقدر الصدق وقوۃ العقیدہ وروی واشتہر عن فقیہہ الکبیر محمد بن حسین البجلی الیمنی رحمۃ اللہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی منامہ وقال لہ یا رسول اللہ ای الاعمال افضل فقال لہ وقوفك بین یدی
ولی اللہ تعالیٰ کحلبۃ شاۃ اوکشی بیضۃ افضل من ان تعبد اللہ حتی تنقطع اربًا
اربًا فقال قلت یا رسول اللہ حیًا کان او میتا فقال حیًا کان او میتا فینبغی لکل
عاقل ان یتبرك الزیارۃ خصوصا اذا خاف محذورًا او ھمّ امرٌ یستغیث
بھم فی قضا حاجتہ وکفایۃ ھمہ یقال اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باھل القبور
فقد رغب اھل العلم فی التصدق علی الاموات والدعا لھم فی سایر الاوقات
واھداء الثواب الیھم فیما یرید من اعمال البر المثوبۃ فقد دلت الاخبار الصریحۃ
علی نفع الاموات بذالك ووصول الثواب الیھم ورفع درجاتھم ودخول المسرۃ
علیھم اعنی بھدیۃ الاحیاء الی الاموات فان الروح بعد الموت حیاتہ باقیۃ لاتفنی
وھی منعمۃ او معذبۃ ذاھبۃ الی حیث یشاء اللہ قالہ اھل التحقیق ۵ کتبہ
خادم الطلبۃ الراجی الی رحمۃ ربہ الابر عبد القادر بن عبد الرحیم الجتیکر عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین امین یارب العالمین ۵

ترجمہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۵ امابعد حمد وصلوٰۃ کے
کتاب انوار فقہ شافعیہ میں لکھا ہے کہا امام رویانی ؒ نے اگر کسی نے ذبح کیا ایک بکری جن کے
واسطے اور قصد کیا تقرب الی اللہ کا تا جن کا شر اُس سے دفع کرے سو حلال ہے اور اگر قصد کیا
تقرب جن کا سو حرام ہے ۔ امام رافعی ؒ نے ایک ضابطہ کلیہ بیان کیا ہے جاننا چاہیے اگر ذبح
معبود کے واسطے اور اسکے نام سے ہے تو قایم مقام سجدے کے ہوا ذبح کرنے والے کیواسطے
اور سجدہ بھی دو طرح کا ہے عبادت اور تعظیم کے لئے ویسا ذبح بھی دو طرح کا ہے عبادت
اور تعظیم کے لئے پھر کسی نے غیر خدا کو عبادت و تعظیم کی راہ سے ذبح کیا تو کفر ہے اور ذبیحہ
حرام ہے جیسا کہ سجدہ غیر خدا کو عبادت کی راہ سے کفر ہے اور جس نے غیر خدا کے واسطے ذبح کیا

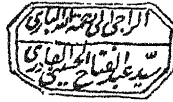
عبادت کی راہ سے نہین بلکہ اسکی مہربانی کے واسطے یا راضی کرنے کے واسطے یا کعبہ کے واسطے
از روی تعظیم کے کہ وہ بیت اللہ ہی یا رسول کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ہی تو حرام نہین ہوویگا
اور اسیطرح سے ہی ذبح کرنا استقبال سلطان کے واسطے کہ وہ اسکے آنے کی خوشی ہی چنانچہ
ذبح کیا عقیقہ کے واسطے کہ فرزند کے ولادت کی خوشی ہی سو جایز ہی اور اسی طرح کسی نے
کہا بسم اللہ واسم محمد اور ارادہ کیا بسم اللہ کا اور تبرک اسم محمد کا چاہیے کہ حرام نہو گا
اور اس رافعی کے کلام کو امام نووی رح نے پسند کیا ہی انتہی کتاب انوار کی عبارت سے
جایز ہوا۔ اخبار و آثار مین وارد ہی ترغیب دلانا زیارت صالحین کے واسطے خواہ
زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور انکی بزرگی بہت بڑی ہی اور دعا انکی مجلس مین اور
انکی قبرون کے نزدیک مستجاب ہوتی ہی اور رحمت نازل ہوتی ہی انھون پر اور سب
حاضرین وزیارت کرنے والون پر اور یہہ خاص زایر کے واسطے ہی کہ محبت سے زیارت
کرے۔ اس باب مین دلیلین واضح بہت احادیث وارد ہین اجابت دعا و قضائے
حاجات کے واسطے اور غم کا دور ہونا خوشی کا آنا صفائی باطن کی پیدا ہونا اور حصول
علوم الہام کا اور ادراک امور غیبیہ کا کہ زائرین کے دلون پر دروازہ اسرار کا مفتوح
ہوجاتا ہی اور اولیاؤن کی زیارت قبور کے سبب سے مشکلات حل ہوتے ہین اس باب
مین بہت حکایات صالحہ اور روایات راجحہ موجود کتابون مین مرقوم ہین اور یہہ فوائد
بقدر صدق نیّت وقوت عقیدہ حاصل ہوتے ہین۔ فقیہ الکبیر محمد بن حسین البجلی
الیمنی رح سے روایت مشہور ہی کہ انھون نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا اور آنحضرت کا خواب کبھی جھوٹھا نہین ہوتا عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل
مقبول وافضل ہی آنحضرت نے انکو فرمایا ولی اللہ کے حضور مین تیر اکھڑا رہنا بکری کا
دودھ دھویا جاوے یا بیضہ اُبالا جاوے فقط اتنی دیر تک سو افضل ہی تجھکو اس سے
کہ تو عبادت کرے اللہ کی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے تیرا جسم پھر فقیہ مذکور کہتا ہی کہ

مین نے عرض کی یا رسول اللہ وہ ولی اللہ زندہ ہووے یا مردہ آنحضرتؐ نے فرمایا خواہ زندہ
ہووے خواہ مردہ ہووے پس لازم ہی ہر ایک عاقل شخص کو کہ زیارت سے تبرک حاصل
کرے خصوصًا جب ڈرتا ہو کسی خطر سے یا مشکل کام درپیش آوے ضرور انھون سے استمداد
و استغاثہ چاہے اپنی حاجت کفایت کرنے مین تو انکی ہمت کی برکت سے اپنی مراد پاویگا۔
چنانچہ کہے ہین جب تم کسی امور مین حیرت زدہ ہو جاؤ تو مدد مانگو اہل قبور سے اسی لئے
اہل علم نے رغبت کی ہی صدقہ دینے مین اموات کے نام سے اور دعا انھون کے واسطے ہر وقت
کرنے مین اور ایصال ثواب مین اور ہر ایک نیک عمل فاتحہ وغیرہ ثواب کے کام بجا لانے مین
بہت سی حدیثین صریح وارد ہین کہ ایصال ثواب سے اموات کو نفع پہنچانا تا انکے درجے
بڑھین اور خوشحالی انکو ہووے زندون کے ہدیے اموات کو بیشک پہنچتے ہین کیونکہ روح
کو بعد موت کے حیات جاودانی حاصل ہی اور وہ فنا نہین ہوتی ہمیشہ باقی ہی خواہ نعمت و
آسایش مین ہون خواہ عذاب و رنج مین ہون جس مقام پر خدا نے انکو رکھا ہی وہان موجود
ہین اہل تحقیق کا یہی عقیدہ اور رفرمودہ ہی — کتبہ خادم الطلبہ الراجی الی رحمۃ اللہ ربہ الابر
عبد القادر بن عبد الرحیم الجبیتکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین آمین یا رب العلمین

الجواب مطابق للسؤال والمجیب مصیب فیما قال وما وقع فی تفسیر
فتح العزیز کما فسر بہ علیہ مولانا واستاذنا خلیل الرحمن سلمہ اللہ المنان فی
رسالتہ تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اھل بہ لغیر اللہ فھو حق وقد رجع عنہ
مصنفہ کما قال فی رسالتہ المسماۃ بوارق المحمدیہ لمولانا واستاذنا شیخ فضل رسول
بدایونی سلمہ اللہ تعالیٰ وھذا عبارتہ بالفارسیۃ ہنگام شیوع تفسیر عزیزی کہ
بندگان بر غلطی این مقام مطلع گردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر و تحریر تکلیف دادند تا دیر باز این
مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بتحریر پرداختہ آنچہ در
تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر را منقصت آن بزرگوار تصور نباید کرد

بلکہ

بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت است عصمت از خطا خاصہ ابنیا است و مذموم اصرار برخطا است الخ صفحہ ۱۶۵ وہذا ہو الاصح عند الجمہور و ما اہل بہ لغیر اللہ معناہ ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا وغیر ذلک کما فی فوز الکبیر فی اصول التفسیر لمولٰنا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ کتبہ خلوم السادات والعلما الفقیر الحقیر سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین ۵ دہم ذیقعدہ الحرام ۱۲۸۶ھ ہجریہ مقدسہ



ترجمہ

جواب مطابق سوال کے ہے اور جواب دینے والا صواب پر ہے جو کچھ کہ کہا ہے اور جو تفسیر عزیزیہ میں واقع ہوا ہے اسکی بابت مولانا و استادنا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی مرحوم نے اپنے رسالے میں بنام تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ لکھا ہے حق اور صحیح ہے چنانچہ کتاب بوارق المحمدیہ لرجم الشیطان النجدیہ تصنیف مولانا شیخ الکامل سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اسکے صفحہ ۱۶۵ میں مرقوم ہے اور وہ فارسی عبارت کا ترجمہ یہہ ہے جس وقت تفسیر عزیزی مشہور و شایع ہوئی دیکھنے والے اس مقام کی غلطی پر مطلع ہوے اور صاحب تفسیر کو تقریر سے اور تحریر سے تکلیف دئے دیر تک باہم دیگر مکاتبہ اور مکالمہ رہا صاحب تفسیر نے اس باب میں چند بار لکھا آخر کو جو کچھ اسمیں جمہور کے خلاف مرقوم ہوا تھا اس سے مصنف نے رجوع کیا ہے اور یہہ امر اس بزرگوار کی شان میں باعث نقصان نہیں خیال کیا چاہیے بلکہ انصاف کی راہ سے کمال تعریف و توصیف کے لایق ہے عصمت خطا سے مخصوص پیغمبروں کے واسطے ہے اور اپنی خطا پر سخن پروری کے طور اڑے رہنا برا ہے ۔ اور جمہور علما کے نزدیک وما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہہ ہیں ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیا یعنے حرام ہوتا ہے وہ جانور کہ جس پر ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا جاوے جیسا باسم اللات باسم العزیٰ یا کوئی پیغمبر کا نام

لیکر فسخ کرے　فوز الکبیر فی اصول التفسیر مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف
مین یہی معنی مفصل مرقوم ہین ۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ؎

استفتا ۳۶

مخفی و محتجب نرہے کہ ۱۲۸۲ھ ہجریہ مقدسہ مین حضرت سید علوی صاحب ساکن مراوہ متعلق بلاد عرب کلمہ شہادت کے معنے عربی مین لکھا اپنے مریدین و متعقدین کے لئے بمبئی مین چھپوائے تھے اسکا ترجمہ تحت اللفظی اردو مین اور سندھی مین بھی چھپا تھا ایک ہندی مولوی صاحب نے اسمین اعتراض کیا کاتب کو کافر کہا آخرش وہ سید مظلوم اور شیخ محمد حسین سندھی مکہ معظمہ کو گئے اور وہ چھپا ہوا کاغذ معنی کلمہ شہادت مع ترجمہ اردو و تحت اللفظی مکہ معظمہ کے مفتیون کے حضور مین گذرانا کہ ہندوستان مین ایسی بے علمی اور بیدادی اور ہر شخص کو نفسانی آزادی ہوئی ہے کہ جو کلمہ شہادت بنای اسلام ہے اسکی معنی بھی درست نہین جانتے اور جو شخص صحیح معنی کرتا ہے اسکی تکفیر کرتے ہین ۔ تب وہان کے علماء مفاتی اربعہ نے اصل معنی سید علوی کے مطبوعہ کو بغور دیکھا اور اسکی صحت پر فتویٰ دیا بار دیگر وہ اصل معنی مع ترجمہ اردو و جوابہای مفاتی اربعہ محمد حسین سندھی نے یہان لائے اور چھپوا دئے اور معترض یہان سے چلے گئے ـ

سید علوی کی اصل معنی عربی مع ترجمہ تحت اللفظ اردو مین النقل مطابق للاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فَاعْلَمْ اَنَّہٗ اَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ اَلنُّطْقُ بِالشَّہَادَتَیْنِ

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہے　اوپر انسان　بولنے والے کے　بولنا کلمہ شہادتین کا

مَعَ التَّصْدِیْقِ وَاَنْ یَّعْلَمَ مَعْنَاھَا وَھِیَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ

ساتھ سچانے دل کے اور بوجھنے معنے اسکے　اور وہ یہ ہے کہ شاہدی دیتا ہوں مین کہ نہین کوئی معبود ہے لائق عبادت کے مگر اللہ اور

اشہد کہ و

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَمَعْنٰى أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَعْلَمُ

شاہدی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہیں اور معنے اشہدان لا الہ الا اللہ کے یہ ہیں میں جانتا ہوں

وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنْ لَّا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ إِلَّا اللّٰهُ وَ

اور اعتقاد رکھتا ہوں میں ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسرونکے کہ نہیں کوئی معبود سچا بیچ وجود کے مگر اللہ تعالی اور

اَنَّهُ الْغَنِيُّ عَمَّا سِوَاهُ الْمُفْتَقِرُ إِلَيْهِ كُلُّ مَا عَدَاهُ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

تحقیق اللہ تعالے بیپرواہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وجود سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

وَلَا مُمَاثِلَ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَحَدًا مُتَّصِفٌ بِكُلِّ كَمَالٍ مُنَزَّهٌ

اور نہیں مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَمَا خَطَرَ بِالْبَالِ، وَمَعْنٰى اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہر نقصان اور ہر عیب سے اور جو خطرہ ساتھ دلکے ہو اور معنے اشہدان محمدا رسول اللہ کی یون ہی کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے

اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

بوجھتا ہوں میں اور یقین لاتا ہوں میں ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہوں میں واسطے دوسرونکے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد فرزند

عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰی كَافَّةِ الْخَلْقِ اَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

عبداللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوے اسکے ہیں طرف تمام مخلوقات کے کامل ہی آدمیون میں کامل صورت میں

وَخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہی سیرت میں اور پیدا ہوے مکے شریف میں اور نبی ہوے مکہ میں اور ہجرت کئے طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوے اسمین

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

درود بھیجے اللہ تعالی اوپر اسکے اور اوپر آل اسکے اور اوپر تمام اصحاب اسکے اور سلامتی کرے سلامتی کرنی بہت

نقل استفتا دستخطے علماء مکہ معظمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ما قول سادا تنا العلماء المعظمین المفتین ببلد اللہ الامین فی رجل من السادة

العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها ما اراده وقصد بذلك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى اوراق وشهرها فى الآفاق وصورة ما حرره ولفظ ما سطره **هذا**

وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه اجمعين فاعلم انه اول ما يجب على الانسان الناطق النطق بالشهادتين مع التصديق وان يعلم معناها وهى اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ومعنى اشهد ان لا اله الا الله اعلم واعتقد بنفسى وابين لغيرى ان لا معبود بحق فى الوجود الا الله وانه الغنى عما سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ صاحبة ولا ولد ولا يماثل فى ذاته وصفاته وافعاله احد متصف بكل كمال منزه عن كل نقص وزوال وما خطر بالبال ومعنى اشهد ان محمدا رسول الله اعلم واعتقد بنفسى وابين لغيرى ان سيدنا محمد بن عبد الله عبد الله ورسوله الى كافة الخلق اكمل الناس خلقا وخلقا ولد بمكة وبعث بها وهاجر الى المدينة ودفن بها صلى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا فقام بعض اهل الديار الهندية منهم مولوى فلان واظهروا عليه العصبية وحكموه بكفره وغيروا من امره وحكموا على زوجته بالطلاق وعلى من قراها بالكفر والنفاق واوقعوا فى هذا الشقاق وسلبوا عنه وصف الوفاق فهل كلامهم مردود وقولهم لا يقبل وحقه الجحود وكلام السيد العلوى مقبول ولا يقابل بانكار بل يتلقى بالقبول وهل يلزم اعتقاد المعنى المذكور للفظ المحرر المسطور وما حكم من كفر المسلمين واذى سيدا من اهل بيت سيد المرسلين افيدوا الجواب بالتفصيل والاطناب لانه حصل امر عظيم وافتتان جسيم وبجوابكم ينحسم وبكلامكم ينختم۔

ترجمہ

ترجمہ استفتاء کا یہہ ہے کیا فرماتے ہین سادات وعلماء معظمین اور مفتیان بلد اللہ الامین
کے بیچ اس صورت کے کہ ایک شخص سادات علوی عالم بزرگ اہل عرب کا تھا اسنے کلمہ شہادت
کے معنی واضح عربی عبارت مین لکھا اور عام مسلمانون کو سیکھنے اور یاد کرنے کے واسطے دیا اور
دوسرے طالب العلم ساکن ہندوستان نے اسکا ترجمہ ہندی وسندھی زبان مین تحت اللفظی کرکے
معمورہ بمبئی مین چھپوا دیا جسکی نقل مطابق اصل اوپر مذکور ہوئی بعد اسکے ایک ہندی مولوی
صاحب نے اسکو دیکھا تعصب اور حسد سے اسکے لکھنے والے پر حکم کفر کا دیکر لوگون کو اسکے پڑھنے
سے منع کیا اور نفاق کی راہ سے اسکے پڑھنے والون کو بھی کافر کہدیا اور انکی زوجات کو مطلقہ
کہا اب انکا کلام مردود ونامقبول ہی یا نہین اور کلام سید علوی کا مقبول اور منکرونکے
مقابلہ مین صحیح ودرست ہی یا نہین اور جیسا معنی مذکور کاتب نے لکھا ہی ویسا اعتقاد کرنا
لازم ہے یا نہین اور جنھون نے حکم کفر کا دیا اور سید اہل بیت سید المرسلین کو ایذا
دی ہی اُن پر کیا حکم ہی تفصیل وار جواب سے ہمکو مستفید کرو یہہ فتنہ عظیم دین مین یہان
پڑا ہی تمہارے جواب کے ہم سب منتظر ہین ۵

الجواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما نسئلک اللہم
ھدایۃ للصواب وارشادا لصحیح الجواب وتباعدا عن طرق الخلل ومداحض
الزلل ما اجاب بہ السید الجلیل والکھف النبیل ھو الحق الصریح والنص الفصیح
واعلم ان قولہ انہ اول ما یجب علی الانسان الناطق النطق الخ کلام لا
اعتراض علیہ فیہ اذ لا یکون الاعتراض فی ذلک الا من جویھل سفیہ لان
کثیرا ما تقع الاولیۃ نسبیہ من غیر تردد فی ذلک ولا مریۃ واما تفسیرہ
کلمتی الشہادتین بکل ما سطر فھو حق بلا مین وما فسر بہ الشہادۃ ھو المطابق
لما ذکرہ العلماء الاعلام فی مبحث علم الکلام وقولہ اعلم واعتقد ان لا معبود الخ
ھو المعنی المطابق لھا وقولہ انہ الغنی عما سواہ ھو الموافق لمعناہ الالتزامی

قال المولانا السید الصاوی فی حواشیۃ علی جوھرۃ اللقانی فمعنی لا الہ الا اللہ المطابقی لا معبود بحق الا اللہ ومعناھا الالتزامی المستغنی عن کل ماسواہ المفتقر الیہ کل ما عداہ الا اللہ وقولہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا نطق بہ فصیح الکتاب الذی من وصف انہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ قال اللہ تعالیٰ وھو اللطیف الخبیر لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر یجب اتصافہ بکل کمال وتنزیھہ عن کل نقص و زوال وکل ماخطر ببالک فاللہ بخلاف ذٰلک وکذا کل ماشرح بہ الشق الثانی لا مریۃ فی حقیتہ اذ اعتقاد نبوتہ العامۃ لکافۃ الخلق بشیرا ونذیرا واعتقاد نسبہ الشریف وانہ ولد بمکۃ من الواجبات الاسلامیۃ باجماع المسلمین و اتفاق المتکلمین وعلی کل فکل ما ذکرہ المجیب المذکور ضاعف اللہ لہ سوابغ الاجر ھو الحق الذی یعض علیہ بالنواجذ ویعجز عن تقریرہ کل جھول عاجز لعمرک مایدری ما دحاھا ولا من این مجراھا ومرساھا فما صدر علیہ من التعصب والحکم بکفرہ وطلاق زوجتہ فکلہ کلام باطل مردود وقول زور لا یقبل وختم الجحود وکلام السید المذکور ھو المقبول ولا یسوغ لوحد انکارہ بل یجب علیہ ان یتلقاہ بالقبول وحکم من کفر مسلما التعزیر الشدید والحبس المدید اللائق بہ الزاجر لہ ولامثالہ عن اعتراف مثلہ وخصوصا التعرض لاھلبیت الرسول سلالۃ الزھراء البتول فالواجب علی الحکام الانام وقضاۃ الاسلام ودع ھذا الضال المضل المعاند المبطل الخارج عن جادۃ الصواب والحق الثابت بنص الکتاب بل منکر ما ذکر من الاحکام ھو الکافر الخارج عن محجۃ الاسلام اذ کما علمت لا اعتقاد سواہ ولا یتحلی المتحلی بوصف مغایر لمعناہ فنسئل اللہ الھدایۃ وتجنب طرق الغوایۃ وھو الھادی النور وعلیہ اعتماد الجمیع فی جمیع الامور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمہ حالا کان اللہ لہما حامدًا	
مصلیًا مسلمًا	ترجمہ جواب مفتی حنفی جمال مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالی کے خدا ہمارا علم زیادہ کرے مانگتے ہین تجھسے ای خدا ہدایت واسطے صواب کے اور ارشاد واسطے صحیح جواب کے اور دور رکھ ہمکو خلل کے رستون سے اور پھسلنے کے مقامون سے۔ جو کچھ سید بزرگ اور جای پناہ عالی یعنے سید علوی نے جواب کلمہ شہادت کے معنی مین لکھے ہین سو صحیح برحق ہین اور فصاحت کی دلیل ہی۔ بوجھ لو تحقیق قولہ انَّهُ اَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ النُّطْقُ الخ ایسا کلام ہی کہ اسپر کچھ اعتراض نہین اور کسی طرح اسکے معنی مین خلل نہین مگر جاہل کمینہ شخص اعتراض کرتا ہی لفظ اوّل کا واسطے نسبت کے اکثر واقع ہوتا ہی اسمین کچھ تردد اور شک نہین اور تفسیر کلمہ شہادتین کی جو لکھی ہے بیشک سب درست اور حق ہی اور جیسا کہ علمای کرام نے علم کلام کی مبحث مین لکھا ہی اسکے مطابق ہی وقولہ اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ الخ یہہ معنی مطابقی ہی اس کلمہ کے واسطے اور قولہ اَنَّهُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاهُ یہہ معنی التزامی موافق ہین چنانچہ مولانا سید الصاوی نے جوہر اللقانی کے حواشی مین لکھے ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنے مطابق لا معبود بحق الا اللہ یعنے نہین ہی معبود برحق عبادت کے لایق مگر اللہ اور اسکے معنی التزامی یہہ ہین کہ وہ بے پروا ہی تمام مخلوق سے جو اسکے ماسوا ہی اور سب اسکی طرف محتاج ہین مگر اللہ کہ وہ کسی کا محتاج نہین ہی۔ قولہ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا یہہ تو قرآن شریف کا مضمون ہی کہ اسکے گرد وپیش کوئی باطل آنے نہین پاتا چنانچہ حق تعالی لطیف و خبیر خود فرماتا ہی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے نہین جنا اسنے کسی کو اور نہ جنا گیا وہ کسی سے اور نہین ہی واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی خویش قبیلہ نہین ہی۔ نہین ہی اسکی مثال کوئی شی اور وہ سنتا اور دیکھتا ہی۔ واجب ہے وصف کرنا اسکا ہر ایک کمال سے اور پاک سمجھنا ہر ایک نقصان و زوال سے اور جو کچھ تیرے خیال مین آوے سب سے وہ پاک ہی۔ اور اسطرح

صحیح و درست ہی شرح دوسرے فقرے کی بیشک سب عامہ خلایق کو انکی یعنے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا اعتقاد کرنا فرض ہی کہ وہ نبی خوش خبری سنانے والا جنّت کی اور خوف بتانے والا دوزخ کا اور اعتقاد انکے نسب شریف کا بھی واجب ہے کہ وہ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین اجماع مسلمین اور اتفاق متکلمین سے یہہ سب واجبات اسلام کے اعتقاد ہین اور جو کچھ کہ مجیب نے ذکر کیا یعنے سیّد علوی نے لکھا ہی سو سب برحق و صحیح ہے خدا اسکو دونا اجر دیوے اور مسلمانون کا اعتقاد اسکے کہنے پر مضبوط رکھے اور ہر ایک جاہل کو اسکی تقریر سے عاجز کرے قسم ہی جان کی کہ وہ معترض جاہل نہین جانتا ہی کہ اسکی مستند اکہان سے ہی اور خبر کس طرف ہے جو کچھ تعصب اور حسد کی راہ سے حکم کفر کا اور طلاق زوجہ کا اسنے کیا سو سب باطل اور مردود ہی اور قول مکار نامقبول لایق انکار ہی اور سید مذکور کا قول مقبول ہی کسی مسلمان کو اس سے انکار نہین بلکہ واجب ہے کہ اس معنی کلمہ شہادتین کو دل سے قبول کرین ۔ اور جس شخص نے کہ مسلمان کو حکم تکفیر کا کیا اسکو سخت تعزیر دینے کا شرع مین حکم ہے اور حاکم عصر نے اسکو قید مدید کرنا اور جیسا لایق نظر آوے ویسا زجر کرنا تا اسکے جیسے دوسرے عبرت پکڑین اور اس طرح بے علمی سے کسی مسلمان کو کافر نہ کہین ۔ اور خصوصًا اہل بیت رسول اللہ کو جو بنی فاطمہ اولاد زہرا بتول سے ہین اس طرح تعرض کرنا نہایت شرع مین ممنوع ہی حکام انام اور قاضیان اسلام پر واجب ہے نکال دینا خارج کرنا ایسے معاند گمراہ کو اور گمراہ کرنے والے کو جو صواب و حق کی راہ سے خارج ہی اور جو کتاب و نص صریح سے ثابت ہے اسکا انکار کرتا ہی سو کافر ہو گیا اور اسلام کی حد سے باہر نکل گیا ۔ اے سوال کرنے والے اب تو نے سمجھا اسکے سوائے کوئی اعتقاد نہین اور اوسکے معنی کے سوائے کوئی وصف زینت دانش نہین ۔ ہم اللہ سے ہدایت مانگتے ہین کہ ہمکو گمراہی کے طریق سے دور رکھے وہ ہادی و نور ہے اسیر اعتماد جمیع امور ہی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی ۔ مفتی مکۃ المکرمہ ؒ

ھذا التحریر لمفتی الشافعیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ السالکین نھجہ اما بعد اللھم اسئلک ھدایۃ للصواب قد اطلعت علی ھذا الجواب الذی اجاب بہ مولانا مفتی السادۃ الاحناف فوجدتہ ھو الصواب الذی لا میل فیہ ولا انحراف بل ھو المطابق لاھل السنۃ والجماعۃ ولمذاھب الائمۃ الاربعۃ اکمل اھل ھذہ الصناعۃ فالمعترض علی السید المذکور فی تفسیرہ کلمتی الشھادۃ علیٰ ماھو اعلاہ مسطور لاشک ان اعتراضہ غیر صحیح و فعلہ فعل قبیح یستحق علیہ الزجر واشد النکل وان ینادی علیہ بانہ ارتکب فی انکارہ اشنع الضلال خصوصًا فی انکارہ علی من انتسب الی شفیع الخلایق فی العقبیٰ الداخل فی عموم قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ فالسید قد دعیٰ الی اللہ بنشر معنی کلمتی التوحید والمنکر علیہ قد استحق التنکیل و العذاب الشدید واللہ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور و یجزی کلا بما یستحق فی الدنیا و یوم النشور وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السید زینی دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ لا زالت امنۃ رضیۃ ؛

ترجمہ جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہیں واسطے حق تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اوپر آل واصحاب انکے جو رسول مقبول کی پیروی کرنے والے ہیں اما بعد یا اللہ مانگتا ہوں تجھسے ہدایت واسطے صواب کے میں آگاہ ہوا اوپر اسی جواب کے جسکو مولانا مفتی سادات حنفیہ نے لکھا ہے میں نے اسکو بہت صواب پایا کسی طرح کا اسمیں انحراف

ہنین بلکہ وہ اہل سنّت وجماعت کے مطابق اور ائمہ اربعہ مذاہب کے موافق کا ملتر اس صنعت
کا ہی جسنے سید مذکور کی تفسیر کلمہ شہادتین پر جو نہایت عمدہ لکھا ہی اعتراض کیا ہی بیشک
اسکا اعتراض غیر صحیح ہی اور اسکا اعتراض کرنا تمام قبیح ہی وہ سخت سزا اور عذاب کا مستحق ہے
اور اسپر منادی کرنا چاہیے کہ سید کے لکھے سے انکار کرنے مین اسنے گمراہی شنیع اختیار
کی ہی خصوصًا انکار کرنا ایسے شخص پر جو نسبت رکھتا ہی شفیع الخلایق بروز آخرت
کے ساتھہ اور عموم آیت مین داخل ہی قولہ تعالیٰ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى یعنے کہو ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مین تمہارے سے کچھہ مزدوری نہین مانگتا ہون اس
قرآن شریف کے پہنچانے کے واسطے مگر میری اہل بیت سے محبت کرو اتنا چاہتا ہون - پھر سیّد
مذکور نے تو اللہ تعالیٰ کی دعوت ظاہر کی کلمہ شہادتین کے معنے اشتہار کرنے سے اور
کلمہ توحید کا اعلان کیا ہی اور منکر اسکا سخت عذاب و نکال کا مستحق اور سزا کا لائق ہے
خدا جانتا ہی خیانت آنکھون کی اور جو کچھہ دلون مین مخفی ہی بدلا دیگا خدا انکو جیسے وہ سزاوار
ہین دنیا مین اور قیامت مین وصلّی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ
المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السّید زینی دحلان

ھٰذہ التحریر لمفتی المالکیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحدہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ من لا نبی بعدہ ربّ زدنی علمًا
اللّٰھمّ اھدنا الیٰ ما فیہ الصّواب واھلك کل معاند کذاب وارزقنا دوام
محبۃ آل اھل البیت الھادین لسنۃ سیّد المرسلین نعم ما اجاب بہ السّید
الجلیل والحبر النبیل لا یشك فی صحتہ عاقل ولا یخالفہ الا مبتدع جاھل
وما اجاب بہ مولانا مفتی الانام ومحقق الاحکام ھو الحق والصّوٰب وبہ زال
الاضطراب فعلیٰ ولاۃ الامور زجر من خالف السّیّد المذکور وصلّی اللہ علیٰ
خاتم المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین - امر برقمہ الرّاجی لطف ربّ

البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامداً مصلیاً مسلماً

ترجمہ جواب مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی فقط واسطے اللہ تعالی کے جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور درود وسلام اوپر اوسکے جسکے بعد کوئی نبی نہین ہی ای خدا زیادہ کر ہمارے علم کو ای خدا ہدایت کر ہمکو طرف اُس کے جس مین کہ صواب ہی اور ہلاک کر ہرایک معاند کذاب کو اور دے ہمکو محبت آل اہل بیت رسول کی جو ہدایت کرنے والے ہین سنت سید المرسلین کی طرف نعم جو جواب دیا سید جلیل اور عالم بزرگ نے سو کوئی عاقل اسکے صحیح ہونے مین شک نہین کریگا اور کوی اسکی مخالفت نہین کریگا مگر مبتدع جاہل اور جواب لکھا اسکا مفتی الانام اور محقق الاحکام نے سو حق وصواب ہے اور دل کا خطرہ اس سے دور ہوگیا حکام اسلام پر لازم ہی کہ جسنے سید مذکور کا خلاف کیا ہی اسکو تنبیہ وسزا لایق دیوین وصلی اللہ علی خاتم المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین امر برقمہ الراجی لطف رب البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد المحمیہ ؁

ھذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ الموفق للصواب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الناطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الاٰل والاتباع والاصحاب وبعد فانّ ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ وقرن الصواب بمنطوقہ ومفہومہ وتبعہ علیہ المفتیان العالمان والمحققان الکاملان ھو الحق الصریح المطابق للنص الصحیح الذی لا یمتری فیہ مسلم ولا یشک فیہ الا زایغ قلبہ مظلم والمعترض علیہ ابان عن جہل فاضح وغلط بین واضح ولیت شعری ما الذی انکرہ من ھذا التفسیر المطابق والتقریر الموافق فالواجب علی من لہ قدرۃ ودع ھذا المعترض زجرہ لانّ فی انکارہ الحق یخشی کفرہ ومن لیس لہ قدرۃ فیجب علیہ الانکار بلسانہ وبغضہ بجنانہ

ویکله الی قدرة الله تعالیٰ الباهرة وسطوته القاهرة والله الهادی الی سواء السّبیل وهو حسبنا ونعم الوکیل والحمد لله ربّ العالمین - امر برقمه الراجی لطف ربّه المجید محمد بن عبد الله بن حمید مفتی الحنابلة بمکة المشرفة کان الله له وختم بالصّالحات عمله وصلّی الله علیٰ سیّدنا محمّد وآله وصحبه وسلّم ۵

ترجمہ جواب مفتی حنبلی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے جو توفیق دینے والا ہی طرف صواب کے اور درود و سلام نازل ہووے اوپر سیّدنا و مولانا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے جو بولنے والے ہاین ساتھہ حکمت کے اور ساتھہ فیصلہ کرنے خطاب کے اور تمام آل واتباع واصحاب پر اور بعد اسکے تحقیق جو جواب دیا شیخ الاسلام مفتی بلدۃ الحرام نے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ نفع انکے علوم کا اور نیک قرینہ کا انکے کہنے اور سمجھنے کے ساتھہ اور پیروی کی انکی دو مفتیون نے جو عالم اور محقق کامل ہین سو بات حق صریح ہی اور نص صحیح کے مطابق ہی کوئی مسلمان اسمین شبہہ نہین لاویگا اور شک نہین کریگا اسمین مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین بدی اور اندھیرا بھرا ہووے اور اعتراض کرنے والا اسپر جہالت اور فضیحتی مین گرفتار اور صاف رستے مین غلطی کھانے والا ہی قسم ہے میرے سخن کی جو شخص کہ انکار کرتا ہی ایسے تفسیر مطابق اور تقریر موافق کی تو واجب ہے اسپر جو قدرت رکھتا ہی کہ اسکو نکال دیوے اور زجر کرے کیونکہ اسکا انکار کرنا حق سے خوف کفر کا ہی اور جسکو قدرت سزا کرنے کی نہین ہی اسپر واجب ہی کہ زبان سے ایسے جاہل پر انکار کرے اور دل سے بیزار ہووے اور خدا تعالیٰ کی قدرت ظاہرہ اور سطوت قاہرہ پر سونپ دیوے وہ بڑا ہدایت کرنیوالا ہے راہ راست پر اور وہ بس ہی ہمکو اور بڑا وکیل ہی والحمد للہ ربّ العالمین - امر برقمہ الراجی الی لطف ربہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلہ بمکۃ المشرفہ کان اللہ لہ وختم بالصّالحات عملہ وصلّی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلّم ۵

فایدہ مشایخین طریقت نے جیسے چار منازل سالکین کے اذکار واشغال کے واسطے

اپنے اجتہاد والہام سے معین فرمائے ہیں اسی طرح کلمہ کے معنی بھی ہنگام توجہ قلبی چار قسم کی
بتلائے ہیں معنی اوّل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عموماً سب اہل اسلام کے واسطے قلب کے کھولنے کی
کنجی ہی یعنے کوئی شی قایم و دایم نہیں سو لایق عبادت کے نہیں مگر اللہ کہ وہ قایم و دایم ہی اور
عبادت کے لایق ہی سب عبد عابد ہیں اور وہ سب کا معبود ہے ٭ معنی دوم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ
کہ عبد کو عبادت کے طریق سے تعبد اقربیت معبود سے ملاتا ہی ۔ معنی سیوم لَا مَقْصُوْدَ
اِلَّا اللّٰہ کہ بندے کا قصد دل کی کشش سے محبت میں خدا کی طرف محو ہو جاتا ہی اور سوای اسکے کوئی
مقصود باقی دل میں نہیں رہتا ۔ معنی چہارم لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہ ماسوا اللہ کے کوئی
شی کے خطرے کا وجود دل میں باقی نہیں رہتا اور اسکو صلوٰۃ حضور قلب کہتے ہیں ۔ اور
اس اذکار و اشغال کی برکت سے مرید کے دل میں سے نفسانی جھگڑے اور سخن پروری
و تعصب و حسد و بغض کینہ پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور محبت دنیا و مافیہا کا خیال سرد
ہو جاتا ہی اور حالت سکرات آسان ہوتی ہی اور سلامتی ایمان اسی ذکر کا نتیجہ ہی اسکے ورد
رکھنے سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہی ایسا یقین کرنا چاہیے بحکم اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ
وَلَا یَنْظُرُ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ یعنے اللہ تعالی تمہارے دلوں پر نظر رکھتا ہی ذاکر ہی یا غافل سفید ہے
یا سیاہ روشنی ہی یا اندھیرا ہی اور ظاہر اعمال سے توبہ کرنا سوجھتا نہیں جب تک کہ دل پاک
اور نیت خالص نہو اگر دنیا کے خیالات و افکار میں دم نکل گیا تو ساری عمر کی عبادت علم و عمل
برباد ہو گئے آج کلمہ زبان سے پڑھتے ہیں مگر موت کے وقت دل سے جاری ہونا چاہیے
اَلْاِعْتِبَارُ بِالْخَوَاتِیْم یعنے خاتمہ بخیر ہونے پر سارا اعتبار ہی اور اس نعمت کی لذت
مرشد طریقت سے حاصل ہوتی چالیس برس تک علوم ظاہری سیکھتے ہیں بعد فقیر کی حضوری
ڈھونڈھتے ہیں تا باطنی توجہ قلبی کرے اور روشنی دل کی یقین کے ساتھ حاصل ہووے
اللّٰہم وفقنا لما تحب و ترضی واختم لنا بالخیر بحرمت حبیبک محمد و آلہ
و اصحابہ و اتباعہ اجمعین و صلی و سلم علیہ و علی آلہ و اصحابہ المہتدین برحمتک یا ارحم الراحمین ٭

استفتا (۳۷)

سوال مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن بنگلور علاقہ مدراس نے جو شرح کتاب تحفہ محمدیہ کی چھاپی ہی سو اسمین حقیقت تمام مولویان محضر جین مکہ مشرفہ کی موجود ہی لیکن تاریخ ۱۰ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ مولوی وہابیہ مذہب کو حضرت حبیب باشا حاکم المسلمین نے دین محمدی مین فتنہ وفساد کرنے کے سبب سے وانکار شفاعت سید الانبیاء وکرامات الاولیا وتقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کے باعث سے تعزیرًا اخراج کیا تھا بعد جب عمدۃ العلما قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار والاجاہ نواب مدراس دوسرے سال حج کے واسطے مکہ مشرفہ کو تشریف لے گئے اور حبیب باشاہ کے محکمہ دار القضا سے نقل محضر مولویان محضر جین کی طلب کرکے ہندوستان مین لائے تھے اسمین انکار شفاعت خیر البریہ وعدم تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کا الزام انھون پر ثابت ہوا ہی یا نہین اور پچاس برس پیشتر یعنے اس مذہب وہابیہ کے مولویون نے توبہ کرکے مکہ معظمہ کے حاکم المسلمین کی سزا وسیاست سے بچکر ہندوستان کو واپس آئے ولیا حیلہ انھون نے بھی کیا تھا یا انکی توبہ وہان قبول ہوئی اگر وہان توبہ قبول نہوئی تو پھر کہان توبہ قبول ہوگی مفصل حال خالصًا لوجہ اللہ بیان فرمائے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین ۵

الجواب جو محضر قاضی الملک مفتی صبغۃ اللہ صاحب نے مکہ معظمہ سے حضرت حبیب باشاہ کے محکمہ دفترخانہ سے اور علمای مکہ کے مہر ودستخط سے یہان لائے تھے اور جناب حامی دین سید المرسلین قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے اسکو نقل مطابق اصل کرکے سب علمای بمبئی کے حضور مین دکھلایا سبھون نے اصل کو دیکھا اور نقل پر اپنے دستخط ومہرین کردین ہین وہی محضر رسالہ اظہار الحق مین بتاریخ پچیس ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ کو چھاپا گیا اسکی نقل بجنسہ یہہ ہے اور توبہ کرنیکا حال مفصل تحفہ محمدیہ صفحہ ۱۱۷ مین مرقوم ہے ۵

رسالہ اظہار الحق

جس مین حضرت سید محمد حبیب باشا والی ریاست جادہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع ترجمہ ہندی اور جمیع علمائے مکہ و مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کے مہر و دستخط سے مزین وہابیہ بدعتی کے اخراج پانے کے باب مین ایک محضر تاریخ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ کو معمورہ ممبئی مین فقیر حقیر مفتی سید عبدالفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھاپا گیا ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵　قولہ تعالےٰ

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے سب مومنان دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار پر ظاہر ہووے کہ جو کچھ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کے شعبان کی بارھوین تاریخ کے مجمع الاخبار ممبئی مین چھاپا گیا تھا کہ اٹھارھوین تاریخ جمادی الآخری سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ نفر وہابیونکے پیشوا سزائے سخت پاکر مکہ معظمہ سے اخراج پائے اور یہہ تعزیر واخراج موافق احکام شرع مبین کے ہوا تھا لیکن بعضے اس زمرے کے لوگ ہندوستان مین خصوص اس شہر مین انکو مظلوم سمجھتے تھے اور مکے کے علما اور حکام پر طعن کرتے تھے اور رکھتے تھے کہ انکو بے حجت شرعی اخراج کیا ہی اور اسی طرح مدراس مین بھی ان لوگون نے بہت سر اٹھایا تھا یہان تک کہ وہان کے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر دام اقبالہ نے سب علماے دیندار کے اتفاق سے اس فرقے کے لوگون کو اہل سنت وجماعت کی مسجدون مین آنے اور مسلمانون کے مقبرون مین انکے مردے مدفون کرنے کے لئے منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئے تھے تب حضرت حبیب باشا حاکم مکہ معظمہ کے دار القضا کے دفترخانے سے ان پانچون مخرجین کی اخراج کی حقیقت حضور باشاہ سے

طلب کئے تھے چنانچہ یہ سب احوال جمادی الاولی کی چھبیسوین ۱۲۶۰ھ ہجریہ کی چھپی ہوئی مجمع الاخبار
مین داخلے دستاویزون کے ساتھ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین اور تحفہ محمدیہ کے اکیسوین
صفحے پر تمام اُنھیکی حقیقت اور دستاویز اور علمائے ہند وعرب کے فتوے لکھے ہین اور مولوی
محمود علی بریلوی نے جو اُن محرجین مین سے پانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک جھوٹا
محضر اس ملک کے لوگون کو ٹھگنے کے لئے بنایا تھا اور اُسکے ساتھ جو جواب وسوال شہود وحکام کے
باب مین ہمارے ساتھ ہوئے تھے سب کے سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اس نقل محضر مین چار
شخصون کے نام اسی واسطے لکھے ہین کہ اس وقت محاکمے کی مجلس مین چار ہی شخص گرفتار ہوئے تھے
اور محمود علی بریلوی اُنکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت حبیب باشا کے رقعے مین پانچ نفر مذکور ہین
اور مولوی رجب علی لکھنوی مہتمم سابق سلطان الاخبار کی انکار اور زبان درازیون کا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کی جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن ان دونون مین مجدداً
واسطے دفع اوہام مفسدین کے (جن سے دیندار لوگون کے دلون مین خلجان سا باقی رہگیا ہے)
ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مُہر خاص سے جناب
قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناٹک کے نام سے مورخہ بیستم
شوال ۱۲۶۰ھ ہجریہ کو بھیجا تھا اور اسکے ساتھ ایک محضر نقل دفتر خاص شریف مکہ معظمہ مسجّل
بمہر جمیع علما وعظمائے مکہ معظمہ اور چارون مذہبون کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے
ساتھ مزیّن ہوا تھا یہہ دونون دستاویز معتبر اصل صحیح مہرون کے جناب حاجی الحرمین الشریفین
میرزا حسین بخش شہزادۂ دہلی تاریخ ۱۶ شعبان ۱۲۶۲ھ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ سے اس معمورہ مدراس
مین لائے اور جناب شریعت پناہ فضیلت دستگاہ حامی دین سیّد المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین
صاحب مہری کی حسن سعی سے وہ اصل محضر معہ نقل یہانکے سب علمائے دیندار کی نظر سے گذرا
چنانچہ سب یہان کے علما اور طلبا نے اسے دیکھکر اس نقل کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط
کردئے اور جناب حضرت شیخ صالح مرداد نے (کہ جنکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد "

شیخ الخطباء اور حنفی مذہب کے بڑے مفتی مکے میں ہیں اور سب کے اوّل اصل محضر میں اُنھیں کی مہر ہے اُنھوں نے بھی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دئیے ہیں چنانچہ اصل محضر پر بندرہ مہریں اور دستخط مکے کے علماؤں کے ہیں اور اس نقل مطابق اصل پر بھی یہاں کے گیارہ علما و طلبا نے اصل کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی مہر و دستخط کر دئیے ہیں اب ہم نے اپنی سعادت دارین سمجھ کے اسکو چھپوا دئیے اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ سب مسلمانوں کو ہند و دکھن وغیرہ کے بھجوا دئیے تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دلمیں کچھ شک و شبہ باقی ہو سو بھی رفع ہو جاوے وما توفیقی الا باللہ۔

نقل مطابق اصل

الی حضرت فخر العلمآء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالی آمین بعد السلام لا یخفاکم ان جنابکم سالتونا عن اسباب تسفیر ولفی الخمسۃ انفار العلمآء الهنود من مکۃ المکرمۃ فالسبب فی ذلك الامور المخالفۃ الی الشریعۃ المطہرۃ المحمدیۃ و مخالفۃ الاحادیث الشریفۃ النبویۃ واثباۃ ذلك علیہم بحضور کافۃ العلمآء والملفاتی بمکۃ المشرفۃ ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب الموجبۃ فالقادم لکم اعلام بما سار من طرف جمہور العلمآء بمکۃ المکرمۃ و ممہور باماہرہم اطلاعکم علیہ کفایۃ ومنہ یتضح لکم کامل ما صار منہم وواجب الحال الی نفیہم وتسفیرہم یکون معلومکم ودمتم بخیر والسلام فی ۱۵ شوال ۱۲۰۰۱ والی ریاست جدہ (مہر: سید محمد الحبیب) قد قوبل باصلہ فالنقل صحیح کتبہ خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المہری عفی عنہ (مہر: خادم العلماء القاضی شہاب الدین)

بسم اللہ والحمد للہ وصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین وبعد فالنقل المصدر مطابق لاصلہ وممن قابلہ ووجدہ مطابقا لہ لفظا بلفظ وحرفا بحرف خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب آمین یارب العلمین (مہر: الحافظ محمد یونس)

هذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ علی بٹیل قاضی الصدر عفی عنہ ؎
قد تقابل بالاصل و هذا النقل مطابق لاصل وانا الاقل ابراهیم البغدادی
(مہر: سلام علی ابراہیم)
حامدًا و مصلیًا و مسلمًا هذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح
الحسینی القادری المدعو سید اشرفعلی گلشن ابادی عفی اللہ عنہ و عن والدیہ
(مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری)
الحمد للہ اظہر الحق و ابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین
هذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبہ عبد القادر جیتیکر عفی اللہ عنہ و عن
والدیہ امین ؎ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
فقد قابلت هذا النقل مع اصلہ فوجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی
الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ عنہ و عن والدیہ امین ؎

حضرت سید حبیب باشا کے رقعے کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین و عمدۃ اہل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالی
آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے کہ آپ نے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور
نکال دینے کا سبب ہم سے پوچھا تھا سو یونکر ہی کہ ان پر تمام علما کے اور بخصوص چاروں مذہبوں کے
مفتیوں کے حضور مین ثابت ہو چکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے پھر گئے ہین اور اکثر احادیث
شریفہ نبویہ کی مخالفت کرتے ہین اور جبکہ آپ کو انکے نکال دینے کا سبب دریافت کرنا منظور رہے
اسلئے یہہ محضر جو آپکے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہرین ہین یا اس سے
جو کچھ احوال انکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپ کو روشن ہوگا اور اسی سے آپکے دل کی
تشفی ہو جائیگی اور جو جو حرکتیں انکے ظہور مین آئین ہین سو سب کی سب آپکو کالعیان ہو جائنگی
والسلام خیر ختام تاریخ پندرہوین شوال ۱۲۶۰ سنہ ہجریہ السید محمد حبیب والی ریاست جدہ

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؎ حمدا لمن جعل العلماء لاهل الضلالۃ قامعین وطهر البلدۃ

المکرّمۃ منہم بسعادۃ صدر الوزراء الکاملین وصلوٰۃ وسلامًا علی من وضح الشّریعۃ والطّریقۃ القابل اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ وبعد فھذہ مضبطۃ مرضیۃ محررۃ مرعیۃ مضمونھا انّہ لما کان یوم الثلاثا المبارک فی شھر جمادی الاولی سنۃ ۱۲۶۵ المعد لحل المشکلات وکشف المعضلات ادام ذالک المولیٰ تعالیٰ و تبارک بمجلس سعادۃ حضرت الوزیر المعظّم والمشیر المفخم شیخ الحرم المحترم والجدۃ العامرۃ وایالتھا افندینا الحاج السیّد محمّد حسیب باشا بلغہ اللہ تعالیٰ من الخیرات ماشا امین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین و بحضرۃ العلماء الفخام ذوی المجد والاحترام الواضعین اسماءھم واختامھم فیہ فعقب ان احتفل المجلس بمن ذکر لسماع ما سیرد من الدعاوی فی ذلک الیوم علی ما اقتضتہ ارادۃ الوزیر المشار الیہ فیما سطر الاجل اظہار العدل والانصاف وازالۃ الجور والاعتساف حضر الشیخ عبد القادر الھندی النقشبندی وانھی الی سعادۃ الوزیر والمشار الیہ بان بمکۃ المشرفۃ جماعۃ من الھنود ممن راموا العلم وتعلیمہ علی مدی الایام وتصدروا فی المسجد الحرام وظنوا انھم تعلقوا بسعد السعود وھم الشیخ محمّد مراد مفتی نبقا لہ سابقًا والشیخ عبد اللّطیف الکھنوی والشیخ محمد دھلوی والشیخ عبد الرّحمٰن البنارسی ولیسوا فی الحقیقۃ علی شیٔ من العلم النافع حیث انھم ضلوا واضلّوا واوصلوا الی طریق الخذلان الشایع فمن ضلالھم واضلالھم انھم ینکرون صحۃ الاربعۃ المذاھب ویحثون العامۃ علی عدم تقلید احد منھم ویردونھم الی الطرق المتاعب وینکرون شفاعۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم والتوسّل بہ وینکرون ایضًا کرامات الاولیاء ویمنعون العامۃ عن القرائۃ والنّظر فی کتب علماء المذاھب الاربعۃ حتی ان المبتدعین المذکورین ترکوا کتب المذاھب ونصبوا انفسھم لقرائۃ الحدیث فی المسجد الحرام الشریف مع جھلھم بالاصول ومصطلح الحدیث ولم یزالوا

يلحنون فى اللفظ ويصرفون المعنى الى تقتضى اراثهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة
فاوقعوا الكثير امن العامة فى هذا الضلال وتمكنت البدع فى نفوسهم من غير
شك ولا مجال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من
سعادة المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم الشّرع الشّريف والعلماء الحاضرين
بالمجلس اللطيف فطالب الحاكم الشرعى من المنهى المذكور اعادة ما انهاه بحضرتهم وتصدير
دعواه عليهم على طبق الوجه الشرعى المرضى فبعد ايرادها واتفاق العلماء المذكورين على
قبولها وتوجهها على المبتدعين الحاضرين سئل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق
عليهم وليس لهم منه فرار فما وسعهم سوى الانكار فعقب انكارهم طلبت البينة من المنهى
المدعى المذكور فاحضر المكرمين السيّد حسن الهندى النقشبندى والشيخ عبد الرحمن
الكشميرى تلاميذ مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندى
فشهد عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشّاهدان وعدلا وظهر لاهل المجلس صيانتهما وتمسكهما
بطريق اهل الله وانهما ليسا من اهل الاغراض ولا ممّن تاخذهم الحمية الجاهلية
برزت الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم وبراوان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد الله لازالة
هذا الفساد وراحة العباد خصوصًا فى حرم الله اشرف بلاد وحكم الحاكم الشرعى عليهم
بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بعد ان ايده العلماء الحاضرين المذكورون
وارتضوه حيث كان موافقا للوجه الشرعى وطريق المرعى وقد جاء ولا فى نظر
سعاده افندينا المشار اليه قتلهم سياسة من حيث انهم سعوا فى الارض
بالفساد ولا شك ان فساد الدّين اعظم من فساد الدنيا لا سيما وقد تكرر هذا
الامر من بعضهم مرارًا ووصلوا الى حضرت سعادة امير مكّة المشرفة والى حضرت

القاضی فی المحکمۃ فی السنین الماضیۃ وانکروا وثبت ذلک علیهم واستتابهم حضرت سعادۃ الامیر والقاضی لما رفع ذلک الیهما وتابوا بالاجل ان لایعاقبوا ولم یرجعوا فی الحقیقۃ عن شیئ مما هم علیه من هذا الضلال واضلال لکن حضرت سعادۃ افندینا المشار الیه صرف نظرہ عن قتلهم لئلا یظن مقلدوهم انهم علی حق و انهم ثبتوا علیه حتی قتلوا لثباتهم علی الدین الحق کما ثبت التابعون رضی الله عنهم فی زمرۃ السابق فحبسهم مدۃ ثم نفاهم الی دیارهم وبحلول هذہ العقوبۃ بمن ذکر انطفأت نار الفتنۃ وخمدت بعد ان کانت فی هذہ البلدۃ المطهرۃ قد انتشرت والحمد لله علی کل حال ونعوذ بالله من احوال اهل الضلال وصلی الله علی خیر خلقه محمد وعلی اله واصحابه اجمعین۔

شیخ الخطباء والائمۃ عبد الله بن محمد صالح مرداد

الفقیر الی رب العباد محمد بن یحیی الحنبلی مفتی الحنابلۃ بمکۃ

الفقیر الی الله تعالی احمد بن محمد الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المجید

الواثق بربه الکریم حسین بن ابراهیم مفتی المالکیۃ حالا ببلد الله الحرام

الواثق بربه المتعال صدیق بن عبد الرحمن کمال الحنفی المدرس بالمسجد الحرام

الحاضر فی المجلس المذکور الشیخ الحسن المدرس فی الحرم الشریف المهاجر کاشانی النقشبندی

الواثق بحبل الله الغنی عبد الرحمن ابن ابوبکر عبد الغنی المدرس بالحرم الشریف المکی

عبد ربه المجید ابراهیم بن محمد سعید قد حضر مجلس هذا المرقوم شیخ المدرسین بالمسجد الحرام جمال ابن عبد الله شیخ عمر المکی الحاضر فی المجلس المذکور علی بن عبد الله نائب الحرم الشریف صدق بما فیه محل مهر طاهر بن الخضر الحاضر فی المجلس المذکور الواثق بحبل الله السید محمد حسین الحنفی المدرس حرم شریف الواثق بحبل الله

المدرس فی الحرم الشریف علی بن محمد من علماء الحنفی (شکری علی) عبدہ عبد المجید
سعید بن حسین قاضی زادہ من علماء الشافعیہ (عبدہ سعید) الحاضر فی المجلس
المذکور المدرس فی الحرم الشریف من علماء الاحناف (السید محمد امام نقی زادہ) لقد قابلنا ھذا النقل المصدر باصلہ
فوجدناہ مطابقًا لہ فکتبنا اسماءنا شاھدین علی صحۃ ھذا النقل ومطابقتہ للاصل
وکفی باللہ شہیدا حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان المعظم ۱۳۲۴ من الھجرۃ النبویۃ
علی صاحبھا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ بجزیرہ قابلت ھذا باصلہ وانا خادم الطلبۃ القاضی
شہاب الدین المھری عفی اللہ عنہ (خادم العلماء قاضی شہاب الدین) ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم
الطلبا شیخ علی پٹیل قاضی الصدر عفی اللہ عنہ
ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ (اللہ اکبر رضوان من)
الحمد للہ عز شانہ النقل مطابق للاصل من غیر شک ولا اتھم اقالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ محمد صالح بن
سلیمان میرداد عفی اللہ عنھما والمسلمین امین (المفتقر بخیر العباد محمد صالح بن سلیمان میرداد) الحمد للہ
عز شانہ وجدناہ مقابلا ومطابقا للاصل کتبہ غلام محی الدین الہندی وسنانی (عفی عنہ غلام محی الدین)
بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ممن قابل النقل
المصدر باصلہ ووجدہ مطابقا لہ خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ
الوھاب امین یارب الارباب (محمد یونس حافظ) الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ھذا النقل مع اصلہ فوجدتہ
مطابقا لہ کتبہ خادم الطالب العبد الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ
عنہ وعن والدیہ امین الحمد للہ اظھر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین ھذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلاب عبد القادر
جینیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ھذا النقل مطابق الاصل کتبہ خادم العلماء
ابراھیم البغدادی القادری (سلام علی ابراھیم) ھذی النقل طبق اصلہ

المنقول منہ کتبہ الحقر عبد اللطیف بن ابراھیم عبداللطیف بن ابراہیم عبدالرزاق حامداً ومصلیاً ومسلماً

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری

محضر کا ہندی خلاصہ ترجمہ ۱۸

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہہ محضر ہے یہہ اس بات کا کہ منگل کے دن ماہ جمادی الاولی ۱۳۲۱ھ ہجریہ مقدس مین جو مقدمے فیصل کرنے کے لئے مقرر تھا اُس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم جدے کی ریاست کے حاکم افندینا حاجی سید محمد حسیب پاشا مدظلہ العالی کی مجلس بڑے بڑے علما کے حضور مین کہ جنکے نام اور مہرین اس محضر کے دامن مین مرقوم ہین منعقد ہوئی تھی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے موجب جو جو مقدمے اُس دن وارد ہوں سو اظہار عدل وانصاف اور دفع جور واعتساف کے لئے سُنے جاوین اور فیصلہ پاوین غرض جب ایسی مجلس جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین آکے عرض کی کہ مکہ معظمہ مین ہندوستانیون کی ایک جماعت ہی کہ جنھون نے علم و تعلیم کے جاری کرنیکا شیوہ اختیار کرلیاہی اور مسجد حرام مین آکر صدر نشین بنتے ہین اور انکا گمان یہہ ہے کہ ہم نے طریق حق کو پکڑ لیاہی انکے نام یہہ ہین محمد مراد جو سابق مین بنکا لیکا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت مین انہین سے کسی کو ایسا علم نہین کہ جس سے مسلمانون کو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپہی گمراہ ہین اور انھون نے کئی اورونکو بھی بدراہ کردیاہے سو انکی گمراہیون سے ایک تو یہہ ہی کہ وے اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب کی صحت کا انکار کرتے ہین اور عوام کو رغبت دیتے ہین کہ اُن چارون مین سے کسیکی تقلید نکرین بلکہ جو لوگ اُن مذہبون پر ہین انکو پھیر کر بدراہ کردیتے ہین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اُن سے وسیلہ پکڑنیکا انکار کرتے ہین اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کراماتکا بھی انکار کرتے ہین اور چارون مذہب کے علما کی کتابین پڑھنے اور دیکھنے سے عوام کو منع کرتے ہین یہان تک کہ ان بدعتیون نے چارون مذہب کی کتابین چھوڑ دین اور مسجد حرام مین اپنے واسطے علم حدیث پڑھنے کا

منصب اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول او اصطلاحات حدیث سے بالکل جاہل ہین اور ہمیشہ
حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب پھیر لیتے ہین اور اس سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی
کے دام مین گرفتار کر دیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلون مین نہایت مضبوط ہو بیٹھ گئے ہین
جب شیخ عبد القادر ہندی نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین یہہ گذارش کی تب انکے
امر عالی بموجب ان بدعتیونکو حاضر کیا اور انکا مقدمہ حاکم شرع شریف اور علمائے حاضرین مجلس
لطیف کی طرف سونپا گیا تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنے دعویکو ان بدعتیون کے
حضور پھر کہے چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق انپر پھر کیا گیا غرض جب دعوی
پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ یہہ دعوی شرعًا قبول ہی اور
ان حاضر بدعتیون پر متوجہ ہوتا ہی تب انسے جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکھا
کہ اب تو ہمپر پہونچ آئی ہی کہ جسمین سے بھاگ نکلنے کو رستہ نہین تب سوائے انکار کے انکو کوئی
راہ نہ سوجھی تب بعد انکے انکار کے مدعی مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اسنے سید حسن ہندی نقشبندی
اور عبد الرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالی مولینا شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا
اور انمین سے ہر ایک نے جمیع شرایط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعوی مذکورہ کے گواہی دی اُس پیچھے
اُن دونون گواہونکا تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یے دونون
پرہیز گار آدمی ہین اور نیک لوگون کے طریقے پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض نفسانی
نہین ہی اور کسی سے کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی
صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہیے کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو اور اس سے انکو اور انکے
ہم مذہب کے لوگون کو ایسی عبرت ہو کہ پھر انکی چال نہ چلین تب ان علمائے مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو
ایک مدت تک قید رکھکے اس بلاد مکرمہ سے نکال دینا اس فساد کے دفع کرنیکے لئے اور اللہ کے
بندون کو انکے دام فریب سے چھڑانیکے لئے خصوصًا حرم محترم مین سے بہت مناسب ہے تب اُسی جب
حاکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب علمائے حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب

اسکو

اُسکو پسند کیا اُس بعد مولینا وزیر معظم الیہ نے اسکو قایم اور بحال رکھکے جاری فرما یا بلکہ پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تھا کہ انکو سیاستہً قتل کیا چاہئے کیونکہ انکے ہونے سے دنیا مین فساد دینی برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت بڑا ہی خصوصًا ان بدعتیون مین سے بعضون نے کئی بار آگے بھی ایسی ہی حرکتین کی تھین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرّا کی محکمے مین گذرے ہوئے برسو نمین بار ہا آچکے تھے اور انکے انکار کے بعد گواہون سے یہہ باتین انپر ثابت ہو چکی تھین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین سنکر انسے توبہ لے لی تھی اِن بدعتیون نے اپنے تئین تعزیر شرعی سے بچانے کے لئے ظاہراً توبہ کی تھی اور حقیقت مین تو اپنے عقاید فاسدہ سے کچھ ہی رجوع نہ کیا تھا تو بھی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنے سے درگذر کیا تا کہ انکے پیروی کرنے والے یون نہ گمان کرین کہ وے حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم رہے کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دریغ نہ کیا اسلئے وزیر معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو بھیجا بھیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس بلدہ مطہرہ مین بھڑک گئی تھی سو بالکل بجھ گئی والحمد للہ علیٰ کلّ حال ونعوذ باللہ من احوال اہل الضّلال وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ خیر صحب وآل ؛ تمام شد

استفتا ۳۸

سوال پندرہ آداب حصول فیضان ربانی کے جو استاد کو شاگرد سے یا مرشد کو مرید سے نسبت رکھتے ہین سو کیا ہین

الجواب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عوارف المعارف مین اسطرح خلاصہ بیان کیا ہی کہ نبوت کے درجے کے بعد فاضلتر مرتبہ شیخ کا ہی یعنے وہ پیر مرد عالم اور مرشد ہی گو یا نائب رسول اللہ کا ہی مخلوق کو خالق کی طرف محبت کی راہ سے بلاتا ہی اور متابعت نبی کی ظاہراً و باطنًا سکھاتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَئِنْ شِئْتُمْ لَاُقْسِمَنَّ لَکُمْ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُحَبِّبُوْنَ اللّٰهَ اِلٰی عِبَادِهٖ وَیُحَبِّبُوْنَ عِبَادَ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِالنَّصِیْحَةِ یعنے قسم ہی اسکی کہ جان محمد کی اسکے قبضے مین ہی ہین قسم کے ساتھ تمکو کہتا ہون کہ اللہ کے نزدیک بندون مین سے زیادہ دوست وہ ہین جو اللہ کو دوست رکھتے ہین بندون کی طرف اور بندون کو دوست رکھتے ہین اللہ کی طرف اور زمین پر چلتے ہین نصیحت کرتے ہوئے یہ شیخ کے کمال مرتبے کی دلیل ہی اور حضرات صوفیہ جو علم رکھتے ہین ان کی شان ہی کہ مرید کے دل کو نصیحت سے نیک اعتقاد صاحب اخلاق بناوین اور توجہ باطنی سے مانند آئینہ کے روشن کردین کہ تجلیات جمال احدیت و جلال صمدیت اسمین منعکس ہووے اور محبت مین اپنے مالک کے زندگانی کا مزہ پاوے اور راضیہ مرضیہ کی صفات ظاہر ہووے ادب اوّل بندہ کے دل مین خدا کی محبت کا تخم بونا اور خدا کو بندہ کی جانب مہربان و رضامند کرنا قولہ تعالی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ یعنے کہو ای محمد اگر تم خدا کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا خدا تمھاری محبت کرے نفس ہمیشہ اپنی خواہشون کی و لذت دنیا کی محبت اپنی دل مین بھر دیتا ہی کہ خدا و رسول اللہ کی محبت کی جگہہ دل مین باقی نہین رہتی جب دنیا کی محبت دل مین سے نکالڈالے تب جگہہ خدا و رسول اللہ کے محبت کی ہو ویگی اور شیخ اپنی قوم مین جیسا کہ نبی اپنی امت مین ہی چنانچہ بکریون کا چرویا گرگ و درندون سے بکریان اپنی بچاتا ہی اور سبز چارہ اور شیرین پانی کی طرف ہانک کر لیجاتا ہی ادب دوم استعداد عطا کرنے کا شیخ کو اور اخذ کرنے کا مرید کو چاہیئے پھول کو کپڑون مین رکھو تو خوشبو پھول کی کپڑے اخذ کرینگے مگر پتون مین رکھو تو پھول کی صحبت سے پتے خوشبو دار نہین ہونگے - موت کا خوف دوزخ کا عذاب سناوے تا بد کامون کو ترک کرین بہشت کی خوبی اور رزق دینے والے کا حق سمجھاوین تا نیک کامون کی رغبت دل مین پیدا ہووے اپنی محنت مزدوری کے کسب سے حلال روزی پیدا کر کے کھاوین تا دل کی روشنی بڑھے ہدایت کارستہ دکھے - جب مرید نے سمجھا کہ میری کمائی سے شیخ کی

خدمت

خدمت کرتا ہون انکو آرام سے بٹھا کر اُن پر احسان کرتا ہون اور شیخ نے سمجھا کہ مجھے آسودگی
مفت میسّر ہے نصیحت کرنے سے مرید خفا ہوجاویگا جیسا چلتا ہی ویسا چلنے دو اپنا کام کرو
یہ شیطانی سمجھ دونون کو نقصان مین ڈالتی ہے۔ **آدب سیوم** مرید کے مال مین
طمع نکرے اور توقع خدمت کی نرکھے پھر مرید خود اپنے دل مین جھکیگا اور بقدر اعتقاد خدمت
کرنے مین اپنی سعادت دوجہانی سمجھیگا ایک روز آنحضرت صلعم نے وعظ مین اصحابون کو فرمایا
کہ اپنے مال مین سے بقدر طاقت آدھا یا پاؤ یا کمتر عیال واطفال کا حق بچا کر لے آؤ اور
غریب مسلمانون کی خوراک ولباس وغیرہ کی صورت انتظام کرو اسی روز بعضون نے آدھا
بعضون نے پاو حصہ کل مال کا بعضون نے کم بیش سونا روپا وغیرہ لاکر حاضر کیا مگر ابوبکر صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے سب مال اپنا لائے ایکدن کی خوراک بھی عیال واطفال کے واسطے نرکھے
یہان تک کہ عبا کی گھنڈی چاندی کی تھی اسکو بھی مال مین رکھکر لادئے اور گھنڈی کی جاے پر
عبا مین ببول کے درخت کا کانٹا لگادئے جب رسول اللہ نے انکو پوچھا کہ اپنی گھر کے
عیال واطفال کا خرچ کیا رکھے ہو کہا کہ خدا اور اسکا رسول بس ہے مجکو **مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ
عَلَی اللہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ** یعنے جسنے خدا پر توکل کیا بس وہ بس کرتا ہے اِس دل کے یقین
پر درجہ افضل البشر بعد النبی کا حاصل کئے ہین **ادب چہارم** شیخ کو ترک تعلقات
و کثرت عبادات کا خیال ہمیشہ رہے تا مرید کا اعتقاد صادق بڑھے اور شیخ کی پیروی حتی
الامکان کرے اور دل کی ہمت سے فیض حاصل کرنے کا رستہ کھلے اور جو فتوحات شیخ کو ملے
بقدر حاجت رکھکر باقی فقرا ومساکین پر صرف کردیوے فقرا واغنیا دونون شیخ کی نظر مین
یکسان ہوجاوین بلکہ تونگر سے زیادہ فقیر مسکین کی تعظیم کرتا رہے **آدب پنجم** جو کچھ جذبہ غیبی
وسرور باطنی اذکار واشغال سے دل مین پیدا ہووے اسکو مریدون پر بخشش توجہ قلبی سے
کرتا جاوے اس امر مین تفاوت امیر وفقیر کا خویش وبیگانہ کا نرکھے چنانچہ سبق پڑھانے مین
بھی غریب وتونگر استاد کے نزدیک برابر ہین **شَرَفُ الۡاِنۡسَانِ بِالۡعِلۡمِ وَالۡاَدَبِ**

لا بالمال والنسب یعنے آدمی کی شرافت علم وادب سے ہی مال اور نسب سے نہین ہے
ادب ششم اگر کسی مرید کے دل مین ضعف عزیمت وارادت پاوے کہ وہ خانقاہ وحلقہ
اذکار واشغال کا چھوڑ کر دنیا کی طرف جھکتا ہی تو اسکو اپنے نزدیک لطف و مدارا سے بٹھاوے
اور جو فتوحات آوے سو اسکو اسمین زیادہ حصہ دیوے اور رکھے کہ مال دنیا کی رغبت تیرے نفس نے
زیادہ کی تھی سو خدا نے بھیجدیا اور مدرسہ مین جیسا کہ استاد درجہ بدرجہ پہلے چھوٹی کتابین بعد
بڑی کتابین لبقدر استعداد وشوق شاگردون کو پڑھاتے ہین کہ چند سال مین اعلیٰ درجے کی
تعلیم پاتے ہین اسیطرح مرشد بھی مریدون کو درجہ بدرجہ ریاضت وعبادت ومراقبات
کی تعلیم دیا کرین ایکدم بڑی ریاضت کشی نفس پر نہایت سخت ہوتی ہی ادب ہفتم مرید کو
جو سخن کہے بغیر ضمانہ کہے اسمین اپنی نفس کی خواہش داخل نکرے جب تخم پاک و پختہ ہوتا ہے
تو کشت کاری مین جلد سرسبز ہوجاتا ہی اگر کچھہ خامی ہے تو تلف ہوتا ہی اگر اوگا بھی تو پھل
اچھا نہو گا اور مرید کو تاکید کرے کہ ہمیشہ متوجہ قلب کے رہے خطرات نفسانی کے جانور چرندے
کھیت کو کھاجاوینگے اُنکی نگہبانی شب وروز رکھنا ضرور ہے ادب ہشتم جو سخن مریدون
کی مجلس مین کہے تو اوّل خدا سے مدد مانگے تا سامعین کے دل مین اسکا اثر پیدا ہووے بات
بات ہوا کے مانند ہی ایک طرف سے آئی دوسری طرف چلی گئی واعظ مدرس کو بھی اسی طرح لازم
ہی مولانا ابو علی دقاق وعظ فرماتے تھے درمیان مین یہہ سخن کہا کہ مین سماعت مین اس سخن کے
تمہارے ساتھہ برابر ہون بعضے سامعین فہمیدہ کو اس سخن پر خطرہ اعتراض کا پیدا ہوا کہ متکلم
بات کرنے کے اوّل جانتا ہی کہ کیا کہیگا پھر سننے والون کے ساتھہ برابر کیا ہوا اسی شب کو
خواب مین ہاتف غیبی نے اس معترض کو سُنایا کہ متکلم مانند غواص کے ہی دل کے دریای عمیق
مین سے غوطہ مار کر صدفہای مروارید بہت سی دامن مین بھر کر کنارے پر سامعین کے واسطے
لاتا ہی انکے سامنے کھولتا ہے کسی مین باریک موتی کسی مین گوہر آبدار بعض مین دریکتا شاہوار
بھی نکل آتا ہی جسکے دل مین اعتراض کا خطرہ تھا سو مٹ گیا - خداوند عالمیان ہمارے دلون کے

خطرون کو جو بزرگون کے کلام پر معترضانہ آتے ہین اپنے فضل وکرم سے صاف کر دیوے آمین
ادب نہم کسی شاگرد یا مرید کے دل مین اپنے علم وفضل کی نخوت یا دوسرے شخص کی طرف
سے ملال آوے اور اسکی گرہ بن کر حسد یا کینہ پیدا ہونے کا خوف ہووے تو مجلس مین شیخ دوسرون
کی طرف مخاطب ہوکر ایسی حدیث حکایت بیان کرے جس مین اشارت کنایت اور تنبیہ اس کی
پائی جاوے تا سننے والے مستفید ہون اور وہ شخص بھی سمجھہ لیوے کہ شیخ نے مجھکو سبق پڑھا یا
اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ الصَّرَاحَۃِ یعنے صریح ظاہر جتانے سے کنایت واشارت کا سخن زیادہ
تاثیر مند ہی نصیحت کڑوی دوا ہی دل کی چالیس قسم کی بیماریون کے واسطے بزرگون نے جدی
جدی ادویہ لکھی ہے کھانا اور ہضم کرنا دشوار ہوتا ہی مگر جب اسکو شہد شیرین سخن کے ساتھہ
ملا کر دیوین تو بیمار کو تلخی معلوم نہین ہوتی کھا لیتا ہی اور تندرست ہوشیار بن جاتا ہی بیت
کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ✤ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ✤ ادب
دہم دنیا کی قدر ومنزلت ومکنت مسلمان کی آنکھہ مین کمتر نظر آوے اس طرح سے
مال فانیہ کی حقارت ظاہر کرے اور دولت آخرت باقیہ ہی اسکی بزرگی اور حاصل کرنیکی
راہ بتاوے اکثر مریدکے راز واسرار کو چھپا رکھے اسکے عیب وہنر غیر کو نکہے اگر دل کی روشنی
یا انوار جمالی یا کرامات ظاہر ہووین اس مرید کو خلوت مین سمجھا دیوے کہ اس پر اپنا دل مت لگا
آگے بڑھتا چل بیت ای برادر بے نہایت درگہیست ✤ ہرچہ بروی بگذری بروی
مایست ✤ سالکون کے واسطے ایسی چیزین راہ سلوک مین اٹک جانے کا سبب ہوتا
ہی بلکہ شیطان روشنی سرخ وسفید دیکھا کر دل لبھاتا ہی اور ترقی سے باز رکھتا ہی اکثر
لوگ تھوڑے سے مکاشفات پر بس کرکے رستہ گم کئے ہین. جیسے اس زمانے مین ذرا سا
ہندی ترجمہ پڑھنے کا ربط آگیا تو مولوی صاحب اور واعظی صاحب شملہ دراز بن گئے زیادہ
علم سیکھنے سے باز رہے عقاید انکا دنیا کمانیکا ہی ہزارون کوس سے بیچارے عیالدار آتے ہین
اگر علم بھی سیکھتے ہین تو فقط جاہلون کو سمجھا دینے کے موافق اور مریدون کو جمع کرتے ہین تو

گویا ہر سال کی کھیتی کے مانند وصولات کے لئے یہہ اگلے زمانیکا حال ہمارے روز بروز بدتر ہوتا چلا
اب چودہوین صدی کے تین برس گذرے یہان کا کیا احوال ہوتا ہی یہان تک جہل کو علم سمجھہ لیا کہ
تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑدی شفاعت سے انکار کیا تمام اصحابون کے زمانے تک کے مسلمانون کو
مشرک کافر کہدیا اور خود کفر مین گرے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان اور بے ادبی اپنی کتابون
مین لکھی اور چھاپ دی ہم کیا کہین انکا کہا اور لکھا اُن پر عود کرتا ہی فقط۔ حضرت شمس الدین
حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے چھے سو برس پیشتر خود کے زمانیکا حال لکھا ہی **بیت**
این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم ؎ ہمہ آفاق پر از فتنۂ شر می بینم ؎ ہیچ مہری نہ
برادر بہ برادر دارد ؎ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم ؎ دختران راہمہ جنگ است وجدل
با مادر ؎ پسران راہمہ بدخواہ پدر می بینم ؎ ابلہان راہمہ شربت زگلاب وقند است ؎
قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم ؎ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ؎ طوق زرین
ہمہ درگردن خر می بینم ؎ اللّٰھم احفظنا من جمیع بلاء الدنیا وعذاب الاٰخرۃ ۃ
ادب یازدہم مرید وشاگرد کی خطا کو دامن عطا سے پوشیدہ رکھے نوکر خادم
کا قصور معاف کرے عیب کا پردہ کسی کا نکھولے۔ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً یعنے مین اپنے خادم کی خطا کہان تک
معاف کرون آنحضرت نے فرمایا ہر روز ستر بار یہہ مقام ایثار وتحمل ہی۔ حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عید کے روز غسل کرکے کپڑے بدل کے عید کی نماز کے لئے
جاتے تھے کسی نے بام پر سے راکھہ بھرا ہوا طشت آپ کے سر پر پھینک دیا رستے کے
لوگ آپکی طرف سے صاحب خانہ کو دہمکانے لگے آپنے منع کیا اور فرمایا میرا نفس آتش کے
لایق ہی اگر خاکستر سر پڑ ڈالی گئی تو کیا مضایقہ ہی **ادب دوازدہم** کسی مرید
یا خادم سے امید تکریم وتعظیم کی نرکھے اور توقع ادب بجالانے کی نکرے۔ حضرت وقی رحمۃ اللہ

علیہ

علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں چند فقرا کے ساتھ بلدہ مصر میں مسجد کے کونے میں بیٹھا تھا دیکھا کہ جناب ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ستون کے پاس کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہوئے ہمنے خیال کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوجائینگے ہم تعظیم کے واسطے آگے جاکر سلام کرینگے جب آپ فارغ ہوئے سلام پھیرے جلد ہماری طرف چل کر آئے اور سبقت سلام میں کئے اور کہے فقیر کو کسی کی تعظیم دینے پر توقع رکھنا لازم نہیں ہی **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ؛ کہ بعفو از گناہ پاک شوی ؛ ای برادر چو عاقبت خاک است ؛ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی ؛ **ادب سیزدہم** جب تک شیخ سخن کرتا رہے مرید وشاگرد خاموش ہو کر دل لگا کر سنا کریں ہرگز کلام تمام ہونے تک کچھ نہ کہیں اگر اعتراض بھی دل میں آیا ہو یا سخن کامل فہم میں نگذرا تو بھی پوچھنا بے ادبی ہی بالمشافہ بلند آواز کرنا بھی بے ادبی ہی اگر ذکر میں حکایت میں نام نبی کا آیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اصحابوں کے نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ سرہ سیدنا مولانا وغیرہ ضرور لکھنا یا کہنا چاہئے اسی طرح ہر ایک مسلمان متوفی کو خیر سے یاد کرنا اور دعا نیک مغفرت کی اسکے حق میں کہنا خواہ زندگی میں وہ تمھارا دشمن تھا کینہ بدی کسی سے دل میں نہیں رکھنا کہ وہ کدورت وسیاہی دل میں پیدا کرتا ہی دشنام گالی ہرگز زبان سے نہ نکالنا کہ وہ حجاب قلب کا ہوتا ہی **ادب چہاردہم** عوام مردم سے خصوص تونگروں کی صحبت سے دور رہنا وپرہیز کرنا بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی وقت دعوت خلق میں مشغول رہتے اکثر ساکین کے ساتھ بیٹھتے اور کسی وقت خلوت میں تنہا رہتے اور خالق سے متوجہ ہوتے ابتدای سلوک میں خلوت ضرور ہی جب انتہای مقام پر پہنچے اسکے لئے خلوت اور جلوت دونوں برابر ہیں خلوت در انجمن اس مقام کا نام ہی بزرگان قادریہ بین بین المغرب والعشا حلقہ اذکار علانیہ کرتے ہیں ذکر جہریہ سے اور نقشبندیہ طریق میں ذکر سریہ سے اشتغال رہتا ہی کیونکہ تشویش وازدحام مردم سے باطن میں خلل واقع

ہوتا ہی مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل مین مفصل بیان چارون طریقون کا لکھا ہی - **ادب پانزدہم** خاکساری اختیار کرنا پہلا مقام اہل طریقت ہی مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب گلستان مین یہہ پندرہ آداب طریقت بخوبی بیان کئے ہین **رباعی** شیرین زبان سے کہنا تسخیر ہی تو یہہ ہی + خاک اپنے تین سمجھنا اکسیر ہی تو یہہ ہی + سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے + نزدیک عارفون کے تدبیر ہی تو یہہ ہی +

استفتا (۳۹)

سوال حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت مین تہتّر فرقے ہونگے انمین سے بہتر ناری اور ایک ناجی اور سب قرآن و حدیث کی دلیل اپنے حسب مدعا لاتے ہین اب ہم مسلمانون نے کس چیز کی پیروی کرنا صحیح اور خطا مین تمیز کرنے کا علم نہین اب جیسا آپ لکھین ہم عمل کرین حنفی مذہب پر ہمارا عقیدہ ہی

الجواب جس طرف بہت اولیا اور علما چلے ہین اور اہل بیت و اصحاب کا اجماع ہوا ہی وہی رستہ حق ہی آنحضرت نے فرمایا اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ مین اور وہ بڑی جماعت اہل سنت و جماعت ہین انکہ متبرکہ و عتبات عالیات یعنے مکہ معظمہ جو سب مسلمانون کا قبلہ ہی مدینہ منورہ جو سب مسلمانون کے پیغمبر آخر الزمان کا آخری مکان ہی بغداد شریف نجف اشرف کربلای معلی جہان بارہ امام آل اطہار اصحاب اخیار غوث الاعظم کی زیارتگاہ ہی بیت المقدس جو اگلے پیغمبرون کا قبلہ ہی ان سب جای اہل سنت و جماعت کا عمل اور مذہب ابتدا سے آج تک آفتاب کے مانند روشن ہی بہتر فرقون مین سے ایک کا بھی نشان وہان نظر نہین آتا یہہ دلیل سچائی مذہب اہل سنت و جماعت کی کافی ہی - دوسری دلیل یہہ ہے کہ قرآن شریف آنحضرت کے حکم سے آپ کے حضور مین اصحاب لکھتے تھے اور خلفای راشدین کے وقت مین ایک نسخہ جیسا لوح محفوظ پر ہی ویسا جمع ہوگیا اسکی نقلین مطابق اصل آج تک قایم مین

اُسمین اختلاف نرہا اگر حدیث شریف کہ جسکے لکھنے کو حضرت نے حکم نہ کیا تھا خلفای راشدین کے
وقت مین بھی جمع ہو سکین جس اصحاب کو جو سنا آور دیکھا اسی پر عبادات و معاملات مین عمل
جاری تھا تابعین نے وہی اصحابون سے حدیثین سیکھین اختلاف راویون کا الفاظ کا باقی رہا
تبع تابعین نے لکھنا شروع کیا صحیح و غلط حسن و ضعیف کی تمیز پیدا ہوئی اسکے اصول اور قاعدے
منضبط ہوئے جنکو جو حدیث صحت کے درجے پر پہنچی کتاب مین داخل کیا قابل عمل سمجھا کسی کو
وہی حدیث دوسرے طریق سے راوی نامعتبر سے پہنچی اسنے اسکو قابل عمل نہ رکھا اس لئے
اختلاف چار مذہبون مین فروعات کے مسایل مین پڑ گیا باقی اصول سب چارون کا ایک
ہی بعضے لوگون نے اصول مین اختلاف کیا اپنی خواہش کے موافق جس بات کو نفس نے مانا قبولا
اگر نہ مانا اسے چھوڑ دیا انکو اہل ہوا کہتے ہین سو بہتر فرقے ہین قرآن و پیغمبر ایک ہی مگر سنّت
حدیث مین فرق کیا اور جماعت کی پیروی چھوڑ دی گمراہ ہو گئے عن ابی ذر غفاری قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهِ یعنے فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نے جدا کیا
جماعت کو ایک بالشت بے شک نکالا اسنے ڈوری اسلام کی اپنی گردن سے حرمین شریفین
کے فتوے مین کتاب تجنیس سے نقل کی ہی فَاَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَشَافِعِيٌّ وَاَحْمَدُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّكْرِ الَّذِيْنَ وَاجِبٌ سُؤَالُهُمْ وَاتِّبَاعُهُمْ لِمَنْ لَمْ يَصِلْ دَرَجَةَ النَّظَرِ
وَالْاِسْتِدْلَالِ فَاِذَا عَمِلَ اَحَدٌ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فِيْ طَهَارَتِهِ اَوْ صَلٰوتِهِ اَوْ فِيْ شَيْءٍ
مِمَّا جَرٰى بِهِ التَّكْلِيْفُ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُقَلِّدًا لَهُ فَقَدْ اَدّٰى مَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ
لِاَحَدٍ مِمَّنْ هُوَ فِيْ دَرَجَةِ التَّقْلِيْدِ وَلَا لِمُجْتَهِدٍ الْاِنْكَارُ عَلَيْهِ یعنے امام ابو حنیفہ
اور مالک و شافعی و احمد حنبل ہر ایک انمین سے ایسے عالم تھے کہ جنسے دین کی باتین سوال کرنا
اور انکی پیروی کرنا واجب ہی اس شخص کے حق مین کہ جو اجتہاد کے مرتبے کو نہین پہنچا ہی پھر جب
کوئی مقلدین سے پیروی کرے انمین سے ایک کی اپنی طہارت مین یا نماز مین یا اور کسی

امر شرعی میں تو ادا کیا اُسنے جو واجب تھا اسپر اور نہیں پہنچتا ہی کسی کو مقلد ہو یا مجتہد انکار کرنا ویسے شخص پر۔ مولوی اسحٰق دہلوی نے مأتہ مسایل میں لکھا ہی چارون مذہب بدعت نہین نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ پیروی ان مذہبون کی عین پیروی سنت رسول اللہ کی ہی کیونکہ اختلاف ان چارون مذہب کا اختلاف اصحاب کی جہت سے ہی اور صحابہ کی پیروی کرنے مین حدیث شریف وارد ہی اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ یعنے صحابہ میرے ستارے کے مانند ہین تم جنکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔ دلیل سیوم یا اختلاف سبب قیاس کا ہی قرآن و حدیث کے معنون مین ازروی لغت کے اور اصطلاح کے یا کنایات و اشارات کے اور قیاس کا صحیح ہونا نصون سے ثابت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْئِیْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدْرَہٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ یعنے جب ارادہ کیا رسول اللہ نے کہ معاذ بن جبل کو یمن کی طرف حاکم بناکر بھیجین پھر فرمایا کہ اگر کوئی قضیہ تمھارے پاس آویگا تو کسطرح فیصلہ کروگے معاذ نے کہا کتاب اللہ کے موجب فیصلہ کرونگا اور حکم دونگا پھر فرمایا اگر تمکو کتاب اللہ مین اس بابت کا حکم نملا کہا سنت رسول اللہ کے موافق فیصلہ اور عمل چلاؤنگا پھر فرمایا کہ اگر قرآن و حدیث مین تمنے اس بابت حکم نپائے پھر کہا مین اپنی رای سے عمل کرونگا پھر خوشی سے آنحضرت نے اُنکی چھاتی ٹھوکی اور فرمایا شکر ہی خدا کا جسنے اپنے رسول کے رسول کو نیک توفیق دی کہ جسمین رسول اللہ کا راضی ہوا۔ دلیل چہارم صحیح بخاری سے منقول ہی کہ جب حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے لوگون کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا فرمایا کہ نہ پڑھے کوئی تم مین نماز عصر کی مگر بنی قریظہ مین پھر بعضون نے اُن مین سے راہ مین عصر کی نماز پڑھ لی یہہ تھا بس سمجھکر کہ حضرت کو اس فرمانے سے منظور یہی تھا کہ کہین راہ مین توقف نکرین نہ یہہ کہ وقت آنے پر بھی نماز نہ پڑھین اور بعضون نے حدیث کے ظاہر لفظون پر لحاظ کرکے راہ مین نماز نہ پڑھی یہان تک کہ بنی قریظہ مین پہنچ گئے پھر جب حضرت نے یہہ بات سنی دونون قسم کے لوگون پر اعتراض نفرمایا اسی سبب سے عمل دونون طور پر جائز ہوا اور یہی طور ہے چارون مذہب کے اختلاف کا پس کیونکر بدعت ہوگی مسلم الثبوت مین لکھا ہی أَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ عَلَى مَنْعِ الْعَوَامِّ مِنْ تَقْلِيدِ أَعْيَانِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلْ عَلَيْهِمْ اِتِّبَاعُ الَّذِينَ بَوَّبُوا فَهَذَّبُوا وَنَقَّحُوا وَجَمَعُوا وَعَلَيْهِ بَنَى اِبْنُ الصَّلَاحِ مَنْعَ تَقْلِيدِ غَيْرِ الْأَرْبَعَةِ لِأَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَدْرِ فِي غَيْرِهِمْ یعنے سب علما اہل تحقیق جمع ہوئے اور اتفاق کئے انھون نے منع کرنے پر عوام کو تقلید کرنے سے صحابہ کے بلکہ اُن عوام پر واجب ہی پیروی کرلی اُن مجتہدون کی جنھون نے علم فقہ کو اصحابون اور تابعین سے حاصل کرکے جمع اور تفصیل کیا اور آراستہ اور خلاصہ کیا اور اسی پر ابن صلاح نے بنا کیا کہ سوائے ان چار امامون کے اور کسی دوسرے کی تقلید منع کی جاویگی اسواسطے کہ یہہ سب باتین اور کسی مجتہد مین معلوم نہین ہوئین اشباہ النظایر مین ہے وَمَا خَالَفَ الْأَئِمَّةَ الْأَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ لِلْإِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيرِ أَنَّ الْإِجْمَاعَ انْعَقَدَ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالِفٍ لِلْأَرْبَعَةِ لِانْضِبَاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَكَثْرَةِ أَتْبَاعِهِمْ یعنے اور جو حکم مخالف ہو اُن چارون امامون کے قول کا سو وہ اجماع کا مخالف ہی اور تصریح کیا ہی امام ابن ہمام نے تحریر مین کہ تمام علما کا اجماع ہوا ہی عمل نکرنے پر اُس مذہب کے جو مخالف ہی اُن چار امامون کے اسواسطے کہ اُن امامون کا مذہب ضبط اور آراستہ ہوا ہی اور انکی پیروی کرنے والے بڑی بڑی جماعت ہین یعنے اُن چارون امامون کے مقلدین سواد اعظم اور بہت علما و اولیا لوگ ہوئے ہین ۔ معلوم ہوا کہ سواد اعظم

یعنے بڑی جماعت جو سنّت وجماعت کہلاتے ہین ناجی ہین عقلاً ونقلاً تفسیر احمدیہ مین مرقوم ہے وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِی الْاَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعِهِمْ فَضْلٌ اِلٰهِیٌّ وَقَبُوْلِیَّةٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا مَجَالَ فِیْهِ لِلتَّوْجِیْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ۵ اور انصاف یہہ ہے کہ منحصر ہونا مذہبون کا ان چار مذہب مین اور منحصر ہونی پیروی انہین چار مذہب مین سے ایک مذہب کی فضل ہے اللہ تعالی کا اور مقبولیت ہے اسکی پھر اس بات مین دلیل اور توجیہہ کو کچھ دخل نہین ہے ۵

استفتا (۴۰)

سوال ہمارے بستی کا رسم ہے کہ ضیافت کی مجلس مین اوّل سب سے سیّد صاحب جو درگاہ شریف کے پیرزادے ہین انکا ہاتھ دُھلاتے ہین اور بعد کھانے کے پان گلاب بھی اول انکے روبرو لاتے ہین ابھی ایک دلی کے مولوی صاحب نے بیان کیا کہ فضیلت علم پر ہے پہلے ہمارے ہاتھ دُھلاؤ غرض مجلس مین ایک شور پیدا ہوا آخر لوگون نے سید صاحب سے عرض کی کہ مولوی صاحب مسافر اور مہمان ہین انکی خاطر داری لازم ہے اگر اجازت ہووے تو ابتدا دست شوئی کا ادھر سے کرین آپنے اجازت دی بعض لوگون نے صاحب خانہ پر طعن کیا کہ تم نے بدعت کا کام کیا اور قدیم کام کا رواج توڑکر ہتک عزت سیّد صاحب کی کی سید صاحب سادے اور بھولے آدمی ہین انکے اجداد صاحب کشف وکرامات تھے شریعت محمدی مین اس بابت کچھ حکم آیا ہووے تو ضرور لکھ کر دینا خدا سلامت رکھے +

الجواب معلوم ہووے کہ سادات اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین انکی تعظیم وخدمت کرنا گویا انکے جد امجد کی تعظیم ہے عین ایمان ومحبت رسول مقبول کی اظہار کرنا ہے قولہ تعالی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا یعنے نہین ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی مگر یہہ کہ لیجاوے ناپاکی گناہ اہل بیت سے اور پاک کرے انکو پاک کرنا ظاہراً وباطناً صواعق محرقہ مین لکھا ہے اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ

وَذُرِّيَاتِهِمْ يُسَمَّوْنَ أَبْنَاءَهُ وَيُنْسَبُوْنَ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْبَةً صَحِيْحَةً نَافِعَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور انھوں کی اولاد فرزندان رسول کہلاتے ہیں اور نسبت انھوں کی آنحضرت کی طرف صحیح ہے نفع دینے والی دنیا اور آخرت میں کئی آیات قرآن شریف میں اہل بیت کی فضیلت میں وارد ہیں اور حدیث شریف مواہب السادات میں منقول ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَا يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِيَ النَّارَ فَأَعْطَانِيْهَا أَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ فِيْ طَبَقَاتِهِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے میرے مانگا کہ کوئی ایک میری اولاد میں سے آگ میں دوزخ کے داخل نکرے پس عطا کیا مجکو خدا نے میرا مدعا ابن سعد نے طبقات میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ سر الشہادتین کی شرح میں کئی حدیثیں اس بابت کی موجود ہیں اور بلاد اسلمیں میں رواج عام ہے تقدیم ر سادات کا مجالس ضیافت میں۔ ملا علی قاری حنفی اور مناوی شافعی نے لکھا ہے رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُرْتَضٰى وَالزَّهْرَاءِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِمَا وَعَلٰى رَأْسِهِمَا بَعْدَ إِنْكَاحِهِمَا وَأَعَاذَهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا يَظْهَرُ فَائِدَةُ ذٰلِكَ لِلسَّادَاتِ الْعَامَّةِ فِيْ وَقْتِ الْوَفَاتِ فَيُقْبَضُوْنَ تَائِبِيْنَ آمِنِيْنَ ﮦ یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی چھڑکا اوپر پشت اور کاندھے اور سر حضرت مرتضی علی اور فاطمہ زہرا کے انکے نکاح کردینے کے بعد اور پناہ مانگے ان دونوں کے واسطے اور انکی اولاد کے واسطے شر شیطان سے اور صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ ظاہر ہوگا فایدہ اسکا عام تمام سادات کے واسطے وفات کے وقت کہ اول انکو مغفرت اور توبہ نصیب ہوگی بعد انکی روح قبض کی جائیگی۔ اور ابن العربی کی فتوحات المکیہ سے منقول ہے لَا يَظْهَرُ حُكْمُ هٰذَا الشَّرَفِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ إِلَّا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ فَإِنَّهُمْ يُحْشَرُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٍ بِاللّٰهِ وَبِمَا أَنْزَلَ أَنْ يُصَدِّقَ

اللہ تعالیٰ فی قولہٖ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا
یعنے نہیں ظاہر ہوگا یہہ حکم بزرگی کا اہل بیت کے واسطے مگر دار آخرت میں پس تحقیق وے آوینگے
قیامت کے دن حشر کے میدان میں مغفرت پائے ہوئے اور ہر مسلمان کو لازم جو خدا پر اور
قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہی کہ سچا وے حق تعالیٰ کو بیچ اس قول اسکے کہ اہل بیت سے اللہ نے
گناہ کی ناپاکی دور کردیا اور پاک کیا ہی پاک کرنا ٭ فاضل جلیل کی عقاید سے یہہ منظوم مرقوم
ہی **ابیات** آنانکہ ز نسل چار یار اند ٭ بشنو کہ ز ہم چہ فضل دارند ٭ بر قول اصح فضل
آبا ٭ مفتی طریق دادہ فتویٰ ٭ از فضل پدر شد آنچہ معلوم ٭ فضل پسران از دست مفہوم ٭
پس آنکہ بود ز نسل شیخین ٭ افضل باشد ز نسل ختنین ٭ الا ثمرات گلشن جود ٭
کز فاطمہ بودہ اند مولود ٭ چون از لنب اند جملہ افضل ٭ ز اولاد سہ یار باشد اکمل ٭
لیکن سادات کو لازم ہی کہ علم و عمل شریعت محمدی پر ثابت قدم رہین اور افضلیت نسب پر
مغرور ہو کر عمل کرنا شریعت و طریقت کا نچھوڑین ۔ طحطاوی مین برجندی سے منقول ہی
قَالَ الْاِمَامُ الرَّازِي فِي التَّشْرِيْحِ لَا يَجُوْزُ لِلْعَالِمِ وَالْمُتَّقِي اَنْ يَصْدُرَ اَيْ اَنْ يَجْلِسَ
مُتَقَدِّمًا عَلَى السَّيِّدِ الْاُمِّيِّ وَالْاَبِ الْاُمِّيِّ لِاَنَّهٗ اِسَاءَةٌ فِي الدِّيْنِ امام الرازی نے
تشریح مین لکھا ہی کہ عالم اور متقی کو جایز نہین کہ مجلس مین سید امی کے بالا دست صدر مین
بیٹھے یا اپنے والد امی کے بالا دست بیٹھے کہ یہہ بے ادبی دین مین گناہ ہی ٭ قولہ تعالیٰ
قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنے کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
مانگتا ہون مین تم سے کچھہ مزدوری اس قرآن شریف کے پہنچانے پر مگر میرے خویش اہل بیت سے
محبت رکھوانا چاہتا ہون ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صواعق مین منقول ہی قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ اَهْلُ بَيْتِيْ ثُمَّ الْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ مِنْ
قُرَيْشٍ ثُمَّ الْاَنْصَارُ ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاتَّبَعَنِيْ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ثُمَّ مِنْ سَائِرِ
الْعَرَبِ ثُمَّ الْاَعَاجِمُ وَمَنْ اَشْفَعُ لَهٗ اَوَّلًا فَهُوَ اَفْضَلُ ٭ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اول سب سے مین شفاعت کرونگا میری اہل بیت کی پھر قریب کے خویشون کی جو قریش مین سے ہین بعد شفاعت کرونگا انصار کی یعنے اہل مدینہ کی بعد مین کے لوگون مین سے جنھون نے ایمان لایا اور میری تابعداری کی پھر تمام اہل عرب کی پھر تمام اہل عجم کی اور جنکی شفاعت اول کرونگا وہ سب سے افضل ہین۔ یہان سے ظاہر ہوا کہ تقدیم سادات ہر امر مین اور انکی تعظیم و تکریم و خدمت بجا لانا خدا و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے سادات و علما کی جو تعظیم کریگا گویا اسنے خدا و رسول کی فرمان کی تعظیم کی اور ایسا کرنے مین دنیا و آخرت کی برکت و نجات ہے ؎

استفتا (۴۱)

سوال اکثر ہمارے بھائی مسلمان سادات و مشایخ طریق کے مرید ہوتے ہین انکی توجہ لیتے ہین ذکر کے حلقے مین بیٹھتے شجرہ طیبہ اسامی مرشدون کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے یاد کرتے ہین مگر بعضے طریق مین توجہ قلبی یعنے سینے سے سینہ قلب سے قلب ملاکر بحالت معانقہ توجہ دیتے ہین بعضے آنکھون سے آنکھین ملاکر اپنے قلب کی حرارت از راہ چشم مرید کے دل مین القا کرتے ہین بعضے فقط مراقبہ مین بٹھاکر توجہ کرتے ہین علمائے زمان بھی ایسی توجہ کے قائل ہین یا نہین قرآن شریف مین اسکا ذکر کہین آیا ہے یا نہین خالصاً للہ بیان فرمائیے ؎

الجواب توجہ قلبی بحالت معانقہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام نے ابتدای وحی مین توجہ دی تھی چنانچہ چھے مہینے قبل از نبوت آنحضرت تنہا غار حرا مین شب و روز جاکر بیٹھا کرتے تھے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز نے تفسیر عم مین مفصل لکھا ہے کہ اول توفیق الٰہی سے آنحضرت کو سچے خواب ہونے لگے دل مین ایک ایک چیز کا علم خود بخود پیدا ہونے لگا خلوت تنہائی کی پسند خاطر ہوئی تا آہستہ آہستہ عادت علم سیکھنے کی عالم غیب سے پیدا ہو اور رفتہ رفتہ اس تعلیم غیبی کے خوگر ہو جاوین بعد اسکے چاہا کہ انکی بیداری اور ہوشیاری مین انقطاع اور بے پروائی عیال و اطفال اور گھر بار سے حاصل ہو تا کہ بالکل غیب کے عالم کی طرف متوجہ ہو جاوین تو اس وقت انکو محبت خلوت نشینی اور گوشہ گیری

کی دل میں پیدا ہوئی اور ایک ایسا مکان انکو بتادیا کہ وہاں کوئی آدم زاد نتھا تاکہ وحی اترنے کے
وقت کسی کے دل میں شبہ سیکھنے پڑھنے کا نہ گذرے پھر وحی نازل ہونے کے وقت ایک بڑا صدمہ
اور خوف آپکے دل میں ڈالا تاکہ کسی کو خیال بناوٹ اور ملاوٹ کا نہ آوے دوسرے یہہ کہ حضرت جبرئیل
علیہ السّلام کی تاثیر کو آپ کی روح میں بھیجنے اور گلے لگانے کے سبب سے پرلے درجے پر کمال کے ثابت
اور قایم کردی اسواسطے کہ کاملوں کی تاثیر جو دوسرے کے اندر اثر پیدا کرتی ہی جسکو اہل طریقت کے عرف
مین توجہ کہتے ہین چار طرح سے ہوتی ہی اوّل تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہی جیسے کوئی شخص
خوب عطر لگاکر مجلس مین آوے اور عطر کی خوشبو سب ہمنشینون کے دماغ کو معطر کردے بس یہہ
قسم سب قسمون مین توجہ کے ضعیف ہی کیونکہ اسکا اثر تب ہی تک ہی جب تک اسکی صحبت ہی بعد
اسکے کچھ باقی نہین رہتا۔ دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہی جیسے کوئی شخص بتی اور تیل سکوری
مین ڈالکر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اسنے اسکو روشن کردیا بس چراغ تیار ہوگیا اس
قسم کی تاثیر البتہ کچھ قوت رکھتی ہی کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بھی اسکا اثر باقی رہتا ہی لیکن
جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی یا مینہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہی اسواسطے کہ یہہ
تاثیر نفس اور لطیفون کو درست نہین کرسکتی ہی جیسے ناکارے مین تیل اور بتی اور سکوری کو فقط
شعلۂ چراغ سنوار نہین سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہی وہ اس طور کی ہی جیسے پانی کو دریا سے
یا کوئے سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزلنے کی راہ کو حوض کے فوارے تک کوڑے کرکٹ سے
صاف کردین پھر خوب زور سے اسمین پانی چھوڑدین کہ فوارہ خوب جوش وخروش سے چھوٹنے لگے
اس قسم کی تاثیر ان اگلی تاثیرون سے بہت قوی ہی کہ نفس کی اصلاح اور ستھرای لطیفون کی
بھی اسمین ہوتی ہی لیکن خزانے کی استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان جاری ہوتا ہی
نہ کوئے اور دریا کے برابر اور ان سب باتون کے ساتھ بھی اگر خزانے مین کچھ آفت یا فتور
واقع ہوجاوے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہی چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی
روح کے ساتھ خوب زور سے ملادے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کرجاوے اور

یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ ونیز قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہوجاتے ہیں
دونون روحون کے جو کچھہ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سماجاتا ہی اور بار بار حاجت فایدہ
لینے کی نہین رہتی سوا اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت پائی گئی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے
منقول ہی کہ ایک روز آپکے مکان مین کئی مہمان آگئے اور اس روز آپکے یہان کچھہ کھانے کی قسم سے
موجود نہ تھا اس واسطے انکو کمال تشویش ہوئی اور انکے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک
نان وائی کی دوکان آپکے مکان کے متصل تھی بسبب آپکی خبر پاکے ایک خوان بھرا ہوا روٹیونکا
خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھہ آپکے سامنے لاکر حاضر کیا آپ اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور
فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اسنے عرض کی کہ مجھکو اپنا سا کردیجئے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نکرسکیگا
کچھہ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کیا جاتا ہی اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی
کرنے لگا تو ناچار ہوکر اسکو اپنے ساتھہ حجرے مین لے گئے اور تاثیر توجہ اتحادی کی اسپر کی جب
حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ مین اور اس نانوائی مین صورت شکل مین کچھہ فرق باقی نرہا تھا
لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا لیکن اس قدر تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور وہ نانوائی بیہوش اور
سرشار تھا القصہ نانوائی نے تین روز کے بعد اسی سکر اور بیہوشی کی حالت مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ
روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت اس غار مین سے باہر نکلے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اوپر سے آواز دی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپنے اوپر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر دوسرے وقت آواز دی پھر آپ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے کوئی نظر نہ آیا یکایک
ایک انسان آفتاب کے چہرے کا سر پر نورانی تاج سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور آنحضرت سے کہا اقرا یعنے
پڑھہ آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین آتا ایک روایت مین ہی کہ اس فرشتے کے ہاتھہ مین ریشمی کپڑا
تھا اسمین سورۂ اقراء مالم یعلم تک لکھی ہوئی تھی پھر کہا اقراء آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین
آتا تب اسنے آپ کو گلے لگا کر سینے سے سینہ ملاکر خوب دبایا کہ آپ کو عرق آگیا اس طرح
تین مرتبے دبایا بعد خود پڑھکر سنایا حضرت کو یاد ہوگئی بعد اپنا پانون زمین پر مارا وہان سے
ایک چشمہ پانی کا جاری ہوگیا پھر حضرت کو طریقہ وضو اور غسل کا سکھایا اور سورۂ فاتحہ بھی تعلیم

کرد یا اور دو رکعتین نماز کی پڑھائین سب آپ کو یاد ہوگئین اس فرشتے کی توجہ کی تاثیر قلب اور بدن مین اور تمام رگون مین ایسی ہوگئی کہ وہ کیفیت تحریر و تقریر سے باہر ہے توجہ کی تاثیر مرشد کی مرید کے دل پر اس طرح سے ہونی چاہیے اور یہہ تاثیر توجہ حضرت نے علی مرتضیٰ کو اور چند خاص اصحاب کو سکھایا ہے اور نعمت باطنی عطا فرمایا ہے اور علی مرتضیٰ نے وفات کے وقت امام حسن و امام حسین کو چھاتی سے لگا کر وہ نعمت سینہ بسینہ عطا کی ہے اور آجتک رسول اللہ کی امت مین وہ بیعت طریقت اور نعمت باطنی موجود ہے۔ اور تا قیامت قایم رہے گی فقط

استفتا (۴۲)

سوال قصیدۂ عقایٔد امالی مین یہہ بیت ہے **نَیْسُوْنَ النَّعِیْمِ اِذَا رَاَوْہُ ٭ فَیَاخُسْرَانَ اَھْلِ الْاِعْتِزَالِ** ٭ اسکے معنی کیا ہین اور لفظ اعتزال کا فرقہ معتزلہ پر کس لئے کہا جاتا ہے یہان شہر نذربار ضلع خاندیس مین اس بابت بڑی بحث و تکرار ہوئی ہے اور طرفین راضی ہین کہ جو عدالت سرکار کے مفتی صاحب لکھینگے سو ہمکو قبول ہے بینوا توجروا

الجواب مخفی نہ رہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے مین عقاید کا مسئلہ بیان ہوا کہ اگر مسلمان نے گناہ کبیرہ کیا اور بغیر توبہ کئے وفات پایا تو اسکی تجہیز و تکفین بطریقہ اسلام کرنا و نماز جنازہ پڑھنا اور اسکو اہل سنت و جماعت کے قبرستان مین دفن کرنا کہ وہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے بعضون نے کہا کہ وہ ایمان سے خارج اور کفر مین داخل ہوتا ہے تب اہل سنت و جماعت کے علمانے ایسا اعتقاد کرنے والون کا نام خارجیہ رکھا ہے بارہ فرقہ ہوگئے ہین لیکن واصل بن عطا جبائی جو حضرت کا شاگرد رشید تھا اسنے کہا کہ وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر کفر مین داخل نہین اسکو مبتدع فاسق کہنا نہ وہ مسلمان ہے نہ کافر مذبذبین بین ذلک ہے تب حضرت نے فرمایا **قَدِ اعْتَزَلَ مِنَّا** یعنے یہہ شخص ہم سے جدا ہوگیا تب واصل بن عطا کو اپنی مجلس درس سے موقوف کردیا اسنے اول علم عقاید مین کتاب تالیف کیا فلاسفہ کے علم مین اسکو دخل تھا چند باتین سنت و جماعت کے خلاف اپنے شاگردون کو سکھایا چنانچہ در دنیا و آخرت دیدن خدا تعالی ممکن نیست

و مرتکب کبیرہ نہ مومن است و نہ کافر و در محسوسات و مشاہدات ماندن و منکر عالم باطن شدن و قایل بقدم عرش اعظم و جلوس او تعالیٰ بودن و عباد را خالق افعال خود ہا خیر او شر اینہا انگاشتن و نفی ایصال ثواب احیا مر اموات را نمودن و انکار از کرامات اولیا و فیضان ارواح کردن و اصلاح و رحق عباد از طرف خدا تعالیٰ واجب دانستن وغیرہ عقاید فاسدہ غرض اسکا نام معتزلہ رکھا گیا اسمین بھی بارہ فرقہ پیدا ہوئے ہین عبد الوہاب نجدی جو بانی عقایدین ایجاد کیا اور اسکے فرزند ابو سعود نجدی ظالم نے درسنہ ۱۲۱۰ کتاب التوحید مین ان باتون کی شرح لکھی ہے اور اسکا ترجمہ تقویۃ الایمان مین موجود ہے سو سب معتزلہ کے اصول و فروع ہین خلاصہ اسکا حفظ الایمان و تصحیح المسایل مین بتفصیل ہے ۵ اب معنی اس بیت کے یہہ ہین کہ جب دیدار خدا کا بہشت مین مومنین کو بغیر کیف و مثال کے ہوگا تو اس نعمت اعلیٰ کو پاکر تمام نعمتین جنت کی مومنین بھول جاوینگے مگر افسوس بڑا نقصان اہل اعتزال کا ہوا کہ وہ دیدار خدا کے قایل نہین انکو یہہ نعمت عظمیٰ ہرگز نہ ملیگی انکو نہ دیدار خدا ہی نہ رسول اللہ کی شفاعت دونون نعمتون سے منکر ہین۔ ان دنون مین راقم ضعیف نے ترجمہ فارسی منظوم اور شرح منظوم ہندی عقاید امالی کی اپنے مدرسۂ اسلام کے خاص تلامذہ کے لئے لکھا ہے اسکی نقل بھیجتا ہے سب مسلمانون کو زبانی اسکے ابیات یاد کروا دینا تا عقاید محکم ہوویں اور راقم کو دعای خیر سے یاد کرنا والسلام

نقل عقاید منظوم

بنام مالک ملک خدائی　　که وصفش رحم و قدس و کبریائی　　همی گوید فقیر ذو امالی
بتوحید خدا نظم لآلی　　خدای خلق مولانا قدیم است　　صفاتش کامل و لطفش عمیم است
مدبّر زندہ و خلّاق عالم　　مقدّر دایم و حق است و قایم　　ید و نیک از مشیّت گشتہ پیدا
ولی راضی نباشد از بدیہا　　صفاتش غیر ذات و عین او نیست　　ولی در انفصالش گفتگو نیست
صفات و فعل او جملہ قدیم است　　ہمیشہ بی زوال و مستقیم است　　خدا اشیا ہست و ثابت در وجودش
ولی از شش جہت پاک است بودش　　بود اللہ اسم ذات اعلیٰ　　نباشد غیر و فی عین مسمّیٰ
وجودش جسم و جوہر نیست ہرگز　　نہ بعض و کل بود جزو و سراسر　　نباشد عرض و صورت جزو موہوم

نیاید در خیال و عقل و مفهوم
کلام الله نه مخلوق است دانی
قصور فهم باشد ار ندانی
ز تشبیه است ذات حق مبرّا
از وی پیدا زمان و وقت مطلق
نه کس یار و مددگار است او را
کند زنده جزا بخشد بهر کس
بود نار و جنان موجود دایم
مثال و کیف نبود آشکارا
نه بر حق فرض شد اصلاح فعلی
ملایک را بدانی پاک تحقیق
امام انبیا بی اختلاف است
که شرعش را خدا دارد حفاظت
بود سردار اهل خیر احمد
ز عمداً هم ز سهوا دان مبرّا
چو ذو القرنین و لقمان را بخوانند
کشد دجّال را سازد مواسا
ولی را از نبی افضل بهر حال
ز هر اصحاب در دین بکمّل
از آن پس حضرت عثمان بهتر
بر اصحاب نبی شاه و ولی بود

بدانی جزو در اذهان ناید
کلام حق بود از دل بخوانی
بود حکمش بعرشش و فرش جاری
یقین دان و نگهدار اهل خود را
مبرّا از زن و فرزند خوانی
که واحد فرد باشد او تعالی
با اهل دین دهد جنّات و نعمت
همیشه اهل آن مانند قایم
کنند از دیدنش نعمت فراموش
که او پاک است از هر وصف مثلی
نبوّت ختم بر صدر رسالت
شه رسل نبی ذی عفاف است
بدان معراج او گشت صادق
شفیع عاصیان در حشر باشد
نبی هرگز نباشد زن بعالم
کسی از انبیا شان را ندانند
کرامات ولی را حق بدانی
مدان کایشان نبی را رفته دنبال
بود فاروق رجحان بهر باب
بعالم بود سر اصحاب سرور
همین ترتیب را در دل نگهدار

که در قسمت تجزی را نشاید
تمامی علم در قرآن بدانی
تمکّن متّصل جائز نداری
زمان و وقت جاری نیست بر حق
ز زن زاده و ولد پاکش بدانی
بمیراند خلایق را از آن پس
بدارد کافران را در عقوبت
ببینند اهل ایمان خدا را
ببر اهل اعتزال ای وای بخروش
همه پیغمبران را دار تصدیق
محمد هاشمی پیغمبر ماست
بود باقی شریعت تا قیامت
بروح و جسم اخبارش موافق
امان باشد ز عصیان انبیا را
نه عبد و مرد فاسق دار لازم
بیاید حضرت عیسیٰ بدنیا
ولی را واصلان حق بخوانی
بود بعد نبی صدّیق افضل
بذی النورین هم بر جمله اصحاب
از آن پس افضل دوران علی بود
فدا کن جان خود را بهر چاره

بود دین نبی را چهار ارکان
ز حضرت فاطمه می بود افضل
بایمان مقلد اعتبار است
شناس حق را که هستی بالغ هشیار
عمل داخل در ایمان نیست هشدار
نباشد از کبیره نقص ایمان
اگر یک کلمهٔ کفر از زبانی
بعمدا گفت کافر گشت جاهل
بدان معدوم را مرشئ و چیز است
که موجود است در ایجاد موقن
ببعضی فاسقان و کافران هست
ز توحید خدا پرسند در گور
حرام و حل بود رزق مقدر
حساب نیک و بد تو دین میزان
بدان را دست چپ آید بدان حال
گذر کردن بران از احتیاط است
دعا را هست تاثیر یقینی
دعای شان اجابت نادر و بار
برای وقت اسباب است بسیار
نداری قول گمراهان تو مقبول
ز فضل حق رود مؤمن به جنت

ابوبکر و عمر عثمان علی دان
بکن لعن یزید از بعد موتش
که تقلید شریعت را بکار است
بود ایمان یاس شخص مردود
ز ترک فرض ایمان را نگهدار
کسی زند شدن را نیتی کرد
بر آمد گشت کافر در زمانی
اگر اکراه و سکر است حال گفتن
خلاف گمرهان و بی تمیز است
بروز حشر از توحید خالق
عذاب قبر چون افعال پیوست
برای کافران و فاسقان شد
خلاف اعتزالی شد مقرر
به نیکان نامه اعمال آید
ببعضی از قفا با سوی اعمال
شفاعت نیکوان خواهند آنجا
بخوان از حق که برکاتش به بینی
بود حادث هیولا جمله عالم
مکان و هم زمان حادث نمودار
بود نار و جنان مخلوق سبحان
که رحمت شد قوی تر از عقوبت

بدان صدیقه در بعضی خصایل
که باشد عار پیش اهل بینش
نباشد جهل تو عذری بغفار
ندارد حال خوف آوردنش سود
نگویند مسلمان را بعصیان
ز ایمان رفت و کافر گشت آن مرد
اگرچه اعتقادش نیست در دل
نگو کافر بهذیانش شنفتن
بدان تکوین را غیر از مکون
بهر شخصی سوالش هست سابق
بدان منکر نکیر آیند در گور
عذاب گور بر حق در بیان شد
بود بر حق بمحشر جمع انسان
بدست راست شان فرحت فزاید
به متن نار بر حق پل صراط است
بدان را مغفرت گردد سراپا
ز اهل اعتزال اینجاست انکار
تغیر هست در ذاتش بهر دم
نباشد از اجل مقطوع مقتول
ولی جنت مقام نیکوان دان
بحسب معصیت مؤمن به نیران

بماند پس خلاصی می شود زان
اصول علم توحید است برخوان
که در جنت بود فردات منزل
بکن این بنده را ہم از دعا یاد
مقام رحمت عقبی ببخشد
بود بدوا مالی نظم مشہور
نمودم شایقان این زبان را
چو اشرف زین جہان گردد روانہ
خدا در جنت او را شاد دارد
درود حق بر احمد جاودان باد

اصول اعتقادی گشت منظوم
بمانی معتقد از اہل ایمان
برای یاد کردن نظم شد خوب
بذکر خیر تا مانی تو دل شاد
خدا او را ہمیشہ شاد دارد
مثال سلک دُر ہر شعر پُرنور
خدا رحمت کند بر ناظم آن
بماند یادگارش در زمانہ
عقاید دار محکم ای مسلمان
بر آل و اصحاب او دایم چنان باد
ز ہجرت سال کین منظوم نمود

برای طالبان چون سحر مفہوم
بداری این عقاید حفظ در دل
که ضبط این مسایل ہست مرغوب
خدا از فضل خود او را ببخشد
که بہر من دعای خیر خواند
لباس فارسی پوشاندم آنرا
مترجم را بیا سرز گناہان
کسی آنرا نویسد یاد دارد
که تا یابی نجات از سوز نیران
ہزار و دو صد و ہفتاد و نہ بود

تمام شد اللہم صل علی محمد وآل محمد واصحاب محمد واتباع محمد وبارک وسلم بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجریہ مقدسہ بمقام دھولیہ بتحریر یافت کتبہ عاصی خادم السادات والعلماء عبد الفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی ابن عبید اللہ پیرزادہ قصبہ گلشن آباد عرف ناسک اللہم اغفر لنا ولجمیع المومنین آمین ۵

استفتا (۴۲)

سوال عمدۃ العلمای بمبئی قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے ایک رسالہ بنام ہدایۃ المسلمین متضمن اسولہ عشرہ کہ دسوان سوال وجواب اس مین تقبیل ابہامین کے مستحب ہونے کے باب مین ہے یا نہین وہ مسایل و رسالہ بھی سے جناب قاضی القضاۃ مولوی ارتضا علی خان صاحب مفتی صدر عدالت سرکار مدراس کے حضور مین بھیجا تھا انھون نے تصحیح اجوبہ کرکے اپنی صحیح ومہر سے مزین کیا اور علمای مدراس نے بھی اسپر دستخط کردیا تھا اور اصل مین وہ رسالہ ہدایۃ المسلمین قاضی حسین کوفی مرحوم نے لکھا تھا اور ترجمہ

مدی مین کرکے چھپوایا تھا بندے کے دیکھنے مین آیاہی ابھی یہان ایک مدراسی مولوی صاحب
ئے ہین وہ کہتے ہین کہ مین اسکی عربی عبارت اور مضامین کے اندر چند غلطی نکال کر بتلادونگا
ب بندے نے کہاکہ قاضی شہاب الدین مہری بمبئی کے علماؤن مین مشہور ومعروف تھے
ور مدراس کے مولویون کی صحیح اور ہمارے خاندیس علاقے کے مفتی صاحب کی صحیح بھی اس مسئلے پر ہے
اسوائے وہابی حاسدین کے اور کوئی سنت وجماعت کا عالم اسمین اعتراض نہین کریگا لہذا
اسکی نقل مطبوعہ حامل رقیمہ ہذا کے ہمراہ بھجوادینگے تو مولوی صاحب مذکور کو دکھا کر واپس
کردونگا اور آپکی رای اس رسالہ کی بابت کیاہی سو بھی لکھنا۔ **الجواب** رسالہ
ہدایت المسلمین یعنے اسولہ عشرہ مطبوعہ مطلوبہ بھجو دہی اس راقم ہیچمدان کی اور چند علمائے بمبئی
کی بھی اسپر صحیح ودستخط ہین اور مدراس کو بھجواکر وہان کے علماکے بھی دستخط اسپر منگوائے گئے
ہین محض چند علمای عربی خوان کا عقیدہ دریافت کرنے کے واسطے قاضی صاحب مرحوم نے
بغیر دلایل وحوالات کتب قدیمہ دینیہ رسالہ مذکورہ لکھائے تھے وہ دسون مسایل مطابق
عقیدۂ اہل سنت وجماعت کے ہین اور دسوان سوال اسمین تقبیل ابہامین کی بابت کا
ہی جسکے باب مین حضرت مولانا زبدۃ العلماء العاملین مرحوم معلم ابراہیم خطیب مسجد جامع بمبئی
نے ایک رسالہ بنام نعم الانتباہ لکھاہی اور عمدۃ الفضلا مولوی محمد یونس حافظ نے اسکا ترجمہ
ہندی بنام تائید الالہ کیاہی اور دونون رسالے کتاب تائید الحق مین حضرت شریعت پناہ فقہائل
دستگاہ شریف قاضی عبد اللطیف سلمہ اللہ تعالی قاضی شہر بمبی کی مدد سے مطبوع ہوئے ہین تفصیل
موجود ہی۔ اگر مولوی صاحب مدراسی کو اسمین کسی مقام پر شبہ یا اعتراض ہو وے اپنے دستخط
کے ساتھ لکھہ بھیجین بندہ ضعیف بحسب فرصت دلایل وحوالات کتب ہر ایک جواب کے واسطے
ارقام کرکے معترض کی تشفی کردیگا فقط اور اس رسالے کی بابت قاضی مرحوم کی طرف سے
جواب منصفانہ دے سکیگا چونکہ یہہ کتاب جامع الفتاوی کسی خاص شخص کو منی طب کرنے
کے واسطے نہین لکھی گئی بلکہ ہر ایک مسایل درسایل مرقومہ ومطبوعہ کی نقل مطابق اصل

اہل اسلام کے افادہ واستفادہ کی نظر سے داخل وشامل ہوئی تا علمای ہمعصر کی سعی وکوشش کی یادگاری قایم رہے اور مسلمانون کو اس کتاب سے خدا تعالی فائدہ مند کرے اس نیت سے جمع کی گئی ہے اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نام خیر کے ساتھہ یاد کیے ہین فقط اور دوسرے معاملات کے مسایل سرکاری محکمات کے دفترخانون ہین اور اصل مسودون مین تاریخ اور اسامی نمبروار مقدمون کے ساتھہ موجود ہین اسلئے ظاہر نام مستفتی وغیرہ کے ترک کر دیا اور سب مطالب سوال وجواب کے جامع الفتاوی ہذا مین داخل کیا وما توفیقی الا باللہ القوی العزیز

نقل رسالہ ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدًا للہ تعالی شانہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ ومصلیا علی افضل رسلہ سیدنا محمد شفیع المذنبین وختم المرسلین والہ وصحبہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدین فہذہ رسالۃ مسماۃ بہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین مشتملۃ علی الاسولۃ والاجوبۃ الدینیۃ مصححۃ بتصحیح علماء اہل السنۃ والجماعۃ من المذاہب الاربعۃ السنیۃ فما وجدت فیہا فاعتمدہ لانہ من اہم الامور وضروریات الدین ولا تغتر بالمخالفین المنکرین لاحکام الشرع المبین ہدہم وایانا الی الصواب والحق اجمعین امین یا رب العالمین بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل العلماء والفقہاء فی الامۃ المحمدیۃ نورًا وضیاء فی الدین واعلاہم معالم الشرع حیث اخلصوا فی بذل جہدہم لتاسیس مبانی الہدایۃ والایمان والیقین وصلی اللہ علی سیدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدین اما بعد فیا سادات الحنفیۃ والشافعیۃ نفعنا اللہ بعلومکم والمسلمین والمؤمنین اجمعین ما قولکم علی ما ہو حکم الکتاب والسنۃ والمسائل الفقہیۃ من المذاہب الاربعۃ الصحیحۃ المستقیمۃ فی الصور والحوادث الواقعۃ المفصلۃ فی الذیل ونرجوا منکم ان تفتونا وترشدونا بالجواب الشافی لکل منها علی احسن بیان وتفصیل حتی یکون مرضاۃ لربنا الرحمن الذی قال عز قائلا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون وامتثالا لامرہ تعالیٰ شانہ واذا قلتم فاعدلوا وقد اثنی اللہ علیکم بقولہ جل جلالہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جزاکم اللہ خیر جزاء **السؤال الاول** ان الانبیاء علیہم السلام بعد موتہم ودفنہم احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی ام لا وفی ان نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یسمع الصلوٰۃ والسلام من یصلی ویسلم علیہ عن قرب وبعد الاماکن والا فما فائدۃ الامر لنا فی قراءۃ التحیات فی قعدتنا فی الصلوٰۃ وھی الواردۃ الماثورۃ بل المجمع علیہا واقصرہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فان لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوٰۃ فی قبرہ فلا یخلو ھذا عن تلاعب وکذب فی الصلوٰۃ واتیان ما لیس من جنس الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک امین۔ **السؤال الثانی** ما تقولون فی ان رسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مخصوص بعطاء الشفاعۃ فی الازل من ربہ وعلی ذلک ھو یشفع عصاۃ امتہ یوم القیمۃ عن غیر استیذان جدید ام یحتاج لاذن جدید کما یحتاج سائر الانبیاء علیہم السلام وھل ھو صلی اللہ علیہ وسلم مقدم علی جمیع الانبیاء واولہم فی فتح باب الشفاعۃ ای یکون اول من یبدی بشفاعۃ امتہ اذا تحیر الانبیاء فی ذلک علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ **السؤال الثالث** الیس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء بالمعجزات الظاہرات وکل ما کان لہ من التصرفات فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ المکرم وکل ما شوھد من کرامات اولیاء امتہ من السلف الی الخلف فی حیاتہم وبعد وفاتہم کرامات حق منہم فضیلۃ وکرامۃ لنبیہم سید الاولین والاخرین وھل الاولیاء الصالحون احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی او معنوی وھل یجوز التوسل والاستمداد لنا الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بنبینا والاولیاء الصالحین لکشف کروبنا وقضاء حاجاتنا۔ **السؤال الرابع** ھل یجب علی المسلمین والمسلمات الذین یسیرون من دیار بعیدۃ لاداء الحج ان یزوروا قبر نبیہم سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولا یحرموا انفسہم من ادراک ذلک الشرف والسعادۃ والیضا الیس حرم المدینۃ النبویۃ فی الشرف والاحترام کحرم المکۃ المعظمۃ زادھما اللہ شرفا وتعظیما ومن ترک زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامدا من غیر سبب او عذر افلیس ھو متہاون فی الدین وداخل فی ملامۃ ما ورد عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد جفانی **السوال الخامس** ھل لیس فی شہر ربیع الاول احیاء اللیالی بقراءۃ المولود الشریف وطبخ الطعام واطعام المسلمین من الاغنیاء والفقراء فضیلۃ ونذرا للسید الانام لیکون ثواب ذلک واصلا الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وبمثلہ اطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابۃ والعلماء والاولیاء والصالحین والی ارواح موتی المسلمین وبنیۃ ایصال الثواب الیہم وھل یصل الی موتی المسلمین والمسلمات من اھلہم ثواب قراءۃ القرآن واطعام الطعام ودعوات الغفران والصدقات والخیرات بنیتہم بان یقول الفاعل اللہم اجعل واوصل ثواب ذلک الی فلان بن فلان وھل یکون لہ نفع بذلک۔ **السوال السادس** ما تقولون فی رجل تنقص الانبیاء او نبینا علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام بحیث اذلہم بالاحتقار فی قولہ بان خلق النبی وخلق الوثن وبھوت وچمار وشیطان ودجال عند اللہ فی منزلۃ واحدۃ ومرادہ من ھذا التسویۃ بین المذکورین والانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام فاذا ساویہم مع کونہم اشرف خلق اللہ مع الاخس وافجر مخلوقا تہ فہل بقی لہذا القایل من دین وایمان وھل مثل ھذا القائل المعتقد تذلیل وتحقیر الانبیاء بمہل ویستتاب ام یقتل من غیر استتابۃ ویعزی علیہ الکلام لان مرادہ بتدوین مثل ھذہ الکلمات والمقالات الخبیثۃ بین الناس تضلیل الامۃ وجعل اعتقادہم فی الانبیاء المعصومین فاسدا حتی لا یکون للانبیاء قدر وعزۃ فی قلوب الناس وھذا من عمل الشیطان اذا لم یقتدر علی المسلمین بظاھر الکفر والشرک یاتی لہم

بمثل

بمثل هذه الابواب لتفسد عقائدهم بان الانبیاء لیسوا الابشرا مثلهم امروا بتبلیغ الرسالۃ وماتوا وهم جمادا الان ولم یبق لهم ماکان فی حیاتهم واللہ قادر علی خلق مثلهم ومثل الوثن والصنم والشیطان والدجال وکل من ذلک وسیلۃ للشیطان الی میل الناس فی احتقار الانبیاء وتذلیلهم ویفوز بذلک بمراده الذی هو تضلیل المسلمین بای سبب کان وشر مثل هذا القائل اذا کان فی زی علماء المسلمین اخوف من شر الف شیطان کافر۔ **السؤال السابع** قد اخترع الناس الآن فی طبع المصاحف والقرآن العظیم فی المطابع وعملتها متدینون بالنجاسات المغلظۃ ای اکثرهم من الکفرین واذا رایت حالهم فی وقت الطبع من امتهان واحتقار الاوراق وقت الطبع وبعده لاخذک حمیۃ الاسلام وجانب رعایۃ عظمۃ القرآن بعد ماشاهدت من حقارتهم ان تحمل علیهم وتکفی شرهم حتی لا یفعلوا بمثل هذه الحقارۃ ولا یرتکبوها ابدا لانهم اذا ما یطرحون الاوراق المطبوعۃ علی الارض لایبالون بالمشی علیها وفی ذلک الطبع لاشک ان غرض اوتحریض للقرآن الشریف فی معرض التذلیل والامتهان واذا سئل بانهم من ارتکابهم لمثل هذا الامتهان یقولون بانا نرید منہ لنشر الدین والتوسعۃ علی عباد اللہ باشتراء القرآن المطبوع بما قل قیمتہ وفیہ نفع للمسلمین فقیل لهم اثمہ اکبر من نفعہ فیجیبون وسمعنا من رجل صالح متدین بانہ مر یوما فی السوق ورأی اوراقا کثیرۃ مطبوعۃ فی جنب العطار او البقال فاخذ منہ الورقۃ فاذا هی مطبوعۃ بالقرآن فسئلہ ما تفعل بهذه الاوراق فقال اربط فیها المشتری الاشیاء والاجناس ما یشترون منی وادفع الیهم فقال لہ الرجل المذکور الاتخاف من اللہ العظیم القهار فان هذه الاوراق مکتوبۃ فیها القرآن وفیما تفعل بها غایۃ الاحتقار فاجاب انا لست بمسلم ولاملامۃ علی انی اشتریتها من مطبع مسلم فلانی فسئلہ بکم اشتریتها فقال بکذا وکذا فقال هل تعطینها اذا اعطیتک ما قام علیک فقال لا الا بالنفع فلما تنبہ الرجل حمایۃ للدین فسلم لہ

زیادۃ مما قام علیہ واخذ منہ تلك الاوراق الشریفۃ تخلیصا لھما من الذل والاحتقار وھی الان موجودۃ عندہ افلیس قد تبین من ذلك ان اثم طبع القران اکبر من نفع تخیل بیالھم بوساوس الشیطان وقد ظفر بھم فی تضلیلھم عن طریق الحق والایمان بتنبو النابیا ناشا فیاحتی یسد باب ھذہ البدعۃ القبیحۃ ۱۲ السؤال الثامن وقد شاع فی زماننا ان کثیرا من المسلمین اذا قاموا او جلسوا او اخذوا فی الاستراحۃ یقولون یا رسول اللہ ویا حبیب اللہ وکذلك یقولون یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ فھل یجوز مثل ھذا القول والنداء فی الشرع ام لا ۱۲ السؤال التاسع ولقد شاع بین الناس ایضا انھم قد ینذرون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وللاولیاء والصالحین بقولھم ان شفی اللہ مریضی او رد اللہ علی غائبی او قضی حاجتی الفلانیۃ فللہ علی ان اتصرف کذا علی الحجرۃ الشریفۃ النبویۃ او علی ضریح الشیخ الفلانی او علی مولد رسولنا فی شھر ربیع الاول فھل یجوز ھذا فی الدین ام لا المستفتی الفقیر الی اللہ عبد اللہ عفی عنہ والیضا فی ما اعتاد الناس من تقبیل ظفری ابھامیھم اذا قال المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ وشاع ھذا العمل من قدیم الزمان وقد حدث من بعض الانکار علیہ فی ھذا العصر والاوان بسم اللہ حامدا ومصلیا ومسلما

الجواب واللہ الملھم بالحق والصواب

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اعلم ایھا السائل وفقك اللہ وایانا والمسلمین لفھم احکام الدین والمسائل بانك قد القیت الینا تسعۃ اسولۃ فی سوالك من امور الدین وحیاك اللہ وقومك علی اقامۃ واطاعۃ احکام الشرع المبین وجعلك والمسلمین من المھتدین الذین انعم علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین امین وفقنی اللہ سبحانہ وتعالی حیث کتبت جواب کل علیحدۃ من سوالك بعد کمال التحقیق والتفحص فی الکتب الدینیۃ من المذاھب الاربعۃ فکلما تجد

فی الجواب فاعتمدہ ولا تغتر بمن خالفہ او یخالفہ واللہ الھادی وکفی بہ شھیدا وحسیباً

جواب السؤال الاوّل　ان عامۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وان نبیّنا محمّدا صلّی اللہ علیہ وسلّم احیاء فی قبورھم بحیاۃ حقیقی لاشکّ فیہ وکلّ من صلّی وسلّم علیہ من بعد تبلغہ تلک الصلوٰۃ والسّلام واما من حضر قبرہ وصلّی وسلّم علیہ فھو حیّ یسمع صلوٰتہ وسلامہ ویجیبہ من قبرہ من غیر سمع للثقلین وقراءۃ التحیات فی قعدۃ الصّلوٰۃ وان کانت مع معناھا بالفاظھا لانّھا وردت ووجبت فی حیاتہ الا انّھا استصحبت بعد مماتہ ایضاً علی الصّیغۃ الاصلیّۃ لانّہ غیر میّت فی قبرہ صلّی اللہ علیہ وسلّم　جواب السؤال الثانی ان الایات القرانیۃ والاحادیث النبویۃ دالۃ وناصبۃ بثبوت الشّفاعۃ لنبیّنا ورسولنا محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم واختصہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ لہ بعطیۃ الشّفاعۃ ووعدھا لہ فی الازل کیف مایشاء فی القیمۃ لعصاۃ امتہ ای کلّ من کان فی قلبہ من امتہ ذرۃ من الایمان ولم یکن حاجۃ الی استیذان جدید لکنّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اداءً لمراسم العبودیۃ ولوازم الشکر علی تلک العطیۃ یسجد یوم القیمۃ فی المقام المحمود مستاذناً ربّہ فی شفاعۃ امّتہ فیاتی النّداء من قبل اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارفع راسک اشفع تشفع سل تعط وفاء لوعدہ سبحانہ وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربّک فترضیٰ (ای حتی ترضیٰ)　جواب السؤال الثالث　ولقد جاء رسولنا صلّی اللہ علیہ وسلّم بالمعجزات الظّاھرات وماکان من تصرفاتہ فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ وبعد ذلک بعد مماتہ من الکرامات لانّہ لایتحدی الان والمشاھد من السّلف الی الخلف من کرامات اولیاء امتہ فی حیاتہم وبعد مماتہم کرامات متحققۃ لہم وانّما ھو فضیلۃ وکرامۃ لنبیّنا محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم وفی کون الاولیاء الصّالحین احیاء فی قبورھم بحیاۃ حقیقی لم یرد الاتّفاق بین العلماء لکن الحقیقۃ ان الاولیاء احیاء فی قبورھم ولھم من التّصرفات بعد موتہم اکثر ممّا کان فی حیاتہم کما ثبت فی قبر الامام البخاری ومعروف الکرخی

او الشیخ عبد القادر الجیلانی قدّس اللہ اسرارہم ان تربۃ قبورہم تریاق مجرب لکل سقم وداء ویجوز للمؤمنین التوسل بالنبی صلّی اللہ علیہ وسلّم والصحابۃ والاولیاء والصالحین لکشف کربتہم وقضاء حاجاتہم ولاستسقاء مطر وغیرہ کما ثبت عن روایۃ البخاری رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ انّ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا قحطوا استسقی بالعباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فقال اللّٰہم انّا کنّا نتوسل الیک بنبیّنا فتسقینا وانّا نتوسل الیک بعم نبیّنا فاسقنا قال انس رض فیسقون ولقد ثبت بالاٰیٰت والاحادیث ان الارواح باقیۃ ولہا علم وشعور بزوارہا وللارواح الکاملین مزید قرب ومکان عند حضرت الرحمٰن وللاولیاء کرامات وتصرف فی الاکوان بعد مماتہم وہی لارواحہم والمتصرف الحقیقی ہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فذالک من فیضان اللہ تعالیٰ الیہم لاقدرۃ لہم علیہ من قبل انفسہم وکل ما یظہر للمتوسلین من قضاء حوائجہم فہو بفضل اللہ وکرمہ وکرامۃ لہم کما بسطہ الشیخ المحدث المعروف فی الہند فی شرحہ للمشکوٰۃ الشریف وقد اشتہر ایضًا القول بین المشایخ بانّہ اذا تحیّرتم فی الامور فاستعینوا من اہل القبور لانہم فی حضرۃ القدس محظوظون بمزید الزلفی والدرجات وقد نطقت الاٰیۃ الشریفۃ ولا تحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون بما اتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ان لاخوف علیہم ولاہم یحزنون والاولیاء الذین لم یقتلوا فی حرب الکفار ظاہرًا لکنہم ماتوا فی الحرب والجہاد مع النفس والشیطان فہم احری فی ہذہ الفضیلۃ۔

جواب السؤال الرابع ویسن للمسلمین والمسلمات اذا اصاروا للحج من الدیار البعیدۃ ان یتشرفوا ویستسعدوا بزیارۃ قبر نبیّنا سیّد المرسلین محمد صلّی اللہ علیہ وسلم ومن حرم من ادراک ہذہ السعادۃ او ترک عمدًا زیارۃ قبرہ صلّی اللہ علیہ وسلم من غیر عذر فہو فاسق وخائب متہاون فی الدین واثم فی الشرع المبین وداخل فی ملامۃ

فقد جفانی کما ورد عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحرم المدینۃ النبویۃ فی
الشرف والاحترام کحرم المکۃ المعظمۃ زادھما اللہ شرفا وتعظیما وتکریما فلا یقطع من شجرھا
لا رطب ولا یابس لکن الفرق ان مثل ھذا العمل فی حرم مکۃ یوجب الفدیۃ علی الجانی
ولا فدیۃ علی جانی حرم مدینۃ لکنھما فی الاثم والذنب ان لم یکن الصادر منھما اتفاقیا سوء
والاداب لازمۃ فی زیارۃ قبرہ المکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشروحۃ فی الکتب فراجعھا
وبقعۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرفۃ حتی علی العرش العظیم کما صرح بہ العلماء رحمھم اللہ
جواب السوال الخامس واحیاء لیالی شھر ربیع الاول من اللیلۃ الاولی الی الثانیۃ عشر بقراءۃ
المولود الشریف وختم القرآن من عین المستحبات والمرغبات واطعام الطعام للمسلمین
من الاغنیاء والفقراء فی ھذا الشھر والتوسعۃ علیھم فی الماکل والمشارب لمن انعم
اللہ علیہ فضیلۃ ونذرا للسید الانام لیکون ثواب ذلک واصلا الیہ صلی اللہ علیہ و
سلم من السعادۃ والکرامۃ لامتہ ولا یفعل مثل ذلک الا من حبہ صلی اللہ علیہ وسلم مستول
فی قلبہ واطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابۃ والعلماء والاولیاء الصالحین والی
ارواح موتی المسلمین بنیۃ ایصال الثواب الیھم جائز وسائغ فی الشرع وکل ما یفعلہ
اھل المیت من ایصال ثواب قراءۃ القرآن واطعام الطعام وادعیۃ المغفرۃ والصدقات
والخیرات بنیتھم یصل الیھم ثواب ذلک بفضل اللہ وکرمہ ورحمتہ مع عدم التنقیص
من ثواب العامل وفضل اللہ واسع یجازی العامل والمعمول لہ علی السواء ومشروعیۃ
الولایم والوضائم ثابتۃ بالسنۃ فراجع الکتب المطولۃ ۱۲ جواب السوال السادس
وکل من انقص نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم والانبیاء علیھم السلام
او عابھم او عاب نبینا بحیث اراد تذلیلھم بالاحتقار من نوع فی الذات او النسب او
فی فعلھم وعملھم او تقول علیھم بان خلق النبی وخلق الخلق والوثن او الصنم او
بھوت وچمار وشیطان ودجال عند اللہ فی منزلۃ واحدۃ یخلق کلا منھم کما یشاء

ولیس مراده بیان قدرة الله بل اراده من هذا القول القبیح جعل التسویة بین المذکورین الاخبثین والانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام استخفافا بعلو شانهم من غیر نظر الی شرفهم وفضیلة خلقهم واصطفائهم وکمالات منصبهم ودرجاتهم صلی الله علیه وعلیهم وسلم فاذا ساویهم مع کونهم اشرف خلق مع من لیس الا من افجر مخلوق فانه فلم یبق لهذا القائل الخبیث رجاء وامل من دینه وایمانه کما دلت علیه الادلة الساطعة من الکتاب والسنة واجماع الامة فلیراجعها من شک فیها فهو ضال مضل مبتدع بث مثل هذه الکلمات الخبیثة بین الناس فیستتاب ان ثبت علیه ذلک فان لم یتب فحاله حال الکفرین بل یخاف علیه تتاثر لساننا عاذنا الله والمسلمین من ذلک ؛ جواب السؤال السابع وطبع المصاحف والقرآن العظیم فی المطابع لاشک فی تحریمه لما فیه من تعریض القرآن صریحا معرض الامتهان والاحتقار وقد امر المسلمون بان لایمسوه الا المطهرون فکیف الامر اذا وضع کتاب الله المطبع بید الکفرین وهم یفعلون ما یفعلون حین الطبع من احتقار وتذلیل وسوء ادب بکتاب الله جل جلاله وبعد الطبع ایضا غایة احتقار اوراق القرآن مشاهدة کما هو المذکور فی السؤال فی قصة رجل اشتری الاوراق المطبوعة من البقال حفاظة لعظمة القرآن والدین والایمان فیجب علی المسلمین ان یسدوا ابواب طبع القرآن بالکلیة ولا یضلوا بمکائد الشیطان من خیالات النفع فی الطبع لان اثم الطبع کما ذکروا اکبر من نفعه فکن للدین حفیظا ومعظما ولا تجعل حقیرا صاغرا ممتهنا محقرا کما تدین تدان ومد الرجل الی جانب فیه القرآن ممنوع بل محرم شرعا فکیف بمثل هذا التذلیل صریحا جواب السؤال الثامن ماورد وشاع من السلف الی الخلف ان المسلمین عوامهم وخواصهم علمائهم وصلحاءهم قد تعارف بینهم ان یقولوا فی اکثر الاحیان یارسول الله ویاحبیب الله فی قیامهم وقعودهم واذا اخذتهم شدة ونقمة وداء ولا یریدون بهذا النداء کونه صلی الله علیه وسلم قادرا

بنفسہ التفلیس علی الاشیاء من غیر فیضان لہ من اللہ سبحانہ وتعالیٰ کما یرید ومن تقولہم
یا اللہ المستعان ویعلمون انہ سبحانہ وتعالیٰ ھو الاحد القادر الحقّ علی جمیع الاشیاء ایجادا
وعدما وانما مرادھم بمثل ھذا النّداء ذکر الرّسول وتذکرہ مع الاستمداد بہ صلی اللہ
علیہ وسلّم فی ان یتوجہ الی ربہ جلّ جلالہ لکشف کربتھم وعسیٰ اللہ سبحانہ وتعالیٰ
الذی ھو الکاشف الحقیقی یرحمھم ویکشف عنھم کربتھم بشفاعتہ ووسیلتہ
فاذا کان اعتقادھم کذلک فلا باس بندائھم المذکور ولیس ذلک بنداء الغائب
لانہ صلّی اللہ علیہ وسلّم حیّ فی قبرہ یبلغ الیہ الصّلوٰۃ والسّلام من امتہ فلا منع من
تبلیغ مثل ھذا النّداء ایضا لہ لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ وان قیل بمنعہ فلا بد علیہ
ان یمنع المسلمین باجرا اسم الرسول علی لسانھم وان یذکروہ بذکر مّا او یبین لھم
کیف او علی ایّ اسلوب یذکرونہ ان منعوا بان یقولوا یا رسول اللہ وزعمہ ھذا
بان فی ھذا النداء شرک مردود وعلیہ ما رایت فی الکتب المعتبرۃ تعرضا لھذا النداء
الاستمدادی ومن تعرض لمثلہ فالحق انّ فی قلبہ مرضا وبغضا من سیّدنا ورسولنا
وھادینا الّذی بکرمہ وجودہ عرفنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ووحدانیتہ والوھیتہ
وشریعتہ فکل ذلک من فیض رسالتہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم فعلی المتعرض المذکور
ان یداوی مرضہ بالنّداء والتوجہ والرجوع الیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بحسن اعتقادہ حتی
یشفیہ اللہ من سقمہ المزمن المھلک وما سئلت عن قول اشتھر بین المشایخ والنّاس
وھو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ فلا منع فیہ ایضا وان ما ھو بمثل ما ورد ارشادا لہ
للمتحیر فی الصّحراء والبوادی ان یقول یا رجال الغیب اعینونی وفیہ ایضا نداء الغائب
والمراد منہ الاستمداد بھم فی الشّدۃ واختلال الحال لانہ توسل منہ وتصرفاتہ رضی
اللہ عنہ فی قبرہ وکراماتہ مشھورۃ فی الآفاق کالشمس فی نصف النھار وھو من
عباد اللہ الصّالحین الذین لاخوف علیھم ولاھم یحزنون حبّھم تریاق فاروق وبغضھم

ثم قال جواب السؤال التاسع والنذر لنبينا صلی الله علیه وسلم للصحابة رضی الله عنهم والاولیاء الصالحین رحمة الله علیهم اجمعین بان یقول النّاذر ان شفی الله مریضی او ردّ الله علیّ غائبی او رزقنی الله ولدا وقضی لی حاجتی الفلانیة علیّ ان اتصرف کذا علی مصارف الحجرة النبویة او علی ضریح الشیخ الفلانی فاذا حصل مراد الناذر بفضل الله وکرمه سبحانه وتعالی یجب علیه وفاء نذره علی ما هو المتحقق فی الکتب الدینیة ۱۲ هذا ما کتبت من الاجوبة لاسولتک التسعة من غیر ایراد ادلة ومسایل فقهیة نظرا للاختصار ولان العلماء یعرفون حقیقة الجواب بالنظر والتامل فیها والعوام لا یحتاج المجیب الی ان یبین الادلة لهم ولمن له درایة وهدایة فی الدّین فمطالعة کتاب تکمیل الایمان للشیخ الاجل عبد الحق الدهلوی رحمة الله کاف فی استحکام العقائد الشرعیة الدینیة فضلا من المراجعة الی المطولات والمبسوطات من کتب علم الدین ففی هذه الاجوبة حققت الاحکام المرقومة فیها غایة التحقیق من التفاسیر وکتب الاحادیث وکتب الائمة المعتبرین فمن لم یتیسر له الیقین بها فلیاخذها ولیراجعها علی کتب الدّین فما وجد فیها موافقا لها فلیستمسک علیها والا فلیردها لکن هذا مرجو معتبر من العالم صحیح الاعتقاد لا ممن فی قلبه زیغ وفساد وبغض وعناد من الانبیاء والاولیاء عافانا الله والمسلمین من هذا الداء والبلاء والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد وآله واصحابه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین والملئکة المقربین بعدد قطرات الامطار واوراق الاشجار صباحا ومساء الی یوم الدین ۞

لقد کتب الاجوبة المصدرة واملاها خادم الطلبة القاضی حسین الکوفی عفی الله عنه وعن والدیه آمین یارب العالمین نعم السایل والمجیب الاجوبة المسطورة صحیحة

الاجوبة صحیحة کتبه خادم الطلبة القاضی شهاب الدین المهری عفی الله عنه آمین

الحمد لله ما ذکرتموا صحیح لا شک فیه کتبه خادم الطلاب غلام محی الدین الصندکوهستانی عفی الله عنه وعن والدیه آمین

ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ خادم الطلاب قاضی محمود ابن قاضی شہاب الدین سنگمیسری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین — این مسایل صحیح ست کاتبہ سید یعقوب ۱۲

قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ سید وحید الدین القادری عفی عنہ

من اجاب فقد اصاب کتبہ خادم الطلبہ غلام قادر عفی عنہ

قد اصاب من اجاب بلا ریب وارتیاب کتبہ خادم الطلبہ غلام ضامن عفی عنہ ۱۲

ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ افقر عباد اللہ الصمد السید احمد اللہ الرزنا جیری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین — المجیب مصیب کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین

بسم اللہ ایضاً

وما اعتادہ المسلمون من وضع ظفری ابہامیہم علی عیونہم وتقبیلہما عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ عسی ان یکون لہ اثر صحیح فہو من المستحبات او المرغبات فیہ ولانہ معتضد بحکایۃ طویلۃ وھی ان ابانا نبی اللہ آدم علیہ السلام لما رای علی ابواب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سئل ربہ من ہذا الذی قرنت اسمہ باسمک فقال ھو رسولی وحبیبی من ولدک لولاہ لما خلقتک فقال ھل یری فقال ھو ختم المرسلین لا یکون وجودہ الا فی آخر الزمان فازداد شوقہ الی رؤیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بان ینظر الی ظفری ابہامیہ فیجعل لہ جملہ صاحب المعجزات فنظر فلما رای جمالہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ظفری ابہامیہ واضعا لہما علی عینیہ وقال مستبشرا قرۃ عینی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ وقد صحت ہذہ الحکایۃ عند کثیر من العلماء وشاعت بین الناس ولیس للشرع علی ذلک انکار فصار العمل بہا من فضایل الاعمال وان قیل بما روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائدہ فی الجنۃ

فان صح الحدیث فالحکایۃ المذکورۃ معتضد ایضاً ویجمع عمل الناس علیہ ولا تغتر بمن یری خلافہ حتی یاتی بدلیل صحیح شرعی بخلافہ واللہ اعلم بالصواب　　ھذا الجواب صحیح ھو تعالیٰ اعلم بالحق والصواب محمد ابی بکر السندی عفی عنہ ۱۲

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ الذی ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق ؛　وبعد یہ عبارت مختصرہ ہندیہ نوشتہ ذیل خلاصہ ہی احکام دینیہ کا یعنے نو اسولہ واجوبہ کا جو صدر مین تصحیح علماء دینی سے مرقوم ہوئی اسکو حقتعالی اپنے فضل وکرم سے سبب نفع عباد اللہ کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم　حمد بعید خدای متعال کو شایان ہی کہ جسنے آفتاب دین محمدی کے انوار بیہ اجلال سے پیروان راہ شریعت کے دلونکو بنور ایمان منور کیاہی اور اسکی نسیم گلشن عنایت نے تمام اہل ہدایت کا شمیم بشارت جنات نعیم وفردوس برین سے معطر کر رکھاہی الحق اسکی بارگاہ افضال مین واسطے تابعان دین مبین کے خلعتین مغفرت کی موجود ہین اور لاشک اسکی نہانخانہ قہر و اجلال مین برائے منکران فضایل وشفاعت سید المرسلین درکات جحیم وعذاب الیم موعود ہین درود نامحدود اُس خلاصہ بشر پر کہ تارک اقبال پر جسکے تاج شفاعت عظمی کا درخشان ہی اور مقام محمود اسکے اقلیم رسالت کا ایوان ذی شان ہی اور وہی ہی باعث ایجاد خلقت ہژدہ ہزار عالم ومصدر شفاعت سایر عصات امم وہو سیدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد طالبان راہ دین ومسلمانان صادق الیقین کی ضمیر ہدایت پذیر پر پوشیدہ نہ ہے کہ اس زمان مفاسد توامان مین بعضے منکران دینکے بہکانے سے کئی جہلا وعوام کی عقاید مین فساد عظیم پڑاہی اور بسبب اغوائی قاطعان طریق صراط المستقیم اس دین متین مین ہر نوبت نیا فساد پیدا ہو رہاہی اسلئے شہر مبئی کے بعضے اشخاص اہل اسلام چند سوال علمائے دین کی خدمت مین نگارش کرکے طالب جواب دینی ہوئے چند علمائے ذی اقتدار وفضلای نامدار نے عامہ اہل اسلام کی ہدایت اور دین متین کی حمایت پر نظر کرکے اسکے جواب مین حکم کتاب کا ہر یک صورت مسئلہ مین رقم کرکے ان جوابونکو ساتھ

انھین سوالون کے عامۂ علمائے بمبئی کی خدمت مین گذرا یا بعضون نے فوراً جواب کو تصحیح کیا بعضون نے مطالعہ فرمانیکے بعد لسبب خسارہ بعضے امورات دنیوی دین کی نصرت وحمایت سے پہلو تہی کرکے بلا مہر تصحیح واپس دیدیا اسلئے انھین جوابونکو کرامت بنیان قدوۂ فضلای زمان ملک العلما مولینا ارتضا علیخان صاحب کی خدمت فیض موہبت مین کہ جو مدراس مین قاضی القضاۃ و مشہور آفاق ہین ارسال کرکے انکی نظر کرامت اثر تک پہنچایا بابت آپنے بکمال تحقیق ان جوابون کو بعد دریافت مہر تصحیح کرکے اور وہانکے علما کی تصحیح لیکے واپس بھجوایا فی الحقیقت آپکی ذات بابرکات نے جسطرح آیت قرآن شریف مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلما وارد ہی حمایت دین متین کی کی اورجسطرح چاہئے احکام شریعت کی داد دی اور علاوہ بران اجلہ علمای کرام حیدرآباد مولوی افندی سید ابراہیم صاحب بغدادی جو یہان چندروز سے تشریف لائے ہین انہون نے بھی اپنی مہر تصحیح سے مزین فرمایا حق تعالی اسایہ علمای حقگو وحق بین کا مفارق اہل اسلام پر قایم رکھے اور حامیان دین متین کو اس دنیا وآخرت مین جزائے خیر بخشے وذلک ہو الفوز العظیم لیکن یہہ اسولہ واجوبہ زبان عربی مین ہین اسلیئے کئی دیندارونکی حسب فرمایش نظر بنفع عوام الناس اس فقیر سراپا تقصیر قاضی حسین کوفی نے ترجمہ اسکا سلیس ہندی مین محاورئے کے مطابق کیا ہے اسولہ واجوبہ بتفصیل ذیل مرقوم ہین۔

پہلا سوال ابنیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات پانے اور دفنانیکے بعد اپنی قبور مین بحیات حقیقی زندہ اور حیات ہین یا نہین اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اپنی قبر شریف مین حیات ہین یا نہین کوئی امتی دور ونزدیک سے آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہی آپ سنتے ہین یا نہین اور دور والونکی سلام فرشتے تبلیغ کرتے اور آپ ردّ سلام کرتے ہین یا نہین اور جو ہماری نماز مین دراثنای قعود یعنے تشہد مین ندا ایہا النبی اور درود پڑھنے کا حکم وارد ماثور بلکہ مجمع علیہ ہے بعبارت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وارد ہی اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مین بحیات حقیقی زندہ نہون پس اسطور سے نماز مین واسطے آپکے ندا کرنا اور درود پڑھنا کیا فائدہ رکھتا ہی بلکہ یون بے محل حرکت کرنے سے نماز مین کھیل کھیلتے اور جھوٹھ

کہنے کا طور پیش آتا ہے نعوذ باللہ من ذلک * سوال دوسرا کیا فرماتے ہو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص ازل سے منصب شفاعت کا پایا ہے یا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز بغیر استیذان اپنی گنہگاران امت کو شفاعت کرینگے یا سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح اذن جدید کے محتاج ہو رہینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھلانیمیں پیشتر و پیش دست ہونگے یا نہیں یعنے جب انبیا اپنی اپنی زلات کی شرمساری مین ہونگے تب آپ ان سب سے پہلے اپنی امت کو شفاعت کرینگے یا نہین ۔ سوال تیسرا ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہرہ باہر ہین یا نہین جو تصرف آپکا حالت حیات مین تھا وہی قبر شریف مین اسیطورسے ہے یا نہین کرامتین آپکے اولیائے امت کی ہر سلسلے وطریقے مین اہل ارشاد سے خلفا تک ان سب کے جیتے جی اور مرنے کے بعد ظہور و نمود جنکا جاری ہے وے سب کرامات حق ہین یا نہین پیغمبر علیہ السلام کے بزرگی اور اجلال کی سبب سے کراماتونکا ظہور و وجود آپ کے صالحین امت مین پایا جاتا ہے یا نہین اولیائے صالحین اپنی اپنی قبرون مین بحیات حقیقی یا معنوی حیات ہین یا نہین وسیلہ ڈھونڈھنا پیغمبرونکا اور اولیا و صالحین کا اور مدد مانگنا اُن سے حق تعالی کے جناب اقدس مین واسطے مشکل کشائی کے وحاجت روائی کے درست ہے یا نہین * سوال چوتھا واجب ہے یا نہین سب مسلمانونپر کہ پیچھے یا آگے حج گذرانیکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مکرم کی زیارت کرین اور اس سعادت ابدیکے حاصل کرنے سے محروم نرہین کیا مدینہ منورہ نبویہ بزرگی اور حرمت مین حرم مکہ معظمہ زادہما اللہ تعالی شرفا و تعظیما کی ہمسر برابر ہے یا نہین کوئی بغیر عذر کے زیارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مکرم کی ترک کرے اور اس دولت و سعادت سے محروم ہو رہے اس پر حدیث شریف نبوی کی مضمون سے کہ فقد جفانی وارد ہے اس پر ملامت اور پھٹکار ثابت ہوتی ہے یا نہین اور اُسے بے درد وسست دین مین کہنا لازم ہے یا نہین شوال پانچوان سنت ہے یا نہین ربیع الاول کے مہینے مین جاگنا راتونکو مولود شریف کے پڑھنے پڑھانے مین یا اس مہینے مین کھانا پکا کے مسلمان اغنیا سب یعنے دنیادار و فقرا کو کھلانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر و فضیلت سمجھکے اس نیت سے کہ اللہ سبحانہ و تعالی

ثواب اُسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح تک واصل کرے وپہنچاوے اسیطور سے صحابہ کرام وعلماء عظام واولیای صالحین کی فاتحہ کا کھانا پکا کے مسلمانون کو کھلا دینا اسی نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواح کو پہنچے درست ہی یا نہین جتنے اموات المسلمین والمسلمات کے اہل وقبایل ہین اس نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواحونکو پہنچے قرآن شریف پڑھا کرتے ہین اور فاتحات کے کھانے کھلایا کرتے ہین اور مغفرت کی دعائین کیا کرتے ہین اور صدقہ وخیرات دیا کرتے ہین چنانچہ انہین اعمال کا کرنیوالا یون کہتا ہی کہ الٰہی ثواب اسکا فلان بن فلان کی روح کو پہنچا پس ثواب ان عملون کا ثواب انکی ارواحکو پہنچتا ہی یا نہین اور اموات کو اسے نفع حاصل ہوتی ہی یا نہین سوال چھٹا سوال اگر کسی نے نقص وعیب جوئی انبیا یا ہمارے نبی علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی کی اور انکو نکما وعیب دار سمجھ کے حقارت دی اور یون کہا کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور بت کا اور دیو بھوت چمار شیطان دجال کا برابر ویکسان ہی مراد کہنے والیکی یہہ کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اشرف وبہترین مخلوقات ہین پیدایش وخلقت مین ان سب پلید وناپاک واخس موجودات کے برابر ہین نعوذ باللہ من ذلک پس جو انبیاء علیہم السلام کو کہ بہترین مخلوقات ہین دیو بھت وغیرہ سے نسبت دے اور ان سب کے برابر ہمسر سمجھے وہ بے ایمان و بیدین ہوتا ہی یا نہین کیا حکم ہی اس عقیدے والیکو کہ نیت اسکی انبیا علیہم السلام کو ذلیل وحقیر وسکسار کرنے پر اور انکی عزت وبزرگی بگاڑنے پر ہی چھوڑین یا توبہ پڑھاوین یا بغیر توبہ پڑھایکے قتل کرکے کتون کے آگے ڈالین کیونکہ ایسے کلمات بکنے سے اسکی مراد یہہ ہی کہ عالم کو گمراہ کرے اور سب کے اعتقاد بگاڑے وباطل کرے تاکوئی انبیا علیہم السلام کی قدر ومنزلت نہ سمجھے اور اُن سب سے بدگمان ہووے یہہ کام شیطان کا ہی جب وہ مردود کسی مسلمان کو ظاہر کفر وشرک مین نہ ڈال سکتا ہی اسطور انکے عقیدے بدلانے سے اپنے ہاتھ چلاتا ہی یعنے جب انھون نے یہہ سمجھ لیا کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہمارے جیسے بشر تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو خلق کیطرف پیغام پہنچانیکا حکم دیا اب وے موئے ہین اور پتھر کیطرح ناچیز ہوئے ہین جو اپنی حیات مین نبوت ورسالت کے سبب سے

بزرگی رکھتے تھے اب وہ بزرگی جاتی رہی اللہ قادر ہی ایسے اور انبیا اوسہو چاہے بت وشیطان
ودجال وغیرہ پیدا کر سکتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ایسی بری باتین کرنے سے بڑا وسیلہ شیطان کے
ہاتھہ لگا ہی کہ اُسنے انبیا علیہم السلام کو سب کے دلون مین خوار و بیمقدار کرے تا سب انکو ذلیل وحقیر
سمجھین شیطان کی مراد انسانون کو گمراہ کرنیکی ہی سو اس وسیلے سے حاصل ہوتی ہی پس شرو
فساد ایسے کہنے والیکا کہ مسلمان کے لباس مین ہوکے گمراہ ہوا ہی ہزار شیطان وکافر سے بدتر
ہی **سوال ساتوان** اب لوگون نے اختراع کیا ہی کہ قرآن شریف کا چھپوانا چھاپے خانون مین
حالانکہ چھاپے خانیکے چھاپنے والے اور کام کرنیوالے اکثر کافر بے دین ڈوبے ہوئے نجاست م
غلاظت مین لوکروہیش کار مین اگر کوئی قرآنکے چھاپتے وقت حقارت و بے ادبی جو قرآن کے
اوراق سے ہوا کرتی ہی نظر کرے تو غیرت اسلام کی پاسداری عظمت قرآن شریف کی ان بے ادبیون
کے دیکھنے سے اس قدر ہوتی ہی کہ انکو اس کام سے مار کے منع کرین تا قرآن کی اس سرے تک بے ادبی
نہو کسواسطے کہ اوراق چھپے ہوئے زمین پر پڑے ہوئے رہتے ہین اور بے ادبی سے اُسپر پانون
دیا کرتے ہین اگر انسے پوچھئے کہ یون قرآن کی چھپوا کے بے ادبی کیون کرتے ہو وے اسطرح
بولتے ہین کہ ہم دین کو نشر کرتے ہین اور خدا کے بندون پر آسان کرتے ہین کہ انکو چھپے ہوئے قرآن
تھوڑی قیمت سے میسر ہون اسمین مسلمانون کو نفع و فایدہ ہی اگر کہو کہ اس نفع سے اسمین بہت
بڑی گناہ ہی تب وے لاجواب ہوکے چپ رہتے ہین ہمنے ایک نیکبخت دیندار سے سنا ہی کہ اُسنے چھپے ہوے
اوراق بقال کی دوکان مین دیکھے جب اوسنے غور کیا تو قرآن کے اوراق نظر آئے تب اوس نے
دوکاندار سے پوچھا کہ یہہ اوراق تیرے کسکام آوینگے اُسنے کہا کہ اِسّے اجناس کی پوڑیان باندھکے
خریدارون کو دیا کرتا ہون اس شخص نے کہا کہ یہہ قرآن کے اوراق ہین اسّے بے ادبی کیون
کرتا ہی تجھکو خدا کا خوف نہین ہی اسنے کہا مین مسلمان نہین ہون مجھے ملامت کیون کرتا ہی
مین نے فلانے فلانے مسلمان کے چھاپے خانے سے پوڑیان باندھنے کے واسطے بکاتے
لئے ہین تب اس نے کہا جو قیمت تو نے دی ہی مجھسے پھیر لے اور یہہ اوراق دے بقال نے کہا

اگر دی ہوئی قیمت سے زیادہ اور نفع دوگے تو مین دیتا ہون اس بدبخت نے دین کی پاس رکھکے اور
اس قیمت سے زیادہ دیکے وے اوراق لے لیئے اب وے اوراق اس شخص کے پاس موجود ہین پس ان باتون سے
معلوم ہوا کہ قرآن شریف چھاپنے کی بہت بڑی گناہ ہی اس چھاپنے سے بے ادبی و سبکساری قرآن
شریف کی نہایت درجے تک ہوتی ہی **سوال اٹھوان** اکثر مسلمانون کی یہہ عادت ہی کہ اٹھتے
یا بیٹھتے یا سوتے وقت یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اور کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیئاً للہ ذکر کیا کرتے ہین پس اسطرح کہنا یا پکارنا یا ذکر نا شرع مین جایز ہی یا نہین **سوال نوان**
مسلمانون مین یہہ معمول ہی کہ اکثر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا اولیای صالحین کی نذر و منت کیا کرتے
ہین اور یون کہتے ہین کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے یا میرا غایب سلامت آوے یا میری فلانی
حاجت برآوے تو مین واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر اتنا خرچ کرونگا یا فلانے شیخ کے مزار پر یا ربیع الاوّل
مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود پڑھاونگا پس ایسی نذرین و منتین کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین
تتمہ اکثر عادت مسلمانون کی یہہ ہے کہ جب موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہی سننے والے
اسی وقت اپنے انگوٹھے کے ناخن آنکھون پر رکھکر بعد چومتے ہین اس عمل کا کوئی اصل دین مین پایا جاتا
ہی یا نہین اب کئی لوگون کو اس عمل کے کرنے سے انکار پیدا ہوا ہی

عربی مین جواب مصدّرھوئے اونکا ترجمہ

بوجہ ای سوال کرنیوالے
توفیق دے اللہ تعالی تجھکو اور ہمکو اور سب مسلمانون کو احکام و مسایل دینکے سمجھنے اور بوجھنے کی
تو نے ہمسے نو سوال احکام دین کے کئے حقتعالی تجھکو جیتا رکھے اور شرع مبین کی فرمان برداری
کی قوت دے اور گردانے اُن لوگون سے جنکو نعمت ہدایت کی بخشی ہی اور نہ کرے اُس گروہ سے
جنپر غضب کرکے گمراہ کیا ہی آمین اللہ کے توفیق دینے سے تیرے نو سوالون کا جواب ہر یک سوال کا
علیحدہ جواب کمال تفحص اور تحقیقات سے چارون مذہب کی کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہی پس
چاہیئے ان جوابون پر اعتماد کرے اور جو ان جوابون سے مخالف ہوکے برخلاف اسکے حکم کرے اسپر
بھروسا و اعتبار نہ کرے واللہ الہادی و کفی بہ حسیبا **پہلے سوال کا جواب** انبیا علیہم الصلوٰۃ

والسلام اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبروں میں بہ حیات حقیقی زندہ و حیات ہیں اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہی جو کوئی امتی صلوٰۃ و سلام اپر پڑھتا ہی اگرچہ پڑھنے والا اسکا بہت دور و بعید کی مسافت پر ہووے وہ صلوٰۃ و سلام آپکو پہنچتے ہیں پر کوئی قبر مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوکے صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہی تو آپ قبر شریف سے صلوٰۃ و سلام سنا کرتے ہیں اور اس حاضر کو اپنی قبر اشرف سے من حیث لا یسمع الثقلین جواب دیا کرتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات میں تحیات کا پڑھنا ساتھہ جن الفاظ و کلمات کے واجب تھا آپکے بعد رحلت بھی اس لئے کہ آپ اپنی قبر شریف میں حیات ہیں تحیات کا پڑھنا اسی صیغہ ماثورہ اصلیہ پر مستحب و ثابت رہا ہی **دوسرے سوال کا جواب** قرآن کی آیتیں اور احادیث نبویہ سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت امت کی باب میں ثابت ہے حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپکو مختص بعطیہ شفاعت کرکے روز ازل سے آپسے وعدہ کیا ہی کہ جسقدر چاہیں قیامت میں اپنی امت کے گنہگاروں کو شفاعت کریں اللہ تعالیٰ آپکو اس باب میں مختار مطلق کیا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ سے واسطے شفاعت کے نیا حکم لینے کی حاجت نہیں ہی مگر آن سرور قیامت کے روز محشر میں عرش معلیٰ کے پاس یعنے مقام محمود میں اس عطیہ عظمیٰ کی شکر گذاری میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بخشا ہی خالص براسم عبودیت جتانے کے لئے اپنا سر مبارک سجدہ میں رکھکے اللہ تعالیٰ سے واسطے اپنی امت کے اذن شفاعت کا چاہیں تب اللہ کیطرف سے ندا ہوگی ارفع راسك اشفع تشفع سل تعط جو ہمنے آپسے وعدہ کیا ہی ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ وہ وعدہ آج پورا کرینگے اور جسطرح تو راضی ہو شفاعت میں ماذون ہی **تیسرے سوال کا جواب** ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات روشن تر و من الشمس اظہر ہیں جو تصرف اللہ نے آپکی ذات مبارک کو حالت حیات میں بخشا ہی وہی تصرف آپکے بعد ممات بھی حشر تک قبر شریف میں ثابت و جاری ہی آپکے اولیای امت کی کرامات انکے حیات میں سلف و خلف سے مشاہدہ و معاینہ ہیں سو آپکے فیض و برکت سے جاری و مشہور و حق ہیں اولیاء صالحین قبور میں بحیات حقیقی یا معنوی زندہ ہیں اگرچہ علمای دین اس قول میں مختلف ہیں اما اصح یہہ ہے کہ اولیاء اپنی قبور میں بحیات معنوی زندہ ہیں جو تصرف اپنی حیات میں رکھتے تھے وہی بعد ممات بھی اکثر و لسے جاری ہی

چنانچہ

چنانچہ امام بخاری و معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم کی قبور سے ثابت ہو چکا ہی کہ مٹی انکی قبروں کی واسطے ہر درد کے تریاق مجرب ہے جایز ہر مومن کو وسیلہ لینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصحاب و اولیاء صالحین کا مصیبت دفع ہونے اور قضا حاجت بر آنے اور برسات مانگنے کے واسطے چنانچہ روایت کی ہی امام بخاری رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب اپنی خلافت میں بسبب قحط سالیکے برسات مانگا تب آپ نے عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ کا وسیلہ لیکے دعا مانگی کہ ای بار خدایا جب ہم وسیلہ لے آتے تھے پاس تیرے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پانی دیا کرتا تھا اب وسیلہ لے آئے ہم طرف تیرے ہمارے نبی کے چچا کا پس تو پانی دے ہمکو یوں کہتے ہیں کہ اس توسل کی دعا کے بعد فی الفور افضال الہی سے بارش برسا تحقیق آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ ارواح باقی ہیں اور انکو زوار کا شعور بھی ہی اللہ تعالی کے نزدیک کاملوں کی ارواحکو زیادہ قرب اور مکان ہی کرامات و تصرف جو اولیا کے حالت حیات میں تھے وہی بعد ممات بھی ثابت ہیں پر اللہ متصرف حقیقی ہی یہہ تصرف اولیا کا اُسکے فیضان سے جاری ہی کوئی اہل ولایت اپنی ذات سے ان تصرفات پر قادر نہیں ہی اِلّا من فیضان اللہ تعالی جو چیز وسیلہ لینے والیکو بسبب دعا کے ملتی ہی اور حصول مراد وغیرہ ہوتی ہی وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہی اور خاص اسی واحد لاشریک کے دینے سے ہی وسیلہ اولیا کا سبب پڑتا ہی حصول مرادات میں چنانچہ یہہ شیخ محدث رحمۃ اللہ جو معروف ہند میں ہیں انھوں نے اپنی شرح مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہی اور یہہ قول مشایخوں میں بھی مشہور ہے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ ﴿ اس لئے کہ اہل قبور اللہ جلشانہ کے حضور اقدس میں مزید درجات و مقامات سے محظوظ و مکرم ہیں اسپر آیت شریفہ قرآنیہ ناطق ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِہِمْ مِّنْ خَلْفِہِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اگرچہ اولیا ظاہرا کافروں کے ساتھ حرب کر کے مقتول نہوئے لیکن تا عمر بھر اپنے نفس اور شیطان سے انکو جہاد اور حرب رہا ہی بنا بر اس آیت کے سیاق سے اگر حق تعالی چاہے تو مجاہدوں کی فضیلت میں انکا داخل ہونا متصور ہے ﴿

چوتھے سوال کا جواب ان مسلمانوں پر جو حجکو جائینگے سنّت بلکہ قریب وجوب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف و مستسعد ہو رہیں کہ اگر کوئی اس سعادت ابدی حاصل کرنے سے محروم ہو رہے اور عمدًا بغیر عذر کے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر انور کی زیارت ترک کرے تو وہ فاسق و خائن و متہاون بدین و گنہگار شرع مبین ہی اسپر اس حدیث نبوی سے کہ فقد جفانی وارد ہی ملامت ثابت ہوتی ہی حرمین شریفین یعنے مدینہ نبویہ و مکہ معظمہ زادہما اللہ تعالی اشرفًا و تعظیمًا و تکریمًا بزرگی و حرمت میں بلا شک برابر ہیں مدینہ منورہ و مکہ معظّمہ کی حرم سے گیلا و سوکھا جھاڑ پات توڑنا اکھاڑنا منع ہی مگر اتنا فرق ہی اس عمل کرنے سے مکہ کے حرم میں فدیہ واجب ہوتا ہی اور مدینہ کے حرم میں فدیہ واجب نہیں ہوتا ہی لیکن جھاڑ پیڑ اکھاڑنے والے ان دو مکانوں کے آثم اور گنہگار ہوتے ہیں پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر مکرّم کی زیارت کے آداب لازمہ مشروحًا کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں شمہ اسکا جذب القلوب میں مرقوم ہی دیکھنے سے معلوم ہوگا علماء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہی کہ آپکی قبر مکرّم کی جگہہ عرش اعظم پر شرافت رکھتی ہی **پانچویں سوال کا جواب** ربیع الاوّل میں بارہ راتیں چاند سے بارھویں تک پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مولود پڑھانیں خواہ عربی ہو یا ہندی کہ جس میں احوال ولادت و بعثت و وفات پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہوگا نہایت مستحسن و مرغبات سے ہی اگر جسکو اللہ نے دولت و مال دیا ہوا سنے اس ماہ مبارک میں اپنی ہمّت موافق مسلمان اغنیاء و فقراء کو کھانے کھلا کے فقیروں غریبوں پر وسعت کریں اور اسکا ثواب جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح پر فتوح پر بخشیں اس عمل کے کرنیوالے اور اس راہ میں جان و مال صرف و ایثار کرنیوالے وہی مؤمن ہیں کہ جنکے دلوں میں حبّ و دوستی پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل و غالب ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنَا حُبَّہٗ وَاتِّبَاعَہٗ** اسی طرح اصحاب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم و خلفای راشدین و علمای و اولیاء صالحین و اموات المسلمین کی فاتحات کے کھانے کھلانا بہ نیّت ایصال ثواب لاروحہم جایز اور شرع میں درست ہی جو اہل میت اپنے اموات کے واسطے قرآن پڑھاتے ہیں اور کھانا کھلایا کرتے ہیں اور صدقہ و خیرات دیا کرتے ہیں اور دعائیں مغفرت کی کیا کرتے اللہ سبحانہ و تعالی ثواب اسکا

اپنے فضل وکرم سے انکی ارواحکو پہنچاتا ہی اور کرنیوالیکو بھی ثواب پورا ملتاہی فضل اللہ واسع عامل و معمول لہ کو ثواب برابر و پوری جزا ملتی ہی و مشروعیہ و سنیّت ولایم وضایم یعنے شادی و میّت کے کھانے کاحکم کتب مطولہ میں رجوع کرنے سے معلوم ہوگا۔ **چھٹے سوال کا جواب** اگرکسی نوع سے کوئی نقص وعیب جولی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا انبیا علیہم السلام سے کسی ایک کی کرے یا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل وحقیر تصوّر کرکے کسی صورت سے خواہ آپکی ذات یا نسب یا فعل و یا عمل کی خفت وسبکساری وحقارت کرے یا یون کہے کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور وثن وصنم و دیو وشیطان و دجّال وغیرہ کا برابر ویکسان بمنزل واحد ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جب چاہے پیدا کرسکتاہی اس کہنے والیکا یہہ ارادہ ہی کہ اللہ کی قدرت بیان ہو بلکہ مراد اسکی اس اقوال قبیحہ سے یہہ ہے کہ افجر واخس موجودات کوساتھ اشرف وبہترین مخلوقات کے کہ انبیا علیہم السلام ہین برابر وہمسر کرے اور وے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ اللہ نے انکی علو شانکو شرافت وفضیلت وبرگزیدگی بخشی ہی اور ساتھ منصب شفاعت ومزید درجات کے ممتازی دی ہی ازروی استخفاف ذلیل وحقیر کرے تا رتبہ مین اُن سب اخس موجودات کی برابر وہمسر ہوجاوین پس جس شخص نے یون کہا اور انبیا علیہم السلام کو کہ بہترین مخلوقات ہین ان خباث موجودات کی برابر وہمسر سمجھا وہ لاشک بے دین وبے ایمان ہی اس بات کے دلایل اہل سنّت وجماعت کے کتابون مین موجود ہین اگرکسیکو اس بات مین شک ہو وہ کتب دینیہ مین دیکھ لیوے جس سے ایسے اقوال خبیثہ صادر ہووین تو حاکم اسلام کو قتل اسکا واجب ہے واحتیاطاً اسے استتابہ کرین توبہ کرنے سے انکار کرے تو حال اسکا بطور کافرون کے ہی بلکہ زیادہ خوف اسکی تتائر لسان کا ہی اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک ؛؛ **ساتوین سوال کا جواب** چھاپنا مصاحف وقرآن مجید وفرقان حمید کا چھاپ خانون مین حرام ہی اسلئے کہ چھاپے خانیمین قرآن کی بہت بیحرمتی وبے ادبی ہوتی ہی قرآن کو مس کرنا اور ہاتھ لگانا مسلمانونکو بیوضو درست نہین پھر کافرون کے ہاتھون سے اس نوع سے ذلیل وحقیر کرنا بغایت حرام ہے

اور جو سوال مین حکایت خریدنے اوراق وغیرہ کی لکھی ہے اگر فی الواقع ہو تو ثبوت بے ادبی و
بیحرمتی مین کچھ شک نہ رہا اسواسطے سد باب چھاپنے کا کرنا مسلمانون پر لازم ہی اور قرآن کے
چھاپنے کی گناہ اسکے منافع سے جو عوام کے خیال مین متخیل ہے بس زیادہ ہی فلعن الذین حفیظا
ومعظما ولا تجعلہ حقیرا صاغرا کما تدین تدان ؛ جسطرف قرآن شریف ہو اُس رُخ پانون
پھیلانا ممنوع ہی بلکہ شرعًا حرام ہی **آٹھوین سوال کا جواب** عوام مین سلف سے خلف تک
یون شایع و مروج ہی کہ اہل اسلام کیا خواص کیا عوام علماء وصلحا اکثر اوقات قیام و قعود یا شدت
و بلا و مرض مین یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اس پکارنے سے و ندا کرنے سے انکا
ارادہ و اعتقاد یہہ نہین ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے نفس نفیس سے بغیر فیضان اللہ کے بندونکے
حصول مقاصد و مراد پر قادر ہین جسطرح یا اللہ المنان کے کہنے سے عقیدہ انکا اللہ کے جناب
اقدس مین رہتا ہی یہہ سبھی جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی سب چیز پر کیا عدمًا کیا ایجادًا قادر
ہی بلکہ ان لوگون کی مراد اس ندا کرنے سے یہہ ہی کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین اور آپکی
ذات پاک سے مدد چاہین تا آپ توجہ فرما کے انکے کشف کروب کے واسطے اللہ کے جناب مین
شفیع اور فریادرس ہون امید قوی ہی کہ وہ کاشف حقیقی اپنے حبیب کی شفاعت کے وسیلے سے
اُنپر نظر رحمت کرکے بلائین و مصیبتین انکی دفع کرے پس جن لوگونکا یہہ اعتقاد ہی اُنپر ندا کرنے سے
کیا باس و قباحت ہی یہہ ندا غایب کے واسطے نہین ہی اسلیے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبر مین
بحیات حقیقی حیات ہین آپکی امت کے صلوۃ و سلام آپ پر عرض ہوا کرتی ہین پس ندا کرنے مین کیا منع
ہی اسکا بھی تبلیغ ہو لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ اگر کوئی اس ندا کرنے سے منع کرے پھر اسے لازم
یہہ ہے کہ بیان کرے کہ یا رسول اللہ کی عوض کیا کہین اور کس اسلوب پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو
یاد کرین یا آپکا ذکر و نام لینے کو بالکل چھوڑ دین ہم نے اس استمدادی ندا کرنے سے کتب معتبرہ مین
کچھ تعرض و اعتراض نہین دیکھا جو اعتراض کرتا ہو الحق اُسکے دلمین ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سے
شاید بغض و مرض ہی کہ جنکے طفیل و کرم و جود سے ہمنے اللہ سبحانہ و تعالی کی ذات اقدس کو

پہچانا اوسکی وحدانیت والوہیت وشریعت سے ہم واقف ہورہے ہیں یہہ سب فیض آپکی رسالت کا ہی چاہیے اس مرض کی دوا وعلاج رسول مقبول کو ندا کرنے سے اور توجہ لینے سے کمال خاکساری کریں تا اللہ سبحانہ وتعالی اس مرض سے انکو شفا بخشے اس سوال میں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ کا ذکر ہی یہہ بھی کسی نوع سے منع نہیں ہی چنانچہ جنگل وصحرا میں متحیر ونکو یا رجال الغیب اعینونی کہنا ارشاد ہوا ہی یہہ ندا غایب کے واسطے ہی لیکن مراد اس ندا کرنے سے شدت وملال واختلال میں اُنسے استمداد مانگنا ہی تصرفات حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کے انکی قبر میں معروف وجہان میں کالشمس فی نصف النّہار مشہور ہیں وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے صالحین بندون میں داخل ہیں جنکے شان میں اَلّذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وارد ہے محبّت انکی تریاق فاروق ہی اور بغض اُنسے سم قاتل ہی **نوین سوال کا جواب** پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یا اصحابہ رضی اللہ عنہم یا اولیائے صالحین رحمہم اللہ کی نذر ومنتین کرنا اس صورت سے کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا بخشے یا میرا غایب حاضر ہو یا مجھکو فرزند نصیب کرے یا میری فلانی حاجت برآوے تو مین نذر کرتا ہون کہ واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر یا فلان مشایخ کے ضریح پر غلاف چڑھاونگا یا اتنا خرچ کرونگا یہہ کچھہ منع نہیں ہی ایسی نذرین اور منتین کرنا شرعًا جایز ودرست ہی جب ناذر کی مراد اللہ پوری کرے اپنے فضل وکرم سے تب اس شخص پر واجب ہوا کہ فورًا وفائی نذر کرے علی ما ہو المتحقق فی الکتب الدینیہ — ہمنے تمہارے نو سوالونکا جواب مختصر لکھا ہی وبخوف اطالت وملال ناظرین بیان دلایل ومسایل فقہیہ کے ایرادون کا نہ کیا اہل علم خود حقیت جواب شرعی کی نظر تامل وانصاف سے ان اجوبہ کو دیکھکے معلوم کرسکتے ہین عوام کو دلایل بیان کرنے سے حاجت نہیں جسکو اللہ نے ہدایت دی ہو اور علم دین میں درک رکھتا ہو چاہیے واسطے اسکے مطالعہ کرنا کتاب تکمیل الایمان کا جو مولٰنا شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ سے تصنیف ہی اور یہہ کتاب اوایل تعلیم میں لڑکونکو پڑھایا کرتے ہین اور دیکھنا شرح عقاید کا جو امام نسفی رحمہ اللہ علیہ سے تالیف ہی اپنا عقاید درست کرنیکیلئے

بس کافی و مستحکم ہی مبسوطات و مطولات کی طرف مراجعت کرنا ضرور نہین ہین نے ان جوابون کو
تفاسیر و کتب احادیث و کتب ایمہ معتبرین سے بغایت تحقیق و تحقیقات سے لکھا ہی جسکو یقین
نہو ان کتب مرقومہ سے مقابلہ کرے جو جواب کتابکی موجب ہو اُسپر عمل کرے اور جو جواب کتاب کے
مخالف ہو رد کرے لیکن مجھکو یہہ بات عالم صحیح الاعتقاد سے مرجو و معتبر ہے جاہل اور اس شخص سے
کہ دل مین جسکے انبیا و اولیا سے بغض و فساد و عناد بھرا ہو انسے جوابون کا رد کرنا یا اسپر حرف
رکھنا قبول و منظور نہین ہی ع فانا لله و المسلمین من هذا الداء و البلاء والحمد لله على
السراء والضراء والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء و على آله و اصحابه مصابيح النور و الضياء
و على جميع المرسلين و الانبياء و على الملٰئكة المقربين و الصلحاء و الاتقياء بعدد
قطرات المطر و ذرة الاشياء فى الصباح و المساء آمين يارب العالمين ۞

يا الله يا ملهم بالصواب جو عادت مسلمانون نے موذن کے اشهد ان محمدا رسول الله کہنے پر
کیا ہی کہ اپنے ہاتھہ کے انگوٹھے اٹھا کر اُنکے ناخن آنکھون پر رکھتے ہین اور چومتے ہین شاید کہ حدیث
نبوی اگرچہ ضعیف ہو اس باب مین وارد ہو اور بہر صورت یہہ عمل مرغبات فیہ سے خالی نہین ہی اور اس عمل کو
حکایت وارده طویلہ اعتضاد و بازو کرتی ہی کہ ہمارے اصل باپ یعنے نبی الله آدم علیہ السلام نے جب
ابواب جنت پر لکھا دیکھا کہ لا اله الا الله محمد رسول الله جناب کبریا جلشانہ مین عرض کیا کہ
یہہ کون شخص ہی کہ جنکا نام تو نے اپنے نام پاک کے ساتھہ لکھا ہی ندا ہوئی کہ یہہ میرا خاص رسول و حبیب
تیرے اولاد سے ہی اگر یہہ نہوتا تو تجھے پیدا نہ کرتا یہہ سبب ظہور کائنات ہی آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ
شاید میرے دیکھنے مین آویگا اور مین اپنی حیاتی مین اسکو دیکھونگا حکم ہوا کہ وہ ختم المرسلین ہی آخر
زمان مین متولد ہوگا یہہ سنکر حضرت آدم علیہ السلام پر شوق نے غلبہ کیا اور اُس جمال جہان آرا کے
دیکھنے کا نہایت مشتاق ہوا اُسپر حکم ہوا کہ اپنے ابہام کے ناخنون کو دیکھ اسکا جمال باکمال نظر
آویگا آدم علیہ السلام دیکھتے ہی ان ناخنون کو چوم کے اپنے آنکھون پر رکھکر کمال خوشی سے کہا
قرة عيني يا رسول الله و يا حبيب الله یعنے تو میرے آنکھون کی ٹھنڈک و خنکی اور بصارت ہے اور اکثر

علما کے پاس یہہ حکایت ثابت وخلق اللہ مین مشہور تر ہی اور شرع مین بھی کچھہ اسپر انکار نہین گویا فضایل اعمال مین محسوب ہے اور جو حدیث بعضون نے روایت کی ہی کہ آنسرور صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اپنے انگوٹھونکو اپنے آنکھون پر مؤذن سے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنتے وقت رکھیگا مین اسکا جنّت مین لیجانے والا ہونگا اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو حکایت مذکورہ کو کمال اعتضاد حاصل اور گویا عمل ناس سابقًا وحالًا اسی حدیث پر جاری ہی اور جو کوئی اس عمل مشہور و معروف کے خلاف کہتا ہو جب تک اپنے قول پر دلیل صحیح وقوی برپا نہ کرے تب تک اسکا منع بے سند ہی اور اساب مین مولوی مدّرس امام مسجد جامع عالم حضرت معلّم صاحب نے رسالہ عربی تصنیف کیا ہی اسمین انھون نے احادیث متعددہ اگرچہ ضعیف ہین جمع کئے ہین اور اس عمل کی سند حضرت نبی صاحب کے قول سے اور حضرت صدّیق اکبر خلیفہ مطہّر افضل الصّحابہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے ثابت کئے ہین اگرچہ وہ روایات اسانید وصحت مین ضعف رکھتی ہین امّا انپر عمل کرنا برای تحصیل ثواب اخروی فضایل اعمال سے سمجھکے شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصّواب والحمد للہ الکریم الوہّاب وصلّی اللہ وسلّم علی السیّدنا محمد والہ وصحبہ خیر آل واصحاب مادارت الافلاک وسبّحت الاملاک ومطر السّحاب ۱۲ اور اس رسالہ ہندیہ کی تاریخین کسی نے چند ابیات کہے ہین اما جسمین مادہ تاریخ ہی وہ یہہ بیت ہے اگر پوچھے مجھے از سال تالیف ہدایت اہل خیر اسکی ہی تاریخ این تمام مسایل صحیح وبیشک وشبہ اند کسی ازین مسایل رو گرداند فاسق وخایب است الراجی الی اللہ محمد عبد اللہ پنجابی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ۱۲ عفی عنہ

از مولوی محمد ابوبکر ولد مولوی عبد الکریم مرحوم ساکن سندھ عفی عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین

ہذہ الاجوبۃ المسطورۃ صحیحۃ بلا ریب کتبہ فقیر حقیر خادم پیر دستگیر سید عبد القادر قادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

استفتا (۴۴)

یہہ محضر نامہ علما و رئیسان اہل بمبئی کا رسالہ منجی المومنین ودفع البہتان وغیرہ ہوئے ہین کے اقوال باطل کرنے کیلیئے برجب تذکار سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری کے کہ جس مقدمے مین شہر پونہ کے اہل سنّت وجماعت اور بعضے وہابیون مین تکرار تھی اور مولوین کی پنچایت کے انفصال پر مقدمہ معین ہوا تھا اور اس مقدمہ مین سرکار عدالت شعار سے حضرت مفتی شیخ علی صاحب

صدر عدالت بمبئی کے سرپنچ مقرر ہوئے تھے سب اہل سنت وجماعت کے اطلاع کے واسطے مقام معمورہ
بمبئی میں جناب ناوخدا احمد امین صاحب بیرو گھے دام اقبالہ نے حسبتہ للہ تعالی محمد حسین ابن محمد سلیم مرحوم کے
مطبع محمدی میں چھپوایا ۱۲۸۳ ہجریہ مقدسہ میں علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ
محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ٭ اما بعد جمیع کافہ مسلمین اور تابعان حضرت سید
المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہووے کہ ان دنوں میں ایک تازہ کتاب بنام منجی المومنین ودفع
البہتان تالیف کی ہوئی بنام محمد حسین ساکن اجرا اور چھپی ہوئی شہر پونہ کی جس میں تمام تحریرات مولوی
نور الہدیٰ ساکن احمد نگر کی ہے سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری نے پونہ سے بمبئی میں لائے
اور یہاں کے تمام علما اور طلباؤں کی نظر مطالعہ وملاحظہ سے گذرانے اور ایک محضر نامہ لکھواکر اسکے
ساتھ سبھوں کے حضور میں بھیجے اور بحکم قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
تمام علماؤں سے حق وباطل کی تمیز کرنے کے واسطے مہر ودستخط چاہے ہر چند اس فرقہ وہابیہ معتزلہ
کا علمائے دہلی وکلکتہ ومدراس نے بالکل استیصال اور رد کردیا ہے اور حرمین الشریفین سے بھی
اس فرقے کے پانچ مولویوں کو اخراج کیا ہے اور سب علماؤں اور چاروں مذہب کے مفتیوں نے
وہاں انصاف کرکے حرمین شریفین سے انکی جڑا کھیڑ ڈالی ہے لیکن کہیں کہیں اس ملک میں انکی
جڑ ڈالیاں باقی رہگئیں سو مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا باعث ہوتا ہے اصل میں وہابی فرقہ
عبد الوہاب نجدی کی طرف نسبت رکھتا ہے اسنے یہہ مذہب نکالا ہے بعضے اسکو شیعہ اور بعضے
یہودی کہتے ہیں لیکن وہ شاذلیہ طریق کا مشایخ اور اپنے آبا واجداد کی شہرت کے سبب سے
مشہور تھا کچھ باتیں مذہب خوارج وشیعہ سے لیکر اہل سنت وجماعت کے مذہب کے عقاید واصول
میں ملاکر قرآن شریف اور حدیث شریف میں بعضے مسایل جنکے معنی میں اختلاف کرکے
ایک نیا مذہب بناکر نام اس کا مذہب محمدی رکھا اور رسالہ توحید واحکام اس باب میں تالیف
کیا چنانچہ تقویت الایمان مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی اسی کتاب کا گویا ترجمہ وشرح ہے الغرض تحریفات

اور

اور تحریقات ہمارے اہل سنت وجماعت کے تفسیر و حدیث و فقہ و عقاید کی کتابوں کی عبارت مین اس فرقے کے لوگون نے بہت کی ہی بعضون نے لفظون کو اور بعضون نے معنی کو پھیرا ہی چنانچہ اس کا خلاصہ کتاب تصحیح المسایل اور بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین جو دہلی مین چھپی ہین بخوبی موجود ہین حق سبحانہ وتعالی اسے امید قوی ہی کہ اپنے حبیب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے اس امت مرحومہ کو ان نایبان دجال کے فتنے سے بچاوے ہر ایک مسلمان اہل سنت وجماعت کو لازم ہی کہ اس محضر نامے کو اور تمام کتابون کی عبارت جو مع ترجمہ اسمین لکھی گئی ہی بخوبی پڑھے اور دوسرے بھائیون کو سناوے اور سمجھاوے تا انکے فریب سے ہشیار ہو جاوین آمین یا رب العالمین ٥

هُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ حامداً ومصلیاً ومسلماً

قوله تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ٥ یہہ تذکرہ ہی صریح اور بیان ہی صحیح اس باب مین کہ ۱۲۷۱ ہجریہ مقدسہ مین سید طاہر علی صاحب ساکن احمد نگر یہان معمورۂ بمبئی مین آکر یون علمائے دیندار کے حضور مین ظاہر کیئے کہ مولوی نور الہدیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ کی تفسیر مین یون کہتا ہی کہ بزرگون کی نیاز کا جانور حرام ہی اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو اور مولانا خلیل الرحمٰن سلمہ اللہ تعالی کے رسالے کو غلط کہتا ہے تب یہان کے علمای دیندار نے ایک مسئلہ لکھا اور جو حق تھا سو اس مین ظاہر کر دیا جب وہ مسئلہ احمد نگر کو گیا تو یہہ مولوی وہان سے نکلکر پونہ مین آیا اور کتاب منجی المومنین اور دفع البہتان کی تحریر کی وہ کتاب یہان کے علماؤن کی نظر سے گذری صاف معلوم ہوا کہ اس کا بنانے والا وہابی مذہب کا ہی چنانچہ اس کتاب کے ۳ صفحے مین لکھا ہی اور جامع اس کا ظاہر کرتا ہی کہ میرے استاد مولوی مذکور کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اصل اس فساد بیجا کی مسئلہ ما اھل بہ لغیر اللہ ونذر لغیر اللہ وزیارت قبور وغیرہ کا بیان ہی سو اس عاصی نے حضرت ممدوح سے اس مسایل کو لیکر اسمین شامل کیا انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ وہ کتاب مولوی مذکور کی

تحریرات ہی اسکا مضمون وہابیہ فرقے کی کتابون کے موافق اور اہل سنّت وجماعت کی
کتابون سے مخالف ہی اور جو اہل سنّت وجماعت کی کتابون سے نقل کیا ہی اسکی عبارت
مین تحریف اور چوری اور غلطی بہت ہی چنانچہ منحی المومنین کے دوسرے ضمیمہ کے ہم صفحے میں
شیخ عبدالحق دہلوی رح کی شرح مشکوٰۃ عربی کی عبارت لکھی ہے اما الاستمداد باہل
القبور فی غیر النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم والانبیاء علیہم السّلام فقد انکرہ کثیر
من الفقہاء وقالوا لیس الزیارۃ الا للدعاء للموتی والاستغفار لہم و
ایصال النّفع الیہم بالدعاء وتلاوۃ القرآن انتہٰی یہان مولف منحی المومنین نے
عبدالوہاب نجدی کا طریقہ اختیار کیا اور مائۃ مسایل واربعین مسایل کے جیسے بزرگون
کی عبارت مین سرقہ و تحریف کی اور اہل سنّت وجماعت کی معتبر کتاب کا نام فقط
لوگون کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی اور شیخ کی عبارت اسکے ساتھ کی یہہ ہے جو مولف
سے رہا گیا واثبتہ المشایخ الصّوفیہ قدس اللہ اسرارہم وبعض الفقہاء انتہٰی
اور شرح مشکوٰۃ کے باب اسرا مین شیخ رح نے لکھا ہی اما الاستمداد باہل القبور
فقد انکرہ بعض الفقہاء الخ اور اس مقام مین استمداد قبور صالحین کو ثابت کیا
اور آخر مین یون فرمایا انما اطنبنا الکلام فی ہذا المقام رغما لانف المنکرین یعنے
استمداد قبور کے منکر کی ناک توڑنے کو اس مقام مین ہمنے طول کلام کیا ہی معلوم ہوا کہ
منحی المومنین کا مؤلف پکّا وہابی ہی اور ہمارے علمای اہل سنت وجماعت پر عبث جھوٹی
تہمت اور بہتان باندھتا ہی چنانچہ دفع البہتان کے ۲۷ صفحے مین لکھا ہی کہ انا
خلیل الرحمن اور مولوی فضل رسول نے مولانا عبدالعزیز کی تفسیر وما اہل بہ لغیراللہ
کو اور مائۃ مسایل واربعین مسایل کو رد کیا تو علمای دیندار مین خفیف ہوکر اپنی
قابلیت کو بٹا لگا لیا انتہٰی یہہ بھی غلط اور بہتان صریح ہی انکی قابلیت سے کو ظاہر ہے
سیکڑون وہابی ہندوستان مین انکی تصانیف دیکھ کر اپنے بدمذہب سے توبہ کرگئے

اور اہل سنت وجماعت وہابیوں کے فریب سے ہشیار ہو گئے فصل تیسری منحۃ المومنین کے صفحے ۱ مین لکھا ہی اس فصل مین وے مسایل ہین جو ہم مین اور انمین مختلف ہین سایل کے سوال پر بدعت پسندونکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہی انتہی یہان سے صاف لپنے وہابی پنے کا اقرار کرتا ہی دیندار علماؤن کو بدعت پسند اور خود کو بدعت شکن لکھا اور مختلف ہونا مسایل کا ہم مین اور انمین ثابت کر دیا چنانچہ صدقہ بعد میت و فاتحہ چہلم و برسی وتلاوت قرآن قبر کے نزدیک اور اولیا و صلحا سے مدد کا پہنچنا وہابیون کے نزدیک منع و بدعت ہی اور ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک جایز و مستحسن ہی جزو عم کی تفسیر عزیزیہ کے ۵۰ صفحے مین لکھا ہی جس کا خلاصہ یہہ ہے اور جو دفن کرنے مین اجزا بدن کے اس اپنے مقام پر سبکے سب اپنے حال پر برقرار ہو جاتے ہین تو روح کا علاقہ بدن سے اور نظر عنایت کے بحال رہتا ہی اور زیارت کرنے والون اور دوستون اور فایدہ لینے والون کی طرف توجہ روح کی آسانی سے ہوتی ہی اور آثار اس عالم کے جیسے صدقہ اور فاتحہ اور تلاوت قرآن مجید کی جو اس مقام پر کہ اسکے بدنکا مدفن ہی واقع ہوتی ہی تو آسانی سے فایدہ بخشتی ہی اور اسی واسطے انکو اولیاء اللہ اور صلحای مومنین سے کہ دفن کئے گئے ہین نفع اور فایدہ لینا جاری ہی اور مدد اور فایدہ بھی انسے منصور ہے اور اسی تفسیر عزیزیہ کے والقمر اذا اتسق کے تحت مین ۱۶۸ صفحے پر لکھا ہی اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان کرتے ہین کہ گویا ابھی ہم جیتے ہین اسیواسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہے کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی کہ دعونی اصلی یعنے چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریاد پہنچنے والے کا رکھتا ہی اور صدقے اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک سال تک علی الخصوص ایک چلے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی

کرتے ہین اور بعضے خاص اولیاء اللہ جنکو اللہ تعالی نے محض اپنے بندونکی ہدایت اور ارشاد
کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ
ہونے سے اُنکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ
استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور اُویسی لوگ باطنی کمالون کو
انہین سے حاصل کرتے ہین اور حاجت مند اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب
اُن سے پوچھتے ہین اور اسکے کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اسوقت مین
اس مصرع کے مضمون پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر لتو آئی بہ تن انتہی
اور منحی المومنین کی فصل تیسری کے ۶۱ صفحے سے ۱۵۲ صفحے تک نذر نیاز فاتحہ درود شریف و
بدعت اور تفسیر ما اهل به لغیر الله کا بیان ہی اور اس جانور کو حرام کرنے مین عمدہ دلیل
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رح کی تفسیر سے نقل کی ہی سو اس تفسیر عزیزیہ کے مصنّف نے
اپنے لکھے سے رجوع فرمایا ہی مگر پہلے کلکتّے مین چھپنے وقت وہ عبارت ویسی ہی ان لوگون
نے قایم رکھی چنانچہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ کے صفحے ۱۶۵ مین لکھا ہی ہنگام شیوع
تفسیر عزیزیہ کہ بینندگان بر غلطی این مقام مطلع کردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر وتحریر تکلیف دادند
تا دیر باز آن مکاتبہ ومکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر حید لوبت بہ تحریر پرداختہ
از آنچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود واین امر را منقصت آن بزرگوار تصوّر
نباید کرد بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت ست عصمت از خطا خاصۂ انبیاءٔ ومذموم اصرار بر
خطا است انتہی معلوم ہوا کہ اپنی سہو وخطا پر اقرار کرنا اور اس سے باز آنا کمال دینداری و انسانیت
ہی اور اپنی خطا پر ضد واصرار کرنا اور عار کو نار سے مرجح سمجھنا جہالت وکفر ہے نعوذ باللہ منہا
منحی المومنین کا مؤلف کبر ونفسانیت سے خود کو سب سے دیندار زیادہ سمجھتا ہی اور سب سنّت وجماعت
کو بدعتی بولتا ہی اگر اپنے عیب پر نظر کرے تو کبھی دوسرے مسلمانون کی عیب جینی وبدگوئی نکرے
خدا ہمکو اور سب مسلمانون کو اور اسکو ہدایت دیوے کیونکہ جو مسلمان کو کافر بے ایمان کہے تو وہ کفر اسکی

طرف عود کرتا ہی اگر مسلمان مین ۹۹ جز کفر کے اور ایک جز ایمان کا ہو تو اسکو بھی کافر کہنا منع ہی دفع البہتان کے ۴ اور ۵ صفحے مین لکھا ہی کہ سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مین جو مولوی مکہ معظمہ سے نکالے گئے انکو ذلت دیتے اور وہان سے نکلوائے کی تین برس سے متواتر تین ہو رہین تھین چند خبیثون کینہ وردن نے ثواب جان کر صدہا ریال خرچ کئے اور ان مظلوم ناکردہ گناہون پر تہمت لگا کے تب بے تحقیق و بے دریافت نکلوائے گئے انتہی یہہ احوال تو سبکو معلوم اور مکہ معظمہ کا محضر اظہار الحق مین موجود ہے ان پانچون وہابی مولویون پر جو ہندوستان کے وہابیون کے استاد و مرشد تھے چارون مذہب کے مفتیون کے فتوی سے قصور ثابت ہوا یعنے روضہ شریف کے مقابل مدینہ منورہ مین دست بستہ کھڑے رہنے کو بدعت کہا اور وہابیون کے مسئلے وہان ظاہر کئے اور مولوی اسمٰعیل و مولوی اسحاق کی کتابون کا درس شروع کیا اسی لیئے اپنی سزا کو پہنچے اور یہہ مولف دفع البہتان کا اور منحی المومنین کا پورا وہابی ہی کہ اپنے استادون کی یہان تک رعایت اور ہم مذہبی کی پاسداری کیا کہ جو مکہ معظمہ کے علماؤن کو ظالم اور راشی کہا ہم سب اہل سنت وجماعت کا وہی مذہب ہی جو آج مکہ معظمہ مین قایم دایم ہی اور ان وہابیون کا مذہب وہ ہی جو مکہ سے مردود اور شفاعت سے محروم ہوئے ہین ہرچند وہابیون کی کتابین تقویۃ الایمان صراط المستقیم ہدایۃ المسلمین مایۃ مسایل اربعین مسایل حق الیقین فیض عام رد الکاذبین تفہیم المسایل دیکھنے مین آئین اور انکے رد ئے کے لئے قریب اسی نسخے تازہ تالیف علمائے دیندار کے بھی اعلان کلمۃ الحق کے واسطے مطبوع و مشہور ہوئے ہین لیکن یہہ منحی المومنین کا مصنف عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل کے طریقہ باطلہ کو نئے سر سے زندہ کرتا ہی اور فتنے کی بجھی ہوئی آتش کو پھر دہکاتا ہی خدا سب مسلمانون کو اسکے فریب سے بچاوے اب یہان اصل تین مسئلے کہ جنپر اس کتاب منحی المومنین کی بنا ہی موافق مذہب اہل سنت وجماعت کے بیان کیئے جاتے ہین۔

پہلا مسئلہ تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح علی اسم غیر اللہ یعنے جو جانور کہ غیر خدا کا نام اسپر ذبح کے وقت لیا جاوے سو حرام ہی یعنے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہے اور بت یا ولی کا نام لیوے اور جب جین حیات مین کسی ولی کے نام سے مشہور کیا تو وہابیون کے نزدیک بسم اللہ کی

تاثیر نہین ہوتی اور تفسیر احمدی مین صریح بیان ہی ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولیاء کما هو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر الله علیها وقت الذبح وانکا نوا ینذرونها لهم انتهی یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائے یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور اونکے نام سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر نہین لیا گیا اگرچہ اس غیر خدا کے واسطے حین حیات مین نذر کئے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم الله کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی اور ہدایہ وغیرہ مین تفصیل موجود ہی **دوسرا مسئلہ** نذر لغیر الله کا یعنے نیاز اور ہدیہ اولیاؤن کی ارواح کے واسطے ثواب پہنچانے کے لئے ہی سو وہ حلال ہی چنانچہ کسی ولی کی نیاز کا کھانا میت کی فاتحہ کا کھانا یہہ سب حلال ہی یا نذر لغیر الله کے یہہ معنا ہین کہ اگر کسی نے کہا فلانا مطلب میرا برآوے تو حضرت پیر کی نیاز دو من کھانا پکاؤنگا اور فقیرون کو کھلاونگا جب اس کا مطلب برآوے تو دو من کھانا پکا کر فقیرون کو کھلا دے اور اس کا ثواب حضرت پیر کی روح پاک کو بخشے یہہ بھی جایز ہی یا کسی ولی کی نذر کچھ روپیہ کی شیرنی لایا فاتحہ پڑھا اور لوگون کو تقسیم کر دیا سو بھی درست ہی چنانچہ درمختار و تحفہ ابن حجر مکی اور فتح المعین وغیرہ مین تفصیل ہی **تیسرا مسئلہ** زیارت قبور کا زیارت قبر کی کرنا سنت ہی پہلے ابتدای اسلام مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا تھا تا لوگ تازہ اسلام والے پرستش قبور مین گرفتار نہ ہون جب اسلام دلون مین مضبوط ہو گیا آپنے اجازت دی اور انبیا و اولیا و صالحین کی قبرون سے مدد مانگنا اور اُن سے فیض باطنی حاصل کرنا جایز ہی اور اونکی ارواح کو وسیلہ کر کے الله سے اپنی حاجت دینی و دنیوی طلب کرنا بھی درست ہی چنانچہ مشارق الانوار اور تفسیر عزیزیہ و جذب القلوب وغیرہ مین مذکور ہی جو حق بات اہل سنت جماعت کے عمل و اعتقاد کی ہی سو ظاہر ہو گئی جو اُس کو مانے اور اسپر عمل کرے سو سنی اہل فلاح ہی اور جو نمانے اور اوسکے خلاف کہے اور لکھے سو وہابی ہی اور بدعتی اور منجی المومنین کا مولف بیشک وہابی ہی اے اہل سنت وجماعت والون نے اپنے اس دین کے احکام کو خوب یاد رکھنا

اور کبھی کسی وہابی کے کہنے سننے پر خیال نہ کرنا بلکہ انھوں سے جتنا اجتناب واحتراز ہوسکے اتنا کرنا اور مخالطہ نکرنا اعاذنا اللہ من المخالطۃ معہم والمیل الیہم ولا التفات بہم والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعدد کل معلوم لہ الی یوم الدین اب جو اہل سنت وجماعت کے عالم مشائخ طالب العلم اور صالحین مومنین اس کیفیت ومسایل سے واقف اور منجی المومنین ودفع البہتان کی برائیوں پر مطلع ہووین تو اپنے مہر ودستخط سے اس کاغذ کو مزین فرماکر عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہووین جزاہم اللہ تعالی فی الدارین بحرمۃ سید الخافقین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الی یوم القرار ۔ المستدرک فقیر حقیر سید شاہ ابو الحسن باشیبان القادری عفی عنہ (مہر: شاہ ابوالحسن باشیبان)

فقیر عباس علی قادری الحیدرویس (مہر: سید عباس علی العیدروس) احقر العباد خادم المشایخین صدر نشین

السید حسام الدین الرفاعی الموسوی (مہر: سید حسام الدین الرفاعی) الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا ومولنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالی لیصرف شرھم عنہ حل وان قصد الذبح لھم حرم قال الرافعی مستدرکا ضابطا اعلم ان الذبح للمعبود وباسمہ نازل منزلۃ السجود لہ وکل واحد منہما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ لکن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لا علی ھذا الوجہ کما اذ اذبح لوفق غیرہ اولرضا وللکعبۃ تعظیما لانہا بیت اللہ او للرسول لانہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السلطان لانہ استبشار لقدومہ ونازلۃ منزلۃ العقیقۃ لولادۃ الولد وعلی ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمد واراد الذبح لبسم اللہ والتبرک باسم محمد ینبغی ان لا یحرم ھذا کلام الرافعی وصوبہ النووی انتہی ما فی الانوار ۔ وقد ورد فی الاخبار والآثار ترغیب فی زیارۃ الصالحین احیاء وامواتا وفضلھا عظیم والدعاء فی مجالسھم وعند قبورھم مستجاب

والرحمة تنزل عليهم ونعم الحاضر والزوار وهذه المخصوص لمحب الزاير وورد في ذلك ادلة واضحة ونقلت عنهم في اجابة الدعاء وقضاء الحاجات وتفريج الهموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالهامية ودرك الامور الغيبية بالفتح على الزاير بسببهم حكايات صالحة وروايات راجحة وذلك بقدر الصدق وقوة العقيدة وروى واشتهر عن فقيه الكبير محمد بن حسين البجلي اليمني رحمة الله انه رای النبي صلى الله عليه وسلم في منامه فقال له يا رسول الله اى الاعمال افضل فقال له وقوفك بين يدى ولى الله تعالى كحلبة شاة اوكشي بيضة افضل من ان تعبد الله حتى تنقطع اربا اربا فقال قلت يا رسول الله حيا كان او ميتا فقال حيا كان او ميتا فينبغى لكل عاقل ان يتبرك الزيارة خصوصا اذا خاف محذورا او اهمه امر يستغيث بهم في قضاء حاجته وكفاية همه يقال اذا تحيرتم في الامور فاستعينوا باهل القبور فقد رغب اهل العلم في التصدق على الاموات والدعاء لهم في ساير الاوقات واهداء الثواب اليهم فيما يريد من اعمال البر المثوبة فقد دلت الاخبار الصريحة على نفع الاموات بذلك ووصول الثواب اليهم ورفع درجاتهم ودخول المسرة عليهم اعنى بهدية الاحياء الى الاموات فان الروح بعد الموت حياة باقية لا تفنى وهى منعمة او معذبة ذاهبة الى حيث يشاء الله قال اهل التحقيق فهذا اعتقاد اهل السنة والجماعة فمن رغب عن هذا الاعتقاد فليس من اهل السنة والجماعة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امتى او قال امة محمد على ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ فى النار ١٢ كتبه خادم الطلبة الراجى الى رحمة ربه الاجر عبد القادر بن عبد الرحيم الجيتيلكر عفى الله عنه وعن والديه وعن استاذه وعن ساير المسلمين آمين يا رب العالمين ؁ مذہب اہل سنت وجماعت برحق است وطریقہ

وہابیان باطل است کتبہ سید امیر شاہ بن سید بادامیان قادری ساکن کچھ بندر مانڈوی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد مخفی نماند آنچہ درین محضر تحریر است اثبات حق است وجملہ افعال واقوال فرقہ وہابیہ اضلال است وپیروی این طریقہ مردود است وکتبہای ایشان مثلاً منہج المومنین ودفع البہتان وصراط المستقیم وتقویۃ الایمان وغیرہا بر ضلالت ودلالت میکنند وخلاف سنت وجماعت اند واز کتب سنیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن جواز است وتوجیہات آن در کتاب احقاق الحق کما حقہ تصریح نمودہ است کتبہ فقیر الحقیر سید علی المہدلی القادری عفی عنہ آمین

(الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید علی بن سید عبد القادر الحسینی القادری)

الحمد للہ عز شانہ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق واقتداء طریق الوہابیہ النجدیۃ باطل کتبہ خادم الطلاب القاضی یوسف ابن القاضی محمد عفی اللہ عنہما آمین

آنچہ در صدر از روایات منقولہ مخالف از رسالہ متمسکہ او مسمی منہج المومنین وغیرہ نقل نمودہ شدہ ودر رد آن آنچہ از کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مرقوم گشتہ ہمہ را مقابلہ تبا ملات نمودہ نوشتہ شد کتبہ فقیر حقیر سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف تلی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المومنین آمین یارب العالمین ۞ ہنگام ارقام بنظر رسید کہ در صفحہ ۸۲ فصل سیوم منہج المومنین عبارت در مختار نوشتہ ودران خیانت فاحش کردہ یعنی نیاز اولیا را کہ برای ایصال ثواب میکنند نذر لغیر اللہ قرار دادہ تا لفظ حرام نوشتہ ولفظ باطل وحرف واو را انداختہ ونیز الفاظ ما بعد حرام را کہ بر جواز نیاز اولیا دلالت دارد آنرا حذف کرد وہمچنین در نقل عبارت طحطاوی خیانت وحق پوشی نمودہ چنانچہ در کتاب در مختار وطحطاوی صفحہ ۵۵۰ نگاہ کردہ شد عبارتش چنین بنظر رسید کہ باطل وحرام مالم یقصد صرفہا لفقراء الانام ودر طحطاوی تحت لفظ باطل وحرام نوشتہ الا ان یقول الخ وفی الطحطاوی الا ان یقول یا اللہ انی نذرت لک ان شفیت مریضی اورددت غایبی اوقضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسۃ

اوالفقراء الذین بباب الامام الشافعی اوالامام ابی اللیث اواشتری حصر لمساجدهم اوزیتا لوقودها اودراهم لمن یقوم بشعایرها الی غیر ذلک مما یکون نفع للفقراء و النذر لله عزوجل وذکر الشیخ انما هو بیان لمحل صرف النذر لمستحقیه القاطنین برباطه اومسجده فیجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد انتهی ودر تمام ہمین عبارت را نگاشته فیجوز بهذا الاعتبار ان مصرف النذر الفقراء وقد وجد پس چہ قدر تفاوت در معنی عبارت بسبب برانداختن الفاظ پیدا شده چنانچہ بر بینندہ مخفی نیست حاصل مبحث اینکہ اگر اولیا را استقلالاً قاضی الحاجات وکافی المہمات دانند وتقرباً الیہم نذر کند آن نذر لغیر اللہ حرام وباطل میشود واگر اولیا را وسیلۂ خود بدرگاہ قاضی الحاجات بگردانند ومصرف نذر بر فقرا ومجاوران قبر ایشان یا اولاد ایشان نماید چنانچہ رسم این بلاد ودرمیان تمام مسلمانان جاریست وآن جایز است وہیچکس از مسلمانان ولی را استقلالاً قاضی الحاجات نمی دانند واین محض افترا وبرای موقوف ساختن ایصال ثواب ودیگر امور خیرات است وچگونہ ظن بد درحق تمام مسلمانان کرده شود وبکفر وشرک ایشان فتوی داده شود چنانچہ در بحرالرایق وغیره می نویسد لایفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن وایضاً فی الدرر وغیره اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لمایمنعه ازینجا ثابت شد کہ این فرقہ وہابیہ منکر اولیا ہستند وبدین حیلہ و فریب عبارات کتب اہل سنت وجماعت را کم وبیش نموده نذور اولیا کہ ایصال ثواب است آنرا حرام وشرک میگویند وموقوف میکنند ونیز مسلمانان را در تہمت شرک وحرام می اندازند خدا ہدایت کند الحال روایت صریح در جواز نذور ونیاز کہ بر قبور اولیا میبرند ومحل مصارف آنہا از فتاوی مخدوم ہاشم رحمہ اللہ علیہ نقل میشود درعمدة الاحکام نوشتہ النذور التی یاتی بها الناس علی قبور المشایخ فهو حق لورثتهم یجب ان یصرف علیهم لا علی غیرهم ولا یفضل بعضهم علی بعض الا بالعلم والتقوی فان لم یوجد منا واذهم

احدٌ یصرف علی خدمۃ قبورھم وان لم تکن علی قبورھم خدمۃ فعلی فقراء المسلمین وھو المختار سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی میر اشرف علی مفتی

(مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین وصلی اللہ تعالی علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین واثبتنا علی طریق المھتدین ولم یجعلنا من فریق الوھابیین وبعد من عمل علی رسالۃ منجی المؤمنین فھو من الضالین کتبہ المتمسک بحبل اللہ المتین خادم العلماء غلام محی الدین عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین امین ۵

(مہر: عفی عنہ غلام محی الدین)

رسالہ منجی المومنین ودفع البہتان مولفہ نور الہدیٰ را دیدم مخالف طریقۂ شریعت محمدی و در اکثر جا موافق مذہب شنیعۂ عبد الوہاب نجدی است ہر کہ بران عمل کند وہابی و مخذول ابدی است کتبہ خویدم الطلاب احمد بن ابراہیم المقری لقبا والشافعی مذہبا عفی اللہ عنہما آمین ۵

بسم اللہ حامدا و مصلیا و مسلما بمصداق انباء و حدیث شریف اس امت مرحومہ محمدیہ بین فرق متعددہ باطلہ خلاف طریقہ دین اسلام کہ صراط المستقیم ہے واقع ہونے آئے اما وہ سب شرعا باطلہ اور مردود تھے اور ہے وطریقہ اہل سنت وجماعت کہ محض دین مبین وبر آن مذاہب ایمہ اربعہ متفرع ہین وہی ہمیشہ قایم اور مستقیم ہے اور چہ فتویٰ چند سال پر علماء کرام حرمین شریفین زادہم اللہ شرفا نے لکھکر باعانت حاکم مسلمانان رؤسا وہابیہ کو کہ مدعی علم ورہنمائی مذہب وہابیہ کرتے تھے وہان سے یعنے اُن بقعات مشرفہ سے اخراج کردیا تھا اور انھون نے ممالک ہند مین بھی اسی حکم او رفتویٰ دین پر ذلت ورسوائی پائی اور یہہ بات اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ جس کا اشارہ علما اور افاضل حال مبنی نے اس استشہاد کے جواب مین قید قلم کرکے صراحتہ ابطال طریقہ ومذہب وہابیہ کیا ہی سو سب شرعا صحیح و درست ہے واللہ اعلم بالصواب وحفظنا بفضلہ وکرمہ من المکر وشر ھذہ الاذیاب لان شر واحد منھم فی الدین اشد من شر الف کافر لان الکافر لایخفی فی کفرہ فلا یؤمن وھذہ المکارون فی زی المسلمین من لبس العمایم والجبب یخفون علی عوام الناس بل

یحسبون من العلماء والصلحاء فیعتبر العوام قولہم فیفتتنون اعاذنا اللہ منہم واللہ
خیر الحافظین لامۃ رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم اجمعین والحمد للہ
رب العالمین کتبہ خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المہری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین



کتبہ خویدم الطلاب العبد الاقل محمد افضل بن قاضی محی الدین الاراہی عفی
عنہما الوہاب ۃ کتبہ احقر العباد قاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین
کتبہ اقل خدام الطلاب العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی القاضی قاسم بن القاضی شہاب الدین
المہری عفی اللہ عنہما ولطف بہما آمین الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
الاتمان الاکملان علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین اما بعد قال فی الفتاوی العالمگیریۃ
مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارہم او الکافر لالہتہم توکل لانہ سمی اللہ تعالی ویکرہ
للمسلم کذا فی التاتارخانیۃ انتہی ولو نذر لولی میت بمال فان قصد انہ یملکہ
لغنی وان اطلق فان کان علی قبرہ ما یحتاج للصرف فی مصالحہ صرف لہا والا فان کان
عندہ قوم اعتید قصدہم بالنذر للولی صرف لہم ۱۲ فتح المعین وہکذا فی التحفۃ
شرح المنہاج ودر استعانت واستمداد از قبور بعضی فقہا را سخن است ایشان گویند کہ زیارت
قبور در غیر قبور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام از برای عبرت و اعتبار و تذکیر موت بود یا از برای
ایصال نفع و استغفار موتی باشد چنانچہ از فعل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در زیارت بقیع
بصحت رسیدہ است و مشایخ صوفیہ قدس سرہم گویند کہ تصرف بعضی اولیا در عالم برزخ دایم و
باقی است و توسل و استمداد بارواح مقدسہ ایشان ثابت و موثر و امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح
گوید ہر کہ در حیات وی بوی توسل و تبرک جویند بعد از موتش نیز توان جست و این سخن موافق
دلیل است چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث و اجماع علما ثابت است و متصرف
در حیات و بعد ممات روح است نہ بدن و متصرف حقیقی حق تعالی است و ولایت عبارت
از فنا فی اللہ و بقا بہ وست و این نسبت بعد از موت اتم و اکمل است و نزد ارباب کشف و تحقیق

مقابلۂ روح زایر با روح مزور موجب انعکاس اشعۂ لمعات انوار و اسرار شود در رنگ مقابلۂ مرات بمرات و اولیا را ابدان مکتسبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند و امداد و ارشاد طالبان کنند و منکر را دلیل و برہان بر انکار آن نیست یکی از مشائخ گفتہ است کہ چہار کس را از اولیا دیدم کہ در قبر خود تصرف میکنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از ان جملہ شیخ معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی و دو دیگر از اولیا شمردہ و شرح این سخن بسبطی طلبد اگر خدا خواستہ است در رسالۂ دیگر بتفصیل ذکر آن تقریب افتد لجہ از ان در کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب کہ در بیان احوال مدینۂ منورہ میکند نیز مذکور شدہ است۔ تکمیل الایمان لمولانا الشیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ کتبہ العبد المسکین عماد الدین الحسینی الرفاعی ابا والحسینی القادری اماً عفی اللہ عنہ وعن والدیہ و استاذیہ وعن جمیع المسلمین آمین یا رب العالمین

(مہر: الرفاعی سید عماد الدین بن رشید جہان)

حامدا و مصلیا و مسلما اما بعد فاعلموا ایہا المومنون ان مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق وطریق الوہابیۃ المحدثۃ باطل ما فیہما مریۃ ولا ارتیاب کتبہ خادم الطلاب قاضی غلام محمد ابن القاضی حیدر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وغفر استاذہ ولجمیع المسلمین آمین یا رب العالمین ۝ الحمد للہ الذی ہدانا الی الصراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد النبی الکریم وعلی آلہ وصحبہ الذین بذلوا جہدہم لقیام الدین القویم وبعد من اعرض عن اتباع طریقۃ اہل السنۃ والجماعۃ ورغب غیرہ فہو ضال ومضل ومستحق الزجر والتوبیخ ومن طریقتہم ان ثواب الدعاء یوصل الی ارواح الموتی کما ان آیۃ القرآن کلام اللہ الفارق بین الحق والبطلان تدل علی ایصال الثواب والغفران ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الی آخرہا کتبہ غلام رسول خویدم العلماء حافظ القرآن سلمہ الرحمن فی الدنیا عن الذلۃ والخذلان وفی العقبی من عذاب النیران یجعل لہ ولوالدیہ من اللہ الرضوان آمین یا رب الرحمۃ والغفران ۝ الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فلا یخفی علی المتذکرین
مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق وطریق الوہابیہ المحدثۃ باطل فمن اعرض من مذہب
الحق واطاع ہواء نفسہ فی امورات الدین فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
کتبہ خویدم الطلبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المومنین اٰمین یارب العالمین ۃ
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ الطاہرین واصحابہ
المہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اما بعد وحرم الذبیحۃ ان عطف لنحو بسم اللہ
واسم فلان او فلان ای بسم اللہ وفلان فان فصل صورۃ او معنی کالدعاء قبل الاضجاع
وقبل التسمیۃ لا باس بہ وفی الھدایۃ لما روی عن النبی علیہ السلام انہ قال بعد الذبح
اللہم تقبل ہذا عن امۃ محمد ممن شہد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ وقد ورد
فی الاخبار وکتب السلف ان الصدقات والدعاء للمیت جایز من کفایۃ الشعبی
عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق الرجل بنیۃ
المیت امر اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام ان یحل الی قبرہ مع سبعین الف ملک فی
ایدٖ کل ملک طبق نور یحملون الیٰ قبرہ فیقولون السلام علیک یا ولی اللہ ہذہ
ہدیۃ فلان ابن فلان الیک فتلالو مقبرہ واعطاہ اللہ تعالیٰ الف مدینۃ فی
الجنۃ وزوجۃ الف حور والف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ ۱۲ ومن التجنیس لو صلی
او صام او اعتق او فعل شیئ من التقربات لیصل ثوابہ الی المیت یجوز ویصل الیہ
ویعتبر ہذہ النیۃ وتعمل فی الایصال وقد ورد فی زیارۃ القبور عن النبی علیہ السلام
انہ قال من زار قبر ابویہ او امہ او ابیہ احتسابا کان لہ حجابا من النار من مفاتیح الصالحین
وفی الخبر من زار قبر مومن فقال اللہم انی اسئلک بحق محمد واٰل محمد ان لا تعذب
ہذا المیت رفع اللہ تعالیٰ عنہ العذاب الی یوم ینفخ فی الصور کذا فی مفاتیح المسایل ۱۲

وفی النوادر یکرہ اجابۃ الطعام المیّت وھذا اذا کان من مال المیّت لانہ خرج من ملکہ فصار من مال ورثاء او لبیت المال اما اگر کسی از ملک خود طعام میکند و میخوراند بیشک حلال بود و هرچه وهابین تحریر نموده اند در کتب های خویش آن مردود ہست نزد اجماع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ اضعف عباد الرحمٰن محمد خان صدیق سورتی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین آمین یارب العالمین

کذا فی الفتاوی الرحمانی و فی الفتاوی نقشبندیہ ۵　　رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان تالیف شخص وہابی ست ہمہ تعریف تقویۃ الایمان راکرده و ہجو مسلمانان اہل سنت وجماعت نموده مسلمانان را لازم ست که بران اعتبار و اعتقاد نکنند و از راہ حق منحرف نہ شوند کتبہ سید علی شاہ ابن سید غلام اللہ شاہ البغدادی الرفاعی (سید علی شاہ الرفاعی)　　اعلم ان طریق الوھابیۃ خرج من عقیدۃ رجل اسمہ عبد الوہّاب النجدی وھو مخالف لاحکام اھل السنۃ والجماعۃ کتبہ خادم اھل السنّۃ والجماعۃ سیّد حسن شاہ باجوری عفی عنہ ۵

مؤلف رسالہ منجی المومنین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ گفتگو میکند و سراسر ہجو مسلمانان اہل سنت وجماعت می نماید و توصیف مولویان وہابی و کتب ایشان میکند و توہین علمای اہل سنت وجماعت می نماید این معنی بر وہابیت مؤلف دلالت صریح دارد کتبہ خادم الفقراء والمشائخین سید بدر الدین القادری عفی عنہ ۵　　الحمد للہ الذی ھدانا الی صراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد ن النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا جھدھم لقیام الدین القویم امابعد ان مذھب اھل السنۃ والجماعۃ حق فمن اعرض عن اتباع طریق اھل السنّۃ والجماعۃ فھو ضال ومضل اعاذنا اللہ من ذالک کتبہ خادم الطلاب عبد الکریم عفی اللہ عنہ آمین یارب العالمین ۵　　وعن جابر بن سلیم قال اتیت المدینۃ فرایت رجل یصدر الناس عن رایہ لایقول شیئا الا صدروا عنہ قلت من ھذا قالوا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذھبت وقلت علیک السلام یارسول اللہ قال لا تقل علیک السلام علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قلت انت رسول اللہ

فقال انا رسول اللہ الذی ان اصابك فقر فدعوتہ کشف عنك وان اصابك عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لك واذا کنت بارض قفرا و فلاۃ فضلت راحلتك فدعوتہ ردھا علیك الی اخرہ فی شرح مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۱ چونکہ مولف رسالہ منجی المومنین معتقد تقویۃ الایمان اسماعیل می باشد وہابی است وعبد الوہاب نام شخصی کہ در نجد بودہ است کہ این فسادہا در امتان رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام برپا کردہ است کتبہ سید احمد شاہ ابن سید بہاؤ الدین کشمیری عفی عنہ وعن والدیہ (سید احمد) آنچہ در کتاب منجی المومنین مرقوم است موافق عقیدہ وہابیان است ونزد اہل سنت وجماعت مردود ونامقبول کتبہ سید کریم شاہ بن سید علی شاہ قادری ساکن کچھہ عفی عنہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام والعلماء الابرار وعلیٰ من اتبع الھدیٰ کل فریق باطل لا سنۃ الجماعۃ وھم علیٰ متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وبارك وسلم کتبہ سید محمد اشھد بن علی اصغر ساکن بلدہ دھڑی معروف بحاجی پیر عفی عنہ (سید محمد اشھد)

الحمد للہ ونصلی ونسلم علی رسول اللہ اما بعد فما ذکر فی الصدر علی بطلان مذھب الوھابیۃ اعاذنا اللہ منہا فھو حق صحیح ومن خالفہ فلیس علی طریق الھدایۃ بل ھو فی اشد الضالۃ کتبہ احقر العباد خادم الطلاب القاضی اسماعیل الچلھائی الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ۵

آنچہ درین محضر از عبارات کتب سنت وجماعت در رد رسالہ منجی المومنین نقل نمودہ شد ہمہ را بتحقیق وتامل دریافت کردم معلوم شد کہ مولف منجی المومنین وہابی است وضلالت واضلال میکند ہیچ کس بران اعتبار نماید کتبہ خادم الطلاب ایوب عفی عنہ ہو اللہ الموفق والمعین ۵

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ امابعد تو جھا جھا ہئے ذبح کرنا شروع ہی اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا رہ نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شرط ہی اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ کے سنت اور وقت ذبح کے پیغمبر کے نام سے یا ولی کے یا اور کسی ایک کے نام سے ذبح کرے تو وہ مذبوح مردار ہوتا ہی

اور کھانا اس کا حرام جیسا کہ تفسیر حسینی میں آیا ہی وما اہل بہ وحرام کرد آنچہ آواز بر دارند بآن بوقت ذبح لغیر اللہ برای غیر خدای یعنی بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند ۱۲ انتہٰی اور وقت ذبح کے بت کے نام سے ذبح کرے تو اسکو اہلال کہتے ہیں اور مذبوحہ مردار اور حرام ہی جیسا کہ تفسیر مدارک میں لکھا ہی وما اہل بہ لغیر اللہ ای ذبح بہ للاصنام فذکر علیہ غیر اسم اللہ واصل الاہلال رفع الصوت للصنم وذلک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزی ۱۲ انتہٰی اور خدا یتعالیٰ کے نام سے دوسرے کا نام ملاوے تو اوس میں فقیہوں نے تفصیل لکھی ہی اس کا مختصر بیان یہہ ہی کہ کوئی ذبح کرنے والا آگے بسم اللہ کہنے کے یا آگے لٹانے جانور کے یا پیچھے ذبح کرنے کے نام غیر کا لیوے تو مذبوحہ کھانے کو کچھ برا نہیں بلکہ درست اور جایز ہی کیونکہ اس ذبیحہ میں غیر کے نام کا کچھ دخل نہیں ہی اگر خدا یتعالیٰ کے نام کے ساتھ دوسرے کا نام ملاوے جیسا کہ کہے باسم اللہ واسم فلان اور بسم اللہ وفلان اور بسم اللہ ومحمد رسول اللہ ساتھ زیر دال محمدؐ کے پس یہہ مذبوحہ مردار ہی اور کھانا اس کا حرام اور اگر دال کو پیش پڑھے تو ذبیحہ حلال اور جایز ہے اور اگر بسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف دینے واو کے کہے تو بھی خدا تعالیٰ کے نام سے دوسرے کی شرکت نہیں پائی جاتی ہی پس وہ مذبوحہ خالصًا لوجہ اللہ ہوتا ہی اور کھانا اس کا جایز جیسا کہ کتاب اختیار شرح المختار میں مرقوم ہی اسکی عبارت بعینہ یہہ ہی فاذا ذکر اسم غیر اللہ تعالیٰ مع اسم اللہ تعالیٰ فاما ان ذکرہ موصولا بہ او مفصولا فان فصل فلا باس بان ذکرہ قبل التسمیۃ او قبل الاضجاع او بعد الذبیحۃ لانہ لا مدخل لہ فی الذبیحۃ وان ذکرہ موصولا فاما ان کان معطوفا او لم یکن فان کان معطوفا حرمت لانہ اہل بہ لغیر اللہ بان یقول باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ بکسر الدال ولو رفعہا لا یحرم لانہ کلام مستانف غیر متعلق بالذبیحۃ وان کان موصولا غیر معطوف بان قال بسم اللہ محمد رسول اللہ لا یحرم لانہ لما لم یعطف لم یوجد الشرکۃ فیقع الذبیح خالصا للہ تعالیٰ ۱۲ انتہٰی حاصل اور خلاصہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا تفسیروں کے معنے سے اور روایتوں سے

کتاب معتبرہ کے نزدیک مومنان دینداروں کے صاف ظاہر و باہر بلا شک ولاریب معلوم ہوا کہ
ذبح کرتے وقت نام بُت کا یا پیغمبر کا یا ولی کا لینے سے مذبوحہ مردار اور حرام ہوتا ہی اور اگر آگے ذبح کے یا
پیچھے ذبح کے نام کسیکا لیوے اور ذبح کے وقت بسم اللہ کہے تو ذبیحہ حلال و پاک اور خالصًا لوجہ اللہ
ہی پس کھانا اسکا درست اور حلال کما یفہم من الرّوایات المصدّرۃ فی ہذا المقام اور اسبات پر بہت
روایتیں اور تفسیریں شاہد ہیں وے سبکے سب لکھنا طول و طویل ہوتا ہی اسواسطے مختصر لکھا گیا
العاقل یکفیہ الاشارۃ آیا ہی اور معلوم ہووے کہ نذر کرنا اور وقف کرنا اوپر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
یا واسطے قبر کسی ولی کے درست اور صحیح ہی اور یہہ نذر و وقف معصیت نہیں ہی بلکہ قربت ہی ولیکن
قبہ بنانا اوپر قبر ولی یا عالم کے جایز ہی اما قبرستان مسبلہ میں قبہ بنانا درست نہیں اور جو کچھہ نذر
یا وقف کیا ہی اسکو قبر کے درستگی میں اور بنا ہی جایز میں خرچ کرنا اور جو لوگ خادمانِ تربت ہیں
یا نزدیک قبر کے قرآن شریف پڑھتے ہیں انکو دینا اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حجرہ شریف کے مصلحت
میں خرچ کرنا ایسا کتاب تحفہ میں مکرر لکھا ہی اسکی روایتیں نیچے اسکے لکھے ہوئے ہیں ولفظہ
اخذا مما تقرر وممّا قالوہ النذر للقبر المعروف یرجان صحتھا کا الوقف لضریح
الشیخ الفلانی ویصرف فی مصالح قبرہ والبناء الجایز علیہ ومن یخدمونہ او یقرؤن
عندہ ویؤید ذٰلک ما مرّ انفا من صحتھا بناء قبۃ علی قبر ولی او عالم ۱۲ ویشمل
عدم المعصیۃ القربۃ کبناء مسجد ولو من کافر ونحو قبۃ علی قبر نحو عالم فی غیر مسبلۃ و
تسویۃ قبرہ ولو بھا لا بناوہ ولو بغیرھا للنھی عنہ ۱۲ وافتی بعضھم فی الوقف علی النبی صلّی اللہ
علیہ وسلّم او النذر لہ بان یصرف لمصالح حجرۃ الشریفۃ فقط ۱۲ انتہیٰ اور معلوم ہووے کہ
واسطے مردوں کے زیارت کرنا قبروں کی سنّت ہی اور پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر مبارک کی
زیارت مرد اور عورت کو سنّت ہی ویسی ہی سبھی پیغمبران علیہم الصلوۃ والسّلام اور علما اور اولیا کے
قبروں کی زیارت کرنا بھی سنّت ہی کیونکہ زیارت کرنے سے انکی مدد اخروی حاصل ہوتی ہی اور
ہری ڈالی قبر پر رکھنا سنّت ہی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہی اور برکت سے تسبیح کرنے ہری ڈالی کے

تخفیف عذاب میت کا ہوتا ہی اور اسیطرح سے سبزہ اور پھول وغیرہ ہرا اور گیلا قبر پر ڈالنا سنت ہے
اور نزدیک قبر کے سلام کرنا اور کھڑے ہوکر کچھ آیتیں قرآن شریف کے پڑھنا اور واسطے میت کے دعا مانگنا سنت
ہی کیونکہ میت مانند حاضر کے ہی اور اس پڑھنے سے رحمت اور برکت واسطے مردے کے پہنچنے کی امید ہی
اور دعا مانگنا پیچھے قرات قرآن کے سبب قبول ہونے دعا کا ہی جیسا کہ کتاب انوار و تحفہ میں مرقوم ہی
وجاء فی الانوار ویستحب للرجال زیارۃ القبور وتکرہ للنساء والسنۃ ان یقول سلام
علیکم دار قوم مومنین الی اٰخرہ وان یدنو عن القبر کما کان یدنو من صاحبہ حیا و
ان یقف متوجہا الی القبر وان یقرا ویدعو فان المیت کالحاضر ترجی لہ الرحمۃ و
البرکۃ والدعاء عقیب القراۃ اقرب الی الاجابۃ ۱۲ انتہی　وجاء فی التحفۃ نعم تسن لہن
زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعضہم وکذا سائر الانبیاء والعلماء والاولیاء ۱۲ وایضا
وزوارہم یعود علیہم منہم مدد اخروی فرع یسن وضع جریدۃ خضراء علی القبر للاتباع
وسندہ صحیح لانہ تخفف عنہ ببرکۃ تسبیحہا اذ ہو اکمل من تسبیح الیابسۃ لما فی
تلک من نوع حیاۃ وقیس بہا ما اعتید من طرح الریحان ونحوہ ۱۲ انتہی واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی عبد الرحمن
ابن مولوی مفتی شیخ علی صدر عدالت مبئی عفی اللہ عنہما وعن سائر المسلمین آمین یا رب العالمین

طریقۂ اہل سنت وجماعت حق ست وطریقۂ وہابیان باطل ست وکتابہای ایشان مردود ست
کتبہ سید محمد شاہ ابن سید اشرف باشندۂ مکہ عفی عنہما ۱۲　　رسالہ منجی المومنین
نوشتہ وہابی ست سنیان را از ان پرہیز کردن واجب ست کہ صرف ضلالت دارد کتبہ پیر باوا میاں
ابن پیر محمد شاہ قادری عفی عنہ ساکن لکھنت ۱۲ (باوا میاں ابن)　　الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ الطاہرین اعلم بان ما ثبت فی ہذا القرطاس من کتب اہل السنۃ والجماعۃ
حق وما سطر فی اکثر مواضع منجی المومنین فہو باطل کتبہ خادم الطلاب محمد صالح عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ ۱۲　　الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی

سیّد المرسلین و آلہ الطاہرین واصحابہ الراشدین اما بعد بر ضمیر خاطر تنویر پیروان دین مصطفوی و معاونان ملت نبوی محتجب نماند کہ در این محضر آنچہ کہ از عبارت کتب سنیہ مرقوم است صدق و راست است وکلیہ افعال فرقہ وہابیہ وجملہ کتب ہای ایشان خصوصًا اکثر مقالات منجی المومنین ودفع البہتان وتقویۃ الایمان وغیرہ مخالف طریقہ اہل سنت وجماعت است کتبہ عبدہ حرمتخان عفی عنہ (حرمتخان) عبارات رسالہ مخالف را دریافت نمود صریح دلالت بر مذہب مبتدعہ وہابیہ دارد وعبارت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت را بتحقیق کرد معتبر ومعتمد مفہوم میشود کتبہ غلام رسول عفی عنہ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فما ذکر فی ہذہ القرطاس من اثبات مذہب اہل السنۃ والجماعۃ فہو حق ومذہب فرقۃ الوہابیۃ باطل لانہم یریدون ببطلان دین الاسلام ویعتقدون ببطلان مسلک اہل السنۃ والجماعۃ وینسبون المسلمین بالشرک والبدعۃ فذٰلک منہم اجتراء عظیم وحیف جسیم وفیہم العلماء والفضلاء والصلحاء والعرفاء قد وصفہم اللہ تعالیٰ بالفضل والصلاح ومن اطاع ہذہ الفرقۃ الباطلۃ فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ ثبتنا اللہ علیٰ طریقۃ المصطفویۃ الاحمدیۃ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ واشرف التحیات والسلام کتبہ خادم الطلاب سید شاہ ولی عفی عنہ

الحمد للہ المنعم علیٰ عبادہ بنعمۃ العلیۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدنا محمّد خیر البریۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ ذی الاوصاف لزکیۃ اما بعد فانی رایت الرسالۃ المذکورۃ لکن بسبب بعض العوارض النفسیۃ من الامراض البدنیۃ ما طالعت فیہا فان کانت الرسالۃ حسب ماذکر فی ہذہ المسطور فہی ساقطۃ عن عین الاعتبار ولا یعول علیہا الاخیار بل ہی مفسدۃ بین خلق اللہ العزیز الغفار فینبغی لمؤلفہا ان یتقی نفسہ من غضب الجبار فانہ یوجب دار البوار کتبہ الفقیر الی اللہ الکریم الصمد

ابراہیم بن احمد بن محمد باعلظ عفی اللہ عنہ

عبد الحمید بن ابراہیم احمد بن محمد باعلظ عفی اللہ عنہ

وعن والدیہ

سید محمود شاہ قادری (اسمٰعیل الرفاعی سید محمود بن سید)

محمد امین بن محمد علی روگھے (محمد امین بن محمد علی روگھے)

محمد حسین

محمد حسین ابن المرحوم محمد سعید روکھے　(مہر: محمد سعید روکھے الراجی محمد حسین بن)　غلام احمد بن محمد سعید روکھے　(مہر: صدقت سکینہ زعلامان احمد)

آنچه در محضر مظهر از عبارات کتب سنّت وجماعت مرقوم است همه حق ودرست است وآنچه از رساله منجی المومنین نقل نموده شده است آنرا بتامل دریافت کرده شد که مؤلف منجی المومنین سخت وہابی است کتبه خویدم الطلبه عبد العلی قاضی زاده بھیری ۱۲

ما اجابه المجیب فهو قول صحیح وحق صریح کتبه خویدم الطلبه اضعف عباد الله الصمد السید یونس بن احمد عفی عنه ۱۲　ودرجواهر الحواشی شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ودر جواشفاعتی لاهل الکبائر لاصحاب الکبائر کالجبال　شفاعت بزرگان چون پیغمبران وعلماء وشهیدان مرگناه گاران را اگرچه گناه بزرگ همچو کوه کعب باشد و هر که از شفاعت ایشان منکر شود کافر گردد　وللدعواة تاثیر بلیغ ۂ وقد ینفیه اصحاب الضلال ۱۹　اگرهان از قبول شدن دعا منکر اند و دعا نمیکنند و در حق مرده خیر وصدقه را ثواب نمید انند وباین یقین ایشان مرده و اند وباین یقین کافر می شوند شرح امالی کتبه سید احمد کابلی ۱۲　هذا الجواب صحیح وموافق بالکتاب کتبه خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کابلی گھے عفی الله عنه وعن والدیه امین ثم امین یارب العالمین ۂ　ما کتب فی هذا القرطاس من عبارات الکتب المعتبرة فهو صحیح وما یقول المبتدعون فی کتاب منجی المومنین وغیره فهو باطل کتبه خادم العلماء والطلباء فیض محمد پنجابی عفی عنه ۂ　ما کتب فی هذا القرطاس فهو صحیح کتبه خادم العلماء الراشدین والطلباء المهتدین سید جلال الدین خراسانی عفی الله عنه ۂ　هذا الجواب صحیح مولوی محمد علم پیشاوری ۂ

ما کان فی هذا القرطاس وهو صحیح کتبه مولوی خدا بخش پنجابی ۱۲　بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انعمنا علی نعمة الایمان وهدانا الی دین الاسلام بعده آنکه خلاف فرقه اهل سنّت وجماعت ومشرب ائمه اربعه مجتهدین بحکم نص آیه کریمه ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصلیه جهنّم وساءت مصیرا وخبر رسول مخبر صلی الله علیه وآله وسلّم اتبعو سواد الاعظم تا آخر حدیث کتابی دیده شد از مؤلفات مخالفین اهل سنّت وجماعت باسم منجی المومنین از اوّل تا آخر بتامّل بسیار بنظر آورده غرض مؤلف معلوم شد که از مردمان اهل سنّت وجماعت اشتنشها دمی طلبد که حنفی ام وبرحسب درخواست وی مردمان نا عالم باطله که برعم فاسده خود را محمدی قرار داده اند گواهی کنانیده این هم خالی از خدع وفریب نیست چنانچه عبد الحق بنارسی موجد ومعین این فرقه ضاله که اوّل خود را حنفی المذهب قرار داده وبعد چندین ملقب بمحمدی شده

ورین بعد آن از محمدی برآمده خود را بشیعۂ علی یعنے رافضی غالی منسوب ساختہ ہنوز در جونپور موجود و معروف و
برین معنی ہر صغیر و کبیر واقف و نیز از اعظم علمای این فرقہ ضالہ کہ موحد حقیقی این مذہب باطلہ خلاف از اقوال و
تصانیف استاد خود یعنی مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ یعنے مولوی اسمٰعیل کتاب تقویۃ الایمان
واثبات رفع الیدین و صراط المستقیم وغیرہ دیدہ شد در ابطال مذاہب ائمہ اربعہ باین طریق کہ یک مذہب را سرا و دیگر
مذاہب را جہرا و نیز خود را دران کتاب موافق شافعی قرار دادہ واثبات رفع الیدین و آمین بالجہر و فاتحہ پس امام دلایل
بی بنیاد نہادہ و باز بدلایل ضعیفہ و قیاسات مردودہ تمسک جستہ و تاویلات بعیدہ اختیار نمودہ کہ دیگران دلایل و قیاسات
را اصلا ندارند آوردہ کہ عند الحنفی معتبر نیست و باز حدیثی می آرد مخالف قیاس و پر ظاہر است کہ حدیث
مخالف قیاس متروک نمی باشد و ہمین است حال این فرقہ جدیدہ ضالہ کہ ظاہرا موافق اہل سنت و جماعت
و باطنا خلاف آن از متقدمین تا متاخرین و ہر کس کہ برین روش باشد بیشک ضال و گمراہ کتبہ
میر عبد العزیز قادری حنفی المذہب کشمیری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ الحمد للہ والمنہ آنچہ علمای عظام و فقہای کرام
اہل سنت و جماعت درین قرطاس تحریر فرمودہ اند ہمہ بلا ارتکاب ریب و شک صحیح و معتمد و برحق است و قول وہابیان
را ہرگز اعتبار نباید کرد کہ این فرقہ گمراہ ظاہرا بر روش اہل سنت و جماعت بودہ بیندوید و مکر و فریب لسانی و
چرب زبانی عوام را در ضلالت و گمراہی می اندازند ہمہ اعتقاد ایشان کہ در حق انبیا و اولیا کرام میدارند
گمراہیست چنانچہ مصنف منجی المومنین خلاف از عقاید سنت و جماعت آنچہ نوشتہ است باطل و
مردود و نامقبول است کتبہ احقر العباد قاضی غلام علی مہری نقشبندی و قادری شافعی المذہب عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ آمین ۱۲ و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

قطعہ تاریخ محضر سعادت مظہر
از کمترین بندگان ایزد صمد غلام احمد ابن المرحوم محمد حسین ناگانوکر عفی اللہ عنہما

شکر خدا کہ محضر جو ہم کیا مرتب ؛ علمای ہند نے باحسن رای اسدم
اخلاص دل سے مین نے سوچا جو سال ناگہ ؛ آئی ندا کہ الحق موجب سواد اعظم
۱۲۶۲

تحریر بہ ۱۴ شہر صفر

استفتا (۴۵)

قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۝ کیا فرماتے ہین علمای دین متین اور فقہای
شرع مبین زادکم اللہ شرفا و تعظیما بیچ اس صورت کے کہ ایک شہر مین چند مسلمانون نے باتفاق رواج الٰہ ایک کیا مٹی

مقرر کی ہی اور نام اسکا جلسہ کیا مٹی مفرح القلوب رکھا ہی اتفاقاً ایک شخص مسلمان دیندار اہل سنّت وجماعت کسی کام کے سبب ایک روز اس جلسہ کیا مٹی مین حاضر نہوسکا اہل جلسہ نے اسکو جرمانہ کیا وہ جرمانہ بھی اسنے ندیا بعد دوسرے وقت کے جلسہ کیا مٹی مین بھی وہ شخص مسلمان حاضر نہوسکا اہل جلسہ نے بسبب تحریک بعض دشمنان جہالت کیش اس شخص کو اسلام سے خارج کرنے کا فتوی لکھا اور ترک سلام وطعام اور حقہ پانی بند کرنیکا لفظ تحریر کر کے اس فتوی کو اُردو اخبار مین مع نام اس شخص کے چھپوادیا اور اوس مسلمان شخص کو ذلیل کرنیکے لئے لوگونکو اوس فتوے پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہین لہذا مطابق شرع شریف کے برطبق مذہب اہل السنة وجماعت کوئی مسلمان ایسی صورت مین اسلام سے خارج ہوتا ہی یا نہین اور جن شخصون نے ایسا فتوی لکھا اور غائب پر حکم کیا اور چھپوایا انکا کیا حکم ہی مع دلایل شرعیہ کے بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالی فی الدارین المستفتی عباس خان ولد احمد خان ساکن اکولہ ضلع برار

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی حبیبه ورسوله محمد وآله واصحابه واتباعه اجمعین برتقدیر صدق مستفتی وثبوت ما فی السوال شرع شریف کا حکم یہ ہی کہ جلسہ کیا مٹی مفرح القلوب نے جو کچھ لکھا اور چھپوایا خلاف شرع اور باطل ہی بچند دلیل **دلیل اوّل** یہ کہ کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہین کرنا یا عصیان ومنکرات کرکے وہ شخص بغیر توبہ مرگیا ہو پھر بھی اوسے مرتد یا کافر نہین کہنا اگر وہ شخص کفر کے لایق نہین تو کہنے والا کافر ہوجاتا ہی مشکوٰة شریف مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک رواہ البخاری یعنے کسی آدمی نے دوسرے کو فاسق نہ کہنا اور کافر بھی نہ کہنا نہین تو اگر وہ اسکا لایق نہین تو کہنے والے پر اسکا کہا عود کرتا ہی **دلیل دوم** بحر الرائق مین لکھا ہی لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامه علی محمل حسن یعنے کسی مسلمان کے لئے کفر کا فتوی نہین دینا بلکہ اسکے قول وفعل کو جہانتک ممکن ہو نیک تاویل کرکے اسلام سے خارج نہین کرنا **دلیل سوم** فی العقاید السنیه اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل علی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اگر کسی مسئلے مین کئی وجہ ہین جن سے کفر ثابت ہوتا ہی اور ایک وجہ ہی کہ وہ کفر کو مانع ہی تو مفتی کو واجب ہی کہ مانع کفر کی وجہ کو ترجیح دیوے اور مسلمان پر نیک گمان رکھے بحر الرایق مین اسی قول کے

تحت میں لکھا ہے کہ علماے سنت وجماعت کا اتفاق ہی کہ مسلمان کبھی اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے چنانچہ اسکے مقدمہ میں نود و نو وجہ کفر کے
اور ایک جز اسلام کا پایا جاوے تو اوسکی اسلام ہی پر حکم کرینگے **دلیل چہارم** منتخب العقاید میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان نے گناہ
کبیرہ کیا یعنے شراب پی یا روزہ رمضان شریف نرکھا نماز نہ پڑھی اور بغیر توبہ کے مر گیا اسکے باب میں تین قول ہیں علماے خوارج نے
لکھا ہی کہ وہ اسلام سے خارج اور کفر میں داخل ہی اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نکرنا
کہ وہ کافر ہوا علماء معتزلہ کے نزدیک وہ شخص اسلام سے خارج ہوا مگر کفر میں داخل نہیں ہوا بلکہ اسلام و کفر کے درمیان میں انہوں نے
ایک درجہ فسق کا قرار دیا ہی اسکو فاسق کہتے ہیں علماے اہل سنت وجماعت کا فرمانا ہی کہ وہ شخص بسبب ارتکاب گناہ کبیرہ کے
اسلام سے خارج اور کفر میں داخل نہیں ہوگا وہ عاصی ہی بخشنا یا عذاب کرنا اسکا خدا تعالی کی مشیت کی سپرد ہے
اگر ایک ذرہ بھی ایمان اسکے دل میں ہی آخرش جہنم سے خلاصی پاویگا کافر کے مانند ہمیشہ جہنم میں نہ رہیگا اور یہی
قول بالاتفاق معتبر ہے مگر جاہل وہابیہ فرقہ والے مسلمانوں کو ادنی بدعت اور گناہ کے سبب مشرک اور کافر کہدیتے ہیں
خارجیہ معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں اور وعید سے نہیں ڈرتے کہ وہ تکفیر کسی طرف عود کریگی نعوذ باللہ منہا **دلیل پنجم**
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف من قال
لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل مولانا شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
المصابیح میں لکھا ہی بیان کف اینست یعنی کافر مدان ومگو آنرا کہ این کلمہ گوید بسبب گناہی کہ صادر گردد ازوی
اگرچہ کبیرہ باشد و درین رد است مر قول خوارج را کہ گویند مومن بارتکاب معصیت اگرچہ صغیرہ باشد کافر گردد
ولا تخرجہ من الاسلام بعمل و بیرون میار و حکم مکن بیرون آمدن او از مسلمانی بہر عمل کہ بد بکند و درین
رد است مر قول معتزلہ را کہ گویند بندہ بارتکاب کبیرہ بیرون می آید از اسلام اگرچہ در نمی آید در کفر و ایشان واسطہ
اثبات کنند درمیان ایمان و کفر و گویند کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن است و نہ کافر و فاسق را قسمی ثالث دانند غیر مومن
و کافر الخ و نیز در حدیث شریف آمدہ است کہ ہیچ مومن را خارج از ایمان و کافر نباید گفت اگر او مستحق آن نباشد پس
این لفظ بر گویندہ عود کند **دلیل ششم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد و ابو داؤد
یعنے جائز نہیں ہی مسلمان کو کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین روز سے زیادہ الگ رہے اگر تین روز سے زیادہ الگ رہا اور

مر گیا تو جہنّم میں داخل ہوگا **دلیل ہفتم** اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم یعنے تم تابعداری خدا کی کرو اور تابعداری رسول کی کرو اور علما اور حکام مسلمین کی بھی تابعداری کرو کیونکہ گنا ہگار کو تعزیر شرعیہ کی سزا دینا حاکم کا کام ہے کسی دوسرے کا کام نہیں اور مسلمان کو گناہ کے سبب خارج اسلام کرنا معتزلہ کا اور وہابیہ کا کام ہے اہل سنّت وجماعت کے نزدیک تو اسلام سے خارج کوئی مسلمان کسی گناہ سے نہیں ہوتا ہے **دلیل ہشتم** جلسہ کیا میٹی مفرح القلوب نے جس مسلمان کو خارج از اسلام کرنے کا حکم دیا ہے اسوقت وہ مسلمان شخص مجلس میں حاضر نہ تھا اور غایب پر حکم سزا کا کرنا باطل ہے چنانچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں کتاب الحدود والتعزیر میں دیکھو **دلیل نہم** جلسہ کیا میٹی والوں سے جس نے پہلے حکم خارج اسلام کا اوس مسلمان پر کیا ہے بحکم البادی اظلم الحدیث اوسی پر وہ لفظ عود کرتا ہے اور وہ شخص غایب پاک ایماندار ہے اور وہ شخص جلسہ کیا میٹی میں حاضر نہوا یا جرمانی کا پیسا ندیا یا کفن دفن میں شامل نہو سکا ہے کچھ گناہ کبیرہ شرعیہ نہیں فقط عداوت سے اس شخص کی بے عزّتی کرنے کے واسطے اخبار میں چھپوایا سو شرعاً ناجایز اور باطل ہے اور اس شخص کی عزّت کی جوابدہی چھپوانے والیکے ذمہ پر ہے **دلیل دہم** جب مسلمانوں کی آپس میں خلاف پڑے تو قرآن وحدیث وفقہ کیطرف رجوع کریں علم عقاید کی کتابیں دیکھیں اپنی جہالت اور بے علمی سے جو کوئی فتوی لکھتا ہے گویا اپنا مقام جہنّم میں بناتا ہے چنانچہ یہ بھی ایک علامت قیامت کی ہے خداوند عالم مسلمانوں کو ہدایت دیوے اور حق پہچاننے کی توفیق عطا کرے آمین وہذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ ربّ العالمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

دستخط قاضی شہر بمبی ولا یقضی بکفر وارتداد بعہر او لقتل واحتزال ترجمہ نہیں حکم کیا جاوے کسی مسلمان پر کافر ہونے کا اور مرتد ہونیکا بسبب زنا کرنے کے یا خون کرنیکے یا بسبب گناہ کبیرہ کے اعتقاد اہل سنّت وجماعت درین باب ہمین بود کہ بیان شد کتبہ خادم الشّرع الشریف عبد اللطیف لوبدے عفی عنہ

(مہر: خادم شرع شریف قاضی عبد اللطیف ...)

دستخط مدرس عربی فارسی مدرسہ سرکاری کتبہ وسنتخرجہ خادم العلما والسّادات سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو مفتی سید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین فقط

(مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

دستخط جو لکھا ہے موافق کتاب اللہ صحیح و درست ہے اسمین کچھ شک نہیں کتبہ سید امام الدین احمد گلشن آبادی عفی عنہ

(مہر: احمد سید امام الدین)

(دستخط مدرس مدرسہ محمدیہ متعلق مسجد جامع شہر بمبی)
نعم تحقیر المومن وتکفیرہ عند اہل السنّۃ والجماعۃ امر خطیر لا ینبغی لعاقل یومن باللہ بحتجر علیہ بمثل ما ذکر من امر حقیر
ترجمہ ہاں سچ ہے کہ حقارت کرنا مسلمان کو یا کافر کہنا اوسکو اہل سنّت وجماعت کے نزدیک نہایت خطرناک بھاری کام ہے جو کوئی مسلمان عاقل ہے اوسکو لازم ہے کہ جرأت نکرے ایسے کام پر چنانچہ ادنی گناہ کے سبب جو اوپر مذکور ہوا اسکو کافر نہ کہنا چاہیے
حررہ العبد الفقیر الی مولاہ عبید اللہ جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ

(مہر: عبدہ عبید اللہ عفی)

(دستخط خطیب مسجد جامع بمبی)
الجواب صحیح کتبہ عبد الحمید بن ابراہیم بانمکظہ عفی عنہ

دستخط پیش امام مسجد محلہ کھانڈا شہر بمبی
ہذہ الروایات صحیحۃ بلاریب خادم العلما نصیر الدین عفی عنہ

دستخط حضرت قدوۃ العلما دالت بحیین سجادہ نشین مسند خاندان رفاعیہ الامر کما ذکر کتبہ العبد المسکین علاء الدین الحسینی الرفاعی عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین

(مہر: شاہ جہان رفاعی علاء الدین بن سید)

دستخط مترجم عدالت سرکاری ہائیکورٹ ممبئی بمبئی ... مولانا
فصیح ومعتمد ولا شک ان تحقیر المؤمن وتکفیره عندنا امر خطیر ترجمہ
سو کچھ ہمارے حضرت مولانا صاحب نے کہا سو صحیح اور لائق اعتماد ہے اور بیشک
کسی مسلمان با ایمان کی حقارت کرنا اور کافر کہنا ہمارے نزدیک شرع میں بھاری
بات ہے، کتبہ خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الجبلانی الشافعی عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن استاذیہ وعن جمیع المؤمنین آمین آمین

(مہر: المتمسک بحبل الجلیل خادم الشرع ...)

دستخط کیا مٹی مفرح القلوب نے جو فتوی چھپوایا ہے اسمیں حدیث شریف ید اللہ
علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار دلیل تکفیر لکھا ہے سو جماعت سے مراد
اہل سنت وجماعت ہیں کچھ جلسہ کیا میٹی مراد نہیں کیونکہ اتبعوا السواد
الاعظم کا لفظ حدیث شریف کی ابتدا میں موجود ہے اسے چھپا دیا
اور سواد اعظم خاص اہل سنت وجماعت کے معنی ہیں کما لا یخفی کتبہ
سید احمد بن سید عبد القادر عفی عنہ
دستخط حضرت زبدۃ المحققین سید میاں صاحب عفی عنہ

(مہر: سید یٰسین القادری — سید احمد بن سید عبد القادر)

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب جامع الفتاوی مطبع فتح الکریم میں بتاریخ غرہ ذی الحجۃ الحرام سنہ ١٣٠٣ھ مطبوع و پسند طبع خاص وعام اہل اسلام و مقلدین سنت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی عمدۃ العلماء زبدۃ الفقہا مولوی سید امام الدین احمد پیرزادہ گلشن آبادی مصنف تاریخ الاولیا سلمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تاریخ اختتام ارقام فرمائی ہے

قطعہ

جامع الفتاوی علمائے عصر مطبوع شد	چشم روشن گشت ناظر چون جہان از آفتاب
حامی شرع متین ہم ہادی راہ یقین	سالکان را اندرین تاریک شب چون ماہتاب
از سر برکت مرا ہاتف چہ خوش تاریخ گفت	مظہر دین محمد سال طبع این کتاب ١٣٠٣

ایضاً

کتاب فقہ این جامع فتاوی	چو شد مطبوع زانعام محمد	ندا آمد ز ہاتف دوش ما را	بگو تاریخ با نام محمد ١٣٠٣

قطعہ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد صاحب کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنا

بحمد اللہ درین ایام فرخ	کتابی تازہ شد مطبوع انام	مکرم سید آن عبد فتاح	تخلص اشرف آن نیک فرجام
زہی علم و عمل مشہور آفاق	بود مفتی لقب جامع اسلام	فتاوائی نوادر جمع کردہ	باردو ترجمہ دادہ سرانجام
	سروش غیب گفتا ای تمنا	بگو منشور حق تاریخ اتمام ١٣٠٣	

ایضاً

اشرف العلمای کامل در جہان	مفتی با عز و شان در خاص وعام	سید عالی نسب ذی مرتبت	عالم و با فضل و ذی الاحترام
عالم اندر فقہ و تفسیر و حدیث	واعظ حق گوی مشہور انام	جمع کردہ این مسائلہا ہمہ	بہر ہندی خوان بصد شوق تمام
بہر تاریخش تمنا کردہ فکر	دوش ہاتف گفت این شیرین کلام	از سر کنز الدقائق خوش بخوان	مظہر الحق سال طبعش والسلام ١٣٠٣

الٰہی بیامرز این ہر سہ را	تمام	مصنف نویسندہ خوانندہ را

ہو الفتاح العلیم

فہرست کتاب جامع الفتاوی

هو الفتاح العلیم

اشتہار کتاب مستطاب جامع الفتاوی

تمام اہل اسلام کو ظاہر ہووے کہ یہہ کتاب مستطاب بنام جامع الفتاوی علم فقہ مین اسم بامسمّی ہی دین اسلام
کے اصول فرض واجب سنّت مستحب حلال حرام اور مکروہ کا خلاصہ بیان تحقیق کے ساتھہ لکھا ہی اور عقاید
اہل سنّت وجماعت کا ہندی عبارت مین مع دلایل عربی اور اسکا ترجمہ جسکا جاننا ہر ایک مسلمان پر
فرض ہی بتفصیل ظاہر کردیا ہی حق سبحانہ تعالی کی توحید اور رسول مقبول محمد مصطفی صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی رسالت اور آل واصحاب کی تعریف اور مذاہب اربعہ کی حقیّت بخوبی ثابت کیا ہی
تا ہر مسلمان خواہ حنفی ہو خواہ شافعی اپنے مذہب پر قایم رہے اور کسی کے بہکانے سے
اپنے امام کی تقلید نہ چھوڑے کیونکہ اس زمانے مین بد عقاید کے آدمی وہابی خارجی لہابی
نیچر لامذہب غیر مقلّد بہت پیدا ہوئے ہین اور قرآن وحدیث کے معنے اپنی عقل سے
خلاف تفسیر کے کرتے ہین فقہ وتفسیر صرف ونحو کو نہین پڑھتے اور عبث ہمارے غریب اہل
سنّت وجماعت کے ہر گاؤن وقصبون مین جاکر اپنا وعظ سنا کر تقلید ایمہ سے اُنکو چھڑاتے
ہین نعوذ باللہ منہا اسلئے چند جلد اس کتاب جامع الفتاوی کی عقاید عبادات ومعاملات
وفرایض وغیرہ ضروری مسایل دین کے بابت لکھے گئے اور ہمارے شہر بمبئی کے اور حرمین
شریفین کے علماؤن کے فتوے اس مین جمع کئے اور دکن وکوکن کے اکثر مفتیون کے
لکھے ہوئے مسئلے بڑی تلاش کرکے اس مین داخل کئے ہین تا ہمارے ہمعصر علما کا نام یادگار رہے
جلد اوّل مین عقاید واصول فقہ کے استفتا بطور سوال وجواب کے پینتالیس ۴۵ ہین
اور ہر ایک استفتا کے جواب مین خلاصہ وار دس بیس مسئلہ لکھے ہین پڑھنے اور سمجھنے سے
اسکی قدر خوبی معلوم ہوگی قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ
دوسری جلد مین بھی اسی قدر مجمع رسایل ومسایل بزرگان دین وعلمای حنفی وشافعی کی

تصنیفات اور چھپے ہوئے مسایل سب علمائی ہمعصر کے ہندوستانی مین عبادات وعقیدہ کی درستی کے باب مین قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

جلد سوم مین نکاح طلاق ہبہ وصیّت اور فرایض میراث کے نادر مسئلے وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

جلد چہارم مین مسایل متفرقات علمای سنّت وجماعت کی تصنیفات کا منتخب وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

ہر ایک مسلمان نے اسکو پڑھنا اگر پڑھنے نہین آتا تو دوسرے سے پڑھوا کر سننا اور تونگرونکو لازم ہی کہ طالب علمون کو ایک نسخہ ہر جلد کا دلوادے ... مین اور ہر ایک گانون مین ایک ایک نسخہ ہر جلد کا بھیجوا دینا تا مسلمان ا... مار ہو جاوین اور اپنے مذہب کی تقلید نچھوڑین ماعلی الرسول الا ... سنّت وجماعت سے خلاف کچھ شبہ واقع ہو تو بنظر انصاف اس کتاب کو پڑھکر اپنے شبہ کو دور کرے کیونکہ ہر ایک سوال مختلفہ کا جواب اس مین معہ نام کتاب معتبر موجود ہی اور شریعت کا سیدھا راستہ صاف تبلایا گیا ہی اور ہر مسئلہ مختلفہ مین علمای معتبر کا قول کتاب کے حوالے سے نقل کردیا ہی امید خدا سے یہہ ہی کہ مسلمانون کو اس کتاب کے پڑھنے سے فایدہ مند کرے اور توفیق راہ نجات کی دیوے آمین ۵

المشتہر عبد الضعیف مفتی سیّد عبد الفتاح
الحسینی القادری ساکن بمبئی محلہ گورے ملّا نمبر ۲۵

کتب مولفۂ جدید

کتاب نوشۂ عاقبت قیمت شش آنہ

کتاب دولت بے زوال نامہ مسایل قیمت شش آنہ

سنہ ۱۲۰۴ (؟) / ۱۲۸۳ ...

در مطبع فتح الکریم مطبوع شد

فہرست کتاب جامع الشواہد جلد دویم بہ تفصیل ذیل

الف ۴۴۳

فہرست کتاب جامع الفتاوی جلد دوم بہ تفصیل ذیل

تمام شد

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

کتاب مستطاب مخزن جواہر علوم فقہیہ و اصول و فروع دین محمدیہ مسمّٰی بہ



جامع الفتاویٰ

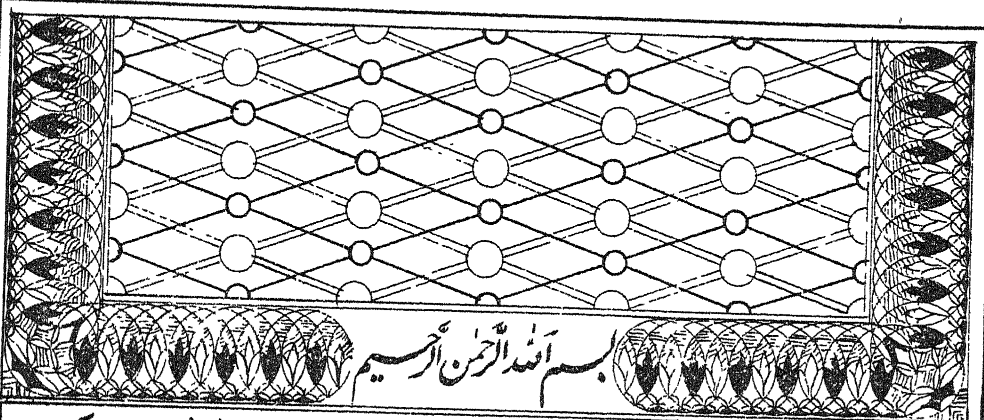
۱۳۰۴

جلد دوم علم فقہ عبادات و مخصوص مسایل و رسایل دینیہ و منتخبات احکام شرعیہ مع مضامین سوال و جواب و روایات کتب معتبرہ بتفصیل

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی

باہتمام قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمۃ اللہ بن قاضی فتح محمد مرحوم پلبندری

بتصحیح مولف مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین امّا بعد خاکسار اقل العباد مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری ابن سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی سایر مسلمین اہل سنت وجماعت کی خدمت فیضدرجت مین بحکم اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ نَصِیْحَۃٌ براہ خیرخواہی عرض کرتا ہی کہ اس زمانے مین بہت سے غیر مقلدین لا مذہب ہندوستان مین پیدا ہوئے ہین اور تقلید ائمۂ اربعہ کی چھوڑ دئے ہین بلکہ مجتہدین کی شان مین خصوصًا امام اعظم ابوحنیفہ رضوان اللہ تعالی علیہم کی نسبت بے ادبی کے کلمات اپنی تالیفات مین شایع کرتے ہین اور مقلدین مجتہدین کو بدعت وشرک کی تہمت لگاتے ہین خصوصًا مولف ظفر المبین محی الدین نو مسلم لاہوری نے کئی خلل شریعت محمدیہ مین نکالا اور اہل سنت وجماعت مین تفرقہ عظیم ڈالا اور اُسکے دوسرے ہم مشرب نذیر حسین دہلوی وغیرہ نے بالکل اعتقادات وعبادات مین لا مذہبی اختیار کی ہے اور بہت سے مقلدین ائمۂ دین کو غیر مقلد بنا دیا ہی لہذا اہل سنت وجماعت کو اونکی بداعتقادی پر آگاہ کرنا ہر ایک ملک مین ہر ایک عالم شخص پر واجب ہوا اِسلئے علمائے دین سید المرسلین نے اُنکے رد بہ لکھنے پر قلم اوٹھایا اور ہر زمان ومکان مین جو اختلافیہ مسائل لا مذہبون نے ظاہر کئے اُسکا رد مرقوم کیا مدراس مین مولوی جمال الدین ومولوی صبغۃ اللہ ومولوی اسلمی مرحوم نے اور بنگلور مین مولوی عبد القدوس صاحب نے حرمین شریفین مین شیخ عبد اللہ وشیخ عابد سندھی نے اور دہلی مین مولوی فضل حق خیرآبادی ومولوی قطب الدین دہلوی نے

لودھیانہ نے ہیں مولوی محمد ارشاد حسین نے ٹونک ہیں مولانا خلیل الرحمن الیوسفی نے پنجاب ہیں مولوی محمد حبیب اللہ پشاوری نے باٹون ہیں مولانا فضل رسولؒ نے کلکتہ ہیں مولانا محمدؒ وجیہ نے ہوگلی ہیں مولانا عبد القادر نے جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزا انھون کے سب اعتراض جدیدہ کا جواب لکھا اور مطبوع کردیا چنانچہ طرفین کے رسائل قدیمہ وجدیدہ راقم کی نظر سے گذرے اُن کتابون کے نام مع اسامی مصنفان ومطبع بطور سند وگواہ کے ارقام کئے اور ایک قول فیصل نامہ انصاف شمامہ تبیین المقال لدفع الجدال طرفین کی قیل وقال سے مالا مال لکھ کر بافضال ایزد متعال ضمیمہ اس جلد دویم جامع الفتاوی کا بنادیا اور علمائے حرمین شریفین کے چودہ فتوے یکے بعد دیگرے رد اقوال اہل ضلال کی بابت بطور انتخاب اسمین شامل و داخل کردئے ہین اور اہل سنت وجماعت کے علما کی ہر کتاب ورسالہ پردس بیس پچاس علمائے ہم عصر کی تقریظات موجود اور اب جواب مسکت لامذہبون کو مل گیا یقین ہے کہ اب ازروے ہدایت توبہ وانابت کرکے مقلد ایک مذہب کے ہوجاوینگے خدا ہدایت دیوے آمین یارب العالمین اور جو مقلدین اہل سنت وجماعت ہین اونکے شر سے واقف ہوکر اپنے ایمان کو ایسے نائبان دجال کے ہاتھ سے بچاوینگے اور اُن کی باتون پر دام فریب ہین گرفتار نہ ہووین گے

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

باب اوّل اذان کے بیان ہین

رسالہ تائید الالٰہ ہندی ترجمہ نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ کا جو جناب رئیس الفقہاء فخر العلما زینۃ المدرسین والخطبا جامع فروع واصول حاوی معقول ومنقول ذو الشان الفخیم معلم ابراہیم صاحب باتکلطہ مدرس وخطیب مسجد جامع جزیرۂ معمورۂ کلمبی مد اللہ تعالیٰ ظلالہ سے علے

روس العالمین وشید بانفاسہ النفیسۃ ارکان الدین کا تالیف کیا ہوا ہے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھے اور کلمے کی انگلیان چومکر باادب کامل اعتقاد سے اپنے دونون آنکھون پر رکھنے کے جائز بلکہ سنت ہونیکے بیان مین جناب حبر النحریر صاحب التقریر والتحریر حضرت مولوی محمد یونس الحافظ دام اللہ تعالی برکاتہ نے اسکو فائدۂ عام کے لئے عربی زبان سے ہندی مین ترجمہ کیا فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بعد پس مخفی نرہے کہ اس زمانۂ فاسد مین علم دین عنقا کے مانند کم ہوگیا ہے اور فقط اسکا نام باقی رہا ہے اسواسطے تقبیل ابہامین یعنے انگوٹھون کو چومنے کے مسئلے مین ہندوستانکے مسلمانون مین بہت سا اختلاف پڑا ہے بعضے تو اُسکے مستحب ہونیکے قائل ہین اور بعضے اُسکے جائز ہونیکے اور کئی لوگون نے اُسکو بدعت ٹھہرانے پر کمر باندھی ہے آخر اس بابت رسالۂ نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ جامع نظر آیا لیکن وہ رسالہ عربی زبان مین ہے اسواسطے اکثر مسلمان اسکے سمجھنے سے بے بہرہ رہتے ہین اس سبب سے وہ عربی رسالہ اسکی سلیس ہندی ترجمہ سمیت لکھنا ضرور ہوا اب معلوم ہووے کہ اس ترجمہ مین کئی لفظ اہل حدیث کی اصطلاح کے آئینگے کہ جنکے لئے ہندوستانی زبان مین کوئی لفظ خاص نہین اور انکی شرح ہندوستانی زبان مین سوا انکے معنے حل نہین ہو سکتے اور اگر وہ شرح ترجمہ مین جابجا لکھی جاوے تو اس ترجمے کے پڑھنے والونکے ذہن کو تشویش ہو جائیگی اسواسطے ان لفظون کی شرح لکھنی ضرور پڑی تب جو لفظ ترجمہ مین پہلے آیا اُس پر ایک کا ہندسہ اس صورت سے ۱ لکھا گیا اور وہی ہندسہ شرح مین بھی لکھکر اسکے بعد وہ لفظ لکھ کر اسکی ہندی شرح لکھی گئی دوسرے پر دو کا اور تیسرے پر تین کا وعلی ہذا القیاس واللہ الموفق للاتمام باحسن النظام والحمد للہ الملک العلام وصلے اللہ وسلم علی محمد سید الانام وآلہ واصحابہ البررۃ الکرام امین ثم امین

بسم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المتعالی عن الاحیاز والقیاس المنزہ عن الاعراض والاجناس والصلوۃ والسلام علی من بہ کنا خیر امۃ اخرجت للناس وعلی الہ واصحابہ الذینہم للدین اساس اما بعد فلما الفت نبذۃ المسائل الفقہیہ من ربع العبادات الدینیہ و البستہا لباس الھندیۃ لینتفع بھا من لم یلبس العربیۃ وذکرت فی المسئلۃ الاذانیۃ للمجیب ان یضع الابہامین والسبابتین بعد تقبیلھما علی العینین عند قول الموذن اشہد ان محمداً رسول اللہ حصل النکیر من بعض المتوسمین بعلم الاحادیث النبویہ الذی ما احاط بھا احاطۃ کلیۃ وزعم معرفۃ طرقھا ولم یلمس بھا لمسائل یخبط بھا کخبط العشواء طلب منی فی جواز ذلک السند وقال ما رایت ذلک فی الکتب ولا سمعت من احد مع انہ ما احتفل محافل الفحول ولا عز علی ما فی الدنیا من النقول ومعلوم کل من لہ البصر ان احصاء نقول ما فیہا خارج عن حوزۃ البشر فجمعت لہ ما وقفت علیہا من المرویات مما روتہا افواہ الثقات لتکون نافعۃ لمن القی السمع وھو شھید دافعۃ لاشتباہ من ھو عن الحق فعید وسمیتہا نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ واللہ الموفق من ارادمن العباد الی سبیل الرشاد لانہ لطیف بالعباد کریم جواد قال السخاوی رحمہ اللہ فی کتابہ المقاصد الحسنۃ فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ قال ھذا وقبل باطن الانملتین السبابتین ومسح عینیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم

من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلّت له شفاعتی ولا یصح وکذا ما اورده ابو العباس
احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی فی کتابہ موجبات الرحمہ وعزا بہ المغفرۃ لسند فیہ
مجاهیل مع انقطاعه عن الخضر علیہ السّلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن اشهد
ان محمّدا رسول الله مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمّد بن عبد الله صلی الله علیہ وسلم ثم
یقبل بابهامیه ویجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ثم روی بسند فیہ من اعرفہ عن
اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت منه حصاہ فی
عینیه واعیاہ خروجها والمته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد انّ محمدا
رسول الله قال ذلک فخرجت الحصاۃ من فورہ قال الرداد هذا یسیر فی جنب فضائل
رسول الله صلی الله علیہ وسلم وحکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها وخطیبها
عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمعه یقول من قال صلّی الله علیہ وسلم اذا
سمع ذکرہ فی الاذان وجمع اصبعیه المسبحه والابهام وقبلهما ومسح بهما عینیه لم
یرمد قال ابن صالح وسمعت ذلک من الفقیه محمد الزندی عن بعض شیوخ
العراق والعجم وانه یقول عند ما یمسح عینیه صلّی الله علیک یا سیّدی یا رسول
الله یا حبیب قلبی ونور بصری ویا قرۃ عینی وقال کل منهما منذ فعلته لم
ترمد عینی قال ابن صالح وانا والله الحمد والشکر منذ سمعت منهما استعملته فلم ترمد
عینی وارجو ان عافیتهما تدوم وان اسلم من العمی ان شآء الله تعالیٰ قال وروی عن
الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله
تعالی عنه انه من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمّدا رسول الله مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد الله صلی الله علیہ وسلم وقبل ابهامیه وجعلهما علی
عینیه لم یعم ولم یرمد وقال الطاوسی انه سمع الشمس محمد بن نصر البخاری خواجہ
حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمۃ الشهادۃ ظفری ابهامیه ومسحهما علی عینیه

وقال عند اللبس اللهم احفظ حدقتی ونورهما ببرکۃ حدقتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
نورهما الربیع ولایصح فی المرفوع من کل ھذا شیٔ انتھی فاذا لم یصح فی المرفوع من ھذا
لایخلوا عن الضعف والضعیف یستعمل فی فضائل الاعمال کما ھو مُبین فی اصول الحدیث
قال الشیخ محمد طاھر الفتنی فی موضوعاتہ والضعیف ما لم یجتمع فیہ شرط الصحۃ
والحسن ویجوز عند العلماء التساھل فی اسانید الضعیف بلا شرط بیان ضعفہ فی الوعظ
والقصص والفضائل لا فی صفات اللہ تعالٰی والحلال والحرام قیل مذھب النسائی
ان یخرج عن کل من لم یجمع علٰی ترکہ وکذا ابوداؤد کان یخرج الضعیف اذا لم یجد
فی الباب غیرہ ویرجحہ علی الرای انتھی فان قلت کیف یجوز العمل بالحدیث الضعیف
مع انھم لایتساھلون فیہ الا فی فضائل الاعمال لا فی نفس العمل قلت ویجوز العمل
بالحدیث الضعیف ان لم یشتد ضعفہ وحدیث الدیلمی لیست فیہ شدۃ الضعف
کما سیاتی اعتضادہ قریبًا بل صحیح رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ العلامۃ
الملا علی القاری فی کلامہ الاتی قال شیخ المتاخرین العلامہ شھاب الدین احمد بن
الحجر المکی فی تحفتہ ومن شرط العمل بالحدیث الضعیف ان یشتد ضعفہ انتھی وکذا
فی تحفۃ المبین شرح الاربعین لہ وفی النھایۃ للعلامۃ الرملی وایضًا کثیرًا ما یذکرون
لفظۃ فضائل الاعمال ویعنون بھا نفس العمل کما ذکرہ العلامۃ المحدث المتقن سراج
الدین بن ابی جعفر عمر الانصاری الشھیر بابن الملقن فی عجالتہ تحت قول المنھاج
وحذفت دعاء الاعضاء اذ لا اصل لہ قلت لا بل لہ طرق وفضائل الاعمال یتسامح
فیھا وھی موضحۃ فی تخریجی لاحادیث الرافعی والوسیط انتھی وکذا فی النھایۃ
للعلامۃ الرملی والمحلی للعلامۃ جلال الدین المحلی وغیرھم فاذکروا رحمھم اللہ تعالٰی
لفظ فضائل الاعمال وعنوا بھا نفس العمل لان الدعاء نفس العمل کما ھو ظاھر ولما
رای السخاوی رحمہ اللہ تعالٰی فیما رواہ الدیلمی ضعفا ایدہ بتائیدات لیتقوی

منها حدیث ابی العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی وھو من اجل العلماء الشافعیۃ عن الخضر علیہ السلام منقطعا ومنہا حدیث الفقیہ محمد بن سعید الخولانی عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومنہا حدیث الطاؤسی ومنہا بتجربات فحول العلماء کالفقیہ محمد بن البابا والشمس محمد بن صالح المدنی امامہا وخطیبہا والمنقطع من اقسام الضعیف کما ھو مذکور فی بابہ قال الشیخ محمد طاہر المذکور فی موضوعاتہ والمنکر اذا تعدد طرقہ ارتقی الی درجۃ الضعیف القریب بل ربما ارتقی الی الحسن انتہی فاذا کان المنکر بتعدد طرقہ یرتقی الی درجۃ الحسن فالضعیف والمنقطع اولی وقول السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شیٔ وقولہ لسند فیہ مجاھیل لا یلزم منہا وضع الحدیث کما قال الشیخ محمد طاہر فی کتابہ المذکور نا قلا عن اللآلی قال الزرکشی بین قولنا لم یصح وقولنا موضوع بون کثیر فان الوضع اثبات الکذب والاختلاف وقولنا لم یصح لا یلزم منہ اثبات العدم وانما ھو اخبار من عدم الثبوت وقال ایضا لا یلزم من جہل احد فی السند وضع حدیثہ انتہی ویؤید ذلک ما ذکر العلامۃ الملا علی القاری فی موضوعاتہ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من فعل ذالک فقد حلت لہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمہ لسند فیہ مجاھیل انقطاعہ انقطاعہ عن الخضر علیہ السلام وکلما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ قلت واذا ثبت رفعہ الی الصدیق فیکفی للعمل بہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین انتہی فاذا ثبت رفعہ الی الصدیق رضی اللہ

عنہ کان ذالک منہ وبا فضلا عن ان یکون بدعۃ لحدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین وفی المحیط البرہانی قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فی عشر المحرم فجلس عند الاسطوانہ وجلس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفہ فقام بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوذن فلما بلغ اشہد ان محمدًا رسول اللہ قبل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابہامیۃ ووضعہما علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الاذان قال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر من فعل مثل ما فعلت غفر اللہ لہ عشر الف ذنبا من الکبائر وفی روایۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ جدیدۃ کانت او قدیمۃ عمدًا او خطاءً انتہیٰ وفی جامع الرموز اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقال اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابہامین علی عینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قائدًا لہ الی الجنۃ انتہیٰ وفی فتاوی الغرایب اذا قال الموذن اشہد ان محمدا رسول اللہ اولا یقول السامع صلی اللہ علیک یا رسول اللہ واذا قال ثانیا یقول السامع قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ویضع ابہامیہ علی عینیہ ویقول اللہم متعنی بالسمع والبصر وفی الحدیث من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیمۃ و قائدہ الی الجنۃ انتہیٰ ہذہ ما اطلعت علیہ من النقول المرضیہ عن افواہ الفحول فمن لم یرض بہا فعلیہ ان یاتی بمنع ذالک من الشارع ولو ضعیفا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وارجوا منہ العفو والغفران والتجاوز عن عثرۃ الجنان واللسان وزلۃ الاقدام والبیان والاختتام علی حسن الشان یوم لا ینفع مال ولا بنون ولا والدان لانہ کریم حلیم رؤف رحیم ذوالامتنان وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین اب یہاں سے نعم الانتباہ کا ترجمہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا لائق اور سزاوار ہے اللہ و تعالی کو جسکی ذات پاک خیال و قیاس سے برتر ہے اور سب کیفیتون اور اجناس سے نرالی اور باہر اور درود و سلام نازل ہو جیو جناب رسالتمآب پر کہ جنکے طفیلی ہم سب امتون سے بہتر ہوئے کہ سب آدمیون کے بابابین گواہی دینے کیواسطے پیدا ہوئے اور اُنکی سب آل و اصحاب پر جو اِس دین متین کے ارکان ہین بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ جو مسلمان عربی زبان سے واقف نہین اونکے فائدے کے لئے جب مین نے عبادات دینی کے کئی ایک فقہی مسئلے جمع کرکے اون کو ہندوستانی زبان کا لباس پہنا دیا اور ان مسئلون مین یہہ بھی لکھا کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تب اذان کے جواب دینے والیکو جائز اور درست ہے کہ اپنے دونون ہاتھونکے اور کلمے کی انگلیون کو چومکر اپنے دونون انگوٹھونپر رکھلے تب کئی شخص جو اپنے تئین محدثون مین گنتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی حدیثونکی پوری معرفت اور وقفیت حاصل نہوتے بھی اونکو یہہ دعوی ہے کہ ہم تو حدیثونکے طریقے صحیح اور حسن لذاتہ یا لغیرہ ہونیکے اور انکے ضعیف ہونے کے سب طریقے جانتے ہین اور سچ پوچھو تو اُنکو اصول علم حدیث مین سے تھوڑے سے مسائل بھی معلوم نہین بلکہ جیسے اونٹنی برسات دیکھتے ہی سیدھے بائین بیڈھب حد سے قدم بڑھاتی ہے اسی طرح یہہ بھی حد سے پائون باہر رکھکر ادھر اُدھر بھٹکتے ہین سو ایسے شخص اِس مسئلے کا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیان چومکر دونون آنکھون پر رکھنے کے جایز ہونے کا انکار کر کر اور مجھہ سے اسبات کی سند اور دلیل مانگ کر کہنے لگے کہ ہم نے تو یہہ مسئلہ نہ کسی کتاب مین دیکھا ہے نہ کسی کے منہہ سے سنا ہے اور ان شخصون کا حال تو یہہ ہے کہ وہ معتبر علماؤن کی مجلسون مین کبھی نہین بیٹھے اور دنیا مین جتنی روایتین اور علما کے اقوال ہین ان سب پر بھی حاوی نہین ہوئے اور سب اہل دانش وبینش پر یہہ بات

ظاہر ہے کہ جتنی روایتین اور اقوال دنیا مین ہین ان سب سے واقف ہونا امر محال ہے اور طاقت بشری سے باہر اسلئے مین نے اُن شخصون کے کہے پر جو روایتین معتبر راویونکی زبانون سے نقل ہوئی اور مجھے معلوم ہین سو سب کی سب جمع کرلئین تاکہ جو لوگ حضور دل سے کان دیکر سنا کرتے ہین اُن کو فائدہ حاصل ہووے اور جو شخص حق بات سے دور بیٹھے رہتے ہین اُنکے دلون کے آئینون پر سے شک اور شبہے کا زنگار محو ہووے اور مٹ جاوے آور نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ کر کے مین نے اس رسالہ کا نام رکھا یعنے شبہہ دور کرنے کے لئے اچھی تنبیہ ہے اور اللہ جل شانہ کے بندون مین سے جو کوئی سیدھی راہ ڈھونڈھے اُسکو اُسی کی طرف سے توفیق ہوتی ہے کیونکہ بندون پر اُسکا لطف اور مہربانی بے نہایت ہے سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد الحسنہ فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ مین فرمایا ہے کہ جب موذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنے تب اپنی دُونون کلمے کی انگلیان چومکر اُنھین انگلیون کے باطن یعنے ان دُونون انگلیون کی پیٹ اپنی دُونون آنکھون پر پھرلیوے اور اُسوقت ایسا کہے کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ترجمہ مین گواہی دیتا ہون کہ محمد مصطفٰے درود اور سلام ہو جیو اللہ تعالٰی کی اُنپر اللہ کے کامل ترین اور بہترین بندے اور اُسکے سچے پیغمبر ہین مین راضی ہون کہ اللہ تعالٰی میرا پروردگار ہے اور مسلمانی میرا دین ہے اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیغمبر ہین اس بات کو دیلمی نے کتاب فردوس مین جناب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث پر سے بیان کیا ہے سو حدیث یہہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے موذن کو کہتے سنا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب یہہ یعنے اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ آخر تک موذن کے جواب مین کہکر اور دونون کلمے کی انگلیونکی پیٹ کو چومکر اپنی دونون آنکھونپر پھرلیا اُسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب میرے

یار عزیز نے جو کچھ کام کیا ہے ویسا ہی جو کوئی کریگا اسکو البتہ میری شفاعت ہو گی اور سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ حدیث صحیح کے درجے کو نہین پہنچی اور اسیطرح صحیح کے درجے کو نہین پہنچی وہ حدیث کہ جس کو ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یانی اپنی کتاب بنام موجبات الرحمہ وعزائم المغفرہ مین ایسی اسناد سے لائے ہین کہ جسمین کئی راوی مجہول الحال ہین اور اسکو خضر علیہ السلام سے اسنادِ منقطع سے روایت کیا ہے کہ خضر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی موذن کی زبان سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے یون کہے کہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ بھلے آئے میرے پیارے میری آنکھون کی ٹھنڈک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لس پیچھے اپنے ہاتھون کے دُونون انگوٹھے چوم کر اُن کو اپنی دُونون آنکھون پر رکھے تو وہ شخص کبھی اندھا نہین ہونیکا اور اسکی آنکھون کو رمد کی بیماری بھی نہین ہونیکی یعنے اسکی آنکھین بھی کبھی نہین آئیگی اس پیچھے ابو العباس رداد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے اسکی اسناد مین ایک شخص ایسا ہے کہ سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین اُسکے احوال سے کبھی واقف نہین ہوا ہون اور روایت فقیہ محمد بن بابا رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ اُنھون نے اپنے خود کے احوال مین کہا ہے کہ ایک دن پَوَن جو چلی ہے تو ایک کنکرا میری آنکھ مین اُڑ کے آیا جسکے نکالنے سے مین عاجز ہو گیا تھا اور مجھے اُس سے بے نہایت درد ہوتا تھا پر جب مین نے موذن کی زبان سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنا تب اوسکے جواب مین وہی کلمہ کہا جو خضر علیہ السلام سے روایت ہوا ہے تو فی الفور وہ کنکرا میری آنکھ سے نکل گیا رداد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے نسبت یہہ کچھ بڑی بات نہین ہے اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی رحمۃ اللہ تعالی جو مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالی شرفا و تعظیما کے امام اور خطیب تھے اُنھون نے مصر کے قدیم بزرگو نمین ایک بزرگ

مد دالدین نام کے تھے ان سے نقل کیا ہے کہ مین نے اُن کی زبان سے یون سنا ہے کہ
کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اذان مین سنکر صلی اللہ علیہ وسلم بولے
وراپنی کلمہ کی انگلیون اور انگوٹھونکو اکٹھے ملا کر چومے اوراپنی آنکھون پر پھرلیوے تو
سکی آنکھونکو رمد کی بیماری نہین ہوئیگی شمس الدین بن محمد صالح مدنی نے فرمایا ہے کہ مین نے
یہی بات محمد زندی کی زبان سے سنی کہ وہ عراق کے یا عجم کے مشایخون سے کوئی شخص
تھے اُن سے نقل کرتے تھے اور یہہ بھی کہتے تھے کہ آنکھون پر انگلیان پھراتے ہوئے بولے
کہ صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی و نور بصری و یا قرۃ عینی
ترجمہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ تمپر ای میرے سردار ای خدا کے بھیجے ہوئے ای میرے
دل کے پیارے اور میری بینائی کے نور اور ای میری آنکھون کی ٹھنڈک اور مجد الدین
مصری اور فقیہ محمد زندی ان دو نون مین سے ہر ایک نے کہا ہے کہ جب سے مین یہہ
کام کرنے لگا ہون تب سے میری آنکھون کو رمد کی بیماری کبھی نہین ہوئی شمس الدین محمد
ابن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حمد وشکر خدا کا کرتا ہون کہ جب سے مین نے یہہ بات ان
دونون بزرگون سے سنی ہے تب سے اسپر عمل کر رہا ہون اسواسطے میری آنکھونکو رمد کی بیماری
نہین ہوئی اور خدائے جل شانہ سے مجھے امید ہے کہ آخر تک میری آنکھین ایسی ہی رہینگی اور
خدا چاہے تو اندھا ہو جانیسے بھی بچ جاؤنگا اور فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ سے
روایت آئی ہے کہ انھون نے فرمایا کہ مین نے فقیہ زاہد بلالی رحمۃ اللہ علیہ سے
سنا ہے اور اُنھون نے روایت کی امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے فرمایا کہ
جو کوئی موذن سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے کہے کہ مرحبا بحبیبی
و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھونکو
بوسہ لیکر اپنی دونون آنکھونپر رکھے تو کبھی اندھا نہوگا اور کبھی اوسکو رمد کی بیماری بھی نہوگی
اور طاؤسی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مین نے شمس الدین بن نصر بخاری خواجہ سے ایک

حدیث سنی کہ جسکا حاصل یہہ ہی کہ جو کوئی موذن سے کلمۂ شہادت سنتے ہوئے اپنے ہاتھونکے دونو
انگوٹھونکے ناخنونکو بوسہ لیکر انکو اپنی دونون آنکھونپر پھیرا لیوے اور پھراتے ہوئے کہے
کہ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیَّ وَنَوِّرْھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَنُوْرِھِمَا ترجمہ الٰہی بچا رکھہ میری دونون آنکھونکی پتلیون کو اور روشنکر اون کو
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھونکی پتلیونکے اور اونکی روشنائی کے طفیل تو کبھی اندھا
نہین ہونیکا لیکن جو حدیثین اوپر مذکور ہوئی ہین انمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو نہین پہنچا
یہان تمام ہوا سخاوی علیہ الرحمہ کا کلام پس جب ان حدیثونمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو
نہین پہنچا تو وہ ضعیف ہونیسے خالی نہین اور فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز
ہی چنانچہ علم اصول حدیث مین اسبات کو علما رحمہم اللہ نے بیان کیا ہی اور شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی تذکرۃ الموضوعات مین کہا ہی کہ حدیث ضعیف وہ ہی کہ جس مین
حدیث صحیح اور حدیث حسن ہونے کی سب شرطین پائی نہ جاوین اور علما رحمہم اللہ تعالےٰ
کے نزدیک حدیث ضعیف کی اسناد بیان کرنے کے درپے ہونا اور اوسکے ضعیف ہونیکا
ذکر نہ کرنا جائز ہی بشرطیکہ وہ حدیث ضعیف وعظ و نصائح مین قصے حکایتون مین یا
عمل کی فضیلتون مین ہو نہ خدائے جل شانہ کی صفتون مین یا کسی چیز کے حلال اور حرام
ہونے کے بیان مین بلکہ بعضے علماؤن سے یون بھی آیا ہی کہ نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا
مذہب یہی تھا کہ جس راوی کی حدیث ترک اور بالکل چھوڑ دینے پر محدثونکا اجماع
اور اتفاق نہوتا اس راوی سے حدیث لیا کرتے تھے اور اسی موجب ابوداؤد رحمہ
اللہ تعالیٰ بھی جب انکو کسی باب مین حدیث ضعیف کے سوا کوئی نقلی دلیل نہ ملتی تو اسی
حدیث ضعیف کو دلیل پکڑا کرتے اور اسکو دلیل عقلی پر ترجیح دیا کرتے تھے یہان شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ علیہ مصنف مجمع البحار کہ جسکی بابت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ
اللہ نے رسالہ عجالہ مین یون فرما گئے ہین کہ وہ بڑی شرح غریب احادیث وجیہات عبارات

آن کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی مغنی ست از جمیع مواد ۱۲ مترجم عفی عنہ اس کا
کلام تمام ہوا اب اگر تو پوچھے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا کیونکر جائز ہوتا ہی باوجود اسکے
کہ علما رحمہم اللہ در گذر نہین کرتے حدیث ضعیف کی شان مین مگر فضائل اعمال مین نہ خود
عمل مین تو اسکا جواب یون ہی کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا جایز ہی اس شرط سے کہ
وہ نہایت ضعیف نہو اور دیلمی رحمۃ اللہ کی حدیث تو نہایت ضعیف نہین ہی چنانچہ
عنقریب اسکی تائید کی روایتین بیان ہونگی بلکہ اس حدیث کی اسناد حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچنے کو ملا علی قاری رحمہ اللہ نے صحت کو پہنچایا ہی چنانچہ
اسکے کلام مین آئیگا اور شیخ المتاخرین علامہ شہاب الدین بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی نے
اپنی کتاب تحفہ شرح منہاج نووی مین لکھا ہی کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنیکا ایک شرط
ہی کہ وہ حدیث ضعیف نہ ہو یہان شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا کلام پورا ہوا اور شیخ ابن
حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح المبین شرح الاربعین مین اور علامہ رملی رحمہ اللہ نے
اپنی کتاب نہایہ شرح منہاج نووی رحمہ اللہ مین بھی ایسا لکھا ہی اس پر بھی بہت جاگے
پر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ علما رحمہم اللہ فضائل کا لفظ کہکر اس سے خود عمل مراد رکھتے ہین
جیسا کہ منہاج کے قول کے نیچے کہ وحذفت دعاء الاعضاء اذلا اصل لہ یعنے اور
مین نے اعضا کی دعائین نکال ڈالین اس لئے کہ اسکو کچھ اصل نہین علامہ محدث منقن
سراج الدین بن ابی جعفر عمر انصاری مشہور ابن الملقن نے عجالہ مین یون لکھا ہی کہ
مین کہتا ہون کہ یہہ بات یون نہین ہی یعنے ایسا نہین کہ اعضا کی دعاؤن کے لئے
کچھ اصل نہین ہی بلکہ اُسکے واسطے بہت طریق ہین اور فضائل اعمال مین چندان
چوکسی نہین کی جاتی جیسا کہ رافعی کی اور وسیط کی حدیثون کی تخریج جو مین نے لکھی ہی
اُس مین اُسکا بیان صاف صاف لکھا گیا ہی انتہی اور ایسا علامہ رملی نے نہایہ
مین اور علامہ جلال الدین محلی نے اپنی شرح منہاج مین اور دوسرے کئی بزرگون نے

اپنی تصانیف مین اسی موجب کیا ہی کہ فضائل اعمال کا لفظ ذکر کیا ہی کہ اس سے نفس
عمل مراد رکھا ہی کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ دعا ہر نفس عمل ہی نہ فضیلت کسی دوسرے
عمل کی اور جب سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ دیلمی کی روایت کچھ ضعیف ہی
تب کئی باتون سے اس کی تائید کی تاکہ اسکو قوت حاصل ہووے سو ان مین
سے پہلی بابت ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی جو شافعی مذہب کے بہت
بڑے امامون مین کے ہین انکی حدیث ہی کہ انھون نے خضر علیہ السلام سے
روایت منقطع کئی ہی دوسری بابت فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ تعالی کی حدیث
ہی جسکو اُنھون نے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہی تیسری
بابت طاؤسی رحمہ اللہ کی حدیث ہی چوتھی بابت بڑے بڑے علماؤن کے تجربے
جیسے فقیہ محمد بن البا با اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی جو مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالی
شرفاً وتعظیماً کے امام اور خطیب تھے اب معلوم کیا چاہیئے کہ حدیث منقطع بھی حدیث
ضعیف کے اقسام مین سے ایک قسم ہی چنانچہ حدیث منقطع کے بیان مین اُس کا
ذکر موجود ہی شیخ محمد طاہر پٹنی مذکور نے اپنے تذکرۃ الموضوعات مین فرمایا ہی کہ
جب حدیث منکر کی روایت بہت سے جدے جدے طریقون سے آوسے تو وہ
نزدیک کی یعنے اعلیٰ رتبے کی ضعیف کو پہنچتی ہی بلکہ بہت وقت حدیث حسن
کے درجے کو بھی پہنچتی ہی یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ علیہ کا کلام
تمام ہوا تو جب حدیث منکر بہت سے طریقون کی روایت کے سبب سے حدیث
حسن کے درجے کو پہنچ سکے تو حدیث ضعیف اور حدیث منقطع تو بطریق اولی پہنچیگی
اور سخاوی رحمہ اللہ نے جو فرمایا ہی کہ ان حدیثون مین سے کسیکا مرفوع ہونا
صحت کو نہین پہنچا اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ یہہ روایت ایسی سند سے آئی ہی کہ اُسمین
کئی راوی مجہول الحال ہین یعنے ان کا احوال معلوم نہین کہ وہ معتبر راوی ہین کہ

نہیں تو سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس کہنے سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ یے یہہ حدیثیں
موضوع یعنے جھوٹھی لوگونکی بنائی ہوئی ہین چنانچہ شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مذکور
تذکرہ الموضوعات مین علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب لآلی سے نقل کر کر کہا
ہی کہ زرکشی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ ہمارا کہنا کہ لم یصح اور ہمارا کہنا کہ موضوع سو ان دونو
باتون مین بہت فرق ہی کیونکہ موضوع کہنے سے یون ثابت ہوتا ہی کہ وہ حدیث نہین سچ
بلکہ لوگون کی جھوٹھی بات بنائی ہوئی ہی اور لم یصح کہنے سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ
حدیث نہین ہی بلکہ اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ حدیث ثبوت کو نہین پہنچی حقیقت مین حدیث
ہو تو ہو اور شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہہ بھی فرمایا ہی کہ اگر اسناد حدیث کے
راویونمین سے کسیکا احوال مجہول ہو تو اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اسکی روایت کی
ہوئی موضوع یعنے جھوٹھی بنائی ہوئی ہی کیونکہ ایسا ہو سکتا ہی کہ وہ راوی اچھا
معتبر ہو اور اسواسطے اسکی روایت ہوئی حدیث سچی ہو یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالیٰ
کا کلام پورا ہوا اور علامہ ملا علی قاری نے اپنی موضوعات مین جو کچھ لکھا ہی سو بھی اسی کو
ثابت کرتا ہی سو علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کا کلام یہہ ہی کہ موذن سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہی اپنی کلمے کی دونون انگلیونکو چومکر انکو پیٹ کیطرف سے دونون
آنکھون پر پھیر لینا اور اُسکے ساتھ یہہ کہنا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا سو اسکی دیلمی نے کتاب
فردوس مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا اُسکو میری شفاعت ضرور ہوگی سو
سخاوی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچی اور شیخ احمد رداد بھی اپنی
کتاب موجبات الرحمہ مین اس حدیث کو ایسی سند سے لائے ہین کہ جس مین کئی راوی
مجہول الحال ہین اسکو حدیث منقطع کے طور پر خضر علیہ السلام سے روایت کیا ہی اور کہا

ہے کہ جتنی حدیثین اس بابت مین روایت کی جاتی ہین سو البتہ اونکا مرفوع ہونا صحت
کو نہین پہنچا تو ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ جب اس فعل کا مرفوع
ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک ثابت ہوا تو عمل کرنے کے لئے اتنا بس
ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور
میرے خلیفے جو سیدھی راہ پر ہین انکا طریقہ یہان ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی کا کلام پورا
ہوا تو جب اس حدیث کا مرفوع ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک ثبوت
کو پہنچا تب اس فعل کا مندوب یعنے سنت ہونا ثابت ہوچکا پھر یہہ بدعت تو کہانسے ہوگا
کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور میرے خلیفے
جو سیدھی راہ پر ہین انکا طریقہ اور محیط برہانی جو حنفی مذہب کی بڑی معتبر کتاب ہے اسمین
لکھا ہے کہ بعضے علماؤن نے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ محرم کے دس دنون مین مسجد
اکر کھنبے کے پاس بیٹھے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ انکے پیچھے بیٹھے تب حضرت
بلال رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے رہکے اذان دینے لگے جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تک
تک پہنچے تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے دونون انگوٹھونکو اپنی آنکھونپر پھیرلیا
اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ترجمہ ٹھنڈک ہوجیو میری آنکھونکی آپکے جمال مبارک
سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پھر جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ
اذان سے فارغ ہوچکے تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تمنے
جیسا کیا ہے ویسا جو کوئی کریگا تو اسکے دس ہزار کبیرہ گناہ بخشے اور معاف کئے جائینگے اور
ایک روایت مین یون بھی آیا ہے کہ اللہ تعالی اسکے سب گناہ بخشیگا خواہ نئے ہون خواہ
پرانے خواہ جان بوجھکر کئے ہون خواہ چوک بھول سے یہان محیط برہانی کی عبارت پوری
ہوئی اور جامع الرموز جو حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اسمین لکھا ہے کہ معلوم ہوجیو
کہ مستحب ہے کہ جب کوئی اذان مین پہلے کلمہ شہادت یعنے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سنے تو کہے کہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ترجمہ درود نازل کرے اللہ تعالیٰ تمپر اے پیغمبر خدا کے اور جب دوسرے دفعہ بھی کلمہ شہادت سنے تو کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور اسکے پیچھے اپنے دونون انگوٹھون کے ناخن دونون آنکھون پر رکھکر ایسا کہے اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر ترجمہ ای خدا برخورداری دے اور نفع پہنچا مجھے کانون اور آنکھون سے تو بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اُسکا ہاتھ پکڑکر جنت مین لیجائینگے یہان جامع الرموز کی عبارت تمام ہوئی اور حنفی مذہب کے فتاوی غرایب مین لکھا ہے کہ جب مؤذن پہلے دفعے کہے کہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ تب سننے والا کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسرے دفعے موذن یہی کلمہ کہے تب سننے والا کہے قرۃ بک یا رسول اللہ اور اپنے ہاتھ کے دونون انگوٹھون کو اپنی دونون آنکھو پر رکھکر کہے کہ اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اذان مین میرا نام سنے اور اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھے اپنی دونون آنکھون پر رکھے تو مین اُسکو قیامت کے دن صفون سے ڈھونڈھ نکالونگا اور اُسکو ہاتھ پکڑکے جنت مین لیجاؤنگا یہان فتاوائے غرایب کی عبارت تمام ہوئی ہے وہ روایتین بڑے بڑے علماؤن کی زبان سے نقل کئی ہوئی ہین کہ جن پر مجھے اطلاع حاصل ہوئی ہے تب جس کسی کو کوئی روایتین پسند نہ آوین اس پر لازم ہے کہ شارع یعنے خدائے تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کیا منع وارد ہوا ہے اگرچہ ضعیف طریق سے ہووے سو بتا دیوے اور اللہ تعالیٰ نیک اور بد بہتر جانتا ہے اور ہمارا رجوع اور بازگشت اوسی کی طرف ہونیوالا ہے اور مجھے اس سے یہہ امید ہے کہ مجھے بخشے اور میرے گناہ معاف کرے اور جو میرے دل یا زبان سے یا قدم یا انگلیون سے لغزش صادر ہوئی ہووے اس سبب کو بھی معاف کرے اور بخشے اور میرا خاتمہ اچھے حال پر کرے اُس دن پر کہ جب نہ مال کام آئیگا

نہ بیٹے اور نہ ماباپ کیونکہ اسکا کرم حلم مہربانی اور رحم سب سے بڑا ہے اور وہ بڑا احسان کرنیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ درود وسلام نازل کرے اپنے بہترین مخلوقات محمد مصطفے ؐ پر اور آنکی آل واصحاب پر اور تمام اقسام وانواع کی حمد وثنا کے لایق اور سزاوار فقط اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالم جن اور بشر اور ملک کا پالنے والا ہے

شرح الفاظ اصطلاحیہ

صحیح حدیث صحیح دو قسم کی ہے ایک صحیح لذاتہ اور دوسری صحیح لغیرہ تب صحیح لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جس مین یہہ تین شرطین پوری پائی جاوین ایک تو راویون کی عدالت یعنے روایت کرنیوالونکی پرہیزگاری دوسری اونکا ضبط اور یاد اور ہشیاری تیسری اس حدیث کے راویونکے نام سلسلے بند ایک کے پیچھے ایک آخر تک مذکور ہونا توجس حدیث مین یہے تینون شرطین پوری پائی جاوین اُسکو حدیث صحیح لذاتہ کہتے ہین اور یہہ حدیث سب سے اعلیٰ درجے کی ہے اور صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جس مین یہہ سب شرطین ہون لیکن راوی کے فقط ضبط مین کچھ نقصان ہووے پر دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے اور اس کا درجہ صحیح لذاتہ سے اترتا ہے اسناد اور سند حدیث کی روایت جن بزرگون سے آئی ہے انکے نام لے درپے سلسلے سے بیان کئے جاتے ہین تو اس سلسلے کو سند کہتے ہین اور اسناد کبھی تو اس سلسلے کو کہتے ہین اور کبھی اس سلسلے کے بیان کرنے کو منقطع اور مقطوع وہ حدیث ہے کہ جسمین صحابیونکے نیچے کے درجے مین کسی ایک راوی کا نام اسناد مین چھوڑ دیا ہووے یا دو تین نام جدی جدی جگہہ سے چھوڑ دئے ہووین اور اس چھوڑ دینے کو انقطاع کہتے ہین اور صحابیونکے نیچے کے درجے مین ایک ہی جگہہ سے دو تین نام چھوڑ دئے ہووین توحدیث معضل کہتے ہین اور اگر راویون مین سے ایک یا زیادہ صحابی کا نام چھوڑ دیا

ہووے تو اس حدیث کو مرسل کہتے ہین اور اسکے چھوڑ دینے کو ارسال کہتے ہین مرفوع وہ حدیث ہی کہ جسکی اسناد پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تک پہنچی ہووے اور اگر فقط کسی صحابی تک پہنچی ہووے تو اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسے کہین کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا کہا یا کیا یا انکے سامنے کسی نے کہا یا کیا اور اُنھون نے اُسپر کچھ انکار اور اعتراض نہین فرمایا حسن حدیث بھی دو قسم کی ہی ایک تو حسن لذاتہ اور دوسری حسن لغیرہ حسن لذاتہ وہ حدیث ہی کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کے فقط ضبط مین نقصان ہو اور دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث نہ آنیکے سبب اس نقصان کا عوض بھی نہ ہووے تو یہہ قسم صحیح لغیرہ سے بھی اُتری ہی اور حسن لغیرہ وہ حدیث ہی کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جسکی اسناد متصل یعنے لگا تار آنیمین کچھ نقصان ہووے یعنے بعضے راوی مذکور ہون اور بعضے مذکور نہ ہون لیکن دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث آنے کے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے تو یہہ قسم حسن لذاتہ سے بھی اُتری ہی ضعیف وُہ حدیث ہی کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جس حدیث کی سند آخر تک لگا تار آنیمین کچھ نقصان ہووے کہ سند مین بعضے راوی مذکور نہووین اور وہی حدیث دوسرے کئی طریقون سے بھی نہ آئی ہووے کہ جس سے وُہ نقصان مٹ گیا ہُوتا اور وُہ حدیث حسن لغیرہ کے درجے کو پہنچی ہُوئی منکر جب وُہ حدیثین ایک دوسری کے مخالف آتی ہین اور دونوںکے راوی عدالت یا ضبط مین ضعیف ہُوتے ہین تب ان دونون حدیثون مین سے جسکا راوی کم ضعیف ہوتا ہی اُسکو حدیث معروف کہتے ہین اور جس کا راوی زیادہ ضعیف ہُوتا ہی اسکو حدیث منکر کہتے ہین موضوع وُہ حدیث ہی کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی پر کسی حدیث کی روایت کرنیمین ساری عمر مین ایک دفعے بھی جھوٹھ بولنا ثابت ہو چکا ہُووے خواہ اس پیچھے اُس نے توبہ کئی ہو خواہ نہ کئی ہو یہہ سب بیان شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی شرح مشکات کے مقدمے مین لکھا ہوا ہی فقط تنبیہ

حسن لغیرہ اور ضعیف کی جو شرح اوپر گذری ہی اس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اذان
مین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا کلمہ سنتے ہوئے ہاتھونکے انگوٹھونکو چومکر آنکھون پر
پھرانیکے باب مین جو حدیث آئی ہی اوسکی اسناد مین اگرچہ کئی راوی مجہول الحال ہین اس
سبب سے ہم پورے عادل نہین کہہ سکتے اور اسکا ایک طریقہ حضر علیہ السلام سے آیا ہی سو
بھی اگرچہ حدیث منقطع کے طور پر آیا ہی اور اسلئے وہ طریقہ اگرچہ تنہا تنہا اعتبار کئے پر
ضعیف نظر آتے ہین لیکن وے سب کے سب طریقے اگر اکٹھے اعتبار کئے جاوین تو البتہ یہہ حدیث
انگوٹھے چومکر آنکھونپر پھیرانیکی حسن لغیرہ ٹھہرتی ہی کیونکہ اُسپر حسن لغیرہ کی شرح درست اور
ٹھیک بیٹھتی ہی کہ اسلئے کئی راویونکی عدالت ثابت ہونہین نقصان ہی اور اسکی سند مین
بعضے راویونکے نام بھی مذکور نہین ہوئے ہین لیکن یہی حدیث جدے جدے طریقون سے
آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوگیا ہی اور وہ نقصان بالکل مٹ گیا ہی تو
جب یہہ حدیث حسن ٹھہرچکی تب فضائل اعمال تو کیا بلکہ سب احکام شرعی مین حجت
اور دلیل ہونے کے قابل ہوئی چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکات
شریف کی فارسی شرح کے مقدمے مین فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف جب بہت طریقون
سے آنیکے سبب حسن کے رتبے کو پہنچتی ہی تو حجت اور دلیل ہونے کے قابل ہو جاتی
ہی اور یہہ بات جو لوگون مین مشہور ہوئی ہی کہ حدیث ضعیف فقط فضائل
اعمال مین معتبر ہی اور اُسکے سوا دوسرے احکامونمین معتبر نہین تو اسکے معنے یے ہین
کہ حدیث ضعیف آپہی اکیلی فضائل اعمال کے سوا دوسرے احکامون مین معتبر نہین
لیکن جب وہی حدیث بہت طریقون سے آئی ہووے تب ان سب طریقونکا مجموع
اسی حدیث ضعیف کو حدیث حسن کے رتبے کو پہنچا دیتا ہی اور اُسکو حسن کے حکم مین داخل
کرتا ہی یہانتک کہ اس حدیث کو ضعیف کا حکم بالکل نہین رہتا چنانچہ ائمہ کرام رحمہم
اللہ اس بابت کو صراحتہ لکھ گئے ہین یہان شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

پورا ہوا اور اسکی مثال یہہ ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ وغیرہ علمائے متاخرین
رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جس حدیث مین آیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
والدین شریفین اپنی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیتے ہوکر ایمان
لائے سو حدیث اگرچہ خود اپنی ذات سے ضعیف ہے لیکن علمائے متاخرین رحمہم اللہ نے
جب دیکھا کہ وہ حدیث بہت طریقون سے وارد ہوئی ہے تب اُسکو صحیح اور حسن کے حکم
مین گنا چنانچہ یہہ بات بھی شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے فارسی شرح مشکات کے باب
زیارۃ القبور مین لکھی ہے تب جو بات اس کتاب قسم ۲ کے نیچے شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ
سے نقل کرکے لکھی ہے اسمین کوئی شک اور شبہہ باقی نہین رہا اور جو باتین قسم کے نیچے گذری
ہین کہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنا درست ہے اور فضائل اعمال سے
خود عمل مراد ہین نہ انکی فضیلتین تو یہہ کہنا بر تقدیر تسلیم و تنزل ہے یعنے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ
حدیث ضعیف ہے اور جدے جدے طریقون سے نہین آئی تو بھی فضائل اعمال مین حجت اور دلیل
پکڑنیکے لئے کافی ہے جناب مؤلف دامت برکاتہ کی یہہ مراد نہین کہ فی الحقیقت یہہ حدیث
ضعیف ہے اور کئی طریقون سے اگر حسن کے درجے کو نہین پہنچی ہے کیونکہ اگر یہی معنے مراد ہوتے
تو قسم ۳ کے نیچے کی عبارت نہ لکھتے بلکہ مولف دام برکاتہ کی رغبت تو ملا علی قاری کی رائے
کیطرف نظر آتی ہے کہ جب صدیق رضی اللہ عنہ تک اس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت ہوا
تو اسکے مستحب ہونےمین کوئی شک باقی نہین رہا پھر باوجود اس ہدایت کے اگر کوئی گمراہ ہوکر
اسبات کے مشروع ہونیکا انکار اور اسکے بدعت ہونے پر اصرار کرے تو جدل مین جا پڑیگا
چنانچہ مشکات شریف کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین آیا ہے کہ
وعن ابی امامۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی امامہ
رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ما ضل قوم بعد ھدی
کانوا علیہ نہین گمراہ ہوئی اور رستا بھولی کوئی قوم ہدایت اور راہ پانے بعد کہ جسپر وہ تھی

اِلَّا اُوتُوا الْجَدَل مگر اُس قوم کا انجام یہی ہے کہ اسکو دیا گیا اور اسکو حاصل ہوا جدل اور جدل کے معنے یہ ہین کہ بڑا جھگڑا سرکشی لڑائی اور صرف نفسانیت محض اس ارادے سے کہ اپنے باطل مذہب کو لوگون مین پھیلاوے اور حق بات کو برباد دیوے ثمّ قراء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھٰذہ الآیۃ اس پیچھے پڑھی پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کریمہ جو کافرون کے جدل اور نفسانیت کی بابت وارد ہی مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اُسکے معنے نیچے آتے ہین رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ اوسکو روایت کیا ہے امام احمد حنبل اور ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللّٰہ نے اب معلوم ہووے کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کا سبب یہہ ہے کہ جب یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ یعنے بیشک تم اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اللّٰہ کو چھوڑکر دوزخ کی لکڑیان ہو تب کفار خوش ہوئے اور بڑی دھوم مچاکر کہنے لگے کہ ہمارے بُت تو عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر نہین ہین اور نصاریٰ تو عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرتے ہین تب اس آیت کے مضمون کے موافق عیسیٰ علیہ السلام بھی دوزخ مین جائینگے تب اگر ہمارے بت بھی اُنکے ساتھ دوزخ مین جاوین تو ہمکو کچھ پروا نہین بلکہ ہم راضی ہین اسلئے خدائتعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یعنے یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفارون نے جو یہہ بحث تم سے کئی ہے سو نہین کئی ہے مگر بطور جدل اور خصومت کے کیونکہ وے لوگ کچ بحث ہین اسواسطے کہ اُن کو اچھی طرح معلوم ہے کہ عقل والون کیواسطے عرب کے محاورے مین لفظ مَن آتا ہے کہ جسکے معنے ہوتے ہین جو شخص یا جو لوگ اور یہان وَمَا تَعْبُدُوْنَ مین تو لفظ ما آیا ہے سو یہہ بے عقلون کیلئے استعمال مین آتا ہے اور اُسکے معنے ایسے ہوتے ہین اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو تب

اس آیت سے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا تو دوزخ مین جانا بالکل نہین سمجھا جاتا علما ہنے فرمایا
تو عقل والونمین سے ہین عقل والے جیسے فرشتے آدمی اور جن اور بے عقل جیسے جھاڑ پانی پتھر قطعہ
سب تقریر شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ کی فارسی شرح مشکات مین حدیث مذکور کی شرح
مین موجود ہی اللہ تعالیٰ اس فقیر کو اور سب مسلمانون کو ہدایت نصیب کرے اور
جدل تعصب اور نفسانیت سے بچا وے آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین و
الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتمہ الحمد للہ مصلیاً ومسلماً رسالہ تائید الالہ کا تمام ہوا اور یہان ہم تائید الحق کی
جلد اول بھی تمام کرتے ہین اور اسکی تصحیح فہرست وغیرہ آخر دو ورق مین چھاپکر ناظرین
کی خدمت فیضدرجت مین بھیجینگے باللہ التوفیق تاریخ بیسوین ذیقعدہ ۱۲۶۶ ہجریہ مقدسہ
مطابق سنہ ۱۸۹۰ء در مطبع فضل الدین کھمکر مطبوع شد

باب دوم صلوٰۃ کے بیانمین

رسالہ نظام الاسلام کا منتخب اس زمانے کے بعضے لوگ فقہ کے مسئلون کو خلاف
حدیث تصور کرکے عوام کو بہکاتے ہین اور فقہا کی بہ نسبت حقارت کے کلمات زبان
پر لاتے ہین اور ائمہ کی تقلید سے بد اعتقاد عمداً بناتے ہین خصوصاً امام ابو حنیفہ کی فقہ
سے روگردان کراتے ہین اسلئے علمائے دیندار و فقہا نیک کردار نے اس رسالہ مین کہ نماز کن
اعظم ہی دینکا اوسکے مسائل کو قرآن اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب کی حقیقت ظاہر
کیا اور مقلدوں کے تئین اپنی سمجھ کے موافق قرآن وحدیث سے آپ مسئلہ نکالکر اسپر عمل نکرنے کی
وجہونکو بیان کرکے بمہر و دستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ اسکو پڑھکر دین کے امور مین
مضبوط ہوجاوین اور اپنے مذہب پر قایم رہین پھر کسی کے بہکانیسے نہ بہکین

چھاپے خانے کا نام مطبع احمدی ۱۲۵۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا اُوتوا

کیا جواب دیتے ہو تم اے علمائے دیندار ان سوالون کا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے

سوال حنفی جو شروع نماز کی تکبیر مین کانون تک ہاتھ اٹھاتے ہین اسپر کیا دلیل ہے

جواب حدیث ہے پہلی جلد مشکوٰۃ شریف کے ۷۴ صفحے مین عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مالک ابن حویرث رض سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے دونون ہاتھونکو یہان تک کہ برابر کرتے اونکو اپنے دونون کانون کے ۔ اور ایک روایت مین ہے یہان تک کہ مقابل کرتے دونون ہاتھون سے اپنے دونون کانونکی لہرونکو بخاری اور مسلم نے روایت کی وفی المشکوٰۃ وفتح القدیر وجامع الاصول عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اسی مشکوٰۃ کے ۷۵ صفحے مین اور فتح القدیر اور جامع الاصول مین ہے وائل بن حجر سے مقرر دیکھا انھون نے نبی صلعم کو جب کھڑے ہوتے حضرت نماز کو اٹھاتے آپ اپنے ہاتھ یہانتک کہ ہوتے وے برابر اُن کے مونڈھونکے اور برابر کئے اپنے انگوٹھونکو اپنے کانونکے پھر تکبیر کہی ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اٹھاتے تھے اپنے انگوٹھے اپنے کانونکی لو تک اور اسی مضمون کی حدیث ہدایہ اور کافی اور تبیین الحقایق اور لمعات التنقیح اور بحر الرائق مین ہے لیکن مضمون مین کچھ اختلاف طوالت کے خوف سے ہر ایک کتاب کی عبارت بالتفصیل نہین لکھی گئی

سوال ۲ حنفی جو ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے ہین اسپر کیا دلیل ہے **جواب** تیسیر الوصول کے ۲۱۶ صفحہ مین حدیث ہے عن ابی جحیفۃ رض اَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ فِي

الصَّلٰوۃِ وَیَضَعُھُمَا تَحْتَ السُّرَّۃِ اخرجہ رزین روایت ہی ابی جحیفہ رضؓ سے مقرر علی رضؓ نے فرمایا
سنت ہی ہاتھ رکھنا نماز مین اوپر رکھنا اونکا نیچے ناف کے اور احمد اور ابوداؤد اور دارقطنی
اور بیہقی کی روایت مین ہی حضرت علیؓ سے کہ فرمایا اَلسُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ
السُّرَّۃِ یعنے سنت ہی رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے۔ اور ہدایہ اور بحرالرائق
اور کفایہ اور عنایہ اور نہایہ اور کافی مین بھی اسی مضمون کی حدیث ہی صرف لفظ مین اختلاف
ہی اور معنی مین اتفاق اور بحرالرائق مین ہی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلٰثٌ
مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ وَذَکَرَ مِنْ جُمْلَتِھَا وَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ یعنے تین چیزین
پیغمبرونکی سنت سے اور بیان کیا انہین سے رکھنا داہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے
سوال ۳ حنفی جو پکار کے نماز مین بسم اللہ نہین پڑھتے بلکہ آہستہ اسکی کیا دلیل ہے
جواب مشکوۃ شریف کے ۲۰ صفحے مین حدیث ہی عَنْ اَنَسٍ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ
وسلم وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ رضؓ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَخْرَجَہٗ
مُسْلِمٌ انس رضؓ نے کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضؓ شروع کرتے تھے نماز الحمد
للہ رب العالمین سے نکالا اسکو مسلم نے۔ اور تیسیر الوصول کے ۲۱۹ صفحے مین انس رضؓ سے
روایت ہی عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ
وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ روایت
ہی انس رضؓ سے کہا نماز پڑھی مین نے نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضؓ کے ساتھ سو نہین سنا
مین نے انہین سے کسی کو کہ پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم نکالا اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور
ابوداؤد اور مالک اور نسائی نے۔ اور کافی مین ہی قولہ علیہ السلام ثَلٰثٌ یُخْفِیْھِنَّ
الْاِمَامُ اَلتَّعَوُّذُ وَالتَّسْمِیَۃُ وَاٰمِیْنَ فرمایا علیہ السلام نے تین چیزین ہین کہ آہستہ کہتا ہے
انہین امام تعوذ اور تسمیہ اور آمین وروی ابن مسعود رضؓ ما جھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالتسمیۃ فی الصلوۃ مکتوبۃ اور روایت کیا ابن مسعود رضؓ نے نہین پکار کر کہا

رسول اللہ صلعم نے بسم اللہ کو فرض کی نماز مین اور شرح مختصر الوقایہ مین ملا علی قاری سے ہے
وَفِي لَفْظِ مُسْلِمٍ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وفی روایۃ فلم اسمع احد منھم یجھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ورواہ النسائی
والدارقطنی واحمد وابن حبان فکانوا لا یجھرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وفی اثار الطحاوی
ومعجم الطبرانی وحلیۃ ابن نعیم ومختصر ابن حزیمہ فکانوا یسرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
او مسلم کی عبارت مین ہے شروع کرتے تھے - اصحاب نبی کے - نماز کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ
نہ کہتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ایک روایت مین ہے نہین سنا مین نے انہین سے کسیکو کہ پکار
کر پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور روایت کیا اسکو نسائی اور دارقطنی اور احمد اور ابن حبان نے سو
تھے وے کہ پکار کر نہین پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آثار طحاوی اور معجم طبرانی اور حلیہ ابن نعیم
اور مختصر ابن حزیمہ مین ہے کہ آہستہ کہتے تھے اصحاب نبی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور لمعات التنقیح اور
فتح القدیر مین ہے قَدْ رَوَى الطَّحَاوِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض لَمْ يَجْهَرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَسْمَلَةِ حَتّٰى مَاتَ روایت کی طحاوی نے ابن عباس رض سے پکار کر نہین کہا نبی صلعم نے بسم
اللہ الرحمن الرحیم کو یہان تک کہ وفات پائی **سوال** ہم حنفی جو نماز مین امام کے پیچھے سورہ
فاتحہ نہین پڑھتے اوسکی کیا دلیل ہے **جواب** تیسیر الوصول کے ۲۱۷ صفحے مین حدیث ہے
عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ اخرجہ مالک
والترمذی جابر سے روایت ہے جسنے نماز پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی سورۂ فاتحہ تو نہ پڑھی اسنے
نماز مگر امام کے پیچھے یعنے امام کے پیچھے یہہ حکم نہین ہے - اور پہلی جلد مشکوٰۃ شریف کے ۷۰
صفحے مین ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ
لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ روایت
ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر ٹھہرایا گیا ہے امام اسلئے کہ
پیروی کی جاوے اسکی سو جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم چپ ہو رہو روایت

کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ۔ اور جامع الاصول اور امام مالک کی موطا
اور امام محمد کی موطا میں بھی اس مضمون کی حدیثیں ہیں ۔ اور مسند امام ابوحنیفہ میں اور لمعات
التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اور شرح مختصر الوقایہ اور فتح القدیر میں ہے عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ
رَجُلًا قَرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَاَوْمَی اِلَیْہِ رَجُلٌ فَنَھَاہُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْھَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَذَاکَرَا ذٰلِكَ
حَتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رسول اللہ علیہ واٰلہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ
فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ جابر سے روایت ہے کہ قرات کیا یعنے کوئی سورہ پڑھا ایک شخص نے
پیچھے نبی صلعم کے ظہر نماز یا عصر کی نماز میں اور اشارہ کیا اسکی طرف ایک آدمی نے سو منع کیا
اسکو پھر جب پڑھ چکا کہا اُسنے کیا منع کیا تو نے مجھکو رسول اللہ صلعم کے پیچھے قرآن پڑھنے سے
سو بحث ہوئی اور وہ سماعت میں پہنچی حضرت صلعم کی سو فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کیا کا امام
ہو تو قرأت اسکے امام کی اسکے لئے قرأت ہے یعنے قرأت امام کی مقتدی کے واسطے کافی ہے
اور شیخ عبدالحق دہلوی نے مشکوٰۃ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور بخاری او
مسلم کے سوا سب نے اسکو روایت کیا ہے اور شرح مختصر الوقایہ میں اور جامع الاصول اور
فتح القدیر میں ہے عن ابن عمر رض اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ قال یَحْسَبُہٗ قِرَاءَۃُ
الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ ابن عمر رض سے روایت ہے جب سوال کیا اُنسے کیا قرآن
پڑھے کوئی امام کے ساتھ فرمایا جب پڑھے کوئی تم میں سے نماز امام کے ساتھ تو کفایت کرتا
ہے اسکو امام کا قرآن پڑھنا اور جب اکیلا نماز پڑھے تو چاہئے کہ قرآن پڑھے ۔ اور فتح القدیر
اور لمعات التنقیح میں ہے رُوِیَ مُحَمَّدٌ فِیْ مُوَطَّاءِ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ الْقِرَءَۃِ
خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ وَیَکْفِیْكَ الْاِمَامُ روایت کیا امام محمد نے اپنی موطا میں سوال کیا
عبداللہ ابن مسعود کو قرآن پڑھنے کے مقدمے میں امام کے پیچھے فرمایا چپ ہو رہ اور
بس ہے تجھکو امام کا قرآن پڑھنا اور کفایہ اور کافی اور عنایہ اور نہایہ میں ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ یَمْلَاءُ فِیْ فِیْہِ جَمْرَۃً وفی الکفایۃ والکافی قَالَ عَلِیٌّ رض مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَۃَ فرمایا نبی صلعم نے جو قرآن پڑھے پیچھے امام کے بھرتا ہے وہ منہ مین اپنے چنگاری آگ کی ۔ اور کفایہ اور کافی مین ہے فرمایا علی رض نے جسنے قرآن پڑھا پیچھے امام کے مقرر اسنے چھوڑ دی قدیم چال وعن سعید بن ابی وقاص و زید بن ثابت مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَاصَلٰوۃَ لَہٗ سعید ابن ابی وقاص اور زید ابن ثابت رض سے روایت ہے کہ جسنے قرآن پڑھا پیچھے امام کے اسکی نماز درست نہین اور کفایہ اور کافی اور شرح مختصر الوقایہ اور عنایہ مین ہے وَمَنْعُ الْمُقْتَدِیْ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَاثُوْرٌ مِنْ ثَمَانِیْنَ نَفَرًا مِنْ کِبَارِ الصَّحَابَۃِ ممنوع ہونا مقتدی کا قرآن پڑھنے سے روایت ہے اسکی اسی آدمیون بڑے اصحابو نمین سے ۔ اور فتح القدیر اور لمعات التنقیح اور شرح مختصر الوقایہ مین ہے عن عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ قالوا لاتقرء خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ عن جابر قال لاتقرء خَلْفَ الْاِمَامِ اِنْ جَھَرَ وَلَا اِنْ خَافَتَ وعن ابن مسعود رض نحوہ عبد اللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور جابر بن عبد اللہ رض نے فرمایا ہے کہ قرآن مت پڑھ پیچھے امام کے کسی نماز مین ۔ اور جابر نے کہا ہے نہ پڑھ تو قرآن پیچھے امام کے پکار کر پڑھے امام یا چپکے ۔ اور عبد اللہ ابن مسعود رض سے بھی اسیطرح روایت کی ہے **سوال ۵** حنفی جو نماز مین آمین پکار کے نہین پڑھتے اسکی کیا دلیل ہے **جواب** دارقطنی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین جو حدیث کی معتبر اور مشہور کتابین ہین لکھا ہے عَنْ وَائِلٍ رض اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِھَا صَوْتَہٗ رواہ احمد وابو داؤد روایت ہے وائل رض سے مقرر نبی صلعم جب پہنچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک کہا آمین اور پوشیدہ کی اپنی آواز ۔ اور مختصر الوقایہ مین مصنف سے عبد الرزاق محدث کی اور بحر الرائق مین ابن ابی شیبہ سے ابراہیم نخعی کی روایت کو لکھا ہے

قَالَ اَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاٰمِيْنَ کہا
چار چیزین ہین کہ پوشیدہ کہے انھین امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور اللہم ربنا لک
الحمد اور آمین۔ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے مشکوٰۃ شریف کی شرح عربی اور
شرح سفر السعادت مین لکھا ہے من عمر بن الخطاب رض اَنَّہٗ قَالَ یُخْفِی الْاِمَامُ اَرْبَعَۃَ
اَشْیَاءَ التَّعَوُّذُ وَالْبَسْمَلَۃَ وَاٰمِیْنَ وَسُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رض مِثْلُہٗ
روایت ہے عمر ابن الخطاب رض سے مقرر فرمایا انھون نے کہ پوشیدہ پڑھیگا امام چار چیزین
اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین اور سبحانک اللہم اور عبد اللہ ابن مسعود رض سے بھی ایسی
طرح کی روایت ہے وفی الھدایہ لقول ابن مسعود رض اَرْبَعٌ یُخْفِیْہِنَّ الْاِمَامُ وَذَکَرَ
مِنْہَا التَّعَوُّذُ وَالتَّسْمِیَۃَ وَالتَّاْمِیْنَ ہدایہ مین لکھا ہے عبد اللہ ابن مسعود رض کی روایت
سے چار چیزین ہین کہ پوشیدہ کہے انکو امام اور بیان کیا انمین سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ
اور آمین۔ اور تخریج احادیث الہدایہ اور فتح القدیر مین ہے کہ احمد اور ابو داؤد اور
طیالسی اور ابو یعلی اور طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا وائل سے اور اسنے
اپنے باپ سے اَنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ
قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِہَا صَوْتَہٗ مقرر حضرت پیغمبر خدا صلعم جب پہنچتے غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین تک فرماتے آمین اور پوشیدہ کرتے اسکے ساتھ اپنی آواز کو **سوال ۶**
حنفی جو سوائے شروع کی تکبیر کے وقت پھر ہاتھ نہین اٹھاتے اسکی کیا دلیل ہے **جواب**
تیسیر الوصول کے ۲۱۵ صفحے اور جامع الاصول مین ہے عَنْ بَرَاءٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ
لَا یَعُوْدُ اخرجہ ابو داؤد روایت ہے براء رض سے کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم
کو جب شروع کرتے نماز بلند کرتے ہاتھونکو اپنے کانون کے نزدیک تک پھر نہ دہراتے
نکالا ابو داؤد نے۔ اور تیسیر الوصول کے اسی ۲۱۵ صفحے مین ہے عن علقمہ رض

قَالَ قَالَ لَنَا ابن مَسْعُوْدٍ رض یوماً اَلا اُصَلِّی بِکُمْ صَلوٰةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَکْبِیْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ اخرجہ اصحاب السنن روایت ہی علقمہ سے کہا فرمایا مجھ کو عبد اللہ ابن مسعود نے ایکدن بتاتا ہو تمکو نماز رسول اللہ صلعم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھایے اپنے ہاتھ مگر ایکدفع شروع کی تکبیر کے ساتھ نکالا اوسکو ترمذی نسائی اور ابوداؤد نے وفی تبئین الحقائق قال ابن مسعود رض صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَہُمْ اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ کہا ابن مسعود رض نے نماز پڑھی ہین نے نبی صلعم کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر رض کے سو نہ اٹھائے انھون نے اپنے ہاتھ مگر نماز کے شروع مین وفی الکفایة والکافی والعنایة والنہایة قال ابن عباس رض اَنَّ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مَا کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَہُمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اور کہا ابن عباس رض نے عشرہ مبشرہ یعنے دس اصحاب بہشتی نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ مگر نماز کے شروع مین وفی مختصر الوقایہ عن البراء بن عازب رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْہَامَاہُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ روایت ہی براء بن عازب سے کہا تھے نبی صلعم جب تکبیر کہتے شروع نماز مین اٹھاتے اپنے ہاتھ یہان تک کہ پہنچتے دونو انگوٹھے انکے دونون کانون کی لہر تک پھر نہ دُہراتے ۔ اور جامع الاصول اور بحر الرائق اور تبئین الحقائق مین ہی وقال جابر رض رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَا یَرْفَعُہُمَا حَتّٰی انْصَرَفَ اخرجہ ابوداؤد رض اور کہا جابر رض نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو کہ باندھ لئے حضرت نے اپنے ہاتھونکو شروع نماز کے وقت پھر نہ اٹھائے انکو جبتک کہ پڑھ چکے نماز نکالا اسکو ابوداؤد نے وروی الطحاوی والطبرانی باسنادہ الی ابن عمر وابن عباس رض ان النبی صلعم قَالَ لَا یَرْفَعُ الْاَیْدِیْ اِلَّا فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ تَکْبِیْرِ الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی

العیدین الحدیث روایت کیا ہی طحاوی نے اور طبرانی نے جو دونون کتابین معتبر
حدیث کی ہین اپنی سند سے کہ ابن عمر اور ابن عباس کی طرف ملتی ہی کہ مقرر نبی صلعم
نے فرمایا کہ نہ اُٹھائے جاوین ہاتھ مگر سات جگہو نمین نماز کے شروع مین اور قنوت کی تکبیر
جو وتر مین ہی اور عیدین کی نماز مین آخر حدیث تک آور مسند امام ابو حنیفہ مین ابراہیم
نخعی سے بھی بعینہ یہہ حدیث مروی ہی آور کفایہ اور نہایہ اور کافی جو فقہ کی معتبر اور
مشہور کتابین ہین انمین لکھا ہی من قول ابن مسعود رضہ رَفَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ
علیہ وسلم فرفعناہُ وَتَرَکَ فَتَرَکْنَاہُ فرمایا ابن مسعود رضہ نے اُٹھائے نبی صلعم نے ہاتھ
تو اُٹھائے ہم نے اُسے اور چھوڑ دیا حضرت نے تو چھوڑ دیا ہم نے اُسے آور نہایہ او عنایہ
مین جو ہدایہ کی شرح ہی لکھا ہی اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ اِبْنِ الزُّبَیْرِ رضہ رَأَی رَجُلًا یُصَلِّی فِی
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنْہُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ
قَالَ لَہُ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ ھٰذَا شَیْءٌ فَعَلَہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ثُمَّ تَرَکَہُ عبد اللہ ابن زبیر رضہ
نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑھتے مسجد الحرام مین اور وہ اُٹھاتا تھا اپنے ہاتھ رکوع کے
اور رکوع سے سر اُٹھانے کیوقت پھر جب پڑھ چکا نماز کہا اسکو مقرر یہہ ایک چیز ہی
کہ کیا تھا اسکو رسول اللہ صلعم نے پھر چھوڑ دیا اُسکو آور تبیین الحقائق اور بحر الرائق
اور شرح مختصر الوقایہ مین ہی وان جابر ابن سمرۃ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِی اَرٰکُمْ رَافِعِی اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ
اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ شُمُسٌ اَیْ صَعْبٌ جابر ابن سمرہ رضہ نے کہا آئے ہمارے سامنے
رسول اللہ صلعم پھر فرمایا کیا سبب ہی کہ دیکھتا ہون مین تم کو اُٹھانیوالے ہاتھون کو اپنے
گویا دُم گھوڑونکی کہ سخت ہی قرار پکڑو نماز مین یعنے حرکت نکرو نماز مین آور نہایہ مین
ہی وَحِیْنَ رَأَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَہُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ مَالِی اَرٰکُمْ رَافِعِی اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا

اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كُفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ اور جب دیکھا نبی صلعم نے لوگون کو کہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھون کو نماز مین رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ دیکھتا ہون مین تمکو اٹھانیوالے ہاتھونکو اپنے گویا کہ دم گھوڑونکی جو سخت ہے قرار پکڑو نماز مین اور دوسری روایت مین ٹھہرے ہو نماز مین یعنے ہاتھونکو حرکت ندو سوال ۷ حنفی جو صبح کی نماز مین دعائے قنوت نہین پڑھتے اُسکی کیا دلیل ہے جواب حدیث ہے ہندی ترجمے کی پہلی جلد مشکوٰۃ شریف کے ۳۰۴ صفحے مین عن انس رض اَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ رواه ابوداؤد والنسائی روایت ہے انس رض سے مقرر نبی صلعم نے قنوت پڑھی مہینے بھر پھر چھوڑ دیا اسکو نکالا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور اسی کے ۳۰۴ صفحے مین ہے عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رض قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجه روایت ہے ابی مالک اشجعی رض سے کہا پوچھا مین نے اپنے باپ سے البتہ نماز پڑھی تم نے پیچھے رسول صلعم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رض کے یہان کوفے مین قریب پانچ برس کے کیا قنوت پڑھتے تھے وے کہا اُسنے اے میرے لڑکے یہہ بدعت ہے نکالا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور تیسیر الوصول کے ۲۲۲ صفحے مین ہے قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وفی روایة ابی داؤد والنسائی قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ قنوت پڑھی رسول اللہ صلعم نے مہینے بھر بعد رکوع کے صبح کی نماز مین اور روایت مین ابوداؤد اور نسائی کی ہے کہ قنوت پڑھی حضرت نے ایک مہینے بھر پھر چھوڑ دیا اسکو سوال ۸ حنفی جو نماز مین دہنا پاؤن اٹھاکر بائیان پاؤن بچھاکر بیٹھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے جواب حدیث ہے مشکوٰۃ

شریف کے ۲۴۵ صفحے میں عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلعم یفرش رجلہ
الیسریٰ وینصب رجلہ الیمنیٰ رواہ مسلم روایت ہے عائشہ رض سے کہا بچھاتے
تھے رسول اللہ صلعم بائیاں پاؤں اپنا اور کھڑا رکھتے تھے دہنا پاؤں اپنا نکالا اسکو
مسلم نے اور تیسیر الوصول کے ۲۲۳ صفحے میں ہے عن علی ابن عبد الرحمن قال
صلّیت الی جنب ابن عمر رض فقلّبت الحصیٰ فقال لی لا تقلّب الحصیٰ وافعل
کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول
اللہ صلعم یفعل قال ھٰکذا ونصب الیمنیٰ واضجع الیسریٰ الحدیث روایت ہے
علی ابن عبد الرحمن رض سے کہا نماز پڑھی میں نے ابن عمر رض کے پہلو کی طرف سو سرکائیں
میں نے کنکریاں کہا مجھکو ابن عمر رض نے نہ سرکا کنکریاں اور کر جیسا دیکھا میں نے
رسول اللہ صلعم کو کرتے پوچھا میں نے کسطرح دیکھا تمنے رسول اللہ صلعم کو کرتے کہا اسطرح
اور کھڑا کیا دہنے پاؤں کو اور بچھایا بائیں کو آخر حدیث تک اور اسی صفحے میں ہے
وعن وائل ابن حجر رض قال افترش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلہ
الیسریٰ ورفع یدہ علی فخذہ الیسریٰ ونصب الیمنیٰ روایت ہے وائل ابن
حجر سے کہا بچھایا رسول اللہ صلعم نے اپنا بائیاں پاؤں اور اٹھایا اپنا ہاتھ اپنی بائیں
ران پر اور کھڑا کیا دہنا پاؤں اور اسی کتاب کے ۲۲۴ صفحے میں ہے عن عبد اللہ
بن عبد اللہ بن عمر رض قال انّ ابن عمر انّما سنّۃ الصّلوٰۃ ان تنصب رجلک
الیمنیٰ وتثنی الیسریٰ اخرجہ البخاری ومالک والنسائی روایت ہے عبد اللہ
عمر رض کے پوتے سے کہا ابن عمر رض نے سنت نماز میں یہی ہے کہ کھڑا رکھے تو اپنا دہنا پاؤں
اور بچھاوے بائیاں نکالا اسکو بخاری اور مالک اور نسائی نے وفی روایۃ النسائی
ان تنصب القدم الیمنیٰ واستقبالہ باصابعھا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ
اور ایک روایت میں نسائی کی سنت ہے کھڑا کرنا دہنے قدم کو اور برابر قبلہ کھنی

اسکے انگلیونکو اور بٹھنا بائین قدم پر **سوال ۹** حنفی نماز مین جو سجدہ کرنیکے وقت پہلے گھٹنونکو زمین پر ٹیکتے ہین بعد اسکے ہاتھون کو اور سجدیسے اُٹھنے کیوقت پہلے ہاتھونکو زمین سے اُٹھاتے ہین بعد اسکے گھٹنونکو اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول کے ۳۲۱ صفحے مین عن وائل بن حجر رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلعم اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ اخرجه اصحاب السنن وفی اخریٰ لابی داؤد وَاِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى فَخِذَيْهِ روایت ہے وائلؓ سے کہا تھے نبی صلعم جب سجدہ کرتے رکھتے اپنے گھٹنونکو پہلے اپنے ہاتھونکے اور جب کھڑے ہوتے اُٹھاتے اپنے ہاتھ پہلے اپنے گھٹنونکے نکالا اسکو اصحاب سنن یعنے ترمذی نسائی ابوداؤد نے اور دوسری روایت مین ابوداؤد کی اور جب اُٹھتے حضرت اُٹھتے اپنے گھٹنون پر اور زور دیتے اپنے ہاتھون کا اپنی رانون پر اور اسی صفحے مین ہے عن ابن عمر رض نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ مِنَ الصَّلٰوةِ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوجھہ دے آدمی اپنے ہاتھونپر کھڑے ہونے کے وقت نماز مین اور مشکوٰۃ کی شرح فارسی مین شیخ عبدالحق دہلوی نے جو لکھا ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے ابن خزیمہ کی صحیح مین ہے کہ جب حضرت سجدے مین جاتے تھے گھٹنونسے شروع کرتے اور ابن ابی وقاص اور ابوسعید خدری کی حدیث مین آیا ہے کہ ہم رکھتے تھے ہاتھونکو پہلے گھٹنونکے پھر حکم ہوا کہ رکھین گھٹنونکو پہلے ہاتھونکے **سوال ۱۰** حنفی نماز مین جو پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے سجدیکے بعد بغیر بیٹھنے اور بدون ٹیک لگائے ہاتھونسے زمین پر اُٹھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول اور لمعات التنقیح مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے تھے نماز مین پیرونکے سرونپر یعنے انگلیونکی جڑ پر یعنے بغیر بیٹھے اور بدون ٹیک لگائے ہاتھونسے زمین پر اور کافی مین ہے اَنَّ النَّبِيَّ عليه السلام

كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ نَهَضَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ جب سر اٹھاتے حضرت اپنا سجدے سے پہلے اور تیسری رکعت مین اُٹھنے پیرونکی انگلیون کی جڑ پر اور فتح القدیر اور شرح مختصر الوقایہ اور لمعات التنقیح مین ہے اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ يَجْلِسْ وَاَخْرَجَ نَحْوَهٗ عَنْ عَلِيٍّ رض وَكَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ زُبَيْرٍ وَعَنْ عُمَرَ رض وَاَخْرَجَ عَنِ الشَّعْبِيِّ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم يَنْهَضُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ اَقْدَامِهِمْ وَاَخْرَجَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ نَهَضَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ نکالا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رض سے مقرر وے اُٹھتے تھے نماز مین اپنے پیرونکی انگلیون کی جڑ پر اور نہ بیٹھتے تھے اور نکالا ایسا ہی علیؓ سے اور ایسا ہی ابن عمر اور ابن زبیر اور عمر رض سے اور نکالا نعمان ابن عباس نے پایا مین نے بہت سے اصحابونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موجب اٹھاتے اپنا سر دوسرے سجدے سے پہلے رکعت اور تیسری رکعت مین اُٹھتے جس حال مین تھے اور نہ بیٹھتے

سوال ۱۱ حنفی جو رمضان مبارک مین تراویح کی نماز مین بیس رکعت نماز پڑھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** ماثبت بالسنۃ مین لکھا ہے بیہقی نے روایت کی سند صحیح سے اَنَّهُمْ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رض بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَفِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ مِثْلُهٗ یعنے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کرتے تھے یعنے پڑھتے تھے حضرت عمرؓ کی خلافت مین بیس۲۰ رکعت اور حضرت عثمان اور حضرت علی رض کے وقت مین بھی اسی طرح اور علماء حرمین یعنے مکے اور مدینے کے عالمونکا بھی ہمیشہ سے اسی طور پر عمل چلا آتا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح فارسی مین مشکوٰۃ شریف کی جو لکھا ہے اُسکا ترجمہ یہہ ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے جو نماز پڑھی بیس۲۰ رکعت تھی

اور بعد حضرت کے عمرؓ کی خلافت تک اسی طور پر حال گذرا کہ ہر کوئی گھر مین اپنے پڑھتا یا مسجد مین اور جب کچھ زمانہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا گذرا تب اُنھون نے لوگون کو جمع کروایا یعنے اُسی بیس ۲۰ رکعت کو جماعت سے پڑھنے کو حکم فرمایا اور نہایۃ المرادمین جامع الجوامع سے منقول ہے اَلتَّرَاوِیحُ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ وَمَن لَّم یَرَھَا سُنَّۃً مُؤَکَّدَۃً فَھُوَ رَافِضِیٌّ یُقَاتِلُ لِکَن لَایَرَی الْجَمَاعَۃَ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ اَنَّھَا سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم صَلَّاھَا لَیْلَتَیْنِ وَقَالَ صَلَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بِعَشْرِ تَسْلِیْمَاتٍ ثُمَّ تَرَکَ مَخَافَۃَ اَنْ تَجِبَ وَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَاَصْحَابِہٖ حِرْصٌ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ کَانَ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یُصَلِّیْ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ وَاَکْثَرَ وَکَذَا فِیْ زَمَنِ اَبِیْ بَکْرٍ رض فَلَمَّا ظَھَرَ الْکَسَلُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَؓ خَافَ اَنْ یَنْدَرِسَ فَالصَّحَابَۃُ اِتَّفَقُوْا مَعَہٗ عَلٰی اَنْ یُصَلُّوْا بِالْجَمَاعَۃِ وَزَیَّنُوا الْمَسَاجِدَ بِالْقَنَادِیْلِ وَلَمْ یَکُنْ عَلِیٌّ رض حَاضِرًا فَلَمَّا رَأَی الْجَمَاعَۃَ وَالْقَنَادِیْلَ قَالَ اَقَامَ اللّٰہُ اُمُوْرَ عُمَرَ کَمَا اَقَامَ سُنَّۃَ نَبِیِّنَا فَثَبَتَ وَصَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم صَلَّاھَا عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَفِی الْحُجَّۃِ سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ تَارِکُھَا مُبْتَدِعٌ غَیْرُ مَقْبُوْلِ الشَّھَادَۃِ وَھِیَ سُنَّۃٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ یعنے نہایۃ المرادمین جامع الجوامع سے جو حدیث کی معتبر کتاب ہے منقول ہے کہ نماز تراویح سنت موکدہ ہے اور جو کوئی اسکو سنت موکدہ اعتقاد نکرے تو وہ رافضی ہے مقاتلہ کیا جاویگا اوسکے ساتھ جیسا جماعت کو سنت موکدہ نجاننے والیکے ساتھ اور اہل سنت وجماعت نے کہاہے کہ یہہ تراویح سنت رسول اللہ صلعم کی ہے پڑھا تھا حضرت نے اسکو دو رات اور بیشک حضرت نے تراویح پڑھی بیس رکعت دس تسلیمات سے پھر چھوڑ دیا اسکو خوف سے واجب ہوجانیکے یعنے اگر واجب ہوجایگی تو مشکل پڑجایگی اور تھا رسول اللہ صلعم اور اونکے اصحابؓ کو بڑا شوق نماز پڑھنے مین رمضان کی رات تو ننکو کوئی اونمین سے سو رکعت پڑھتا اور کوئی زیادہ اور اسیطرح زمانے مین ابوبکر رض کے پڑھتے تھے پھر جب سستی ظاہر ہوئی عمر رض کے زمانیمین ڈرے اس سنت کے چھوٹنے سے سب اصحابون نے عمرؓ کے ساتھ اتفاق کیا

اسبات پر کہ تراویح کی نماز کو جماعت سے پڑھین اور مسجد کو قندیلون سے آراستہ کرین
اور اسوقت حضرت علی رض حاضر تھے پھر جب انھون نے جماعت اور قندیلین دیکھین فرمایا
اللہ تعالی قایم رکھے عمر کے کامونکو جیسا انھون نے قایم کیا ہمارے نبی کی سنت کو پس ثابت
اور صحیح ہوا کہ حضرت نے تراویح کی نماز بیس رکعت پڑھی اور حجت جو کتاب معتبر ہے اسمین
لکھا ہے کہ تراویح سنت موکدہ ہے صحابہ رض کے اجماع سے اور ترک کرنیوالا اسکا بدعتی گواہی
اسکی قبول نہوگی اور وہ سنت ہے مردون اور عورتون کے حق مین اور جب خلفاء راشدین
نے اس نماز تراویح مین اہتمام اور التزام کیا تو ہر شخص کے حق مین وہ سنت موکدہ ہوگئی
اسواسطے کہ جیسی سنت پیغمبر صلعم کی امت پر سنت ہے ویسی ہی سنت خلفاء راشدین کی ہر کسی
کے حق مین سنت ہے جیسا کہ مشکوۃ کے باب الاعتصام مین لکھا ہے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ لازم پکڑو اپنے
اوپر سنت ہماری اور سنت ہمارے سب خلیفون کی کہ رشد اور ہدایت پائے ہوئے ہین اور
چنگل مارو ان سب سنتون پر اور سخت پکڑو ان سبکو دانتون سے اپنے **سوال ۱۲** حنفی جو وتر کی
نماز مین تین رکعت پڑھتے ہین اسکی کیا دلیل ہے **جواب** حدیث ہے تیسیر الوصول کی فصل
صلوۃ الوتر مین وعن عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشۃ رضی اللہ عنہا بِأَيِّ شَيْءٍ
كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بقل یا ایہا الکافرون وَفِي الثَّالِثَةِ قل ہو اللہ احد والمعوذتین
اخرجہ اصحاب السنن عبد العزیز بن جریج نے کہا کہ سوال کیا ہم نے حضرت عائشہ رض سے
کہ کن سورتون سے وتر پڑھتے تھے پیغمبر خدا صلعم تب عائشہ رض نے فرمایا کہ حضرت پڑھتے تھے
وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری
مین قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نکالا اس حدیث کو ترمذی
اور نسائی اور ابوداؤد نے اور اسی تیسیر الوصول مین ہے وعن عائشۃ رض کان رسول

حضرت عائشہؓ سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر اخرجہ النسآئی
روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلعم سلام نہین پھیرتے تھے وترکی دو رکعت مین یعنے وترکی نماز مین
دو رکعت کے بعد سلام نہین پھیرتے بلکہ تینون رکعتون کو ایک ساتھ پڑھتے تھے اور ہدایہ
اور تبیین الحقائق اور سفر السعادت مین ہی وعن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یوتر بثلاث وحکی الحسن رہ اجماع السلف علی الثلث روایت کی
ہی عائشہ رضؓ نے کہ پیغمبر علیہ السلام وتر پڑھتے تھے تین رکعت اور حسن بصری سے حکایت ہی
کہ اگلے لوگون کا اجماع ہی وترکی تین رکعت ہونے پر اور تبیین الحقائق مین ہی انّہٗ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یُوتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ یَقْرَءُ فِی الْاُولٰی بسبح اسم ربّک الاعلی
وَفِی الثَّانِیَۃِ بقل یا ایّھا الکافرون وَفِی الثَّالِثَۃِ بقل ھو اللہ احد وَیَقْنُتُ
قَبْلَ الرُّکُوْعِ پیغمبر علیہ السلام وتر پڑھتے تھے تین رکعت پہلی رکعت مین سورہ سبح اسم ربّک
الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور رکوع کے پہلے
دعائے قنوت پڑھتے اور اسیطرح بحر الرائق مین بھی لکھا ہی سوال ۱۳ حنفی علمائے نزدیک
وے سب حدیثین جو اوپر کے جوابون مین لکھی گئی ہین نماز کے افعال کی دوسری حدیثونکی بہ نسبت
جو دوسرے مجتہدونکے مذہب کے موافق حدیث کے راویون اور انکی تحقیقات کی رو سے
صحیح اور غیر منسوخ ہین یا نہین جواب یہہ سب حدیثین جو اوپر لکھی گئی ہین حدیث کی معتبر
کتابون سے منقول ہین اور انکے جمع کرنیوالون نے یہہ لازم کرلیا ہی کہ جو حدیث صحیح پایا اسیکو
اپنی کتاب مین لکھا پھر دوسرے علمائے محدثین اور فقہائے معتبرین نے بھی ان حدیثونکو جو تحقیق
کیا تو صحیح اور معتبر پایا پھر اسیواسطے ان حدیثونکو فقہ کی کتابون مین داخل کیا اور فقہ کے مسئلہ یہہ
ان حدیثون کو دلیل گذرانا چنانچہ جتنی حدیثین کہ سابق مذکور ہوئین ہر ایک کو کتاب حدیث
اور فقہ کی سند اور [illegible] مقام کے ساتھ لکھا گیا ہی جسکو شبہ ہو تو ان کتابون سے ملالے مثلاً
امام زیلعی نے تخریج احادیث الہدایہ مین لکھا ہی کہ روایت کیا ہی حدیث اخفائے آمین

کو امام احمد حنبل اور ابو داؤد اور طیالسی اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں اور دارقطنی نے اپنی سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اَنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَاَخْفٰی بِہَا صَوْتَہٗ اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہی بلکہ جو حدیث کہ آمین پکار کر کہنے میں وارد ہی اور امام شافعی رح اُس سے دلیل لاتے ہیں اوسکو یحیی بن معین نے کہ سردار محدثون کے اور شیخ اور استاد ہیں امام محمد بخاری کے جیسا کہ تیسیر الوصول کے خطبے میں لکھا ہی ضعیف کہا ہی جیسا کہ امام زیلعی نے تبئین الحقائق میں لکھا ہی قَالَ الشَّافِعِیُّ یَجْہَرُ بِہَا عِنْدَ الْجَہْرِ بِالْقِرَاءَۃِ لِحَدِیْثِ وَائِلٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اٰمِیْنَ وَمَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ وَمَا رَوَاہُ ضَعَّفَہٗ یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ فَلَا یَلْزَمُ حُجَّۃً اور شیخ ابن ہمام نے کہ تمام محدثون کے نزدیک معتمد علیہ ہیں فتح القدیر میں اس حدیث کو معلول کہا ہی اور اسیطرح سے وہ حدیث جس میں مذکور ہی کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا پھر اور تکبیرونکے وقت نہین بلکہ ارسال فرمایا ترمذی وغیرہ نے اسے حسن کہا ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مشکوۃ شریف کے ترجمے اور سفر السعادت میں لکھا ہی کہ ترمذی گفت حدیث ابن مسعود رض حسن ست اور اسی طرح بڑے بڑے محدث علماؤن نے اس حدیث کو روایت اور تصحیح کی ہی جیسا کہ ابو داؤد اور امام محمد رح نے موطا میں اور دارقطنی نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے اور امام احمد نے اور طیالسی نے اور ابو یعلی نے اور حاکم نے اور اگر کسی شافعی المذہب نے اپنی تحقیق کے رُو سے یا اپنی مذہب کی رعایت سے یا تعصب سے یا اس جہت سے کہ جس سے اُس نے سنا تھا یا جسکے وسیلے سے اوسکو پہنچا تھا وہ راوی معتبر نتھا اس سبب سے اسکو ضعیف کہا ہو تو یہہ کہنا اسکا کچھ معتبر نہین ہی اگر ہو تو اسکے حق میں اور اُسکے زعم میں ضعیف ہوگا اسواسطے کہ اسناد اسکا ضعیف تھا ہمارے علمائے محدثین اور فقہائے محققین کے نزدیک تو معتبر اور صحیح اور ثابت ہی کیونکہ اونکے استاد جس سے اُنھون نے سنا تھا وے سب عادل اور ثقہ تھے

اور سب علما حنفی کا اُن سب حدیثوں پر عمل ہے پس بیشک یہہ حدیثیں اونکے نزدیک غیر منسوخ ہین اسواسطے کہ منسوخ پر عمل کرنا جایز نہین بلکہ علما حنفی کے نزدیک حدیث پکار کر آمین کہنے کی منسوخ ہے جیسا کہ عنایہ اور نہایہ اور کفایہ مین کہ ہر شہر مین مسلمانون کے مشہور اور بڑی معتبر کتابین ہین لکھا ہے قال عبد اللہ بن مسعود رض ترک النّاس الجهر بالتّامین وما ترکوا الّا بعلمهم بالنسخ یعنے لوگون نے شور کر کے آمین کہنا چھوڑ دیا اوسکو مگر جب کہ یقین حاصل ہوا اونکو انکے منسوخ ہونے پر اور اسی طرح سے حدیث رفع یدین کی بھی منسوخ ہے جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے اور ہدایہ اور فتح القدیر اور کفایہ اور کافی اور نہایہ اور عنایہ مین ابن زبیر رض سے روایت ہے کہ قال مه یا هذا فانّ هذا الشیٔ فعله النبیّ صلعم ثمّ ترکه یعنے نہ کر رفع یدین اے فلانے کیونکہ اس رفع یدین کو حضرت نبی صلعم نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا اور کفایہ اور نہایہ کافی اور شرح سفر السعادت مین عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ دفع النبیؐ فرفعناه فترکه فترکناه یعنے حضرت نبی صلعم نے جب رفع یدین کیا تھا ہم نے بھی کیا تھا اُسے اور جب چھوڑ دیا ہم نے بھی چھوڑ دیا اُسے **سوال ۱۴** اگر کوئی ظاہر مین حنفی کہلاوے اور حقیقت مین کسی امام کا مقلد نہو پھر وہ ان حدیثون کے برخلاف عمل کرے اور اونکو صحیح بتلانے اور دوسرے حنفیونکو برخلاف انکے سکھاوے اور دوسری حدیثون کو ان حدیثونکے بہ نسبت صحیح غیر منسوخ سمجھے اور دوسرونکو سمجھاوے اور لوگون کو فقہ کی کتاب سے بد اعتقاد کراوے اور یون کہے کہ قرآن اور حدیث مین جو پاؤ عمل کرو فقہ کی بات نہ سنو اور تقلید کیسی خصوصًا حنفی مذہب کی نکرو اور حنفی علما کے فتوا اور اتفاق کو نمانو اور اسکے سبب لوگون مین سخت اختلاف اور بڑی لڑائی پڑے اور آپس مین ایکدوسرے کی توہین اور تحقیر کرے یا کہ اگلے علمائے حنفی اور کتب کی اہانت کرے اور انکے حق مین کلمہ حقارت کا کہے تو وہ حقیقت مین اگلے حنفی علما کا بلکہ تینون امامون کا مخالف ہوا اور اُن بڑے علما کو بہ نسبت اپنے بے علم

اور بے سمجھ اور حقیر سمجھا یا نہین اور ایسی حرکت سے اسکی یہہ جو سیکڑون برس سے علماؤن نے
دین محمدی ہین چار مذہب حقہ قرار دیکر متفق ہو گئے تھے اور جمعیت باندھی تھی اُس نے اِس
اتفاق اور جمعیت کو توڑ کر لوگونکو خصوص عوام مسلمانونکو ہدایت سے باز رکھا اور گمراہ بنایا یا
نہین **جواب** تیرھوین سوال کے جواب سے ظاہر ہے کہ وے سب حدیثین علمائے حنفی کے
نزدیک صحیح اور غیر منسوخ ہین پس جو کوئی اونکو غلط سمجھے اور صحیح غیر منسوخ نجانے اور انپر عمل نکرے
وہ شخص البتہ علمائے حنفی کا مخالف ہوا پھر جب وہ کسیکا مقلد نہوا تو بے شبہہ سبکا مخالف ٹھہرا اور
ظاہر ہے کہ جب وہ کسی امام کی تقلید نہین کرتا اور ان حدیثونکو صحیح اور غیر منسوخ نہین سمجھتا بلکہ اپنے
گمان مین خلاف اوسکے بوجھتا ہے بلکہ وہ اور حنفیونکو اُن حدیثون پر عمل کرنے سے باز رکھتا ہے
اور برخلاف اُسکے سمجھاتا ہے اور ترغیب دیتا ہے اور اُنسے بد اعتقاد کرواتا ہے تو بیشک اُن
بڑے علماکو اپنے بہ نسبت بے علم اور بے سمجھ اور حقیر جانتا ہے اور بے شبہ مسلمانون کی جمعیت
اور اتفاق کو توڑتا ہے اور لوگون کے دل مین شک اور تردد ڈالتا ہے اور عوام کو اس راہ
مستقیم سے پھیرتا ہے اور اُن علماسے بد اعتقاد کرواتا ہے اور جب عوام اسکی ایسی باتون اور
حرکتون سے اور برخلاف سمجھانے علمائے حنفی اور اُنکی کتابونکو برا کہتے اور اُنکی حقارت کرتے
ہین اور اُنکی تقلید کو برا جانتے ہین تو بیشک وہ لوگونکو ہدایت سے باز رکھنے والا ہوا اور
گمراہ بنانے والا ٹھہرا دلیلین اسکی آگے آئین ہین **سوال ۱۵** اِس گروہ کا یہہ حال
ہے کہ حنفیون کی جماعت سے دور رہتے ہین اور جن جن مسجدون مین بڑی بھاری جماعت
حنفیون کی ہوتی ہے حاضر نہین ہوتے خصوصًا جس مجلس مین کہ حنفی علما حاضر ہون نہین جاتے
اور اُنکی اقتدا نہین کرتے بلکہ اُس جماعت کو چھوڑکر اپنے گروہ کے ساتھہ ہوکر دوسری جماعت
کرتے ہین اور لوگون کو بھی اسیطرح سمجھاتے ہین اور ائمۂ حنفیہ کو برا کہتے ہین اور اُن کی
اور اُن کی کتابون کی حقارت کرتے ہین اور دوسرون سے بھی کرواتے ہین اور اُن کے
مقلدون کو برا جانتے ہین اور اکثر مسائل مین فقہ کے خلاف کرتے ہین اور حنفیون کو اُنکے

خلاف مذہب کو سکھلاتے ہین اور اونکے مذہب کی اہانت اور فقہ کے مسائل کی حقارت
اور اپنے زعم کے موافق اعتراضات کرتے ہین اور انکو علمائے حنفی اور کتاب حنفی سے بد
اعتقاد کرواتے ہین اور ان سے اور دوسرے حنفیون سے لڑواتے ہین اور انکے آپس مین
خلاف اور جدال اور فتنہ اور فساد ڈالتے ہین اور عداوت اور کینہ اونکے اقربا اور دوستون
مین ڈلواتے ہین یہان تک کہ انکے آپس مین ایک مجلس مین بیٹھنا اور کھانا اور پینا اور ایک
جماعت مین نماز پڑھنی بالکل موقوف ہوجاتی ہی اور علما جب اونکو وعظ اور نصیحت کرتے
ہین کہ ایسے فتنہ وفساد کو چھوڑو اور ایسے افعال سے باز آؤ تو وہ گروہ ہرگز اس سے نہین پھرتی
بلکہ اور زیادہ ضد اور تکرار کرتے ہین اسی طور کی بہت سی گفتگوئین کرتے ہین اور بہت
سے کام کرتے ہین کہ تفصیل کو انکی ایک دفتر چاہئے بلکہ متعذر ہی تو یہہ سب افعال اور
اقوال انکے شرع شریف مین قبیح اور برا اور وے لوگ مفسد اور قرآن اور حدیث مین ایسے
افعال اور اقوال کی مذمت اور برائی مذکور ہی یا نہین اور جسکو قدرت اور قوت ہو جیسا حاکم
یا نائب اسکا تو ایسے مفسد کو سزا دینی اور جسکو اس قدر طاقت نہو تو ایسے شخص کو نصیحت کرنی
اور جسکو اوسکی بھی قدرت نہو تو ایسے شخص سے احتراز کرنا اور کنارے رہنا اور دل سے برا
جاننا لازم ہی یا نہین **جواب** ان لوگون کا جب یہہ سب احوال ہی تو بیشک سب
افعال اور اقوال انکے قبیح اور شنیع اور وے لوگ دین مین مفسد ہین اور قرآن اور
حدیث مین اسطرحکے افعال اور اعمال کی بہت مذمت ہی اور بادشاہ اور نائب
کو سزا دینی ان لوگون کو اور جسکو قدرت ہو تو انکو نصیحت کرنی اور باقی مسلمانون کو
ایسے گروہ سے احتراز اور کنارہ کرنا اور انکے ساتھ صحبت نرکھنی اور انکو دل سے برا
جاننا لازم اور واجب ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین تیرہوین سیپارے کے
نوین رکوع مین فرمایا ہی قال اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰئِكَ
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ یعنے جو لوگ فساد ڈالتے ہین ملک مین ایسے لوگ اونپر لعنت

ہاہی

ہے اور انکو ہے برا گھر اور بیسویں سیپارے کے گیارھویں رکوع میں ہے قال اللہ تعالےٰ
وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ یعنے اور نہ چاہ فساد ملک میں
مقرر اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد ڈالنے والوں کو اور دوسرے سیپارے کے نویں
رکوع میں ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا فساد کو اور
جامع الاصول میں ہے عن عرفجة رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ
النَّاسَ فَقَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ هَنَاتٌ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَأَنَّ
الشَّيْطَانَ مَعَ الْمُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ اخرجه مسلم روایت ہے عرفجہ رض سے کہا
دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ پڑھتے سو فرمایا مقرر نزدیک ہے کہ
میرے پیچھے بری چال پھیلیگی سو جسکو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا وہ ارادہ رکھتا ہے
تفرقہ ڈالنے کا محمدؐ کی امت میں جو کوئی ہو مار ڈالو تم اسکو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہے
جماعت پر اور مقرر شیطان ساتھ ہے جدا ہونے والے کے ٹھوکر مارتا ہوا یعنے اس قدر
جاننا چاہئے کہ ایسے شخص کو مار ڈالنا حاکم کو پہنچتا ہے دوسرے کو نہیں کیونکہ اس میں
فساد اور زیادہ ہوگا اور مشکوٰۃ کے باب الاعتصام میں ہے عن ابن عمر رض قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي
فِي النَّارِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو بڑی
جماعت مسلمانوں کی یعنے اکثر علما جسطرف ہوں اونکی بیعت کرو کیونکہ جو شخص دور رہا جماعت
سے اور نکلا اجماع سے جمہور علما کے توڑ ڈالا جاویگا جہنم کی آگ میں وعن ابن عمر رض قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ
عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے کہا ابن عمر رض نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بیشک خدا تعالیٰ نہیں جمع کرتا ہے میری امت کو گمراہی پر یعنے ہماری امت

جس بات پر اتفاق کرینگی وہی حق اور صواب ہوگا خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے یعنے اللہ
تعالیٰ جماعت کا نگہبان اور مددگار ہے جو کوئی جماعت سے نکلیگا اور انکے طریقے کو
چھوڑیگا پڑیگا یا ڈالا جاویگا جہنم کی آگ ہیں اور مشکوٰۃ کے باب الامر بالمعروف ہیں ہے
عن ابی سعید ن الخدرے رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرًا فلیغیرہ
بیدہٖ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہٖ وذلک اضعف الایمان رواہ
مسلم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تم سے دیکھے بُرے کام کو تو چاہیئے کہ
تغیر دیوے اوسکو اور باز رکھے اسکو اپنے ہاتھ سے یعنے مارنے اور توڑنے اور دور کرنے
جسطرح سے ہوسکے اگر قدرت رکھے اوسکی پھر اگر ہاتھ سے قدرت نرکھے تو زبان سے تغیر
دیوے یعنے منع کرے اور ڈانٹے اور سخت کہے اگر اسکی قدرت رکھے پھر اگر زبان سے بھی
طاقت نرکھے تو دل سے اوسکو تغیر دیوے یعنے دل سے اسکو برا جانے اور اس سے دُور
رہے اور اس سے صحبت نرکھے اور خالی دل سے برا ماننا ضعیف تر ایمان کا ہے یعنے ادنیٰ
درجہ ایمان کا یہہ ہے کہ دل سے تو بُرا جانے اور اسی باب ہیں ابو بکر صدیق رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مامن قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون
علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا ان یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب یعنے نہیں ہے
کوئی قوم کہ کئے جاویں اُنکے درمیان بُرے کام پھر وے قوم قدرت رکھیں دفع کرنے پر
اوسکے پھر اُسکے ساتھ اُسکو دفع نہ کریں تو نزدیک ہے کہ گھیر لیوے اُن سبکو عذاب خدا
کا اور مشکوٰۃ کی جلد رابع کے ۳۹ صفحے ہیں باب الامر بالمعروف ہیں لکھا ہے وعن
ابی ثعلبۃ فی قولہ تعالیٰ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم فقال اما
واللہ لقد سألت عنہا رسول اللہ صلعم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناہوا عن
المنکر حتی اذا رأیت شحًا مطاعًا وھوی متبعًا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رأیٍ
برأیہٖ ورأیت امرًا لابدّ لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام فان وراء کم

اَیَّامُ الصَّبرِ فَمَن صَبَرَ فِیھِنَّ کَانَ کَمَن قَبَضَ عَلَی الجَمرِ لِلعَامِلِ فِیھِنَّ اَجرُ خَمسِینَ رَجُلاً یَعمَلُونَ مِثلَ عَمَلِهٖ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ صلعم اَجرُ خَمسِینَ مِنھُم قَالُوا اَجرَ خَمسِینَ مِنکُم رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہے ابی ثعلبہ رض سے تفسیر میں اس آیت کی علیکم انفسکم سو کہا ابی ثعلبہؓ نے سن رکھو قسم خدا کی مقرر میں نے پوچھا ہے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چھوڑ دیں ہم اس آیت کے لحاظ سے امر معروف اور نہی منکر کرنا فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ دو بلکہ لوگون کو اچھی باتین بتاؤ اور بری باتون سے باز رکھو یہانتک کہ دیکھے تو ای سننے والے بخل کی صفت کو آدمیون مین کہ اسکی تابعداری کی جاتی ہے اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ اسکی پیروی کی جاتی ہے اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کی جاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو اچھا جاننا اور بہتر سمجھنی ہر ایک سمجھ والے کو اپنی سمجھ اور اپنا مذہب اور رجوع نہ کرنا عالمون کی طرف بلکہ آپہی فتوے اپنی خاطر خواہ اور اپنی سمجھ کے موافق دینا اور دیکھے تو ایسے کام کہ جس سے تو الگ نہین ہوسکتا یعنے ایسا کوئی کام برا لوگون مین رواج پایا ہو کہ اگر تو لوگو نمین رہنا اختیار کرے تو بے اختیار تیری طبیعت ادھر رجوع کرے اور اسمین جا پڑے یا مطلب یہہ ہے کہ ایک کام ضروری تجھے درپیش ہو کہ جسکی تجھ کو احتیاج ہے اور اسکو چھوڑنا مشکل ہے اگر امر اور نہی لوگون کو کرے تو اس مین خلل واقع ہوتا ہے یا مراد یہہ ہے کہ تجھکو کچھ چارہ اور اختیار اس پر نہ ہو یعنے تو لوگو نکو منع نہین کرسکتا ہو پس ان باتو نپر لحاظ کر اپنے تئین سنبھال اور بچا رکھہ آپکو برے کامون سے اور چھوڑ دے عوام لوگون کو اور الگ ہو جا ان سے اور ان کے کامون کی پکڑ نکر کیونکہ مقرر آخری زمانہ مین ایسے دن تمھارے سامنے آنیوالے ہین کہ جس مین تمکو صبر کرنا چاہئے انا للہ وانا الیہ راجعون پھر جسنے صبر کیا ان دنون مین گویا اسنے آگ کی چنگاریان ہاتھہ مین لین ایسے وقت مین شریعت پر چلنے والے کو پچاس آدمیون کے برابر ثواب ملیگا جو اسکے عمل کے برابر عمل کرتے ہین اور اس آفت

پھنسے نہین اور اِس زمانہمین نہین ہین عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص کو کیا ثواب
ملیگا پچاس آدمیون کا جو انمین سے ہین فرمایا نہین بلکہ پچاس آدمیونکا ثواب جو تم مین سے
ہین روایت کیا اِس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے یہہ عبارت فارسی شرح سے شیخ
عبد الحق دہلوی کے ترجمہ کیا ہے اور چوتھی جلد شرح فارسی مشکوٰۃ شریف کی باب اشراط
الساعۃ مین ۵۳۳ صفحے کے درمیان یہہ حدیث ہے عن جابر بن سمرۃ رض قال سَمِعْتُ
النَّبِیَّ صلعم اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ روایت ہے جابر رض
سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مقرر پیدا ہونگے قیامت کے قریب
جھوٹھے لوگ سو بچو تم اون کی بُرائیون سے اور مراد جھوٹھونسے یا وہ لوگ ہین جو حدیثین
نئی نکالتے ہین اور بناتے ہین یا وے لوگ جو دعوی پیغمبری کا کرتے ہین یا وے لوگ جو
نئی باتین دین مین ظاہر کرتے ہین اور اپنی خواہش اور بُرے اعتقاد کو اصحابون سے
اور اگلے بزرگونسے نسبت دیکر اپنے دل مین گمان کرتے ہین کہ راہ حق اور سنت کا طریق یہی
ہے اللہ پناہ مین رکھے ہمکو ایسون سے یہہ ترجمہ ہے شیخ عبد الحق دہلوی کی فارسی شرح مشکوٰۃ
کا اور پہلی جلد باب الاعتصام مین ہے عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ
وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رواہ مسلم روایت ہے ابو ہریرہ رض
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانہمین فریب کرنیوالے جھوٹھے
یعنے ایک گروہ ہونگے کہ وے اپنے تئین مکر اور فریب سے عالمون اور بزرگون اور نیک
کارون اور واعظون کی صورت بنا کر لوگونمین ظاہر ہونگے تاکہ اپنے جھوٹھ کو ملک مین
پھیلاوین اور لوگون کو جھوٹھے مذہب اور بُری سمجھ کیطرف بلاوین اور لاتے ہین تمھارے
پاس حدیثین کہ نہ تم نے سنی اُنھین نہ تمھارے باپ دادانے اور مراد اُن حدیثونسے یا حدیثین
پیغمبر خدا صلعم کی ہین یا عام ہے دوسرے آدمیونکی کہی باتون کو سو دور رکھو تم آپکو اُنسے

اور دور رکھو اونکو آپ سے اسلئے کہ کہین گمراہ نہ کرین تمکو اور فتنہ و فساد مین نڈالدین
تمکو مراد اُس سے یہہ ہے کہ دین کے مسائل سیکھنے مین خوب احتیاط کرو اور نئے مذہب والون
سے اور جس پر اگلے اچھے مسلمان نہون الگ رہو خصوصًا اُن لوگون سے جو آدمیون کو ہدایت
کرنے کے فریب سے اپنی طرف جھکاتے ہین مثلًا سنت کے بہانے سے بُرے طریقے کیطرف
دعوت کرتے ہین مثنوی مولوی رُوم قدس سرہ

نظم

اے بسی ابلیس آدم روی ہست	پس بہر دستی نباید داد دست
حرف درویشان بدزدد مرد دون	تا بخواند بر غریبے آن فسون
انکہ صیاد آورد بانگِ صفیر	تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر

یہہ ترجمہ فارسی شرح مشکوٰۃ کا ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب العلم مین ہے عن علی رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من
الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب
من الھدٰی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم
تعود یعنے قریب ہے کہ آویگا آدمیونپر ایک زمانہ کہ باقی نہین رہیگا مگر اسلام سے کہ نام اُسکا
اور باقی نہین رہیگا قرآن سے مگر لفظا اور خطا اوسکا مسجدین اونکی ظاہر مین آباد ہونگی لیکن
ویران ہونگی ہدایت سے عالم سب اُنکے بدتر ہونگے انسے جو آسمان کے نیچے ہین فتنہ دین کا
اُنسے نکلیگا اور پھر اُنھین کی طرف پھریگا اور ۳۴۰ صفحے مین مشکوٰۃ فارسی کی چوتھی جلد باب
اشراط الساعۃ مین ہے وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم اذا اتخذ الفیء
دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق
امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظھرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ
فاسقھم وکان زعیم القوم ارذلھم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظھرت القینات
والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر ھذہ الامۃ اولھا فارتقبوا عند ذلک ریحا

حُمَرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَّخَسْفًا وَقَذْفًا وَّاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رواہ الترمذی
روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ٹھہرالیوین
لوٹ کے مال کو دولت یعنے دولتمند اور منصب والے لوگ لوٹ کے مال کو کہ شرع کے حکم
سے تمام غازیون کا حق اسمین متعلق ہے اپنے قابو مین لیکر حصہ کرلیوین اور غریب اور مستحق
کو اُس سے محروم رکھین اور سمجھا جاوے امانت کو غنیمت جو چیز امانت رکھی جاوے کسی کی
پاس اُسمین خیانت کرین اور اسکو بجائے لوٹ کے مال کے جو کافرون سے ہاتھہ لگتا ہے اپنا
حق سمجھین اور سمجھا جاوے زکوٰۃ کو ڈانڈ یعنے زکوٰۃ کے دینے سے لوگون پر اس قدر سختی
گذرے گویا ظلم سے اور ڈانڈ باندھہ سے اُن کے پاس سے مال لیا جاتا ہے اور سیکھا
جاوے علم دین کسواسطے اور شریعت کے حکمون کے پھیلانے کے اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین
نزدیکی حاصل کرنے کیلئے بلکہ دنیا سمیٹنے کو اور عزت اور نام بڑھانیکو اور دنیا کے سردارون
سے ملاپ کرنیکو اور تابعداری کرے مرد اپنی عورت کی ایسی بات مین جس مین دین کی
مصلحت ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے موافق اور دکھہ دیوے آدمی بوجہہ شرعی کے
اپنی ماکو اور ملاپ رکھے اپنے آشنا سے اور کنارہ پکڑے اپنے باپ سے اور ظاہر ہووین
آوازین اور بیہودہ باتین مسجدون مین جیسا اس زمانہ مین رائج ہوا ہے اور سردار ہے
اپنے گروہ کا جو شخص اُن مین بدکار ہو اور کاربار ی اور معتمد بنے اپنی قوم کا کہ لوگ سب
اپنے کامو نمین اوسکی طرف حاجت لیجاوین جو اُنمین کمینہ ہو اور بزرگی اور تعظیم کی جاوے
کسی آدمی کی اُسکی برائی کے ڈر سے مثلاً ایک ظالم بدکار حکومت پاوے اور غالب ہو جاوے
پھر لوگ لاچار ہوکر ڈر سے اُسکے اُسکی تعظیم کرین اور اُسکی تابعداری بجالاوین اور علانیہ
ٹرے پھرین لوگونمین گانیوالی عورتین اور اُنمین ملجاوین اور ظاہر ہون بجانے کی چیزین
جیسے ڈھولک طنبور ستار وغیرہ اور پی جاوے شراب اور نشے کی چیزین اور لعنت کرین
اس امت کے پچھلے لوگ اگلون پر یعنے پچھلے اگلون پر طعن کرین اور اُن کو بد کہین اور

کلمہ حقارت کا کہین اور اُن کی پیروی سے انکار کرین اور اُن کی تقلید کو بُرا جانین اور
اسکو عار سمجھین جب ایسا کیا تو گویا اُن پر لعنت بھیجی جیسا رافضی لوگ اصحاب رسول اللہ صلعم
اور اُنکے بعد کے لوگون پر لعنت کرتے ہین اور اُنکو برا جانتے ہین سو منتظر رہو تم جب یہہ
باتین ظاہر ہووین سُرخ ہوا کے اور زمین مین زلزلہ ہونے کے اور اُس کے دھس جانیکے
اور آدمیون کی صورت بدل جانے کے دُوسری بُری صورت سے اور پتھر گرنے کے آسمان
سے اور قیامت کی علامتون کے کہ ایک پر ایک ظاہر ہونگی جسطرح جواہر کا ہار جو گوندھا
ہُوا ہے اور پھر ٹوٹ گیا اور جواہر اُسکے گرنے لگے ایک بعد ایک روایت کیا اسکو ترمذی
نے **سوال ۱۶** اگر کوئی شخص مسائل شرعیہ مین حنفیون کے ساتھہ جدال کرے مثلاً
وہ روایت فقہ کے رد مین کوئی حدیث لاوے پھر جب اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ وہ
حدیث ضعیف ہے فلانے محدث نے اُسکو ضعیف کہا ہے تو کہے کہ پیغمبر خدا صلعم کا قول بھی
کہین ضعیف ہوتا ہے پھر جب اسکے جواب مین کہا جاوے کہ حدیث ضعیف اُسکو کہتے ہین
کہ جسکے راوی مین کچھہ خلل ہوا ور اگر یقین ہو کہ یہہ کلام فی الحقیقت پیغمبر خدا علیہ السلام کا
ہے تو پھر ضعیف ہونا اُسکا محال ہے نعوذ باللہ من ذلک تو پھر وہ کبھی چپ رہے کبھی
اس بات کو چھوڑ کر دوسرا مسئلہ ذکر کرے کبھی اور کچھہ بات درمیان لاکر شورغل مچاوے
کبھی اُس محدث پر طعن تشنیع کرے اور اسی طرح سے جب فقہ کی روایت سے کہا جاوے
کہ آمین شور سے کہنا اور رفع یدین کرنا رکوع کے ارادے کیوقت مثلاً مکروہ ہے تب
کہے کہ پیغمبر خدا کا فعل بھی مکروہ ہُوتا ہے اگر وُہ مکروہ ہے تو پیغمبر خدا نے بھی مکروہ
کام کیا تھا تو ہم پھر کیا چیز ہین پھر جب اُسکے جواب مین کہا جاوے کہ یہہ مکروہ ہمارے حق
مین ہے اسواسطے کہ آمین آہستہ کہنا سنت مؤکدہ ہے تو پھر شور کرکے کہنے مین وہ سنت
مؤکدہ ترک ہوتی ہے اسلئے ہمارے حق مین مکروہ ہوگیا اور ایسا ہی ارسال یعنے رکوع
کے ارادے کے وقت ہاتھہ نیچے کو ڈالنا سنت مؤکدہ ہے تو پھر اوپر کو ہاتھہ اٹھانے سے

وہ سنت موکدہ چھوٹتی ہے اسواسطے ہمارے حق مین مکروہ ہوا پھر وہ اس جواب کے سننے
کے بعد اسی طرح کی حرکات کرے اور اسکے جواب مین کچھ غور نکرے اور اسی طرح سے جب
اسکو کہا جاوے کہ آمین شور سے کہنا اور رفع یدین کرنا منسوخ ہے تو کہے کہ اگر منسوخ ہوتا
تو امام شافعی رح کیون عمل کرتے تب اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ منسوخیت اسکی امام
ابو حنیفہ کی تحقیق کے رو سے ثابت ہے اگر یہہ منسوخیت امام شافعی رح کو معلوم نہوئی اور
حدیث ناسخ اونکو نہ پہنچی تو اس مین کچھ خلل نہین امام شافعی رح کچھ عالم الغیب تھے یا نہ تھے
کہ سب حدیث اور سب احکام شرع کے اونکو معلوم ہوتے اور اسی کے زعم کے موافق کہا
جاوے کہ رفع یدین اگر سنت ہوتا تو کیا امام اعظم رح عمل نکرتے باوجود اس بات کے
کہ زمانہ امام اعظم رح کا بہت قریب تھا حضرت صلعم کے زمانے سے اور تحقیق اونکی سب
سے زیادہ تھی اگر سنت نہوتا تو اونکو معلوم نہوتا تو پھر جو جواب تمہارا ہے وہی جواب
ہمارا ہے پھر اس جواب کے بعد بھی سابق کی طرح سے واہی تباہی باتین کہے اور اسی
طرح سے جب کوئی مسئلہ فقہ کے خلاف لوگونمین ظاہر کرے تب اسکو کہا جاوے کہ یہہ
مسئلہ فقہ کی کتاب کے خلاف ہے تو کہے کہ فقہ کی کتاب کے مسئلہ پر کیا اعتماد اسکو تو
آدمی نے بنایا ہے اس مسئلہ کو حدیث مین دکھلاؤ تب اسکو جواب دیا جاوے کہ اس
مسئلہ کی دلیل یہہ حدیث فلانی فقہ کی کتاب مین ہے تو کہے کہ فقہ کی حدیث پر کیا اعتماد
ہے اسکو تو فقہا نے لکھا ہے حدیث کی کتاب مین بتلاؤ جسکو محدثون نے جمع کیا ہے پھر
جب کہا جاوے کہ یہہ حدیث طحاوی یا طبرانی یا رزین یا مستدرک یا موطا محمد یا مسند
امام ابو حنیفہ مین ہے تب یون کہے کہ ہم ان سبکو نہین مانتے ہین وہ حدیث صحاح ستہ
مین دکھلاؤ پھر جب اسکو بتایا جاوے کہ وہ حدیث ترمذی مین مثلاً تب کہے کہ وہ
حدیث ضعیف ہے اسکو تو داؤد نے ضعیف کہا ہے پھر جب اسکے جواب مین یون کہا
جاوے کہ اس حدیث کو مجتہدون نے اور بہت سے فقہا نے صحیح غیر منسوخ کہا ہے

پھر ایک محدث کا اوسکو ضعیف کہنا اُن سب مجتہدون اور فقہا کے مقابل کچھہ اعتبار نہین رکھتا
پھر وہ شخص یہہ جواب سنکر سابق کی طرح لایعنی بے معنی بکتا ہی تو اب علما سے سوال کیا
جاتا ہی کہ یہے جواب کہ اس شخص کے سوالات مین لکھے گئے ہین صحیح ہین یا نہین اور جو
کوئی اسطرحکے سوالات بیجا کرے اور اسکے یہہ جواب جو سابق سب مذکور ہوئے نہ سنے اور
اپنی جدال اور نزاع سے باز نہ آوے اور اپنی ضد اور ہٹ پر اڑا رہے اور اس حدیث
کو جسکو امام اعظمؒ نے اور ہزارون فقہا نے صحیح اور غیر منسوخ کہا ہی نمانے اور اُنکی تحقیقات
پر اعتماد نہ کرے اور فقہ کی کتابون کو نمانے اور فقہائے محدثین کے جمع کرنے پر اعتماد نکیے
بلکہ کلمہ حقارت کا کہے اور اس حدیث قوی کے مقابل مین دوسرے محدث کی کتاب سے
کہ جسکا حال مذکور ہوا خلاف پر دلیل لاوے اور انکے مقلدونکو اون کی پیروی سے باز
رکھے اور بیچارے عوام کو شک مین ڈالے بلکہ مذہب حنفی سے بداعتقاد کروا وے اور امام
اعظم کی تقلید سے چھڑواوے اور اس اس طرحکے بے معنی شبہ اور بیجا اعتراض کہ اوپر
مذکور ہو چکا جاہلون کے سامنے بیان کرے اور انکو سکھلاوے اور جواب اُسکا نمانے تو وہ
گروہ دین مین جدال اور خصومت ڈالنے والا اور ضال اور خود گمراہ اور لوگون کو گمراہ
بنانیوالا ہی یا نہین **جواب** وہ سب جوابات کہ اُس شخص کے سوالات مین
دئے گئے ہین سب درست اور راست اور بے کم و کاست ہین ان سب جوابونکی صحت و
حقیقت مین کچھہ شک اور شبہہ نہین ہی اور ایسا شخص جسکا احوال سوال مین مذکور ہوا ظاہر
حال اور مقال سے اوسکے اور اللہ تعالی اعلم ہی حقیقت حال سے اُسکے بیشک اہل خصومت
اور جدال اور ضال اور خود گمراہ ہی اور لوگون کو گمراہ بنانیوالا اور حدیثون سے صاف
ظاہر ہوتا ہی کہ وہ شخص جدالی مثل مشرکین کے اہل جدال سے ہی اور آیۃ شریف وما
ضربوہ لک الا جدلا بل ہم خصمون کے مورد کی جنس مین داخل ہی جیسا کہ شرح مشکوۃ
کے اوّل جلد باب الاعتصام ۱۱۰ صفحے مین لکھا ہی وعن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُولُ اللّٰهِ صلعم هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ خَصِمُونَ رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے گمراہ نہوئی کوئی قوم بعد راہ پانیکے کہ جسپر وہ تھی مگر جبکہ دی گئی انکو جدل اور جدل کے معنے
دشمنی اور لڑائی اور جھگڑا اور پیچھہ اپنے طریق کی جس سے مشہور اور جاری کرین جھوٹے مذہب
کو اور گراوین سچی بنیاد کو پھر پڑھی حضرتؐ نے یہہ آیت ماضربوہ آخر تک اس آیت کے نازل
ہونیکا سبب یہہ ہے کہ جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ مقرر تم اور سوائے اللہ کے جس چیز کو تم پوجتے ہو سب لکڑی ہین جہنم کی شرک کرنیوالے
خوش ہوئے اور دھوم مچائی اور کہنے لگے کہ ہمارے بُت کچھہ عیسیٰ عم سے بہتر نہین اور عیسیٰ
جو معبود نصاریٰ کے ہین اگر اس آیت کے حکم سے دوزخ مین جاوینگے تو ہم راضی ہین کہ ہمارے
معبود بھی اُنکے ساتھہ رہین اس مقام مین فرمایا ہے کہ ماضربوہ لک الاجدلا بل ھم قوم
خصمون یعنے یہہ بحث جو کافرون نے تیرے ساتھہ کی ہے نہین کی اُنھون نے مگر جھگڑے
اور ضد اور شرارت کے رُو سے کیونکہ لفظ ما تعبدون کا عیسےؑ کو شامل نہین ہوسکتا اس لئے
کلمہ ما کا عقل والونکے لئے نہین ہے چیز کے معنے مین مقرر ہے جسکے معنے جو چیز اور کلمہ من کا عقل
والون کے لئے مقرر ہے جسکے معنے جو شخص اور یہے لوگ جانتے ہین کہ عرب کی لغت مین اسطرح
پر آیا ہے باوجود اسکے صرف ضد اور شرارت سے اور اپنے طریق کی پچھہ کرکے یون کہتے ہین
اور روایت ہے کہ ابن زبعریٰ نے یہہ بحث کی تھی حضرتؐ نے فرمایا اسکو کہ افسوس ہے
تیری لوجہہ پر کیا اچھا نادان ہے تو اپنی قوم کی زبان سے **سوال ۱۷** اگر کوئی حدیث
کہ جسپر عمل امام اعظم کا ہوا ور انکے بعد ہزارون محدثین اور فقہا اور علمانے اُس حدیث کو صحیح
غیر منسوخ کہا ہو اور اسی کے موافق عمل کرتے چلے آئے ہون اور فقہ کی کتاب مین بھی مندرج ہو
پھر اُسی حدیث کو اور کسی محدث نے جو امام کا مقلد نہو ضعیف کہا ہو یا دوسری حدیث اُسکے

خلاف کوئی حدیث کے کتاب مین ملے تو اُس حدیث مین کچھ شبہ یا خلل ہوگا یا نہین رر
اور اُس حدیث کے موافق عمل کرنے مین کچھ نقصان ہے یا نہین **جواب** اِس بات
کے جواب کو جاننا موقوف اس بات پر ہے کہ پہلے درمیان مجتہد اور فقیہ اور محدث کے فرق
جانئے اور وہ فرق یہہ ہے کہ مجتہد کا مرتبہ بلکہ فقیہ کا رتبہ زیادہ ہے اس سے جو صرف محدث
ہے اسواسطے کہ مجتہد وہ شخص ہے جو سب آیات احکامی کو اور اُسکی معانی اور تفاسیر
اور تاویلات اور شان نزولات اور تمام اقسام اُسکے جیسا اصول کی کتابون مین مفصل لکھا ہے
خوب یاد رکھتا ہو اور سب احادیث احکامی اور اُسکی سند کو اور سب راویون کے احوال
کو اور معانی اور مرادات اور تاویلات کو اچھی طرح تحقیقات کیا ہو جیسا کہ جواب مین
سوال عمل بالحدیث کے بطور مثال کے چند امور مذکور ہونگے اور سب اقسام احادیث
احکامی کے جیسا کہ شروح مین کتب احادیث کے مذکور ہے جو حدیث کہ مفصلا جانتا ہو
اور یاد ہو اور سب احکام اجماعی کو بھی یاد رکھتا ہو اور قوت تمام اور استعداد کمال احکام
قیاسی کے بھی نکالنے کی رکھتا ہو اور فقیہ اوسکو کہتے ہین کہ احکام شرعی عملی کو اُنکی دلیل کے
ساتھ جانتا ہو یعنے ہر مسئلہ کو اوسکی دلیل سے قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے جانتا ہو
اور ہر ایک دلیل کی معنی اور مراد اور تاویل کو خوب خیال کیا ہو اور محدث وہ شخص ہے
کہ صرف احادیث کی عبارت کو جیسا سنا ویسا جمع کیا ہو معنے مراد اور محل اور تاویل اُسکی
جانتا ہو یا نہین اور احکام عملی کو دلیلون سے جانے یا نجانے جیسا کہ بہت سے محدثون کا یہی
حال تھا پھر جب کسی مجتہد اور فقیہ نے جس حدیث کو صحیح کہا ہو تو اور کسی محدث کا اُس کو
ضعیف کہنا کچھہ معتبر نہین ہے خصوصًا جیسے مجتہد امام اعظم رح جنکا زمانہ حضرت پیغمبر خدا
علیہ السلام کے زمانے سے بہت نزدیک تھا اور وے تابعین مین سے تھے بہت سی
حدیثین انھون نے صحابی سے سُنی تھین اور بہت سی تابعین سے جیسا کہ دُرمختار کے خطبے
مین ہے سو اُنھون نے جس حدیث کو صحیح غیر منسوخ کہا ہے اور بعد اُنکے ہزارون فقیہون

نے بھی اس حدیث کو تحقیق کیا تو جیسا امام اعظم رح نے فرمایا تھا ویسا ہی پایا تب انھون
نے بھی اُسکو اپنی کتابون مین درج کیا اور فقہ کے مسئلہ پر اُس حدیث سے دلیل لائے
تو اس حدیث کے صحیح غیر منسوخ ہونے مین کسیطرح کا شک شبہ نہین رہا پھر انکے بعد کوئی
ایسے محدث جو امام سے بہت پیچھے تھے اور درمیان اُنکے اور حضرت پیغمبر خدا علیہ السلام
کے آٹھ آٹھ دس دس واسطے راویون کے بلکہ زیادہ گذرے اور اُن کا مرتبہ اجتہاد کا
جیسا امام اعظم کا تھا نتھا بلکہ قریب بھی نتھا بلکہ اُنکو فقاہت مین بھی ویسا کمال نہ تھا
جیسا کہ فقہائے حنفی کو علم فقہ مین تبحر تھا اگر اُنھون نے اپنے مذہب کی رعایت کی راہ سے
یا تعصب کے رُو سے یا اپنی تحقیقات کے لحاظ سے یعنے جن راویون کے وسیلے سے اونکو
وہ حدیث پہنچی وے لوگ اُنکے نزدیک معتبر نہ تھے اگر اس حدیث کو ضعیف کہا تو ایسے
شخص کا ضعیف کہنا امام اعظم اور ہزارون فقہا کے صحیح کہنے کے مقابل مین اُنکے مقلد کے
حق مین بلکہ ہر منصف کے نزدیک ہرگز قابل اعتماد کے اور لایق اعتبار کے نہین ہے اور
دوسری بات یہہ ہے کہ جو حدیث فقہ کی معتبر کتاب مین ہے عمل کے باب مین زیادہ معتبر
ہے اس حدیث سے کہ کتاب حدیث مین ہے اسواسطے کہ فقہا نے التزام کیا ہے کہ جو حدیث
صحیح اور غیر منسوخ ہے فقط اُسی کو فقہ کی کتاب مین درج کرکے ہر مسئلہ پر دلیل لائے ہین
اور جو حدیث ضعیف ہے اسکو اکثر تصریح کردیا ہے کہ فلانی حدیث ضعیف ہے اور اگر
کوئی حدیث مؤول ہے تو اوسکی تاویل کو دلیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اگر منسوخ ہے تو
اسکی منسوخیت کی وجہ کو لکھا ہے برخلاف محدثون کے کہ انھون نے صرف اسی بات کا
التزام کیا ہے کہ جو حدیث کسی معتبر سے سنا اُسکو اپنی کتاب مین جمع کیا پھر اوسکی طرح سے
ضعیف ہو یا مؤول ہو یا منسوخ ہو یا نہو جیسا کہ چھہ کتابین حدیث کی کہ صحاح ستہ کرکے
مشہور ہین اُنمین ان تینون قسم کی حدیثین بھری ہوئی ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی
نے شرح مشکوٰۃ فارسی کے مقدمے مین لکھدیا ہے اور امام ہمام نے فتح القدیر مین بیان کر

بسم اللہ پڑھنے کے مسئلہ مین لکھاہی پھر کوئی حدیث کہ جسپر امام اعظم مجتہد مقدم اور بہت سے مجتہدون اور محدثون اور فقہا اور فضلا کا عمل ہوا ور اُن سبھون نے بالاتفاق اسکو صحیح غیر منسوخ کہا ہو اور فقہ کی کتاب مین بھی وہ مندرج ہو اگر اور کوئی محدث اسکو ضعیف کہے یا دوسری حدیث اوسکے مخالف کسی حدیث کے کتاب مین ملے تو حنفی کے حق مین بلکہ ہر منصف کے نزدیک اُس حدیث کے سابق مین کچھہ خلل واقع نہوگا اور اُسکے موافق عمل کرنیمین ہرگز نقصان نہوگا

باب		بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ		سیوم

الحمد للہ الذی میز بکلامہ بین الحق والباطل وجعل الاولیا والائمۃ دافعین عنہ حجۃ کل زائغ وعاطل والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد المختار الامین کما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وعلی الہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المہدیین واتباعہ المؤمنین الی یوم الدین اما بعد فقیر حقیر خاکسار خادم العلما الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی ابن المرحوم سید عبد اللہ حسینی پیرزادہ گلشن آبادی عفی اللہ عنہما تمام دیندار مومنین کی خدمت مین ظاہر کرتا ہی کہ ابتدائے شعور مین طالب العلمی کے ہنگام سے آجتک ہر ایک عالم و فاضل و مشایخ وارد معمورہ بمبئی کی ملازمت مین فیض یاب ہوتا رہا اور فرقہ ضالہ وہابیہ خذلہم اللہ جمیعاً کی تردید اشکال و اعتراضات کی بابت ۱۲۶۵ھ ہجریہ مین کتاب تحفہ محمدیہ لکھا اور ۱۲۶۶ھ مین کتاب تائید الحق مسائل اختلافیہ مین اور اظہار الحق حالات مولویان خمسہ مخرجین عن الحرمین الشریفین کی کیفیات مین تالیف کیا اور چھپوایا تھا قریب چالیس برس کا عرصہ گذرا کہ فرقۂ جدیدہ کا فساد ہمارے ملک دکن و کوکن مین دب گیا تھا مگر ابھی مولوی نذیر حسین دہلوی کے آنے اور جانے سے پھر شورش ہوئی اور کتاب معیار الحق وظفر المبین وغیرہما کے چھپنے سے فساد مذکورہ باطلہ کا

جوش وخروش مسلمانون مین دوبارہ پیدا ہوا کہ لامذہب غیر مقلدین اکثر ہمارے ایمہ
اربعہ کے متبعین خصوصًا بے علم مقلدین حنفیہ کو ترغیب باطل دیکر اردو رسایل چھپوا کر جابجا
تقسیم کروا کے لامذہب بناتے ہین اور امت رسول اللہ م مین تفرقہ اور نفاق ڈالتے ہین
اکثر مسجدون مین مباحثہ ومجادلہ ظفر المبین پر ہوتا ہی لہذا اکثر احباب نے کہا کہ واقفیت
مسایل قدیم وجدید معتقدین وہابیہ کے آپ رکھتے ہین اور مولویان خمسہ مخرجین حرمین
شریفین بنام شیخ محمد مراد مفتی سابق بنگالہ وشیخ عبد اللطیف لکھنوی وشیخ محمد یک چشمی دہلوی
وشیخ عبد الرحمن بنارسی وشیخ محمود علی بریلوی جو ۱۲۶۵ھ ہجریہ کو مرکب دوگن مین بمبئی مین وارد
ہوئے تھے چار مہینے تک آپکے ساتھ مباحثہ تقریری وتحریری ہوتا رہا اور مجمع الاخبار وتحفہ محمدیہ
مین چھپتا رہا آخر وے سب مغلوب ہوئے کلمۃ الحق کا اعلان تمام ہندوستان مین ہو گیا اب
خاموش بیٹھنے کا وقت نہین بہت تصنیفات سابقہ ولاحقہ طرفین کی آپکے نزدیک موجود ہین ر
قول فیصل لکھیئے اور حق بات ظاہر کر دیجئے اسوقت بھی مدد کیجئے تکلیف لیجئے ہر چند ضعیفی ناتوانی
عارض حال رہتی ہی مگر بحکم رب یسر وتمم بالخیر ابتدا سے انتہا تک طرفین کے سوال وجواب ورد
جواب وغیرہ ۲۰ الکتب ورسائل جو کچھ مطالعہ سے گذرے تھے اسمین سے انتخاب لیکر یہہ کتاب
تبیین المقال لدفع الجدال تالیف کیا اور قول فیصل لکھدیا خدا سے امید ہی کہ غیر مقلدین
کو اسکے دیکھنے سے ہدایت ہووے اور مقلدین مسلمین اہل سنت جماعت اپنے اپنے مذہب
پر قایم رہین اور اس آخر زمانیکے چودھوین صدیمین ہر ایک نائبان دجال کے بہکانے سے
بچین اپنا دین وایمان سلامت رکھین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

ومسلمًا	بسم اللہ الرحمن الرحیم	حامدًا ومصلیًا

رسالہ تبیین المقال لدفع الجدال

تمہید مقدمہ دار العدالت شرعیہ اور محکمہ مذہبیہ اسلامیہ مین ۱۲۳۱ھ ہجریہ کو رجوع ہوا تھا

اس مقدمہ مین لامذہبان وہابیہ غیر مقلدین مدعی ہین
اور مقلدین ائمہ مجتہدین اہل سنت وجماعت مدعی علیہ ہین دعوی عمل بالحدیث کا۔ تقلید ایمہ اربعہ مجتہدین کی بدعت ہے اپنا پانچوان مذہب بنام محمدیہ نکالا ہے اور اہل سنت وجماعت سے اعتقادات وعبادات ومعاملات مین مخالف ہوگئے مقلدین کو بدعتی اور مشرک کہنے لگے گواہی تحریرات مولفات طرفین کی بتفصیل ذیل نمبر وار معہ مضامین و مدعا مرقوم ہوتے ہین گواہی نشانی کتاب صراط المستقیم مصنفہ مولوی محمد اسمعیل دہلوی تصحیح عبدالرحیم صفی پوری ومحمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد صاحب مطبوعہ کلکتہ در مطبع ہدایۃ اللہ ۱۲۳۸ھ مین طبع ہوئی مضمون اوسکا تمام تعریف وتوصیف حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی حد قیاس سے متجاوز کیا ہے سید صاحب موصوف مرید وخلیفہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کے تھے طریقہ قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ ومجددیہ کی اجازت حاصل کئے تھے مذہب حنفی تھا فیض روحانی باطنی مقابر سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی دہلوی رح کے ملا تھا اور حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم کی روح مطہر سے فیضان قادریہ حاصل ہوا تھا چنانچہ روح پیر قادریہ وپیر نقشبندیہ ایک مہینے تک تنازع کرتی تھین ہر ایک چاہتی تھی کہ سید صاحب کو اپنی طرف جذب کرے آخر نوبت صلح مشارکت پر انجام پائی اور فیض قادریہ ونقشبندیہ یکبارگی سید صاحب کے قلب مین بھر دیا گیا تھا (صراط المستقیم صفحہ ۱۴۰ دیکھو) عبارت صراط المستقیم ملتقطہ ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشان برکمال مشابہت جناب رسالت مآب ؐ دربدو فطرت مخلوق شدہ بناءً علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر مصفی ماندہ بود وحضرت ایشان از بدو فطرت برکمالات طریق نبوت اجمالاً مجبول بودند وحضرت ایشان جناب رسالت مآب الصلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ درمنام دیدند وآنجناب سہ خرما بدست مبارک خود حضرت ایشانرا خورانیدند بوضعیکہ یک یک خرما بدست مبارک خود گرفتہ در دہن حضرت ایشان

نہادند و بعد از انکہ بیدار شدند در نفس خود اثری ازان رویای حقہ ظاہر و باہر یافتند و ہمین واقعہ ابتدای سلوک طریق نبوت حاصل شد۔ بعد ازان روزی جناب ولایت مآب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ و جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہما را بخواب دیدند پس جناب علی مرتضی رض حضرت ایشانرا بدست مبارک خود غسل دادند و بدن ایشان را خوب شست و شو کردند مثل شست و شو کردن آبا مر اطفال خود را و حضرت فاطمۃ الزہرا لباسی لبس فاخرہ بدست مبارک خود ایشانرا پوشانیدند پس بسبب ہمین واقعہ کمالات طریق نبوت نہایت جلوہ گر گردید و اجتبای ازلی کہ در ازل الازال مکنون بود بہ منصہ ظہور رسید و عنایت رحمانی و تربیت یزدانی بلا واسطۂ احدی متکفل حال ایشان شد و معاملات متواترہ و وقایع متکاثرہ پی در پی بوقوع آمد تا اینکہ روزی حضرت حق جل و علا دست راست ایشانرا بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روی حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا این چنین دادہ ام و چیزہای دیگر خواہم داد انتہی ملخصاً کتاب مذکور میں مشایخ متقدمین و متاخرین کے طریقوں سے مخالفت کی ہے خصوصاً شغل برزخ و تصور صورت مرشد پر سخت اعتراض کیا ہے۔ مولوی محمد صالح بخاری و مولوی روح اللہ پنجابی و مولوی حسام الدین رحمہم اللہ کے ملفوظات جو مولوی عبد الخالق نے لکھا ہے کسی مقام پر نکتہ چینی کی ہے اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی خلیفہ سید صاحب کے ساتھ معمورہ بمبئی میں مکالمہ بالمشافہہ مجبول بر طریق نبوت و تنازع روحین پر بڑا مباحثہ ہوا تھا چنانچہ وہ جواب نہ دے سکا اور ۱۲۴۵ہجریہ میں فرار کر گیا بمبئی کے ایک رئیس نامور نے دزد گریخت ۱۲۴۵ اسکی تاریخ لکھی ہے اور ۱۲۴۹ کو شہر پنجتار میں ایک فاحشہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا

گواہی کتاب تقویۃ الایمان مولفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی مذکور شہر کلکتہ میں مطبع احمدی باہتمام سید عبد اللہ ابن سید بہادر علی ۱۲۴۲ ہجری میں مطبوع ہوئی ہے مضمون شرک و بدعت کے دور کرنیکے واسطے جو آیات بتوں کی شان میں اور بت پرستوں کے واسطے نازل

ہوئی ہین سو انبیا و اولیا کی شان ہین لکھین اور مسلمان اہل سنت وجماعت و مقلدین ائمہ اربعہ عام و خاص سبکو مشرک و بدعتی کہدیا اور فاتحہ اموات و زیارت دہم چہلم نذر و نیاز کو باطل کہا اور اعتقاد مین اہل سنت وجماعت کے بہت سی بدعتین داخل کردین اور عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا سارا ترجمہ شرح و بسط سے کیا غیب اضافی کو غیب مطلق بنایا اور اہانت وحقارت انبیا و اولیا بدرجہ کمال پہنچایا سنہ ۱۲۵۱ھ مین شہر مدراس کے نواب والاجاہ کے حضور مین مجمع علما کے درمیان مفتی صبغۃ اللہ قاضی الملک اور افضل العلما محمد ارتضا علی خان مفتی صدر عدالت سرکار مدراس نے مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد سے کتاب مذکور مین چند مقامات پر مباحثہ کیا اور معتقد کتاب مذکور کو کافر ثابت کردیا اور اس مباحثے کی حقیقت و استفتا تحفہ محمدیہ کے صفحہ ۵ مین مرقوم ہی

گواہی ۳ کتاب تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی مصنفہ مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام فاروقی حنفی خیرآبادی مولوی اسمعیل سے دہلی مین مجمع علما کے حضور مین مباحثہ کیا اور انکو مغلوب کردیا اور کتاب تقویۃ الایمان کا خوب ردیہ بدلایل معقول ومنقول بیان کیا ہی

گواہی ۴ رسالہ تحقیق التوحید والشرک مصنفہ ملا دراز حافظ محمد حسن واعظ پشاوری نے مولوی اسمعیل سے بالمشافہہ مباحثہ کیا اور انکو لاجواب کردیا یہان تک کہ مولوی اسماعیل نے ظاہرًا تقلید مذہب حنفیہ کا اقرار کیا اور آخر عمر مین رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا بعد قصبہ پنجتار مین افغانون کو سید احمد کا مرید کروا کر افشائے دین جدید کیا تھا آخر وہین مقتول ہوا

گواہی ۵ کتاب حیات النبی مصنفہ قدوۃ العلما شیخ محمد عابد سندھی حنفی مدرس مدینہ منورہ در عربی رد وہابیہ

گواہی ۶ حجۃ العمل فی ابطال الحیل ایک سو سوال اور اسکے جواب مین تصنیف مولوی محمد موسی دہلوی رد وہابیہ مین اور مولوی مخصوص اللہ صاحب نے معید الایمان فی رد تقویۃ الایمان لکھی ہی اور یہہ دونون صاحبزادے مولانا رفیع الدین ابن مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کے ہین

گواہی ۷ سلاح المؤمنین فی قطع الخارجین تصنیف مولوی سید لطف حق ابن مولوی جلیل الحق قدرۃ اللہ القادری الحسینے البتاپوری رد وہابیہ قلمی

گواہی ۸ تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف مولوی عبد اللہ سہارنپوری در اثبات اذن شفاعت و خصوصیات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام قلمی

گواہی ۹ سبیل النجاح لتحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی ساکن فرنگی محل بیان رد تقویۃ الایمان مطبع محمدی لکھنوی میں دوبار چھپی ہے ۱۲۵۷ھ

گواہی ۱۰ گلزار ہدایت مصنفہ امام العلما قاضی الملک محمد صبغۃ اللہ مفتی مدراس طبع کشن راج شہر مدراس ۱۲۶۴ھ بیان رد تقویۃ الایمان

گواہی ۱۱ رسم الخیرات تصنیف مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفےٰ آبادی مرحوم بیان رد عقیدہ تقویۃ الایمان مطبوعہ بمبئی ۱۲۵۹ھ و بیان فاتحہ سیوم دہم چہلم وغیرہ

گواہی ۱۲ تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما احل بہ لغیر اللہ تصنیف مولانا خلیل الرحمن موصوف مطبوعہ بمبئی ۱۲۵۹ھ بیان ذبیحت و طعام نذر و نیاز وغیرہ

گواہی ۱۳ سفینۃ النجاۃ تصنیف مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس بیان رد تقویۃ الایمان مطبوعہ مدراس صفحہ ۳۱۴ و صحیح الایمان مصنفہ علمائے بریلی در رد تقویۃ الایمان

گواہی ۱۴ نظام الاسلام تصنیف مولوی محمد وجیہہ مدرس اول مدرسۂ سرکاری کلکتہ بیان اثبات تقلید حنفیہ و مطابقت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مطبع احمدی ۱۲۵۷ھ صفحہ ۱۶۱ نظام الاسلام میں مواہیر ہیں حضرت مولانا غلام سبحان قاضی القضاۃ صدر عدالت کلکتہ مولوی احمد کبیر امین مدرسۂ کلکتہ وارث علی مفتی صدر کلکتہ محمد اکبر شاہ ریاض الدین وغیرہ سقتا دونہ دستخط علما و فضلائے زمان کے ہیں اور بہت سے خلفائے سید احمد صاحب کی مہریں و دستخط اس کتاب میں موجود ہیں کہ مقلد ابوحنیفہ کے ہیں

گواہی ۱۵ تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین مجموعہ فتاوی مولوی محمد اسحاق و علماء دہلی کا اثبات

تقلید شخصی ورد لا مذہب وہابیہ شہر دہلی مطبع سید الاخبار ۱۲۶۲ سنہ باہتمام سید عبد الغفور چھپا اسمین علمائے حرمین شریفین کے فتوے ہین جو غیر مقلدین کا عمدہ رد ہے

۱۶
گواہی قوۃ الایمان تصنیف کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب در اثبات تقلید شخصی ورد ہفوات معتزلہ وہابیہ پہلے مطبع کلکتہ چھاپ سری مین بعد چھاپہ سنگی مین ۱۲۶۴ سنہ چھپا مولوی عبد الجبار کا رد یہ جسنے چارون طریقون کو ملا کر احمدیہ طریقہ کا نام اور چارون مذہب کو ملا کر محمدیہ مذہب نام رکھا تھا اُس کے سوال وجواب خوب لکھے ہین

۱۷
گواہی فتوای علمائے مدراس در رد تقویۃ الایمان وتکفیر معتقدان مطبوعہ ۱۲۵۱ سنہ ہجریہ بحکم نواب اعظم جاہ والی کرناٹک جسپر ۳۵ دستخط ومہرین ہین

۱۸
گواہی خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی ابو العلا محمد خیر الدین مدراسی قلمی رد تقویۃ الایمان

۱۹
گواہی نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ تصنیف حضرت عمدۃ العلما معلم ابراہیم باعکظہ مدرس وخطیب مسجد جامع بمبئی درباب تقبیل الابہامین عند سمع الاذان اشہد ان محمد رسول اللہ مطبوعہ بمبئی باہتمام فضل الدین ککمکر ۱۲۶۵ سنہ درخاتمہ تائید الحق

۲۰
گواہی تائید الآلہ ترجمہ نعم الانتباہ تالیف مولوی محمد یونس الحافظ مترجم عدالت بادشاہی فضل الدین ککمکر کے مطبع مین چھپا ۱۲۶۵ سنہ درخاتمہ تائید الحق

۲۱
گواہی تحفہ محمدیہ مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری گلشن آبادی مطبوعہ شہر بمبئی ۱۲۶۵ سنہ باہتمام فضل الدین ککمکر بیان احداث فرقۂ وہابیہ واستیصال آن واخراج مولویان وہابیہ از مکہ معظمہ ورد مولوی عبد الجبار محمدیہ ساکن کلکتہ واستفتای مولویان مدرس وفتوائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما

۲۲
گواہی تائید الحق ماماء مفتی شرع شریف عبد اللطیف الحال قاضی القضاۃ معمورۂ بمبئی سلمہ اللہ تعالی مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی الحسینی القادری گلشن آبادی درباب اثبات شفاعت وتقلید شخصی ورد وہابیہ مطبوعہ بمبئی باہتمام فضل الدین ککمکر ۱۲۶۵ سنہ ایمان

زیارت قبور و استمداد و بنائے قبہ بر قبر علما و اولیا و عرس و مولود شریف و توسل ارواح قدسیہ و مسائل ذبیحت و حال دوازدہ ماہ و یازدہم حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز و کرامات الاولیا حق تفصیلوار موجود ہے

۲۳
گواہی دفع البہتان مصنفہ مولوی محمد یونس الحافظ مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۵ھ افضل الدین کمکر کے مطبع مین چھپا در باب حلت و حرمت جانوران وغیرہ بیان ذبیحت

۲۴
گواہی ہدایت المسلمین الی طریق الحق والیقین مولفہ قاضی محمد حسین الکوفی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۶ھ رد وہابیہ اسولہ عشرہ واجوبہ آن معہ ترجمہ جلد اول جامع الفتاوی مین درج ہے

۲۵
گواہی عمدۃ الکلمہ مولوی عبد الحق بن مولوی ضیاء الدین پنجابی رد وہابیہ و فتوائے علما حیدرآباد دکن مرقومہ مولانا محمد حیدر ابن مولانا محمد مبین لکھنوی

۲۶
گواہی نظم حارق الاشرار فتح اللہ وہابی لاہوری ۱۲۶۷ھ مطبوعہ لاہور ہجو مقلدین اہل سنت وجماعت و انکار کرامات و خرق عادات و ایصال ثواب وغیرہ

۲۷
گواہی جواہر منظومہ ردیہ ہے صراط المستقیم و تقویۃ الایمان کا مطبع جعفریہ ۱۲۶۶ھ مصنفہ مولوی معین الحق دہلوی مولوی محمد علی صاحب کے اہتمام سے دہلی مین چھپا پہلے مصنف اوسکے وہابی بنگئے تھے جب خوب اونکے مذہب کو دریافت کئے شرارت و بطلان ثابت ہوا خدا نے ہدایت دی توبہ کئے اور جواہر منظومہ لکھی اور چھپوادی

۲۸
گواہی منجی المؤمنین تالیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا پرگنہ مالوان علاقہ بمبئی وہابی مذہب کی تعریف مطبوعہ شہر پونہ ۱۲۷۱ھ علمائے مکہ معظمہ و مذاہب اربعہ کی توہین وغیرہ

۲۹
گواہی مائۃ مسائل و اربعین مسائل تالیف مولوی محمد اسحاق دہلوی یہہ دونون نسخے ہین ہین لکھے گئے ہین مگر چند جا کاتبون نے عبارات منقول عنہ سے بعض الفاظ چھوڑ دئے ہین یا تبدیل و تغیر کئے ہین دو تین بار چھپی ہین اصل فارسی ہے اسکا ترجمہ بھی اردو مین چھپا ہے۔

۳۰
گواہی منتہی المقال شرح حدیث لا تشد الرحال مصنفہ مولوی صدر الدین مفتی دہلوی مطبع

علویہ سنہ ۱۲۶۴ در بیان زیارت مدینہ منورہ و ثواب آن و بیان عقاب تارک آن

۳۱ گواہی تصحیح المسائل مصنفۂ مولانا افضل المتاخرین سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی بحث زیارت قبور و استمداد و مصافحہ و سماعت اموات و مولد شریف و عرس و نذر و نیاز و فتوای مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی و فتوای مولوی عبد الحی دہلوی و اظہار اغلاط مائۃ المسائل و اربعین مسائل وغیرہ مطبوعہ دہلی صفحہ ۲۲۵

۳۲ گواہی رسالہ مولوی عبد اللہ ساکن پٹن گجرات در رد عقاید باطلہ وہابیہ قلمی

۳۳ گواہی رسالہ صاعقہ رابیہ تصنیف سید جلال الدین عرف مولوی اسد والا ساکن برہانپور در رد عقائد وہابیہ قلمی

۳۴ گواہی خطبۂ الحافیہ مصنفہ مولوی ارتضا علی خان صاحب قاضی القضاۃ صدر عدالت سرکار مدراس رد عقاید وہابیہ وجوب تقلید شخصی ثابت اور اس زمانہ مین دعوی مجتہد کا محال ہے

۳۵ گواہی کشف الغطا در بیان فاتحہ اموات و اثبات شعور و سماع و امداد و استمداد و ایصال ثواب مطبع احمدی واقع دہلی

۳۶ گواہی رسالۂ تقوی مصنفہ مولوی سخاوت علی مطبع رحمانی سنہ ۱۲۶۱

۳۷ گواہی دلیل القوی احمد علی سہارنپوری مطبع احمدی سنہ ۱۲۷

۳۸ گواہی شمس الایمان مطبوعہ دہلی اردو اخبار سنہ ۱۲۶۶ مصنفہ مولوی محمد محی الدین تلمیذ مولانا فضل رسول

۳۹ گواہی احقاق الحق و ابطال الباطل مصنفہ مولانا فضل رسول مرحوم مطبوعہ دہلی

۴۰ گواہی سراج الایمان مصنفہ سراج احمد سہسوانی کا احقاق الحق پر اعتراض کیا ہے اور شمس الایمان والے نے اوس کا جواب دندان شکن دیا ہے

۴۱ گواہی مجموعہ لٹھ شہر دہلی مطبع رحمانی سنہ ۱۲۶۸ منظوم ہے وہابیون کی طرفداری مین

۴۲ گواہی ارہ شریعت منظوم رد مجموعۂ لٹھ اہل سنت و جماعت کا طرفدار مطبوعہ لاہور سنہ ۱۲۶۹ در مطبع ریاض ہندامرتسر باہتمام شیخ نور احمد مطبوع ہوا

گواہی ۴۳ رسالہ مولوی حیدر بن مولوی مبین الدین لکھنوی ثم الحیدر آبادی
ایضاً فتواے علماے حیدر آباد دکن در رد یہ تقویۃ الایمان وغیرہ
گواہی ۴۴ جواہر الایقان فی شفاعۃ رسول الانس والجان تالیف عبد الکریم در ... سنہ ۱۲۶۹
گواہی ۴۵ تفہیم المسایل مصنفہ مولوی بشیر الدین تلمیذ مولوی حیدر ساکن ٹونک در جواب تنقیح المسایل مطبوعہ دہلی سنہ ۱۲۶۹
گواہی ۴۶ افہام الغافل در جواب مولوی حیدر ساکن ٹونک مطبع محبوبی شہر دہلی میں چھپا تفہیم المسایل کا رد جواب گواہی ۴۷ کتاب حدائق الحنفیہ مصنفہ مولانا فقیر محمد جہلمی لاہوری سنہ ۱۳۰۲
گواہی ۴۸ رسالہ اظہار الحق مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۶۰ در بیان اخراج مولویان جمنہ از مکہ معظمہ بحضور حکمہ حاکم المسلمین حبیب پاشاہ والی ریاست جدہ جلد اول جامع الفتاوی میں داخل ہے
گواہی ۴۹ عشرہ مبشرہ مصنفہ مولانا فضل رسول مرحوم کا جس میں دس سوالوں کا جواب دیا ہے اور چند مقامات صراط المستقیم و تقویۃ الایمان خارج اعتقاد علماء مشایخ اہل سنت وجماعت میں ایسا ثابت کیا ہے تمام دہلی کے علما کی اسپر صحیح دستخط ہے مطبع محبوبی سنہ ۱۲۶۹ چھپا
گواہی ۴۹ صیانۃ الایمان مصنفہ مولوی حیدر ساکن ٹونک فخر المطابع دہلی میں سنہ ۱۲۸۷ چھپا صیانۃ الایمان مصنفہ مولوی مشہود اسحق شاگرد نذیر حسین دہلوی
گواہی ۵۰ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبع دار السلام دہلی باہتمام نور الدین احمد سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مطبوع شد جمیع مسائل وہابیہ کا رد نہایت معتبر ہے صفحہ ۲۲۳ تمام غیر مقلدین حقیقتاً مقلد ہیں عبد الوہاب نجدی کے اور داؤد ظاہری و ابن حزم کے اور ابن تیمیہ و ابن القیم کے بخوبی ثابت کیا ہے فارسی عبارت میں ہے
گواہی ۵۱ معتقد المنتقد عربی مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۰۵ رد عقاید باطلہ معتزلہ وہابیہ خوارجیہ عربی عبارت میں ہے
گواہی ۵۲ راہ راست مصنفہ مولوی اولاد حسن قنوجی مطبع کانپور تصحیح مولوی رعایت الحق سہارنپوری

گواہی ۵۳ حرز معظم مصنفہ مولانا فضل رسول مطبع محبوبی دہلی ۱۲۶۸ھ مین چھپا در اثبات تبرک قدم شریف و موی مبارک وجواز تعظیم تبرکات انبیا واولیا

گواہی ۵۴ فتوا حرمین شریفین مطبوعہ بمبئی ۱۲ھ مزین بمہر حضرت سید ابو السعود مفتی مدینہ منورہ در رد تقویۃ الایمان وغیرہ

گواہی ۵۵ جامع تلبیسات صواعق وہابیہ مولفہ مولوی عبد الصمد سہسوانی تلمیذ مولانا عبد القادر بدایونی مطبع الہی اگرہ باہتمام چھوخان ۱۲۸۵ھ

گواہی ۵۶ تلخیص الحق در رد جواب فصل الخطاب مصنفہ مولوی فضل رسول بدایونی مطبع حسنی دہلی ۱۲ھ باہتمام شیخ محمد حسن مطبوع ہوا

گواہی ۵۷ طریقۃ المسلمین مصنفہ مولوی فیض اللہ پنجابی مطبوعہ بمبئی ۱۲ھ

گواہی ۵۸ مذہب سنیہ رد مذہب وہابیہ مصنفہ مولوی فیض اللہ پنجابی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ

گواہی ۵۹ حق الیقین مصنفہ مولوی سید عبد الصمد سہسوانی مطبع علی بخش علوی لکھنو ۱۲۷۱ھ

گواہی ۶۰ فصل الخطاب مصنفہ مولوی سید شاہ محی الدین ویلوری مطبوعہ مدراس ۱۲۵۵ھ نہایت متبحرانہ مسائل مختلفہ کا بیان بخوبی منقول ہے

گواہی ۶۱ جمال الملۃ والدین مصنفہ مولوی جمال الدین مدراسی مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۰ھ

گواہی ۶۲ احقاق الحق مصنفہ مولوی سید بدر الدین الموسوی حیدرآبادی کا تمام مسائل مختلفہ مین ردیہ ہے مذہب وہابیہ کا خصوصًا سید احمد صاحب کے چارون خلیفہ بزرگ کا حال مولوی اسماعیل مولوی عبد الحی دہلوی مولوی ولایت علی عظیم آبادی اور مولوی سلیم جو حیدرآباد دکن مین مقید ہوئے تھے

گواہی ۶۳ فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی العثمانی مطبع مفید الخلایق دہلی باہتمام محمد شمس الدین در ۱۲۶۳ھ مطبوع ہوا

گواہی ۶۴ رسالہ تامین بالجہر والاخفا مصنفہ مولوی سید عبد اللطیف ویلوری حنفی مطبوعہ ۱۲۸۱ھ

گواہی ۶۵ ہدیہ اثنا عشریہ مصنفہ مولوی معین الدین حنفی مطبوعہ مطبع صدیقی باہتمام میر غنایت اللہ دہلوی سنہ ۱۲۶۹ اسمین بارہ سوالات وہابیہ کا جواب دیا ہے اور بارہ سوال غیر مقلدین پر لکھے ہین کہ اُس کا جواب کسی نے ابتک نہین لکھا

گواہی ۶۶ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال مصنفہ مولوی حافظ بخش بریلوی مطبع بہارستان کشمیر واقع لکھنو سنہ ۱۲۹۱ رد وہابیہ اور لفظ خاتم النبیین کی بحث ہے جسکا وہابیہ انکار کرتے ہین اور طبقہ زمین کے نیچے ایک خاتم النبیین ہین ایسا کہتے ہین خدا ہدایت دیوے

گواہی ۶۷ گنجینہ اسرار انصاف فی ردِّ رسالہ انکشاف مصنفہ مولوی سید ظہور اللہ مطبع نول کشور لکھنو سنہ ۱۲۷۵

گواہی ۶۸ اسولہ عشرہ مولوی محمد حسین لاہوری لامذہب کا وجواب عشرہ مبشرہ مصنفہ مولوی محمد عمر و مولوی محمد حبیب اللہ پشاوری کا نہایت معتبر صفحہ ۲۳۶ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر باہتمام شیخ نور احمد سنہ ۱۲۹۶ علم اصول فقہ کے قواعد سے دلیل لمّی و انّی کا فرق دلیل صریح و قطعی سے مفصل بیان کیا ہے اور حقیقت و مجاز کے قاعدے اور مجمل و مفصل کا استعمال قرآن مجید و حدیث شریف مین کسی مقام مین ہوتا ہے بلندی و ملتہی کے فہم کے مطابق تصریح کر دیا ہے کہ جو مقلد ایک امام کا نہین وہ خارج اسلام ہے

گواہی ۶۹ سیف الجبار مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ صبح صادق غالب الاخبار سیتاپور سنہ ۱۲۹۲ بار دوم مطبوع شد بار سیوم بھی مطبوع ہوئی ہے اسمین تمام حقیقت احداث و استیصال فرقہ وہابیہ کی ابتدا سے انتہا تک لکھی ہے اور کتاب ہدیہ مکیہ جو رد ہے عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا مصنفہ مولانا شیخ عبد الرسول او عقیل بن یحیی علوی کا مرقومہ بخط شیخ احمد باعلوی اور تمام علما و مفتی مکہ معظمہ کے دستخط ہین اور شیخ الخطبا ابو حامد نے منبر حرم شریف مین اسکو پڑھکر سنایا دو روز قبل از داخل ہونے فوج وہابیہ مکہ مین مع دلایل شرعیہ تکفیر وہابیہ پر بڑی دلیل ہے

گواہی برہان المومنین علی عقاید المضلین مولفہ مولوی احمد علی خلیفہ شیخ عبد الغفور عرف حضرت اخون صاحب ساکن صاد مطبع حیدری بمبئی ۱۲۹۱ سنہ شیخ ابن عبد الوہاب کا حال اور علمائے حنفیہ کا اجماع اسکے اقوال و اعتقاد کے بطلان پر عربی عبارت مین ہے

گواہی تحقیق الحقیقہ مصنفہ مولانا فضل رسول بدایونی مطبوعہ دہلی ۱۲۶۰ سنہ فتوای علمائے دہلی در بیان رد کتاب مائۃ المسائل و اربعین مصنفہ مولوی اسحاق دہلوی و اثبات تحریف

گواہی مختصر شہابیہ مناقب امام شافعی رح و حالات ہفتاد و دو فرقہ اسلامیہ مصنفہ قاضی شہاب الدین مہری مرحوم در مطبع بمبئی فضل الدین کھمکر باہتمام علی خان دیسمکھ ۱۲۷۰ سنہ

گواہی نصرۃ الاخوان مصنفہ مولوی عبد اللہ دہلوی مطبع فاروقی مہتمم سید محمد معظم ۱۲۸۰ سنہ

گواہی مذہب معتدل مصنفہ مولوی محمد عبد اللہ دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۸۰ سنہ

گواہی دلائل واثقہ مولوی محمد شاہ محدث دہلوی مطبع نصرۃ المطابع معہ سوال خمسہ جواب آن

گواہی مجموعہ وجوب تقلید و مکاید غیر مقلدین مصنفہ مولوی محمد وزیر الدین دہلوی مطبوعہ جامع الاسلام مہتمم فیض الحسن خان ۱۳۰۰ سنہ اور رسالہ محبوب المسلمین بھی انکی تصنیف ہے

گواہی اظہار الحقیقہ مطبوعہ نولکشور لکھنو ۱۲۷۰ سنہ در جواب چند سوالات وہابیہ مشتہرہ او دہ اخبار لکھنو

گواہی طریق الفلاح مصنفہ مولوی عبد الشکور مرحبا فیض آبادی مطبع رضوی دہلی ۱۲۹۷ سنہ

گواہی تحفۃ الاحناف مصنفہ مولوی عبد الشکور مرحبا مطبع رضوی دہلی ۱۲۹۷ سنہ رد مولوی نذیر حسین کے فتوے کا جسمین لکھا ہے کہ عورتون کو عیدین کی نماز مین اپنے ہمراہ مردون نے لیجانا حدیث شریف سے واجب ہے حالانکہ وہ حدیث آیات حجاب کے نازل ہونیسے منسوخ ہو چکی

گواہی فتح الاسلام فی رد اضغاث الاحلام مصنفہ مولوی محمد عمر فیض آبادی رد رحیم بخش پنجابی مطبع نامی واقع لکھنو ۱۳۰۲ سنہ

گواہی نصرۃ المسلمین الرد علی غیر المقلدین مصنفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر تخلص نساخ لہ رباعیات عجائب مطبع جامع الاسلام دہلی مہتمم فیض الحسن خان ۱۲۸۶ سنہ در رد صدیق حسن

خان امیر معزول بھوپال

گواہی[۸۲] نصرۃ المسلمین علی عداۃ سید المرسلین مطبع مطلع الانوار سہارنپور مصنفہ عبد الغنی سوانی دررد ڈپٹی الکلکٹر امداد علیخان

گواہی[۸۳] ہدایۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین مصنفہ مولوی ابو الخیر معین الدین المشہدی مطبع نولکشور سنہ ۱۲۷۵

گواہی[۸۴] فتوای تراویح مصنفہ ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی سنہ ۱۲۹۰ مطبع نولکشور

گواہی[۸۵] احقاق الحق مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری مطبع معدن فیض سنہ ۱۲۹۰ در اثبات مذاہب اربعہ و طریقہائے مشایخین رحمہم اللہ

گواہی[۸۶] شرح الفتوی در اثبات اسلام آبائے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام مصنفہ مولوی عبد القدوس بنگلوری مطبع بنگلور سنہ ۱۲۹۷ درباب صلوۃ الجمعہ ردوہابیہ کہ غیر مقلدین جو از صلوۃ الجمعہ میں گفتگو کرتے ہیں اور اکثر نہیں پڑھتے کہ انکے مذہب میں شروط جمعہ موجود نہیں ہیں

گواہی[۸۷] شرح حقیقۃ الاسلام قاضی ثناء اللہ مطبع محمدی لاہور سنہ ۱۲۹۷

گواہی[۸۸] جوابات استفتای مولد شریف مصنفہ عبد الحلیم دہلوی مطبع مصطفائی کانپور سنہ ۱۲۷۹ وجواز قیام عند السلام

گواہی[۸۹] فتوا در اثبات لفظ خاتم النبیین مخصوص برای آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہے مطبوعہ نظام المطابع مدراس سنہ ۱۲۹۱

گواہی[۹۰] مفاتیح الاسرار التراویح مصنفہ مولوی غضنفر علی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۲۹۲ کہ روایت بیس رکعات پڑھنے کی ثابت ہے اور روایات آٹھ رکعت اور بارہ رکعت کی رد اس میں داخل ہے

گواہی[۹۱] فتاوی بےنظیر در نفی مثل نبی بشیر و نذیر مولفہ شیخ محمد یعقوب در مطبع اسدی مطبوع شد

گواہی[۹۲] حقیقۃ الایمان و حفظ الایمان مصنفہ محمد عبد اللہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۲۹۱

گواہی ۹۳ فتوای علمائے حیدر آباد دکن مرقومۂ مولانا محمد حیدر

گواہی ۹۴ محبوب المسلمین در رد المنکرین مصنفہ قاضی محمد وزیر الدین دہلوی باہتمام محمد قاسم صاحب کرنٹے مطبع بمبئی سنہ ۱۳

گواہی ۹۵ گلزار فاطمہ مصنفہ محمد ابراہیم بن فضل اللہ مطبع ارمغان دہلی مہتمم میرزا احمد علی سنہ ۱۳۰۳

گواہی ۹۶ تحفۃ الفقیر الی من اجترء علی المسلم بالتکفیر مصنفہ مولوی عبد القادر باعکظہ باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۷

گواہی ۹۷ اعلام الناس بفتوای مدراس باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع بمبئی سنہ ۱۲۹۷

گواہی ۹۸ نور الشمعہ مصنفہ مولوی محمد عبید اللہ مدرس مسجد جامع بمبئی مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۹۶

گواہی ۹۹ نور الاسلام مصنفہ مولوی میرزا محمد لکھنوی مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۲۸۹

گواہی ۱۰۰ مجموعہ مسایل در ریل دخانی و اطعمہ نصارا و مسائل رد شبہات وہابیہ سنہ ۱۲۸۳

گواہی ۱۰۱ اصول شرع محمدی مطبع ثمر ہند مقام لکھنو سنہ ۱۲۶۸

گواہی ۱۰۲ تنبیہ الضلول در اثبات اسلام ابائے رسول مصنفہ مولوی عبد القدوس بنگلوری مطبع مظہر العجائب مدراس سنہ ۱۲۸۰ انھوں نے خوب وہابیہ کا رد کیا ہے اور شرح تحفہ محمدیہ کی بھی لکھی ہے

گواہی ۱۰۳ نصرۃ احمدیہ فے رد قول نجدیہ مصنفہ مولوی احمد علی مطبع نولکشور لکھنو سنہ ۱۲۸۷ صفحہ ۱۹

گواہی ۱۰۴ محبوب الزائرین مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری } مطبع الطاف حسین لکھنو سنہ ۱۲۸۰

گواہی ۱۰۵ قرۃ العیون ایضاً مصنفہ مولوی صاحب مذکور

گواہی ۱۰۶ تحفۃ الاخوان فی التفرقۃ بین الکفر والایمان مطبوعہ بمبئی

گواہی ۱۰۷ فتوای مفتیان حرمین الشریفین در رد تقویۃ الایمان معہ ترجمہ مولوی عبد السبحان پشاوری ثم المدراسی مطبع ہاشمی مدراس سنہ ۱۲۸۸

گواہی ۱۰۸ تنبیہ الاغبیا فی حیات الانبیا مطبوعہ مدراس مصنفہ مولوی صبغۃ اللہ مدراسی سنہ ۱۲۶۷

گواہی [۱۰۹] استفتائے کبیر در ۱۲۵۴ھ در باب وجوب تقلید شخصی مطبوعہ دہلی جسپر مولوی اسحاق جانشین مولانا شاہ عبد العزیز و مفتی صدر الدین و مفتی اکرام الدین و رحمت علیخان بہادر مفتی بادشاہی و عبد الخالق استاد مولوی نذیر حسین و مولوی مملوک علی و شاہ احمد سعید نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ شاہ غلام علی و مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد و مولوی محمد حیات لاہوری و مولوی حیدر علی و مولوی محبوب علی تلمیذ خاص مولانا شاہ عبد العزیز مرحوم کے مہر و دستخط ہین اور مولوی محبوب علی نے اسکا ترجمہ شرح و بسط سے لکھکر اس رسالہ کا نام فتح الاسلام رکھا جب کلکتہ کے علما کے پاس گیا وہان آخوند ہارون صاحب نے فتوی علمائے حرمین شریفین اوسکے خاتمہ مین لگاکر تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین نام رکھا جو ۱۲۶۲ ہجریہ مین مطبع سید الاخبار مین بھی دوبارہ چھپاہی

گواہی [۱۱۰] تنویر العینین مولفہ مولوی اسماعیل دہلوی جسکو عبد الحق بنارسی خلیفہ سید احمد نے بنارس مین چند حاشیہ مفسدانہ لگاکر چھپوایا اور غیر مقلدین کو شور و شغب کی طاقت پیدا ہوئی کہ اسمین تقلید کو بدعت لکھاہی خصوصا امام اعظم کے مذہب سے خلاف کیاہی

گواہی [۱۱۱] فتواء وجوب تقلید مولفہ مولوی بشیر الدین استاد میرزا فتح الملک ولی عہد شاہی سے مزین کرکے تمام شہر دہلی کے علما و مشایخ کی دستخط کرائی مولوی نذیر حسین نے بھی مہر کردی تھی تقیہ کی راہ سے

گواہی [۱۱۲] تنویر الحق مصنفہ مولوی قطب الدین شاگرد رشید مولوی اسحاق در باب وجوب تقلید شخصی

گواہی [۱۱۳] توفیر الحق مصنفہ ایضا تصنیف مولوی قطب الدین دہلوی ایضا مع شرح و بسط

گواہی [۱۱۴] معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین در رد تنویر الحق مطبوعہ لاہور مضمون بدگوئی و تشنیع و ایمہ اربعہ مجتہدین کی خصوصا امام اعظم ابو حنیفہ رح کی شان مین کلمات قبیح لکھے ہین اور آپکے تابعین ہونے کا انکار کیاہی علمائے دہلی سے تقیہ کرتا تھا معیار الحق نے اسکی قلعی کھولدی

گواہی [۱۱۵] تحفۃ العرب والعجم مصنفہ مولوی قطب الدین متضمن فتوائے علمائے حرمین شریفین مع شرح

وترجمہ آن در رد معیار الحق مطبع حسنی واقع دہلی ۱۲۸۵ھ قریب ۵۰ علمائے عرب و عجم کی اسپر گواہیان دستخط ہین وجوب تقلید شخصی ثابت کیا ہے غیر مقلدین کے ابطال پر اہل سنت و جماعت کا اجماع واتفاق ہوگیا ہے صفحہ ۱۰۸ اسمین علمائے حرمین شریفین کا فتوی ہے

گواہی ۱۱۶ کتاب مدار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی محمد شاہ دہلوی در رد معیار الحق بہت عمدہ معتبر ہے مطبوعہ دہلی مطبع حسنی ۱۲۸۵ھ صفحہ ۱۰۷ مصنف لکھتے ہین کہ چند روز مین نذیر حسین کے درس خانہ مین بیٹھتا تھا جب انکے تقیہ کے فریب اور عقیدے کی بدبو معلوم ہوئی جانا ترک کیا پھر معیار الحق مین انھون نے اپنا اعتقاد ظاہر کردیا تب مجھکو واجب ہوا کہ انکے فریب سے مومنین کو آگاہ کرون اسلیئے مدار الحق لکھا اسپر دستخط علمائے دہلی وغیرہ قریب ۱۶ ہین

گواہی ۱۱۷ انتصار الحق مطبع صدیقی بانس بریلی مین رد معیار الحق مطبوع ہوئی سنہ ۱۲۹۰ مین مصنف اسکے مولوی محمد ارشاد حسین فاضل اجل مشہور ہین صفحہ ۴۱۶ تقطیع کلان ہے حاشیہ پر معیار کی عبارت بھی لکھی ہے اور متن مین اسکا جواب بآداب عالمانہ تحریر فرمایا ہے اس ایک کتاب کی گواہی سو گواہون سے زیادہ معتبر ہے

گواہی ۱۱۸ مجموعہ فتاوی علمائے دہلی در رد ہفوات وخرافات لامذہب غیر مقلدین وغیرہ

گواہی ۱۱۹ ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین مصنفہ محی الدین جاٹ لاہوری نو مسلم تاجر کتب فروش کی ہے مطبع محمدی شہر لاہور نام اصلی اسکا ہری چند دیوان چند کھتری ساکن علی پور ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب ہے سنہ ۱۲۹۸ مین مطبوع ہوئی ہے بعض گواہون کے مولفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر غیر مقلدین کے مولوی روپئے محنتانہ لیکر دوسرے شخص مالدار کا نام تصنیف مین داخل کردیتے ہین بلکہ بعضے مولوی مقلدین لکھنو وغیرہ کے روپئے محنتانہ لیکر غیر مقلدین کو رسالے فتوے بنادیتے ہین اور اپنا نام چھپاکر دوسرے کے نام سے مشتہر کرتے ہین کیونکہ اس بیچارے کو تفسیر بیضاوی وکشاف اور شروحات صحیح بخاری ومسلم اور حواشی ہدایہ ودر المختار کے پڑھنے اور سمجھنے کی لیاقت کب حاصل ہوئی ہے جو شریعت محمدیہ واہل سنت وجماعت کے

ایمہ مجتہدین اور انکے مقلدین کے مغالطات بتلاوے اور ثابت کرنیکو چاہیے اسکے پیرو استاد کو بھی کتب دینیہ کے سمجھنے کی قابلیت بالکل نہین ہی فقط

گواہی ۱۲۰ فتح المبین فی کشف مکاید غیر المقلدین معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین مصنفہ مولوی محمد منصور علی بن مولوی محمد حسن مرادآبادی در مطبع دار العلم فرنگی محل واقع لکھنؤ باہتمام مولوی محمد یعقوب سنہ ۱۳۰۱ معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین مطبوع ہوئی ہی صفحہ ۵۲۴ یہہ کتاب معتبر ردیہ ہی ظفر المبین کا نہایت محنت اور تحقیقات سے فاضل اجل نے لکھا ہی اسکی بھی گواہی سو گواہ سے بہتر اور معتبر ہی اکثر علماء دہلی و بریلی و حیدرآباد دکن کی اسپر تقریظات و دستخط قریب ۴۳ لکھی ہین جو شخص ظفر المبین کو دیکھے ضرور فتح المبین کو اور تذکرۃ المذاہب کو بھی دیکھے فقط

۱۲۱ تذکرۃ المذاہب مصنفہ فاضل المعی مولانا عبد القادر مدرس اعلی ہوگلی کالج مطبع مدیکل پریس آگرہ سنہ ۱۲۹۹ باہتمام مولوی امام الدین مطبوع ہوا

گواہی ۱۲۲ تبصرۃ الحقایق لعبرۃ الخلایق مصنفہ فاضل المعی مولانا عبد القادر موصوف مطبع مدیکل پریس اکبرآباد سنہ ۱۲۹۹ رد ظفر المبین و معیار الحق بلکہ تمام کتب وہابیہ کا دلایل معقول و منقول سے غیر مقلدین کو مردود کر دیا ہی صفحہ ۳۲۲ خاتمہ مین اس کتاب کے تقریظات و دستخط علماء نامی گرامی ہم عصر کے ہین ایک سو سے زیادہ اور اعتبار اس کتاب کا ہزار گواہ کے برابر ہی

گواہی ۱۲۳ ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ مصنفہ فاضل المعی موصوف ہی نہایت عمدہ طور سے ہر ایک سوال غیر مقلدین لامذہب وہابیہ کا جواب شافی و کافی دیا ہی بلکہ جواب ترکی بترکی کہین تو بجا ہی مطبع مدیکل پریس سنہ ۱۳۰۰ حرمین شریفین کے علما کا فتوا اور تقاریظ علماء ہند کے و دستخط پچاس سے زیادہ ہین صفحہ ۳۸۵ ہر ایک تقریظ بمنزلہ ایک رسالہ ہی تمام مسائل مختلفہ کا جامع ہی تیرھوین صدی کے آخر سال مین تصنیف ہوا ہی جامع الکثر ابحاث کا ہی اعتبار اسکا ہزار گواہ سے بھی زیادہ ہی

گواہی ۱۲۴ جامع الفتاوی مصنفہ مفتی سید عبد الفتاح الحسنی القادری گلشن آبادی چہار جلدون مین

جسکی جلد اوّل مطبع فتح الکریم بمبئی مطبوعہ ۱۳۰۳ھ مین چھپی ہی صفحہ ۲۱۲ اسمین ۵ سو استفتا ہین اور ہر استفتا مین دس بیس مسائل معہ دلائل ہین

۱۲۵ گواہی تبئین المقال لدفع الجدال مولفہ مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری جامع الفتاوی کی دوسری جلد لہذا مین داخل کیا ہے اور بطور قول فیصل کے لکھدیا ہے تمام رسائل وہابیہ و غیر مقلدین و لامذہب کو بخوبی مطالعہ کیا ہے اور رسایل و کتب مقلدین جو اس تیرھوین صدی مین علمائے ہند و عرب و عجم نے تصنیف کیا و جواب در جواب بتصریح قواعد علم مناظرہ کے لکھا اب مباحثہ و مکابرہ کی نوبت پہنچی بلکہ مجادلہ تک حالت طرفین کی آئی اقوام دیگر و فرقہای مختلف انکی بحث پر ہنستے ہین دشمنان دین روپئے دیکر لڑاتے ہین وانٹے ڈالکر مرغے لڑوانے ہین کیونکہ نئے رسالے غیر مقلدین کے دس پانچ برس کے اندر جو بنے اور چھپے بالکل دلایل شرعیہ و دینیہ سے خالی نظر آتے ہین صرف نفسانیت اور ضد کے سوائے کچھ نہین اب علمائے مقلدین کو بھی اونکا جواب لکھنا ضرور لاچاری سے ہوا کہ وہ معذور رہین پہلے محمد حسین لاہوری نے لکھا کہ میرے دس سوال مشروط کا جواب مقلدین اہل سنت و جماعت کی دیوین ہر سوال کے عوض مین دس روپئے دونگا ابھی کسی عالم نے مقلدین سے انکے جواب لکھے اور اپنی طرف سے دس سوال مشروطہ لکھے کہ اگر کوئی غیر مقلدین مین سے اونکا جواب لکھیگا ہر سوال کے بدلے مین بیس روپئے دونگا ابھی کسی نے دس سوال لکھے اور جواب کے واسطے ایک اشرفی یا دس اشرفی دینے کا قرار کیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ علما کا مباحثہ نہین بلکہ دین مین کھیل ہے نعوذ باللہ منہا من ہذہ الہفوات والمزخرفات اگر ہمت ہے دینداری کی تو حاکم مسلمین و علماء حرمین شریفین کے پاس ایک محاکمہ لیکر چلو وہ جو کہین سو قبول کرو مگر فضیحتی اپنے دین و مذہب کی ملا پادریون کے حسب الغرض مت کرو اور ہنود کے سامنے پشیمانی مت اٹھاؤ ایک شخص قوم ہنود نو مسلم دین مین فساد کرنیکو مسلمان ظاہر مین عبد اللہ بن سبا کے جیسا ہوا ہے اسکے ساتھی مت بنو اگر آج نہ سمجھوگے تو کل پشیمان ہوگے فماذا بعد الحق الا الضلال ۱۲

فصل اوّل در تمہید مقدمہ و زبانی گواہان مؤلفان کتب مذکورہ کی

جب مقابلہ اور ترمیم بنظر غور از چشم انصاف بلا اعتساف ہر ایک گواہ کی تحریرات پر کیا گیا اور
ہم ایک دوسرے کے علم و قیاس کو بقسطاس حق شناس حتی الامکان موازنہ کیا بعضے بسبب سُبکی و
خفت کے بلند ہوجاتے تھے اور بعضے از باعث گران جانی و سنگینی کے تہ نشین رہتے تھے پھر
نظر ثانی ہر ایک گواہ بمعتبر اور عالم متبحر کی تحریرات و اشارات پر کی گئی اور ہر ایک کے دعوے
پر دلیل کا ربط و ضبط دیکھا گیا از خود مدعیوں کی گواہیاں لی گئیں تو معلوم ہوا کہ ابتدائے فساد
سنہ ۱۲۴۳ ہجریہ سے آغاز ہندوستان مین ہوا لیکن گواہی ۶۹ کے دیکھنے سے صاف مفہوم ہوتا
ہے کہ سنہ ۱۲۱۳ ہجریہ مین عبدالوہاب نجدی نے خروج کیا تھا اور مقلدین ایمۂ اربعہ اہل سنت
وجماعت کو شرک و بدعت سے متہم کر دیا اور اپنا نیا مذہب کتاب التوحید مین لکھا کہ جو اس
سے مخالف ہے سو مشرک ہے قتل و نہب اُسکا جائز ہے چنانچہ درالمختار کے حاشیہ شامی
اور تاریخ مصر مصنفہ محمد بن نصر الشامی اور ہدیہ مکیہ رد کتاب التوحید نجدیہ مین بتفصیل
مرقوم ہے اور بتصریح مذکور ہے یہان گواہی ۹۶ کتاب سیف الجبار صفحہ ۱۰ اکی عبارت بجنسہ
لکھی ہے اصل اس فتنے کی یہہ ہے کہ صحیح بخاری مین حضرت عبداللہ ابن عمر رض سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَيَمَنِنَا
یعنے اے اللہ برکت دے ہمارے مُلک یمن مین اور مُلک شام مین قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا
یعنے لوگون نے عرض کیا کہ ملک نجد کیواسطے بھی دعا فرمایئے آنحضرت صلعم نے پھر دعا فرمائی
ملک شام و یمن کی پھر لوگون نے عرض کیا واسطے ملک نجد کے آخر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنے ملک نجد
مین زلزلے اور فتنے ہونگے اور اس سے نکلیگی امت شیطان کی یہہ معجزہ پیغمبر خدا صلعم کا
بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا شرح اُسکی یون ہے کہ سنہ ۱۲۱۳ ہجریہ مین سلطان عبدالحمید خان

غازی جو بڑا عادل دیندار تھا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم ثالث اسکے بھتیجے نے اُسکے بیٹون کو نظر بند کرکے زبردستی سے بادشاہ ہو گیا اور بہت امیرون سردارونکو جو خیرخواہ سلطنت تھے قتل کیا رعیت پر ظلم کیا پاشا ترکی زبان مین صوبہ و حاکم کو کہتے ہین اکثر منحرف وسرکش بنے سلطنت مین خلل پڑ گیا جو زبردست ہوا کمزور کا ملک چھین لیا حرمین محترمین کی حکومت شریف مکہ مین بنی فاطمہ کے متعلق تھی آمدنی کم خرچ زیادہ تھا اسلئے ہر سال موسم حج مین سلطان روم کیطرف سے امیر الحاج آتا تھا اور نقد وجنس بیشمار وہانکے سادات وملّا واہل خدمات کو تقسیم علیٰ حسب مراتب کر دیتا تھا اور ہدیہ نذرانہ ہر ایک امیر وزیر پاشا کی طرف سے پہنچا تھا سب آمدنی کا حساب کروڑونکا ہوتا تھا فوج سلطانی شریف مکہ کے تابع سرکشونکی تنبیہ کو مستعد رہتی سب اہالیان حرمین آسایش ورفاہیت سے زندگانی بسر کرتے تھے جب سلطنت روم بگڑ گئی شریف مکہ کی حکومت مین ضعف آگیا آمدنی مین خلل پڑا فتنے حادثے اطراف ملک مین ظاہر ہوئے بڑا فتنہ ملک نجد کا ہے جو حجاز و عراق عرب کے درمیان ۲ کوہستانی ملک ہے اور شیطان ملعون اُسی نجد کے شیخ کی صورت اور لباس مین مکہ کے کافرونکا شریک دار الندوہ مین بنا تھا اور ہجرت کے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر مشورے مین شریک تھا اس سبب سے شیطانکو شیخ نجدی کہتے ہین اِس حادثہ کا کیا بیان کرون مکہ و مدینہ کے رہنے والون نے یزید اور حجاج کا ظلم جو کانونسے سنے تھے نجدیہ کے ہاتھ سے اپنے آنکھون سے دیکھے۔ تفصیل اس کی یہہ ہے شیخ عبد الوہاب نجد کا رہنے والا جسکا خاندان علم ظاہری و باطن مین مشہور صاحب سلسلہ حنبلی مذہب تھا اُس ملک کے لوگونکا اُسپر بڑا اعتبار تھا سلطنت کی خرابی دیکھکر ارادہ بادشاہی کا کیا دینداری کے حیلے سے اپنے مریدین معتقدونکو جمع کرکے کہا کہ مکہ و مدینہ لے لیجئے کہ فوج سے خالی ہے اور مال و خزانہ بیشمار وہان جمع ہے جب یہہ ملک اور خزانہ قبضے مین آگیا تو اطراف کے ملک پر دخل ہوجانا آسان ہے کہ سب پاشا آپس کے نفاق ونزاع مین خراب حال ہو گئے ہین یہہ صلاح ٹھہراکر عبد الوہاب نے

اپنے عزیزون اور خلیفون کو وعظ کہنے مین اور مریدون اور معتقد جمع کرنے مین مشغول کیا اور مجمع عام مین وعظ کہنا شروع کیا کہ شرع مین بادشاہ ضرور ہے احکام دین کا جاری ہونا ظالم کا تدارک مظلوم کی دادرسی عید و جمعہ کا انتظام حاکم مسلمین پر موقوف اور بادشاہ روم و شام صرف برائے نام ہے حکم اسکا نافذ نہین اسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے کہ بڑا گناہ ہے اور خطبہ مین کہ عبادت ہے جھوٹھ بولنا نہایت بیجا ہے چاہئے کہ سب حاضرین ملکر ایک شخص کو سردار مقرر کرین مگر مجھکو معاف رکھین کہ دنیا کی طرف رغبت نہین رکھتا ہون پہلے ان لوگون نے جو ملے ہوئے تھے پھر سبھون نے کہا کہ سوائے آپ کی ذات شریف کے اور کوئی اس کام کے لایق نہین ہے کہا کہ مجبور ہون جماعت مسلمین کے خلاف کیونکر کرون لاچاری سے قبول کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ عقاید و اعمال مین میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پھرو آخر سب سے بیعت لیکر امیر المومنین بنا اور نام اسکا سلطان کی جگہہ خطبہ مین داخل ہوا قصبہ درعیہ کہ اُس کا وطن تھا تختگاہ قرار دیکر اپنی اولاد و اقارب کو شہرونکا حاکم کیا اور عدل و انصاف نیداری ظاہری و تاکید نماز روزہ کی خوب جاری کی اور اجلاس امامت کے روز سے ملک کا انتظام اپنی ذریۃ کے حوالے کیا اور آپ مشغول ہوا ایک نیا مذہب بنانے مین کہ اہل سنت و جماعت کے چارون مذہبون سے جدا ہو کہ اس مذہب کے رُو سے وُہ کافر ٹھہرین کچھہ مسئلے متفرق خارجیون کے معتزلہ کے کچھہ ملاحدہ ظاہریہ کے اور کچھہ اپنے دل سے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اسکے چھوٹے بیٹے نے اسمین کچھہ بڑھا کر کتاب التوحید نام رکھا اور پھر اسکو آپ اختصار کیا حاصل اسکا یہہ ہے کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصاً رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ اُنکا لوٹنا اور مار ڈالنا جہاد ٹھہرے چند نسخے اُسکے حاکمون کے پاس بھیجے گئے حاکمون نے اسے ظاہر کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوئے کہ مکے کی لوٹ اور جہاد کا ثواب ملیگا۔ آخر مسعود نام اخبث ذریہ اُس عاقبت نامحمود کی نے بنام نہاد زیارت کعبہ سنہ ۱۲۲۱ ہجریہ اواخر ایام سلطنۃ سلطان سلیم ثالث مین بڑی بھیڑ کے ساتھہ اللہ تعالی کے گھر پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ یہان کے

رہنے والے انکا پہلا حال عدالت و دینداری کا سنکر انکے آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات
کے ہوئے مگر چند آدمی کہ قریب اس عزیمت کے وہان گئے تھے اور رنئے دین کا حال دیکھ
سنکر آئے تھے انھون نے مکہ مین اُسکا تذکرہ کیا اور لوگون نے شریف سے عرض کی کہ حال
انکا اچھا نہین ہے ترکی فوج شام و مصر کی چھاونیون سے بلوائیے یا عرب کے قبائل کو جمع
کیجئے کہ نجدیہ کا بندوبست کرنا ضرور ہے کہ سرحد حجاز مین نہ آجاوین اگر وہ یہان آگئے تو پھر
تدارک نہین ہوسکیگا شریف نے اُسی پہلے حال سے دھوکا کھا کر کہا معاذ اللہ مین خانۂ خدا کی
زیارت کرنیوالون کو روکون اور رہنے والون پر بڑا غصہ کیا کہ پھر کوئی اس سے مفسدانہ بات نہ کہے
اس عرصہ مین خبر آئی کہ سعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے پھر لوگون نے شریف
سے کہا کہ آپکی غفلت سے حرم کا ہتک اور حاجیونکا قتل اور مالون کی لوٹ ہو جائیگی شریف
نے وہی جواب دیا کہ مسلمان سنت پر چلنے اور تقوی کا دعوی رکھنے مین ایسی بڑی گناہ اُنسے
نہین ہونیکی یہان یہی قیل و قال رہی کہ وہ اشقیا قرن المنازل تک کہ میقات اہل نجد کا
ہے آپہنچے وہان سے دوڑ مار کر مکے کو چھوڑ طایف پر اور جہت اور بے باز برس چارون
طرفسے گھیر گھیر کر قتل کرنا شروع کیا جو سامنے آیا کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا کیا بڑا سب کو
شہید کیا اور مسجد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اور اثار متبرکہ سب ڈھاکر
زمین سے برابر کر دیئے تمام مال و متاع پر تصرف کر کے مکہ معظمہ پر ارادہ کیا جب ایک
منزل مکہ باقی رہا تھا کہ کچھ بھاگے ہوئے زخمی طایف کے مکے مین آپہنچے اور طایف کا حال
شریف سے عرض کیا شریف کے پاس صرف پانسو غلام تھے اور مدد بلوانے کی مہلت کہان
اور کتاب التوحید بھی ایکدن آگے مکہ مین آئی تھی علمائے مکہ نے اُس دن حرم مین اجماع
کیا کفر پر نجدیہ کے اور حرم کے خدام اور شہر اور بازار کے لوگونکو متفق کیا اُن سے لڑنے پر
اور فتوی اجماعی مہری چارون مذہبونکے عالمون کا بعد مغرب شریف کو دیا اور کہا کہ سب
مسلمان آپ کے ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور سامان درست کرنیمین لڑائی کے مشغول ہین علی الصباح

آپ سب چلکر جمعیت کے ساتھ حرم کی حد پر اونکو روکین اور لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم ۱۲۲۲ کو ہوا آٹھوین تاریخ صبحکو سب لوگ تیار منتظر شریف کی برآمد کے تھے مگر شریف برآمد نہوئے طائف کا حادثہ سنکر گھبرا گئے اور اپنی غفلت پر شرمندہ اور فوج کے نہونے سے ڈرے اور نادم ہوئے اور بھی ابھی تک اس شبہہ مین کہ شاید طائف والون نے پہلے قصہ شروع کیا ہو اور اس گمان پر مطمئن کہ طائف مین جو ہوا سو ہوا حرم مین تلوار نہ چلاوینگے اور لوٹ مار نکرینگے کہ کلمہ پڑھتے ہین — لوگون نے ہرچند عرض کیا کہ یزید و حجاج و قرامطہ کیوقت مین کیا کیا نہین ہوا وہ بھی کلمہ پڑھتے تھے اور حال نجدیہ کے عقاید کا کتاب التوحید سے اور اُنکے افعال کا واقعہ طائف سے ظاہر ہوگیا ہے اور ہر طرح کی باتین بوساطت معروض کین لیکن شریف گھر سے باہر نہ نکلے اس عرصہ مین شریف کے غلام بھی اہل شہر سے متفق ہوئے اور شریف سے اذن چاہا شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا بیت اللہ کی زیارت کرنیوالون پر کیونکر دون اسی تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی بات قرار نہ پائی کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تلوارین مارتے اور لوٹ کرتے ہوئے داخل حد حرم کے ہوئے اُسوقت شریف کو ان خبیثونکی خباثت کا الیقین ہوا سوا بھاگنے کے کچھ چارہ نہ دیکھا اپنے غلامون کو ساتھ لے جدے کو چلے گئے اور وہانکے قلعے مین پناہ پکڑی اور مکے کے رہنے والے مرد عورت گھرونکو چھوڑ کر کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام کو پناہ سمجھکر اسمین آبھرے نجدی بیدین بے اسکے کہ کوئی مقابلہ کرے چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے وہ لوگ کہ کعبے کے پردہ مین چھپے اور قبہ زمزم و حطیم و مقام ابراہیم مین دبے ہوئے تھے اونکا بھی پاس ادب نکیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کیا کہون جو انھون نے کیا دل باری نہین دیتا حجر اسود تک اُنکے ظلم سے نہ بچا کہ اسمین بھی صدمات زد و ضرب سے شق آگیا تمام مال شریف اور اہل مکہ کے گھرونکا اور حرم کے کارخانونکا اور نذور کعبہ اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ نچھوڑا جب حکم دیا کہ اہل مکہ پہاڑون سے آکر اپنے گھرونمین آباد ہون مگر

جسکے ہاتھہ مین ہتیار ہو اسکو مار ڈالو لیکن مکے کے شریفون کی قوم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اہل بیت اور سیادت انکی صحیح اور تمام عالم مین معتبر کسیکو امان نہین کیا مرد کیا
عورت کیا چھوٹا کیا بڑا عالم و جاہل جہان پاؤ مار ڈالو اس حکم کے مشہور ہونے سے اہل بیت
نبوی مین جسکو طاقت بھاگنے کی تھی جدہر کو راہ پائی آوارہ ہو گئے اور جو ان اشقیا کے ہاتھہ پڑا
شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھر وہین آئے کہ سامان و اسباب سے خالی تھے ۔ اے
مسلمانو سنو اور روؤ اور عبرت پکڑو جس جگہہ کہ جانور کا شکار کرنا اور سایہ پانی سے بھگانا
اور درخت کاٹنا اور گھاس اکھاڑنا اور تنبا جھاڑنا حرام ہوا اور آدمی وہان گناہ کے قصد
کرنے پر ماخوذ ہوا اور درندہ جانور بکری وغیرہ کے پیچھے دوڑے اور وہ بکری حرم کے حد مین
گھس جاوے تو درندہ جانور پیچھے پھر جاتا ہے اور حرم کی حد مین داخل نہین ہوتا اور اڑنے
والے جانور خانۂ کعبہ کے مقابل آجاتے ہین دائین بائین پھر جاتے ہین اس مکان کے اوپر
سے نہین گذرتے اور اس طرح کی بہت بزرگیان ہین ان شیاطین سفاکان بیدین نے ایسے
مکان متبرک مین کیا کیا بے دینیان کین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے متوجہ ہوئے مدینہ منورہ
کے غارت کرنے پر تھوڑی سی فوج لیکر دوڑے راہ مین جسکو پایا شہید کیا جب مدینہ منورہ کو
جا مارا جو مکہ معظمہ مین کیا تھا ویسا وہان بھی کیا لوٹ مار کے سوا مساجد مقدسہ اور مقابر
متبرکہ اور آثار صحابہ واہل بیت سب منہدم و مسمار کر ڈالا ایک مکے مین کیا مدینے مین کیا راہ مین
وہ سب مسجدین کہ ان ملحدون نے ڈھائین بنائی ہوئی صحابہ اور تابعین کی تھین اور اس
وقت سے ابتک زیارتگاہ تمام مسلمین کی تھین کتب فقہ اور حدیث مین ان مکانونکی زیارت
اور ان مین نماز کو تبرک کرنا آداب مین لکھا ہے اور بعضے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن
سے بنائی ہوئی تھین یہہ غضب دیکھو کہ مسجد قبا مین بھی ان ملحدون نے بکمال بے ادبی
کی آخر کو روضۂ مقدسہ نبویہ علی صاحبہا الف الصلوۃ والتحیۃ کو کہ صنم اکبر نام رکھا تھا ارادہ
ڈھانیکا کیا اور جماعت اس نیت ناپاک سے وہان گئی جب دروازہ کھولا ایک اژدہا

کے فنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہو گئے اور روح ناپاک اُن کی دوزخ کو پہنچی الغرض
وہان ظلم سے پیٹ بھر کر معہ تمام اسباب و سامان نقد و جنس لیکر مکہ کو آکر فوج مین ملے اور
پاؤن پھیلائے حجاز اور نجد کے شہرون پر دست درازی کی بعضے عراق کے شہرون کو بھی جو
فوج سلطانی سے خالی تھے لوٹ لیا اور قتل و غارت کیا کربلائے معلی مین بھی جو مدینہ منورہ
مین کیا تھا کیا مگر جدہ پر قصد نکر سکے کہ قلعہ مستحکم تھا اور اُس مین توپین بھی تھین اور شریف
بھی باہر آنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرح کا خمصہ تمام
ملک کے رہنے والون کی جان پر تھا شروع اس فتنہ کا سلطان سلیم ثالث کی سلطنت مین
اُسکی غفلت اور بے عقلی سے ہوا تھا اور اُسکی بے توجہی سے وہابیہ کا فتنہ زور پکڑا تھا جب
سلطان محمود خان غازی ابن سلطان عبد الحمید خان تخت سلطنت پر آیا پراگندگی کو
حکمت عملی سے جمع کیا اور محمد علی پاشا والی مصر کو حکم جہاد نجدیہ پر کرنیکا دیا محمد علی پاشا
نے اپنا فرزند ابراہیم پاشا کو فوج قواعد دان ہمراہ دیکر حجاز پہنچایا اُسنے اگر ایسا تدارک
کیا کہ نام و نشان نجدیہ کا باقی نرہا اور جتنا اسباب کہ مکہ و مدینہ و کربلا وغیرہ کا لوٹ لیگئے
تھے سب واپس لاکر جہان کا تہان پہنچا دیا اور جس مالک نے اپنی چیز کی شناخت کی اُسکے
حوالے کر دیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو تقسیم کر دیا جیسا چاہیئے ویسی تلافی کی اور
آثار شریفہ مساجد و مقابر وغیرہ منہدم ہو گئے تھے سنہ ۱۲۳۳ مین اونکے بنانیکا حکم جاری کیا بعد
اکثر قبایل زیدیہ و بیاضیہ و اسیر بدوی نے مذہب وہابیہ اختیار کرکے غارتگری شروع
کی چند روز مین سلطان عبد المجید خان کے گذر جانیکے بعد انکا فرزند ولی عہد سلطان
عبد المجید خان تخت سلطنت پر بیٹھا امن و امان ہوا چنانچہ سنہ ۱۲۵۷ مین مولانا فضل رسول
رسول بدایونی زیارت حرمین شریفین کو گئے وہان بعضے اشخاص کی زبانی چشم دیدہ
کیفیت اپنے کانون سے سنی اب کوئی وہابی اپنا مذہب ظاہر طور پر نہین اعلان کرسکتا
فقط تقیہ کرکے حج کو آتے ہین مگر زیارت مدینہ شریف کو نہین جاتے　ــ نشانی ۶ ــ ۱۳

۱۷ — ۱۸ — ۸۵ مین جواب واعتراض صراط المستقیم کے مضامین پر موجود ہیں

فصل دُویم صراط المستقیم کا ردّ بہ نشانی گواہی اوّل کی حقیقت مین

نشانی گواہی اوّل کی حقیقت مین مولوی محمد صالح بخاری لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کسی شخص کو کسیطرح پر کرنا کفر ہے شفای قاضی عیاض مین مرقوم ہے کسی کو اسکی بڑائی کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان صفا تونکی کہ انپر دنیا مین جایز یقین نہایت بے ادبی ہے اور مرتبہ نبوت و رسالت کی تنقیص و بے تعظیمی ہے اُمّی ہونا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی دوسرے شخص کے حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور اونکے حال کو آنحضرت کے حال سے کیا نسبت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو تین بار شق الصدر ہوا حظ شیطانی آب کوثر سے دھوکر نور معرفت اور علوم اوّلین و آخرین قلب مبارک مین بھر دیئے تھے دوسرونکو سبب ہلاک کا ہوگا — ایضاً فیہ من وجہٍ مقلد انبیا می باشد و من وجہٍ محقق در شرایع — اکابر این فریق در زمرۂ ملائکہ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملاء اعلیٰ ملہم شدہ در اجرای آن می کوشند معدود اند پس احوال این کرام را بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد — برای کشف ارواح و ملائکہ و مقامات انہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و بہشت و دوزخ و اطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کنند — ایضاً فیہ ارباب این کمال و قتیکہ باصطفا و اجتبا فایز می شوند سہ فریق می گردند قومی بسبب کمال علو منصب خود التفاتی بازالۂ مصائب و استحلال مشکلات از دل ایشان سر بر نمیزند اگرچہ او را پایۂ عرض حاجات بہم رسیدہ ست بحدیکہ دعائے او واجب الاجابت و نعوذ او واجب القبول گردیدہ و قومی دیگر در عرض حاجات و استحلال مشکلات وسعی و شفاعات سرگرم می باشند و قومی دیگر کہ در دل شان اقتضای استحلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث می شود لیکن زبان نمی کشایند اللہ تعالیٰ

دعای حالی ایشان قبول می فرماید ۔ ایضًا فیہ حق تعالیٰ سید احمد را فرمود کہ ترا اینچنین داده ام وچیزہائے دیگر خواہم داد انتہٰی شرح عقائد جلالی مین لکھا ہی والظاہر ان التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ بناءً علیٰ دعوی المکالمۃ شفاہًا فانہ منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبہا وفیہ مخالفۃ ما ہو فی ضروریات الدین وہو انہ علیہ السلام خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلّین یعنے جو دعویٰ کرے کہ مین اللہ کو دیکھتا ہون دنیا مین اور اللہ مجھہ سے باتین کرتا ہی بالمشافہ اسکو کافر کہنا اسی سبب سے ہی کہ خدا سے باتین کرنیکا بالمشافہہ دعویٰ کیا کیونکہ یہہ منصب پیغمبری کا ہی بلکہ پیغمبری کے مرتبون سے بہت بڑا مرتبہ ہی اور اسمین مخالفت ہی اس بات کی کہ ضروریات دین سے ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہی شفا مین بیان کلمات کفر مین لکھا ہی وکذٰلک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ ومکالمتہ الخ الغرض بہت افراط سید احمد کی صفت مین کر کے حد شرع سے تجاوز کیا ہی چنانچہ جناب حضرت غوث الثقلین اور جناب خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کی روحون مین ایک مہینے تک جھگڑا رہا کہ دونون امام سید احمد کو بالکل اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے بعد ایک مہینے کے صلح ہوئی شرکت پر ایکدن دونون امام سید احمد پر ظاہر ہوئے اور پہر پہر تک توجہ قوی اور تاثیر زور آور کی کہ اسی ایک پہر مین دونون طریقے کی نسبت سید احمد کو حاصل ہوئی ۔ اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر پر سید احمد ایکدن مراقب ہوئے اونکی روح سے ملاقات ہوئی اونھون نے بڑی قوی توجہ کی جسکے سبب سے نسبت چشتیہ حاصل ہونا شروع ہوا

گواہی جامع الفتاوی جلد اوّل صفحہ ۹۳ مین اصل عبارت صراط المستقیم کی مرقوم ہی ۔ نشانی تقویۃ الایمان مین ارواح اولیا سے فیض حاصل کرنے سے اور اونکے وسیلے پر حاجات مانگنے سے انکار ہی اگر یون سمجھے کہ مدد کرنے کی طاقت خود مستقل انکو ہی یا یون سمجھے کہ خدا نے یہہ طاقت اونکو دی ہی سب طرح سے شرک ہوتا ہی تمام تقویۃ الایمان مین تفریط کر کے

حد شرع سے تجاوز کیا ہے چنانچہ گواہی نشان ۳ ـ ۴ ـ ۷ ـ ۸ ـ ۹ ـ ۱۳ ـ ۱۶ ـ ۱۷ ـ ۸۳ ـ ۴۴ ـ ۲۱ مین خلاصہ ہو گیا ہے ـ ایضا فیہ اور انکو بلکہ قرب کے محافل کے سب شخصونکو خبردار کرنا ہے کہ یہہ امر صرف اونکی رضامندی اور اُن کی خواہش دلی جاری کرنیکے واسطے پیدا کیا گیا اور حُبّ ایمانی جب کمال کو پہنچتی ہے اُس شخص کو اللہ تعا اپنی کفالت مین لیکر اپنی تدبیر تکوینی و تشریعی کا ہاتھ کر دیتا ہے یعنے شریعت کے حکمون مین اور دنیا کی چیزین پیدا کرنیمین جو اُسنے کیا اللہ نے کیا کہ وہ ہاتھ اللہ کا ہو گیا ـ ایضا فیہ ایک مقام والونکو احکام شریعت بیواسطہ پیغمبرونکے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہین اُن لوگونکو پیغمبرونکا شاگرد بھی کہہ سکتے ہین اور پیغمبرونکا ہم استاد بھی اور اونکا علم بعینہ پیغمبرونکا علم ہے مگر ظاہر کی وحی سے یعنے جبرئیل کیواسطے سے نہین ملا اور انکو پیغمبرون کی سی عصمت بھی ملتی ہے (دیکھو کیسا پردہ دعوی ہے پیغمبری کا جب احکام ملت و شریعت اللہ تعالی سے بیواسطہ پیغمبرونکے ایک معصوم کو پہنچے پیغمبری مین کیا باقی رہا جبرئیل کا واسطہ ہونا تو کچھہ پیغمبری کا رکن نہین ہے بلکہ یہہ پیغمبری اس سے بھی بڑی ٹھہری کہ جبرئیل بھی درمیان مین نہین) یہہ باتین اہل سنت وجماعت کے مشایخین طریقت سے بھی خلاف ہین اور علمائے شریعت سے اور کتب عقاید سے بالکل مخالف اور باطل ہین گواہی ۶۹ ـ ۷۱ ـ ۹۱ ـ ۷۴ ـ ۷۵ ـ ۸۷ ـ ۸۹ اور تحریرات مولوی عبد الخالق و تقریرات مولوی محمد صالح بخاری و مولوی حسام الدین و مولوی روح اللہ اور تمام کتب اہل سنت وجماعت اس سخن کے بطلان پر شاہد عادل ہین ـ ایضا فیہ اور واسطے کشف ارواح اور ملائکہ اور اُنکے مقامات کے اور زمین و آسمان کے مکانات اور بہشت و دوزخکی سیر کے لئے اور لوح محفوظ پر اطلاع کیواسطے شغل دورہ کرے اس شغل کی مدد و استعانت سے زمین و آسمان بہشت و دوزخ کے جس مقام کا چاہے سیر کرے اور وہان کا احوال دریافت کرے اور وہان کے لوگون سے ملاقات کرے اور اللہ کے نامون سے جس نام کا مراقبہ کمال کو پہنچا دیگا اُس

نام سے حصہ اسکو ملیگا جو اللہ کی رزاقیت کا مراقبہ کمالیت کو پہنچاویگا اس مین ایک شان
رزاقیت کی ظاہر ہوگی جو محی کا مراقبہ کریگا اثر مردہ کو زندہ کرنیکا پاویگا — ایضاً فیہ حضرت
سید احمد کے پاس کوئی شخص مرید ہونے اور بیعت کرنیکو عرض کیا آپ نے کہا کہ استغفار
و استیذان خدا سے کرونگا پھر تجھکو مرید بناؤنگا الغرض خدا کی جانب متوجہ ہوئے اور عرض
کی کہ ایک بندہ تیرے بندون مین سے چاہتا ہے کہ مجھ سے بیعت کرے اور تو نے میرا ہاتھ
پکڑا ہے اور جو کوئی دنیا مین کسیکا ہاتھ پکڑتا ہے دستگیری کی پاس ہلیشہ کرتا ہے اور تیرے
اوصاف کو مخلوقات کے اخلاق سے کچھ نسبت نہین ہے پھر اس معاملہ مین کیا منظور ہے
اُس طرف سے حکم ہوا کہ جو کوئی تیرے ہاتھ پر بیعت کریگا اگر لاکھون ہووین مین سب کو
کفایت کرونگا — نشانی ۱۲۴ — ۸۱ — ۸۵ — ۳۹ — ۳۶ — ۳۵ — ۳۴ خلاصہ
ان باتون کا مرقوم ہے کہ صرف دنیا کمانے کے واسطے دین اسلام مین یہہ بدعات
جدید داخل کئے ہین نشانی ۹ کے صفحے چھیالیس ۴۶ مین مرقوم ہے کہ تقویۃ الایمان مین حد
سے زیادہ تفریط ہے یعنے وہ امور کہ انبیا و اولیا کے واسطے واقع ہین اور شرعاً جائز
سبکا انکار اور سب شرک و کفر ٹھہرائے اور صراط المستقیم مین افراط کو حد سے زیادہ کردیا
کہ غیر ممکن اور ممنوع باتون کو بھی واقع و جائز کردیا پاس دین کا نہ وہان رہا نہ یہان رہا

بیت

این مدعیان در طلبش بیخبرانند
آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ کَلَّ لِسَانُهٗ یعنے جسکو
خدا کی معرفت حاصل ہوئی اُس کی زبان بند ہوجاتی ہے

بیت

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

یہان مولوی اسماعیل صاحب کی زبانی صفحہ مذکور مین لکھی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے
اور لوگونکو خطون مین لکھتے تھے سفر حجاز سے پھر کر جب جہاز سے اُترے ایک نامہ اسی
مضمون کا اور اسی عبارت کا تمام مخصوصین کے نام شہر بشہر جاری ہوا خلاصہ اسکا یہ ہے

کہ جب سید صاحب سمندر کے کنارے پر گئے روحانیت دریا کی حاضر ہوئی اور عرض
کیا کہ جو حکم ہو بجالاؤن فرمایا کہ مین تجھسے کہنے کی کچھ ضرورت نہین رکھتا جب جہاز پر سوار
ہوئے اللہ تعالی نے کہا کہ ہم اس جہاز کو غرق کرینگے تم اس پر سوار نہو سید صاحب نے
پہلے ارادہ کیا اس سے اُترنے کا پھر فرمایا کہ مین اُتر دون اور اور لوگ جو اُسپر بیٹھے ہین
یہہ بات کچھ نہین جو ہو سو ہو مین نہین اترتا اللہ تعالی نے کہا کہ ہمارا ارادہ مقرر تھا اس
جہاز کو غرق کرینکا مگر اب جو تم نہ اُترے تو مین غرق نہین کر سکتا۔ جب سید صاحب
پہنچے میقات پر اور غسل کرتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو تیری خدمت مین مشغول ہین سبکو
ہمنے بخشا اور کچھ لوگون نے لبیک کہنے مین تقدیم کی تھی اللہ تعالی نے کہا کہ جو تم پر لبیک مین
سبقت کریگا مین اُس کی لبیک نہین سُننے کا اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث سے ہمنے
حج قبول کیا اور اس حج کی برکت سے ہند سے بخارا تک سبکو بخشدیا۔ ایسے خط کے خرافات
کہان تک لکھون لوگون نے اُس خط مین گفتگو کی اور نوبت تحریر کی جانبین سے آئی مولوی
اسمٰعیل کی جرأت کیا بیان کرون لوگون نے کہا اور لکھا کہ اللہ تعالی نے پہلے کہا کہ ہم اس
جہاز کو غرق کرینگے پھر سید صاحب کے نہ اُترنیسے غرق نہ کر سکا اس مین بہت سی قباحتین ہین
مولوی اسمٰعیل صاحب نے کچھ جواب نہ دیا شاید قضای معلق و قضای مبرم کی بحث
پر خیال فرمایا اور سید صاحب کی ثبوت عصمت پر نظر کی۔ صفحہ ۷۴ مین لکھا ہے کہ بے
پردگی عصمت کے مقابل یہانتک پہنچی کہ لطافت نام غلام سید احمد پر کہ ابھی تک ٹونک مین
موجود تھا وحی آتی تھی اور اسی حالت مین چادر سے ہاتھ باہر نکالکر میوہ محفل مین پھینکتا
تھا سب حضرات دوڑ کر لیتے تھے اور کہتے کہ بہشت کا میوہ ہے کبھو یہہ بھی کہدیتا کہ یہہ
اللہ تعالی نے خاص سید صاحب کو بھیجا ہے یا خاص مولوی اسمٰعیل کو دیا ہے اس
بات کو بڑی طمطراق سے سید صاحب کے مناقب مین بیان کرتے کہ صرف سید صاحب کی
وجہ سے میان لطافت صاحب کو یہہ مرتبہ حاصل ہوگیا سید حمید الدین نام بھانجے سید احمد

صاحب کے کہ آدمی صاف تھے اور بھی چند لوگ اس سوانگ کر شروع ہونے سے
سید صاحب و مولوی اسماعیل صاحب سے گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہہ حرکت سخت بیجا ہے
یہہ حضرات انکی بد اعتقادی سے ناخوش تھے ایک روز کہ تقسیم بہشت کے میوے کی محفل
وعظ مین ہوئی جو لطافت کے ہاتھہ اللہ تعالی نے سید صاحب کو میوہ بھیجا تھا سو اسمین
سے ایک چھارا سید حمید الدین کے حصے مین آیا انھون نے توڑا تو اسمین ایک کیڑا نکلا انھونے
اہل مجلس کو علانیہ دکھا کر پکارا کہ دیکھو صاحبو بہشت کے میوہ مین بھی کیڑے ہوتے ہین
سید صاحب اُنسے بہت ناراض ہوئے وہ غصہ کھا کر داؤ مین رہے جب پھر اسیر وہ حال
آیا سید حمید الدین نے چند آدمیون کو موافق کر کے تامل اُسکو پکڑا انگا کیا کرامت کھلگئی
کہ ایک بغلی رانون کے بیچ مین چھارونکی بھری ہوئی نکلی وہ خبیث خوار و ذلیل ہوا ایسے
سامان سے سیر و سیاحت کرتے پھرتے تھے

فصل سیوم

نشانی ۳۲ — ۳۳ — ۴۳ — ۱ — ۵ ۱۵ دیکھو گواہی نشانی ۵۰ بوارق محمدیہ
لرجم الشیاطین النجدیہ مطبع دار السلام دہلی ۱۲۶۵ھ مین مولوی نور الدین احمد کی تصحیح
سے چھپی اسکے صفحہ ۷ مین مرقوم ہے کیفیت شیوع آن در ہندوستان بدین عنوان
ست کہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی در آخر عمر کل مملوکات خود منقولہ و غیر منقولہ کہ از
ہر قسم بکثرت بودہ ست بجرم و اولاد دختر خویش ہبہ نمودہ قابض و متصرف گردانیدند
مولوی محمد اسماعیل برادر زادۂ شاہ صاحب سراسیمہ گردیدہ باتفاق مولوی عبد الحی
داماد شاہ صاحب کہ دران ایام از نوکری محرری عدالت انگریزی ضلع میرٹھ موقوف
گردیدہ بدہلی رسیدہ بودند سید احمد نام رابشاہ صاحب را بہ پیری و مرشدی خود بر داشتہ
سیر و سیاحت شروع نمودند و در اظہار کمالات پیر و مرشد ساختۂ خویش اغراق و مبالغہ
را بہ کمال رسانیدند و درین خصوص کتابی تالیف ساختند صراط المستقیم نام مطبوعہ
۱۲۳۹ھ چون خلفا و مریدین لسیار و افراط و غلو در مناقب جمیلہ ہم رسید و پردہ

مبادی رسالت و ادعای نبوت و تفوق بر کاملین و سابقین و تفضیل بر جملہ اولیای ماضیین و امثال ذلک اظہار کردند مردم را گونہ تردد بخاطر راہ یافت و شاہ صاحب در ہمان قرب داعی اجل را لبیک گفتند در اثنای دورہ کتاب التوحید نجدیہ بملاحظہ مولوی اسمٰعیل گذشت بمقتضای کُلُّ جَدِیْدٌ لَذِیْذٌ پسند ساختہ طرح وعظ بر ہمان روش انداختہ لوای تشہیر این مسلک برافراختند و کتاب التوحید نجدیہ را بتصرف قلیلی در ہندی ترجمہ کردہ نام آن تقویۃ الایمان نہاد و وعاظ و دعاۃ و خلفا و امنا در بلاد ہندوستان معین کردہ شہر بشہر محرک فساد گردید و اعمال و افعال مباح و مکروہ و سنت و مستحب را نیز شرک و کفر گفت ذریۃ اسماعیلیہ بحکم ہر کہ آمد بر آن مزید کرد بر کتاب مذکور تخریجات و تفریعات آغاز نہادہ تکفیر و تفسیق عامہ امت مرحومہ و سب و طعن و توہین انبیا و اولیا آنقدر شایع کردند کہ حدی ندارد و مدار وعظ بر ہمان اوراق سیاہ ہندی زبان بدست ہر کسیکہ افتاد مجلس وعظ گرم ساخت و ہر مسئلہ کہ پیش آمد در حکم آن محتاج سند نگردیدہ شور و شغب در بلاد شرقیہ انداختند مردم آن بلاد کہ در علم حدیث و تفسیر و سیر چندان ممارست نداشتند و کتب این فن ہم نایاب بودند و کمال خاندان شاہ صاحب درین علوم مشہور و معلوم چشم بند کردہ در چاہ ضلالت افتادند و کسانیکہ داخل زمرۂ نجدیہ نشدند در تردد کہ عقل باور نمیکند کہ تمام اکابر خلفا و صحابہ و تابعین از سلف تا خلف چگونہ شرک و کفر روا داشتند و اسلام منحصر برین طریقہ مستحدثہ نیست و صاحب آن ہر دو کتاب از اہل سنت و جماعت حنفی المذہب از آبا و اجداد معروف است چون تقویۃ الایمان را با کتاب صراط المستقیم کہ چند سال پیش ازین بر آمدہ بود باہم سنجیدند بغایت رنجیدند و عاقلان نہایت خندیدند

بیت

گہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش　　از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد

یا آن شورا شوری یا این بی نمکی کجا آن افراط و کجا این تفریط نعوذ باللہ من ھٰذہ الاباطیل والاغالیط چون نوبت شیوع دین جدید در دہلی رسید ہزاران ہزار مردم دانشمند

از صحبت یافتگان و مریدان و شاگردان مولانا شاه عبدالعزیز و مولوی رفیع الدین و مولوی
عبدالقادر با ایشان آویختند که ما و شما در حضور اساتذه بمعیت و تبعیت آن حضرات اموری را
که ثواب دانسته میکردیم و شما هم دران ابواب بر همان نهج فتوی میدادید و مردم را تعلیم می کردید
درین سفر این همه کفر و شرک اندوخته در دل چگونه روا داشتید مولوی رشید الدین خان
صاحب مرحوم که در آن زمان در اولویتهٔ شان بر جمله متلمذان اندو دمان مقبول همگنان [illegible]
او را در تخلیه بذریعه و بلا ذریعه فهمانیدند که افساد فی الدین و شق عصای مسلمین خیلی مستقبح
و ناصواب واجب الترک مفروض الاحتساب است اگر خارشکی بخاطر باعث خلش و سنگ شبهی
مورث لغزش است تا ما و شما و دیگر اذکیا و صلحا بالاتفاق به کتب دین که درین بلد بکثرت موجود
رجوع آورده باحقاق حق پردازیم و بنای شقاق و نفاق و شذوذ از جماعت و اتباع
سبیل غیر مومنین را از بیخ براندازیم و عوام و خواص را از انچه حق است آگاه سازیم مولوی
عبدالحی و مولوی اسماعیل بخوف ظهور مفاسد عقاید جدیده رو براه راست نیاوردند —
پس خان مرحوم بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی سنه ۱۲۴۰ در مسجد جامع باتفاق مولوی مخصوص الله
و مولوی موسی صاحبزادگان مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم و دیگر اهل علم بحضور عامه
اعیان علی رؤس الاشهاد در مجمع خاص و عام در مسائل متنازعه الزام داده کما ینبغی عاجز
و مغلوب ساختند که غلطی شان بر همگنان ظاهر و عیان گردیده و نیز مفتی صدر الدین محمد خان
صاحب برسر اصلاح و فهمایش آمده مولوی اسماعیل را رو براه آوردند که اقبال تحقیق و
رجوع بکتب و ترک افراط و تفریط و اعراض از مخالفت سواد اعظم و افشای آن بر عام
و خاص در مسجد نمودند فامابعد اقرار و اقبال برگشتند و فتوی در بعض مسایل متنازعه بمهر
و دستخط مفتی صاحب مزین گردیده همدران قرب مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی به
رد شناعت که در بارهٔ شفاعت از مولوی اسماعیل سرزده بود پرداختند و مولوی اسماعیل
حرکت مذبوحی در جوابش نموده انجام کار از جواب عاجز شدند بالاخر کتاب تحقیق الفتوی

فی ابطال الطغوی ثانی ۳ بکمال شرح و بسط حاوی رفع جمله اوهام بهر و دستخط اعلام
مسجل گردید و وعاظ دعاة دین جدید هم چیزی لگام توسن کلام کشیده در مجالس عامه شده و
غلظة را مبدل برفق و رخوة نموده در قال و قیل باب تقیه و تاویل می کشادند گویا که این فتنه
از بیخ برکنده شده بود فاما جهاد هم ضمیمه این ذمیمه از ایام قدیم بود درین اوقات آن
ذمیمه منتور غالب و مشهور گردیده رنگ دیگر پیدا کرد وعظ و دعوت مقصور بر غزا و
اشاعت آن عزیمت منتهای مدعا شد لشیوع این اخبار حمیده قلوب کافهٔ انام و عامهٔ
اهل اسلام استمالت التیام یافت هر کسی را که خدا توفیق خیر رفیق گردانید از جان و مال
حاضر گردید بجمعیتی که دست داد با فغانستان رسیدند و سید احمد را بامیر المومنین ملقب
ساختند و سجع مهر ایشان یاتی من بعدی اسمه احمد نمودند قوم افغان که جان دادن
در راه خدا بر طبایع ایشان از جان عزیز ترست از دل و جان مطیع فرمان گردیده مولوی
موصوف پیشین گوئی آغاز کرد که فلان سال در فلان ماه و فلان تاریخ رنجیت سنگه رئیس کفره
سکهه از دست خاص امیر المومنین کشته خواهد شد و نماز عید فلان سال امیر المومنین در مسجد لاهور
خواهند خواند و فلان روز فلان ملک متصرف خواهد آمد و امثال ذلک الهذیانات الغیر المتناهیه
بالاخر بمجرد تلاقی صفین و شروع تقاتل از جانبین و سر گردیدن توپ و تفنگ در معرکهٔ جنگ
امیر المومنین با سایر مجاهدین عار فرار من الزحف اختیار نمودند و از پیش فقرای کفره سکهه
رو بگریز نهاده بطلان همه یاوه گوئیها ظاهر و عیان کردند الحاصل از مقابلهٔ سکهه گریخته
با مخالفان پشاور همداستان شده حکم جهاد بر پشاور نمودند به نهب و قتل مسلمانان
کما ینبغی پرداختند همین که فوج سکهه متوجه پشاور گردید بی اشتغال قتال و بلا استعمال
سیف و نصال پشاور را گذاشته راه پنجتار بکوهستان گرفتند افاغنه پنجتار مردم
دیندار مجار و کرار در اطاعت و بیعت آمده مراتب فرمانبرداری چنانکه باید و شاید
بجا آوردند و از جان و مال حاضر گردیدند همین که این گونه قوت و مکنت دست داد

دست درازی شروع گردید تا حال که تقیه مرعی بود حالا پرده برداشته با علان احکام دین
جدید پرداخته تحکمات بیجا و تظلمات بی احصا آغاز کردند هرچند رؤسا و عقلا فهمایش نمودند
کارگر نشد ناچار آن بیچارگان به تنگ آمده اتفاق نمودند که ما برای جهاد بر سکهه این
کسان را حاکم بر خود قرار دادیم ایشان معاملتی که بر کفار باید بر ما جاری کردن میخواهند
از بیش کفر سکهه بآن نامردی در جنگ گریختند و بر مال و جان مسلمانان اینقدر دلیری
می کنند دفع باید کرد لیکن بار دیگر اینهمه حال ظاهر باید نمود چنانچه علما و رؤسا را فرستادند
و آنچه گفتنی بود گفتند فاما چونکه وقت زوال در رسیده بود بگوش نیاوردند افغانان
بیک دفعه تمام مردم متعینه را جا بجا بقتل رسانیدند فتح خان رئیس پنجتار که وزیر امیر المومنین
قرار یافته بود معذرت نمود که من برای همین روز بدمی گفتم که تجاوز از حد اعتدال و تعرض
بناموس و جان و مال و اظهار احکام دین جدید مناسب نیست حالا کار از دست رفته که تمام
ملک برهم و آشفته است تدارک آن محال مگر شما را ازین مهلکه بمحافظت تمام بیرون میرسانم
بعد انطفای نائره فساد هرچه مقدر است خواهد شد چنانچه امیر المومنین و مولوی اسمعیل
وغیره چند کسان را از حدود آن ملک باحتیاط در گذرانیده بملک خود معاودت نموده
مشغول استمالت افغانان گردید که در عین حال فرار جماعتی بر امیر المومنین تاخت آورد کسی
می گوید که افغانان بودند کسی میگوید که سنکهان بودند والعلم عند الله و همه آنانکه بودند
براه فنا شتافتند و اکثر کسانیکه گریخته آمدند از ملک پنجتار و آن صدمه که یقینا از دست
مسلمانان مظلوم برداشتند چه وجود سنکهان دران حدود نبود حالا اتباع سید احمد را مذهب متنوعه
و مشارب متعدده است بعضی قایل برجعت که باز آمده بتصدیق موعودات خود خواهند پرداخت
و بعضی معتقد که بر فلان کوه حی و قایم است مگر از خلق مستور و بر هر که از خواص و عوام میخواهند
ظهور میکنند و بشارتها می فرستند چنانچه این قسم را از چشم خود دیده شده است و نزد اکثری
از سفها آمدنش از تیقنات است و بعضی حمقا که دران جملت از علما مشهوراند میگویند که هر که

انکار ظهور و اثبات مرگ سید احمد نماید کافرست خذلهم اللہ الغرض بموت سید احمد و مولوی اسمعیل این ہنگامہ فرونشست و درارکان دین جدید کمال اضمحلال رو یاد این ست آغاز و انجام وہابیان در ہندوستان درین حادثہ ہزاران زنان ہندستان بیوہ و اطفال کشتگان یتیم گشتند۔

گواہی مولوی حکیم احمد حسین صاحب خلیفہ سید صاحب و مہتمم اخبار آئینہ گیتی نما متعلقہ مدرسہ سرکاری شہر کلکتہ مورخہ غرہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۱ نقل مطابق اصل فقرہ ثانی ۷۔۳۲ ا ۲ صفحہ ۵ تحفہ محمدیہ۔ خبر ماجرای بندعین الضالین مضلین خذلہم اللہ جمیعا پوشیدہ نماند کہ بوجود برکت و ہدایت آمود اکمل اولاد مصطفوی اجل احفاد مرتضوی قدوۃ العارفین و زبدۃ الواصلین مقدمۃ الجیش عارفان دین مروج احکام شرع متین سرحلقۂ اتقیا رئیس الشہدا المؤید من الواحد الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد رضی اللہ عنہ و عن اخوانہ و انصارہ بسیاری از بدعتہای دیرینہ و ضلالتہای پارینہ اکثر بلاد ممالک وسیع الفضای کثیر البلای ہندوستان کہ اکثر افراد ساکنین آن مبتلای دام ملاہی و بدعات میباشند برخاستہ و ہزاران ہزار مردمان و زنان و پیر و جوان از افعال نامشروع دست کشیدہ بشرف توبہ و انابت مشرف گشتہ اختیار طریقہ مسنون و اعمال نجات مقرون اختیار نمودند و دائرہ برین ہدایت آن مقدار وسعت پذیرفت کہ از شاہجہان آباد تا کلکتہ کمتر دیہی خواہد بود کہ در آنجا اثری از آثار آن نرسیدہ و عالمی بفیض برکات آن عالی درجات از گرداب جہالت و بادیۂ ضلالت خلاص یافتہ بشاہراہ ہدایت قدم نہادند آنچہ در راہ خدا بخلوص نیت ازان عارف کامل بوجود آمد مشاہدہ دوست و دشمن گردید تا اینکہ جان عزیز درین کار درباخت و برفاقت و صحبت شہداء الخلد برین شتافت بعد شہادت آن مقبول بارگاہ کبریا احدی از اصحاب صفوت و تقوی انتساب کہ بعد آنحضرت مسند سلسلۂ عالیش بیارایند و طریقہ ہدایت و ارشاد و سلوک دارند نماند کہ اکثری بلکہ

جمع آن پاک باطنان باشتیاق جان سبقت جسته رو بروی آنجناب هدایت مآب
شربت خوشگوار شهادت نوشیده بانتظار روح مطهرش چشم براه گشتند مگر نا اهلان
چند باغراض نفسانی و تسویلات شیطانی بسند مختار بودن خودها باخذ بیعت بحکم آنجناب
که نظر بر توسیع احاطهٔ ارشاد هر طالب را اجازت میفرمودند قدم بر بساط وعظ و نصیحت
نهاده بشهرت خلافت آنحضرت دوکان تزویر برچیدند و خودها را پیشوا و مقتدای وقت
قرار داده بسیاری را از بندهای خدا بدام ضلالت آوردند و چون همه آن طایفه از جمیع
علوم درسیه که از شرایط علوم دینی اند بی بهره محض بودند و در تحصیل آن قطع نظر از
امتداد زمان قلت وقعت و اعتبار خود نزد عوام فهمیده گرفتار شبکهای شیطان شدند
یعنی بر جمیع علوم دینی از فقه و اصول و کلام و علمای آن زبان طعن و تشنیع کشاده خود
را عامل بحدیث مشهور ساختند و بدین ترجمهٔ فارسی مشکوة شریف شیخ عبد الحق دهلوی
علیه الرحمه که حنفی بودند و ترجمهٔ هندی فرقان حمید حضرت مولوی عبد القادر و مولوی رفیع الدین
علیهما الرحمه که حنفی بودند دعوی محدثی و مفسری نموده علانیه بشان ایمهٔ اربعه و دیگر فقها رضوان
الله تعالی علیهم اجمعین تهمت کذب و افترا ساخته خاک بدهان گندهای خود انباشتند و رفع
یدین و آمین بالجهر و تلاوت سورهٔ فاتحه خلف امام وغیره مسایل بکمال اصرار و استبداد
بمعتقدین احناف خویش تعلیم نمودند و باین حرکت این بیهودگان طلبه برد و نسخ اقوال و
اعمال باطلهٔ این باطلان پرداختند و رسالها بتالیف رسید و اختلافی عظیم و تفرقهٔ جسیم
درمیان خواص و عوام اهل سنت و جماعت پیدا گشت تا اینکه در بسیار جاها نوبت زد و ضرب
و کشت و خون رسید و وبال اینهمه فتنها بنامهٔ اعمال آن سیه درونان مندرج گردید و
چون کاسهٔ حرص این حریفان بنذور وغیره سلوکات مریدان حسب مطلب پر نگشت دامی دیگر
گستردند و آن اینکه حضرت سید صاحب شهید نگشته بلکه بغلان کوه بفکر درستگی سامان جهاد
مصروف میباشند پس هر مسلم را باید که تائید آنجناب بارسال زر و مال که در ثواب مقدم بر

جهان واقع گشته نماید و بسیاری پاک اعتقادان نیک نهاد از رجال و نسا اسباب و
زیورات وجایداد خود فروخته بخدمت واعظان مذکورین رسانیدند وآن خود گم گشتگان
باین حیله کیسهای آرزو و صرهای تمنا پر کردند و سالها باشند که بوسیله این دام بالهاے
مردمان شکار میکنند و هیچ قریه و ده از آفت و غارت این بد بختان و کوچک ابدالان
ایشان محفوظ نمانده حتی که تا حیدرآباد دکن وغیره صوبجات که خارج از احاطهٔ تصرف سرکار
کمپنی ست از تاخت و تاراج آنها باقی نمانده واز انجا که کشف این راز بسمع خواطر عوام که قول
خواص بنا بر تاثیر افسون آنها طایفه درین باب معقول نمیدارند بدون اختلاف و ناموافقت
بعضی ازان گروه با بعض دیگر ممکن نبود درین جزو زمان بمقتضای مشیّت ایزدی مسمّی
زین العابدین احدی ازان زمره را با مرشد و استاد خود که ولایت علی عظیم آبادی باشد
خلاف افتاد لهذا خطی متضمن بعضی حالات او بخدمت احدی از معتبرین کلکته برنگاشته که برای
تیقظ غافلین و تصریح عاقلین نقلش درین اوراق سمت نگارش می یابد امید از ناظران
آنکه مضمون آنرا تا هر جا که دست رس باشد اعلان فرمایند که خالی از ثواب عظیم نیست و پوشیده
نماند که اصل و امام این فسّاق مولوی فضل الحق بنارسی که بالفعل تبدیل مذهب اهل سنت و
جماعت با ثنا عشریه نمود و محمد حسین و ولایت علی عظیم آبادی صادق پوری و دیگر برادران
او می باشند و دیگران را بمنزلهٔ قیاس باید نمود اللهم احفظنا من مکاید الشیطان نقل خط
مذکور این ست از زین العابدین بعد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته معروض آنکه با وجودیکه
از یمین خدمتگاری جناب مولوی ولایت علی صاحب این عاجز بر آفات مبتدعه را در حق کسی
که دین و ایمان خود مقرر کند نهایت بد میداند و در حق کسیکه برای رفع این بدعات شروع
کند سنت می انگارد معهذا اعتماد بر صداقت و دانائی و خیرخواهی جناب مولانا و مرشدنا
ولایت علی صاحب نموده هر چند بشارات جناب موصوف در احاطهٔ عقل نمی گنجید ناچار درا
روانه بطرف منزل معلوم گردانید انجا رسیده قولی و فعلی یا حرکتی و سکونی که شایان امام همام

باشد نشنیدم و ندیدم بلکه کریم الله میوانی که در فریب قاسم کذاب آمده بود از طرف ملا
غادر در قافله آمده اظهار میکرد که امیر المومنین می فرمایند شیخ ولی محمد اینقدر مردود شده است
که اگر نجیب سنگ از قبر برخاسته توبه کند قبول خواهد شد و توبه ولی محمد نخواهد شد و می فرمایند
که مسلمان شدن بس مشکل است درین زمانه یک قاسم را خدا مسلمان نمود و هم فرمایند که زین
العابدین مرد خوب است که همه مال و اسباب خود حواله قاسم نمود و از عنایت علی ناخوش
هستند که همه مال و اسباب خود حواله قاسم ننمود علی هذا القیاس همچنین خرافات که قطره از
دریا نمی توانم که بنویسم شنیده متحیر می شدم و از قاسم می پرسیدم شخصی که بر تو انبیا علیهم السلام
در اخلاق و رحمت و عقل داشته باشد صد در همچنین اقوال درشت از جناب او در فهم نمی آید
بس متحیرم قاسم جواب میدهد که حضرت بالفعل در جذب هستند و ضمیر الدین یک مهر نام امام
از طرف خود کنده کنانیده از هند و ستان با خود برده بود روزی کریم الله از طرف ملا
غادر پیام آورد که امام همام مهر نام خود میطلبد قاسم همان مهر بدست کریم الله فرستاد و بعد
چند روز کریم الله مهر واپس آورد و گفت امام می فرماید که جابجا از طرف من خطوط بنویسید
و همین مهر ثبت نمایید آنوقت هم این عاجز گفت که هنوز هر دم انزاد رحیات امام همام شک
است کتابت خطوط یا ثبت مهر جدید که بجز مضرت توقع منفعت نمیدارد از عقل رسائی
امام همام بس بعید معلوم می شود بعد یک دو روز کریم الله پیام آورد که امام ناخوش می شوند
و می فرمایند که زین العابدین مرا عقل می آموزد و نیز ملا غادر می گوید که دو صحابی در جنگ
بدر و گاهی می گوید در جنگ احد نام یکی ابن عباس و دیگر ابن حزیمه غائب و مخوف شده
زیر زمین هدایت کرده الحال که زمان ظهور امام قریب است از میان سنگی بالای کوه شاه
گردان بیرون آمده معیت امام اختیار کرده اند و نیز میگوید که بادشاه جن از چین کلان طلبیده
شده است بر آن تخت او امام همام با تمام اولیای زمانه مثل سلیمان بر هوا سیر می کنند
و نیز ملا غادر قبل عید الضحی میگفت که تمام اولیا با پیغمبر خدا علیه الصلوة والسلام پیش امام

آمده بودند و همه اولیا امام همام را گفتند که بر خیز لشکر کفار بر بالاکوٹ آمده است امام فرمودند
که بجز حکم خدا نخواهم برخاست آخر پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم فرمودند که برخیز
امام جواب دادند که غلام را اختیار خود نیست و ملا غادر قبل از ملاحظه کنانیدن همان جسد
مصنوعی عهد و پیمان واثق از مردمان بگرفت که اراده کلام و مصافحه نکنند والا چهارده
سال دیگر غائب خواهند شد مردم از کمال محبت همان جسد بی حس و حرکت را میدیدند
و سلام هم میکردند که جواب نمیداد لیکن قصد مصافحه نمی کردند آخر شناخته شده بمصداق کلمه
خبیثه چون شک در دل مردمان زیاده شد و قصد مصافحه کردند ملا غادر ترسانیدن شروع
نمود که اگر کسی بی اطلاع قصد مصافحه خواهد کرد میان چشتی صاحب و یا میان عبدالله
صاحب از طمنچه خواهند زد چون دید که ترسانیدن هم بکار نمی آید مردمان بغیر مصافحه
نخواهند گذاشت و حقیقت حال واضح خواهد گشت گفتن گرفت که امام می فرمایند که مردمان
بر دیدن من بغیر مصافحه و کلام اکتفا نه کردند و شکر این نعمت بجا نیاوردند او سبحانه ناراض
شد تا وقتیکه در قافله نخواهیم آمد هرگز ملاقات نخواهیم کرد بعد ازین دیدن مردمان آن
جسد را یکبار مفقود شد تا اینکه ملا تراب با یک دو شخص دیگر از کابل و قندهار آمده بودند
طمع بسیار ملا غادر را دهانیدند او در دام طمع افتاد هر یک کس را پیش همان جسد مصنوع
برد اینها کماحقه دیدند که بینی مصنوع از پوست بزه گاه و چوب و ریش ساخته بود این
ماجرا را با قاسم کذاب پرسیدم جواب داد درست است این کرامت امام همام است که بهمین
صورت ممزجه بنظر آنها آمدند بعد ازین ملا غادر گفتن گرفت که حضرت ناخوش شده آمد و رفت
در خانه من ترک نمودند بالفعل بخانه میان چشتی صاحب گاه گاه می آیند بجای میان چشتی
صاحب نیز قاصد مولوی خدابخش صاحب گوجر نوجوان را گرفته زد و کوب نموده تاج و
پاپوش میان کاذب بفرخ آباد آورده این است شمه از احوال افترا و ضلالت اینجا
فقط و فقیر در اوایل همان جسد بی حس و حرکت را دیده خطوط نوشته بود و جهتش فرط

عقیدت جناب بود ایحال کہ کذب وافترا وضلالت اینجا اظہر من الشمس گردید خیر وانجام کار
آنجا ہیچ وجہ ندید بمصداق فماذا بعد الحق الا الضلال خود را از ضلالت رہا نمود درین
خط بدیع الزمان و مولوی رجب علی راسلام نوشتہ بود واللہ اعلم بالصواب ط پیران نمی پرند و
مریدان می پرانند ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تاریخ وہابیہ میں خوب مفصل حال انکا لکھا ہے اور
فضیحتی سے بیان کیا ہے ۱۲

فصل چہارم

گواہی ۲ کتاب تقویۃ الایمان
وملتقط آن ــــ والذین اتخذوا من دونہ اولیاء کے بعد لکھا کہ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اسکے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی
ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹھا اور اللہ کا ناشکر ــ اور آیت کریمہ قل من بیدہ
ملکوت کل شئ کے بعد لکھا ہے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو
اللہ کے برابر جانتے نتھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور انکو اوسکے مقابلہ
مین طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہہ پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو
اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے ایسا کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ
اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے سیف الجبار صفحہ ۵۲ مین منقول
ہے یہ مکیہ سے اہل سنت وجماعت کا اعتقاد اس باب مین ایسا لکھا ہے معاذ اللہ پیغمبر
سے پیغمبر کے پیرو نکی شفاعت اور ولایت کا اعتقاد کیونکر شرک فی العبادت مین ہو
گیا تو نہین سمجھتا ہے کہ جو چیز قرآن سے ثابت ہے اسکا اعتقاد کیا شرک ہوا قولہ تعالیٰ
انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ہم الغالبون نہین ہے ولی
تمھارا مگر اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ جو ایمان لائے پس بیشک اللہ کا گروہ وہی غالب
ہے اور قرآن شریف مین جو اس طرحکی آیتین ہین کہ نفع نکریگی کافرون کو شفاعت اور
اونکا ولی اور نصیر نہین سو پیغمبر خدا کے اصحاب نے اور انھون نے جو لعد انکے ہوئے
انھین آیتونسے ثابت کیا شفاعت ونصرت و ولایت کو واسطے مسلمانون کے کیونکہ اللہ

تعالی کافرونکی برائی مین فرماتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کو نافع ہے اور اگر نہین تو
خاص کافرون کی کیا برائی ہوئی یہہ بات تفسیر کی کتابون مین اور عقاید کی کتابون مین جہان
لکھتے ہین اَلشَّفَاعَةُ حَقٌّ اور بحث کرتے ہین معتزلہ سے کہ وہ منکر ہین شفاعت کے تفصیل نکور
ہے اور حدیث شریف مین ثابت ہوا ضحاک سے کہا اُسنے کہ کہا مجھسے ابن عباس رضنے یاد
کرے مجھسے جہان قرآن شریف مین آیا ہے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ لہ
پس وہ واسطے مشرکین کے ہے اور لیکن مومن پس انکے شفیع اور نصیر بہت ہین ہم کہتے ہین
کہ گویا نجدی نے اقرار کیا کہ وہ مومنین سے نہین اور یہہ سچ ہے اسمین کچھ شک نہین **فائدہ**
مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی لَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ کی تفسیر مین لکھتے ہین دریںجا باید دانست
کہ معتزلہ باین آیت در نفی شفاعت تمسک میکنند ومیگویند کہ روز قیامت شفاعت نخواہد شد
لیکن نمی فہمند کہ درین آیت نفی شفاعت از طرف کسی ست کہ ہرگز شکر نعمت الہی نکردہ باشد و
آن نیست مگر کافر و شفاعت در حق کافر بالاجماع مقبول نیست ایضًا فیہ آیات و حدیث بسیار
دلالت بر وقوع شفاعت میکنند پس این آیت لابد ست و در احادیث معتبرہ بیان کردہ اند
کہ غیر از کافر در حق ہمہ اہل معاصی حکم شفاعت خواہد شد پس ازینجا معلوم شد کہ محروم مطلق از
شفاعت کافر ست وبس و مناسب مقام ہم نفی ہمین شفاعت ست زیرا کہ این کلام برای رد
خیال اہل کتاب و ہم مشربان ایشان ست کہ میدانند وجود کفرہ بزرگان ما از عذاب خلاص
خواہند ساخت انتہی نشانی ۱۲۰ — ۸ — ۵ — ۱۶ — ۲۲ — ۲۵ — ۴۴ — ۶ — ۴
۹ — ۴۴ — ۵۴ — ۵۶　کہا نجدی نے کوئی عبادت کرتا ہے اس قانون کی جیسا کہ ترمذی
کی حدیث مین ہے کہ تعظیم کرتا ہے نبیؐ کے قبر کی اور کھڑا ہوتا ہے نبیؐ کی قبر کے پاس جیسا
کھڑا ہوتا ہے نماز مین سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ پر رکھکر اور کہتا ہے ای رسول اللہ مین
تمسے سوال کرتا ہون شفاعت کا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے میری اس حاجت برآنے
کے لئے اور پکارتا ہے پیغمبر کو اور پکارنے کو سبب جانتا ہے مراد حاصل ہونیکا اور

تعظیم کرتا ہی پیغمبر کے آثار و مشاہد و مجالس و گھر کی یہان تک کہ ٹھہرایا آثار کو مساجد اور
یہہ سب اوثان یعنے بت ہین پیغمبر کے ہُون یا ولی کے یالات و عُزّیٰ کے یا مسیح کے یا عُزیر
کے کیونکہ صنم شرع مین صورت والا بت ہی اور وثن بغیر صورت کا بت ہی اور بھی تقویۃ
الایمان مین ترمذی کی حدیث کے فائدے مین جو لکھا ہی کہ وثن مین داخل ہی قبر اور کسیکا
چلہ اور لحد وغیرہ کہ لوگ اُسکی تعظیم کرتے ہین اور وہان جاکر منتین مانتے ہین سب شرک ہی
یہہ خلاف اہل سنت وجماعت کا ہی اسی نجدی نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وثن اور
بت کہا اور اُسکی تعظیم کو شرک کہا حدیث شریف مشہور ہی مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ
لَهٗ شَفَاعَتِيْ جو روضۂ شریف کے دروازے پر لکھی ہوئی ہی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ یعنے جسنے میرے
گذر نیکے بعد میری زیارت کی گویا اُسنے میری حیات مین زیارت کی ـــ قال اللہ تعالیٰ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ الخ الآیۃ (دیکھو جامع الفتاوی صفحہ ۱۰۵ تفصیل
مین مرقوم ہی وَلَا خِلَافَ اَنَّ مَوْضَعَ مَضْجَعِهٖ اَفْضَلُ مِنْ بِقَاعِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ حَتّٰى
اَلْكَعْبَةِ وَالْعَرْشِ یعنے اہل سنت وجماعت کے نزدیک بلاخلاف وہ جائے کہ جہان جناب
رسول اللہ صلعم کا جسم نورانی ہی بہتر ہی تمام زمین و آسمانون کے مقامون سے حتی کعبہ
عرش سے بھی اور ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا اور دعا کرنا تمام اصحابون تابعین کی سنت
اور علما و اولیا کا طریقہ ہی یہہ تمام سلف و خلف کیونکر مشرک و کافر ہو وینگے مگر تو کہنے والا
مشرک و کافر ہو گیا ـ تفسیر عزیزیہ معنی صراط الذین انعمت علیہم مین ہی و برکت در
کلام و انفاس و افعال و در مکانات ایشان و در ہم صحبتان و اولاد و نسل ایشان و زیارت
کنندگان ایشان پی درپی ظاہر میگردد اور دوسرے مقام پر سورۂ قدر مین لکھا ہی بالجملہ
از مضمون این سورہ معلوم می شود کہ عبادات و طاعات را بسبب اوقات نیک و
مکانات متبرکہ و حضور اجتماع صالحان در ایجاب ثواب و ایراث برکات و انوار قربی

عظیم حاصل ہوتا ہے قولہ تعالیٰ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی بگیرید جای استادن ابراہیم علیہ السلام را کہ سنگی ہست معین و بران سنگ حضرت ابراہیم استادہ اذان حج در مردم داد وہر دو قدم مبارک حضرت ابراہیم دران سنگ منقش گشت مصلّٰی یعنے نماز گاہ کہ بعد از طواف خانہ کعبہ دو رکعت تحیۃ الطواف عقب این سنگ استادہ گذاردن سنت است تا امامت حضرت ابراہیم تا قیامت جاری باشد۔ کہا تجدید نے شرک چار قسم کا ہوتا ہے پہلا اشراک فی العلم یعنے ثابت کرنا اللہ کا سا علم اور کو کہ ہر مکان میں حاضر ناظر ہو اور ہر چیز اور ہر آن میں دور ہو یا نزدیک ہو چھپے ہو یا کھلے مطلع ہو پس جو کسینے اعتقاد کیا کہ جب وہ ذکر کرتا ہے نبی یا ولی کا نام تو نبی یا ولی کو خبر ہو جاتی ہے مشرک ہو گیا اور یہہ اعتقاد شرک ہے نبی ولی سے ہو یا جن بھوت فرشتے سے ہو یا بت و تھان سے خواہ یون سمجھے کہ یہہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ کے معلوم کرا دینے سے ہے سب طرح سے شرک ہو جاتا ہے دوسرا اشراک فی التصرف یعنے اللہ کا سا تصرف اور کو ثابت کرنا خواہ یون سمجھے کہ تصرف کی قدرت اوسکو خود بخود حاصل ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ کے دینے سے اُسکو ایسی قدرت ملی ہے سب طرح سے مشرک ہو جاتا ہے تیسرا اشراک فی العبادت یعنی اللہ کی سی تعظیم اور کی کرنی جو کام اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے خاص کیا ہے جیسے سجدہ رکوع ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا کسی کے آگے جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اُسکے واسطے مال خرچ کرنا اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور اُسکے گھر کی طرف سفر کرکے جانا اور احرام کی خاص شکل بنانا اور طواف کرنا اور اللہ سے دعا مانگنا وہان پر اور بوسہ دینا اور روشنی کرنی اور مجاور بنکر بیٹھنا اور وہان کے پانی کا تبرک کرنا اور رخصت کے وقت اولٹے پاؤن پیچھے چلنا اور حرم کی تعظیم کرنی اور مانند اسکے ۔ پس جو کوئی نبی یا ولی کی جھوٹی سچی قبر سے یا آثار و مشاہدہ سے اور اس چیز سے کہ نبی ولی سے علاقہ رکھتی ہو اُسکے پاس بیٹھکر اللہ سے

دعا مانگنا خیمہ کھڑا کرنا پردہ لٹکانا کپڑے پیسے چھپانا آس پاس کے جنگل کی تعظیم کرنا سجدہ رکوع کرنا یا مال خرچ کرنا ہاتھ باندھکر کھڑا رہنا سفر کرکے وہان جانا بوسہ لینا رخصت کے وقت الٹے پاؤن پیچھے پھرنا اللہ کے سوائے کسیکے ذکر کو ثواب جاننا سختیون مین یاد کرنا یا محمد یا عبدالقادر یا جداد پکارنا سوان سب کامون سے مشرک و کافر ہوجاتا ہے خواہ یون سمجھے کہ وہ بالذات اس تعظیم کے لائق ہین خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اس تعظیم کی لیاقت اونکو دی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے ان تمام مسائل کا جواب بدلایل شرعیہ جامع الفتاوے جلد اول صفحہ ۵۲ — ۹۸ مین مرقوم ہوا ہے ط چوتھا اشراک فی العادۃ کے کامون مین غیر کی تعظیم کرنا جو اللہ کے واسطے جیسے قسم کھانا اللہ کے نام کی اور عبداللہ نام رکھنا اور نذر نیاز کرنا اور مانند اسکے پس جو قسم کھاوے غیر اللہ کی یا اپنے بیٹے کا نام عبدالرسول عبدالنبی رکھے یا اللہ کی نذر و نیاز کرے یا صدقہ دیوے یا کہے یہہ نذر اللہ و نیاز رسول اللہ کی ہے پس مشرک و کافر ہوجائیگا اس بات کو بڑے طول وطویل سے تقویۃ الایمان مین بیان کیا ہے خلاف اہل سنت وجماعت کا ہے اشراک فی العلم والتصرف والعبادۃ کو معلوم کرنا چاہئے کما فی کتب العقاید اِنَّ الشِّرْكَ هُوَ اِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِي الْاُلُوْهِيَّةِ اِمَّا بِمَعْنٰى وُجُوْبِ الْوُجُوْدِ اَوِ الْاِسْتِحْقَاقِ فِي الْعِبَادَةِ كَالْمَجُوْسِ وَعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ ثُمَّ مَدَارُ الشِّرْكِ هُوَ اعْتِقَادُ تَعَدُّدِ الْاِلٰهِ كَمَا اَنَّ التَّوْحِيْدَ اعْتِقَادُ وَحْدَةِ الْاِلٰهِ شرک کے معنے یہہ ہین کہ الوہیت مین یعنے خدائی مین غیر کو شریک کرنا خواہ واجب الوجود کہنا یا مستحق عبادت کا سمجھنا مانند مجوس اور بت پرستونکے پھر مدار شرک کا مقابلہ مین توحید کے ہے یعنے شرک وہ ہے کہ اعتقاد خدا کو ایک سے زیادہ سمجھنا اور توحید وہ ہے کہ خدا فقط ایک ہی ایسا یقین کرنا جب کسی نے کلمہ پڑھا صدق دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہین ہے کوئی خدا لائق عبادت کے مگر اللہ وحدہ لاشریک ہے محمد اللہ کے رسول ہین شرک کو نفی کیا اور توحید کو اثبات کیا پاک ہوگیا شرک و کفر سے قولہ تعالیٰ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

اللہ قولہ تعالیٰ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط
وقال اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط نجدی نے یہہ نئی شریعت نکالی ہے
مخالف اُسکے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین
نے اور علمائے سلف وخلف نے سمجھائے اور راستا سچا اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے
کہ انھون نے تفسیر وحدیث وعقائد کی کتابون مین لکھدیا ہے کہ اشراک ثابت کرنا شریک
کا ہی الوہیت مین یعنے کئی الٰہ ماننا بمعنی وجوب وجود کے یعنے کئی واجب الوجود ماننا
جیسے مجوس کہ دو واجب الوجود کہتے ہین ایک پیدا کرنیوالا خیر کا ایک پیدا کرنیوالا شر کا
یا استحقاق عبادت مین یعنے کئی مستحق عبادت کے ہین جیسا بُت پرست کہتے ہین پس مدار شرک
کا اور رکن یعنے وہ چیز کہ جسکے ہونیسے شرک ہوا اور نہونیسے مشرک نہو وہ اسبات کا اعتقاد
ہے کہ اللہ کئی ہین جیسے توحید کہ اللہ کا اعتقاد کہ وہ ایک ہے اگر توحید کا اعتقاد ہے تو
شرک وکفر کہان رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہین حکم کئے گئے مگر کہ عبادت
کرین ایک اللہ کی۔ نہین ہے اللہ مگر وہی ایک پاک ہے اور بڑا ہے اُس سے کہ شریک
ٹھہراتے ہین مشرک۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیا کوئی الٰہ ہے ساتھ اللہ کے پاک ہے
اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین اور فرمایا کیا اُن کے واسطے کوئی الٰہ ہے سوائے اللہ
کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین۔ اور فرمایا کیا انکے واسطے کوئی الٰہ ہے سوائے
اللہ کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شریک کرتے ہین اور عرب کے مشرکون نے کہا کیا کر ڈالا
محمد نے سب الٰہ کو ایک اللہ یہہ بڑی تعجب کی بات ہے اور اگر ہوتے زمین وآسمان کے
درمیان دو الٰہ البتہ فساد ہوجاتا دونون مین۔ یہہ جو کہا کہ اشراک فی العلم کہ ثابت کرنا
اللہ کا سا علم غیر کو ہر مکان مین حاضر ناظر ہونیکا اور ہر شی پر مطلع ہونے مین پھر اس پر
کہا کہ جو اعتقاد کرے کہ جب وہ ذکر کرتا ہے نام نبی یا ولی کا تو انکو خبر ہوجاتی ہے وہ مشرک
ہوجاتا ہے اب نجدی نے جو اس بات پر یہہ دعویٰ بنایا ہے سو فاسد ہے کیونکہ پہلے

تو کہا ہر شئی پر اطلاع ہونا شرک ہے اور پھر اس بنا پر جو کہا کہ نبی و ولی کا مطلع ہونا ذاکر کے ذکر پر شرک ہے نہین بنتا درست کیونکہ ذکر ذاکر پر مطلع ہونا ہر شئی پر مطلع ہونا نہین ہے قولہ تعالیٰ لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنے غیب خاص خدا کا ہے کسی پر مطلع نہین کرتا مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبر سے یعنے فرمایا تم کو غیب پر اللہ مطلع نہین کرتا و لیکن اللہ اپنے پیغمبرون سے جسکو چاہتا ہے برگزیدہ کرتا ہے **فائدہ** شاہ عبد العزیز نے فرمایا ہے غیب نام چیزی ست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ غائب باشد نہ حس تا بمشاہدہ و وجدان دریافت شود و اسباب و علامت آن نیز در عقل و فکر در نیاید تا ببداہت و استدلال دریافت شود و این غیب مختلف میباشد پیش کور مادرزاد عالم الوان غیب ست و پیش کر مادرزاد عالم اصوات و الحان غیب ست و پیش عنین لذت جماع غیب ست و پیش فرشتگان الم گرسنگی و تشنگی غیب ست و این را غیب اضافی گویند و آنچہ لنسبت تمام مخلوقات غائب ست آنرا غیب مطلق گویند و علم لوح محفوظ غیب ست اما جناب سید المرسلین و اکثر پیغمبران را خدا دادہ ست و از اتباع ایشان اولیای امت و قطب و غوث و ابدال را و نادر انیز حاصل گشتہ بلکہ علوم ما کان و ما یکون نیز عطا فرمودہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ پس اطلاع شخص بر غیب چیزی دیگرست و اظہار غیب بر شخص چیزی دیگر ہمچنین نقوش حروف را خواندن چیز دیگرست و مطلع بر معنی آن شدن چیزی دیگر آن از نظر غائب ست اور شفاعت کا انکار وہابیہ نے معتزلہ و کرامیہ و قرامطہ سے سیکھا ہے جو انکار رد اہل سنت و جماعت کی کتابون و تفسیر مین لکھا ہے وہی بعینہ انکار دہے اور اشراک فی العادت مین جو نجدیہ لکھتا ہے سو بالکل خلاف عقل ہے مولوی محمد موسیٰ ابن مولوی رفیع الدین ابن مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نے جو رد تقویۃ الایمان بنام حجۃ العمل فی ابطال الحیل گواہی نشانی ۲ مین مولانا شاہ عبد العزیز سے نقل کیا ہے سو یہہ ہے اعلم ان الاستعانۃ بغیر اللہ والدعاء لہ بوجہین احدہما ان یکون علی وجہ الاستقلال فی التاثیر والایجاد ولا شبہۃ

انه شرك وثانيهما ان يكون على وجه الاعانة والارشاد بوجه التدبير والشفاعة اولدفع الشر ولاشبهة انه ليس بشرك اذ ورد في الاحاديث يا عباد الله اعينوني ويا محمد اني اتوجه بك الى ربّي وورد في عدد الحسنات اعانة الملهوف وكذا ابتغاء الرزق عند غير الله على وجه المواساة والمراعاة ليس من الشرك في شيء وانما هو بسبب عادة المشروع والحال ان اعتقاد التاثير القدسي لايوجب الشرك بخلاف التاثير الخلقي والفرق بينهما في العرف ظاهر ويقال رزق الامير فلانا ويراد اعطاء المال او فرض الراتب وكذا يقال شفى الطبيب المريض

ترجمہ جانا چاہئے کہ غیر خدا سے مدد چاہنا اور دعا کرنا دو طور ہین ایک یہہ کہ ایجاد و تاثیر مین غیر کو خود بخود مستقل سمجھے یعنے بغیر خدا کے دئے اسکو خود بخود حاصل ہی یہہ بے شبہ شرک ہی دوسرا یہہ کہ بطریق تدبیر و شفاعت کے بطور اعانت وارشاد کے یا واسطے دفع شر کے اور بیشک یہہ شرک نہین ہی کیونکہ حدیثو نمین آیا ہی ای بندو اللہ کے مدد کرو میری ای محمد بیشک مین متوجہ ہوتا ہون تمھارے واسطے سے اللہ کی طرف اور مضطر کی مدد کرنا حدیث مین حسنات کے شمار مین ہی اور ایسے ہی چاہنا رزق کا اللہ کے غیر کے پاس بطریق مواسات ومراعات کے شرک نہین ہی بسبب عادت مشروع کے ہی اور حال یہہ ہی کہ تاثیر قدسی کا اعتقاد موجب شرک نہین ہی بخلاف تاثیر خلقی کے اور فرق دونون کا ظاہر ہی عرف مین اور کہا جاتا ہی رزق دیا امیر نے فلانے کو اور ارادہ کیا جاتا ہی مال دینا یا کچھ راتب مقرر کردینا اور ایسے ہی کہا جاتا ہی کہ شفا دیا طبیب نے مریض کو ۔ مولانا رفیع الدین مرحوم نے رسالہ ابراز المحبت مین لکھا ہی المحبة مع الاحياء الحاضرين نافعة عاجلاً واجلاً واما مع الاموات فنافعة في الاجل البتة بشرط الاهلية والايمان واما في العاجل فيشترط دوام التوجه وتخلية القلب معه في الخلوات وملاومة ذكره وكثرة النداء له والترحم بارسال الثواب اليه والاحسان الى اهله

فتلك كثيرا ما يفتح باب الاولية ويعطى منفعة الصحبة لا ترجمہ محبت زندون سے نافع ہی دنیا و آخرت مین اور مُردونکی محبت آخرت مین نفع کرنے والی ہی بقینا بشرط اہلیت وایمان کے یعنے وہ شفیع ہوویںگے لیکن دنیا مین نفع محبت مُردون کا اِس شرط سے ہی کہ ہمیشہ اُس مُردیکی طرف متوجہ رہے اور اپنے دل کو خلوتون مین اُسکے ساتھہ اکیلا رکھے اور ہمیشہ اُسکا ذکر کرتا رہے اور اسکو بہت پکارا کرے اور اُسکے ساتھہ نیکی کیا کرے اُس کو ثواب پہنچانے سے اور اسکے لوگون کے ساتھہ احسان کرنے سے پس یہہ بات اکثر ہی کہ کھولدیتی ہی دروازہ دربستہ کا اور عطا کرتی ہی صحبت کی منفعت شاہ ولی اللہ نے کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین لکھا ہی اخبرنی الشیخ ابو طاہر عن الفشاشی انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا فی بعض حاجاتہ صورتہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک انت اقرب الیّ منی ام ھذا فبحق قربك منی وان بعدت الا ما شفعت فیّ وفی قضاء حاجتی کلھا الدنیویۃ والاخرویۃ خبردی مجھکو میرے استاد شیخ ابو طاہر نے استاد فشاشی سے کہ انھون نے لکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عرضی اپنی کسی حاجت مین عبارت اسکی یہہ ہی یا رسول اللہ تمپر درود بھیجے خدا تم نزدیکتر ہو میری طرف مجھہ سے یا یہہ کہ ساتھہ قرب حق اپنے کے مجھسے اگرچہ بعید ہون مگر یہہ کہ آپ شفاعت کیجئے میرے لئے اور میری سب حاجتین دنیا و آخرت کی بر آنیکے لئے اور اُسی کتاب مین لکھا ہی بعض اصحاب قادریہ برای حصول مہمات ختم با ینطور میکنند اول دو رکعت نفل بعد ازان یکصد و یازدہ بار درود بعد ازان یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یکصد و یازدہ بار شیئا للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی اور اس کتاب کو بنایا ہی واسطے جمع کرنے کلمات اور حالات اولیاء اللہ کے اور اپنی نسبت اُنسے ثابت کرنیکے لئے ــ شاہ ولی اللہ کتاب انفاس العارفین مین شیخ محمد اپنے جد اعلی کے حال کرامات مین لکھتے ہین شیخ محمد وارث ذکر کرد کہ مرا سفری پیش آمد بجناب ایشان رجوع کردم بشارت عافیت دادند اتفاقاً

درآن سفر شبی قطاع الطریق ہجوم کردند و خوف ہلاک مستولی شد بجناب ایشان متوجہ شدم درآن حالت مرا خواب گرفت ایشان را در قیام دیدم کہ می فرمایند فلانی ترا کہ منع کردہ ست برخیز و بردہ دو عدد کد و کہ قسمی ست از حلاوت مرا عنایت فرمودند چون بیدار شدم ہر دو عدد را بعینہ یافتم برخاستم و سوار شدم و راہ خود پیش گرفتم ہمہ قطاع الطریق از من غافل ماندند و ہیچکس متعرض نشد و آن کدو مدتہا با من ماند — ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہی قال القاضی وذلك ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلایق البدنیہ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا او باخبار الملك وفیہ سیر یطلع علیہ من تیسیر لہ ذلك ؎ یعنی قاضی نے کہا یہہ اسطرح ہی کہ نفس پاک جب بدنی علاقے سے خالی ہوتے ہین اور عروج کرتے ہین اور ملاء اعلی مین ملجاتے اور اونکو کچھہ حجاب باقی نہین رہتا سو کل کو دیکھتے ہین مانند مشاہد کے آپ یا فرشتے کی خبر دینے سے اور اسمین سیر فلکی ہی جسکو حاصل ہی وہ جانتا ہی ؎ اور ایسا مضمون صراط المستقیم مین موجود ہی اور تقویۃ الایمان مین اسی کو شرک لکھا ہی ایک شخص مصنف اور دو اعتقاد متضاد عجب ہی ؎ تقویۃ الایمان مین قولہ تعالی وَمَا اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا کے بیان مین لکھا ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگ اگلے بزرگون کو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت تم اللہ واسطے یا حضرت تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یون سمجھتے ہین کہ ہمنے شرک نہین کیا اس واسطے کہ اون سے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا کروائی ہی سو یہہ بات غلط ہی اس واسطے اگرچہ اس مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہین لیکن پکارنیکی راہ سے شرک ثابت ہوجاتا ہی — جواب اہل سنت وجماعت کا کہ یہہ نجدی کا مقلد نہین جانتا کہ قرب و بعد اللہ کی بارگاہ مین ہو نہین سکتا کیونکہ نسبت سب مکانون سے برابر ہی اور قرب کہ اسکے کلام مین واقع ہی سو معنی اسکی قرب منزلت ہی

پس نجدی نے اختیار کیا مذہب فرقہ مجسمیہ و معتزلہ کا کہ ثابت کرتے ہین آیات متشابہات
سے ہاتھ پاؤن منہہ جہت کا مکان اللہ کیواسطے بندونکے جیسا اور یہہ عقیدہ مردود ہے اہل سنت
وجماعت کے نزدیک دیکھو گواہی نشانی ۴۶ – ۵۵ – ۷۰ – ۷۲ – ۸۱ الاحتوا علے
العرش استوی کا رسالہ جسکا مصنف صدیق حسن خان مجسمیہ معتزلہ کا مقلد ہے یہہ سب رسالے اور
گواہیان اُسکے ردیہ ہین ہین اور کتاب فتح المبین نشانی ۱۲۰ ہین بخوبی تفصیل وار جواب ان
گمراہون کا دیا ہے ـ یہان مولانا شاہ عبد العزیز کے تحفہ اثنا عشریہ کی عقیدہ سیزدہم کی
عبارت لکھتے ہین حق تعالی را مکان نیست و او را جہتی از فوق و تحت متصور نیست و بندہ را
اتصال مکانی و قرب جسمانی با حضرت حق تعالی متصور نیست قربی کہ در انجا متصور ست بدرجہ
و بمنزلت و خوشنودی و رضای حق تعالی حاصل ست یہان سے معلوم ہوا کہ تقویۃ الایمان
کے لکھنے پر سے اُسکے مصنف کے آبا و اجداد علما و اولیای سلف و خلف و تابعین و صحابہ
تک شرک و کفر کی تہمت منسوب ہوجاتی ہے نعوذ باللہ منہا ـ مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ البالغہ
مین لکھتے ہین فاذا مات انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجه فیلحق بالملائکة
وصار منهم والهم کالهامهم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل هؤلاء باعلاء کلمة
الله ونصر حزب الله وربما کان لهم لمة خیر بابن ادم وربما اشتهی بعضهم الی الصورة
جسدية اشتياقا شديدا ناشيا من اصل جبلة فعرج ذلك بابا من المثال اختلطت
بدقوة بالنسمة الهوائية وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضهم الی مطعوم
ونحوه فاید فیما اشتهی قضاء لشوقها ـ ترجمہ جب مرد صالح مرتا ہے ٹوٹ جاتے ہین علاقے
اور رجوع کرتا ہے اپنے مزاج اصلی کی طرف اور ملجاتا ہے فرشتون سے اور ہوجاتا ہے انھین
مین سے اور الہام کرتا ہے جیسے فرشتے کرتے ہین اور جس کام مین سعی کرتے ہین آپ سعی کرتا ہے
اور مشغول ہوتے ہین یہہ لوگ اللہ کا کلمہ بلند کرنے مین اور اللہ کے گروہ کی مدد کرنیمین اور خیر
پہنچاتے ہین آدمیونکو اور کوئی چاہتا ہے جسم مین صورت پکڑنیکو اور بہت مشتاق ہوتا ہے

جسپر وہ مجبول ہے تو دروازہ عالم مثال کا اسپر کھلجاتا ہے اور قوت نسیم قدسیہ کی ہوا اسکو لگتی ہے یعنے حق تعالیٰ اوسکی خواہش پوری کرتا ہے اور جسم نورانی ہوجاتا ہے اور کوئی مشتاق ہوتا ہے کھانیکا سو اسکو دیا جاتا ہے **فصل پنجم نقل مباحثہ علما در مسجد جامع دہلی**

گواہی نشانی ۳ — ۵ — ۶ — ۲۷ — ۶۹ — ۱ — ۷ — ۵۰ کا خلاصہ یہہ ہے جب تقویۃ الایمان تصنیف ہوئی جو کتاب التوحید عبد الوہاب نجدی کی شرح ہندی لکھی گئی ہے تب اس دین جدید کی بڑی شہرت ہوئی عوام الناس بہت اس بلا مین پھنسے توہین و تحقیر انبیا و اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف و خلف کی خوب جاری ہوئی دنیادار اہل علم جہان تھے اُن کی فیض صحبت سے جو بچا سو بچا ورنہ اول دہلہ مین اکثر ونکو اسی کی طرف میل آگیا بسبب شہرت انکے خاندان کے اور ناواقفی فن سیر وحدیث سے جب نوبت دہلی مین پہنچی ہزارون آدمی مرید و شاگرد دیکھنے والے صحبت یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم مین مولوی اسمٰعیل سے زائد کئی صاحب موجود تھے مولوی اسماعیل و مولوی عبد الحی سے دست و گریبان ہوئے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین کیسا نکال لائے کہ اُسکے روسے تمھارے استادون سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بھی اوسی طریقے پر تھے اور ویسا ہی وعظ کہتے تھے اور فتوی لکھتے تھے جسکو اب شرک کہتے ہو یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث کی معنی مین تحریف کرنا اور خلایق کو گمراہ بنانا بہت بُرا ہے ہر چند نصیحت کی کچھہ سود مند نہوئی لاچار ہو کر سب نے انکار و ابطال اس کتاب تقویۃ الایمان کا کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب صاحبزادگان مولوی رفیع الدین مرحوم کے نے جو حقیقی عم زاد بھائی تھے مولوی اسماعیل کے پہلے چند فتوے و رسالے اُنکے رد مین لکھے نوبت تکفیر کی پہنچائی — مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ خیرا کہ علم و فضل مین مولوی اسماعیل وغیرہ کو اُنسے کچھہ نسبت نہ تھی علوم عقلیہ و نقلیہ کو اپنے والد ماجد سے کہ یگانہ عصر تھے حاصل کئے تھے ہر طرح مولوی اسماعیل کے رد برو انکار و ابطال کیا

اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت مین مولوی اسمعیل نے حرکت مذبوحی کچھہ جواب مین
کی آخر کو عاجز و ساکت ہوگئے اور تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی گواہی ثانی ۳ کمال شرح
و بسط سے مولوی فضل حق نے لکھا اجمالاً اسکا مضمون یہہ ہی کہ مستفتی نے عبارت تقویۃ الایمان
کی جو شفاعت کے انکار مین ہی سب نقل کر کر سوال کیا دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ ۵ سے ۷ تک
لکھا ہی یہہ کلام حق ہی یا باطل چنانچہ لکھا ہی جو کوئی کسی نبی ولی کو یا امام شہید کو یا کسی فرشتہ
کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اس طرح اپنا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہی اور بڑا جاہل۔
جسکو خدا چاہیگا وہ اپنے حکم سے اسکا شفیع بناویگا وغیرہ۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے استخفاف پر شامل ہی یا نہین اور شرعاً اسکے قایل کا کیا حکم ہی تفصیل جواب کے
چار مقام مین مولوی فضل حق نے بیان کی پہلا مقام شفاعت کی حقیقت اور اسکے اقسام کے
بیان مین دوسرا مقام کلمات لاطایل کے بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین مولوی
اسمعیل نے بے ادبی سے لکھا تیسرا مقام ثابت کرنیمین اسکے کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے استخفاف شان پر دلالت کرتا ہی چوتھا مقام اسکے حکم مین اور چارون مقامون کو آیات و
احادیث اور اقوال ائمہ دین سے جیسا چاہیئے مفصل اور مشرح بیان کر کر آخر مین لکھا ہی چون
ہر چہار مقام بپایۂ انجام و اختتام یافت حالا فتوی و جواب استفتا باید شنید کہ مستفتی در استفتا
سہ سوال کردی یکی آنکہ این کلام حق ست یا باطل دویمی آنکہ کلامش بر استخفاف و انتقاص شان
واجب التوقیر حضرت سید المرسلین افضل الانبیاء والنبیین اشتمال دارد یا نہ سیومی اینکہ بر تقدیر
اشتمال و دلالت آن شناعت بر استخفاف و انتقاص شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حال و حکم
مرتکب آن شرعاً چیست و او از روی دین و ملت کیست جواب سوال اول اینست کہ کلام قایل
مذکور از سرتا پا کذب و زور و فریب و غرور ست چہ او نفی سبب بودن شفاعت برای نجات
گنہگاران و نفی اذن شفاعت وجاہت و شفاعت محبت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات
سائر انبیا و ملائکہ و اصفیا میکند این اعتقاد او خلاف کتاب مبین و احادیث سید المرسلین و

اجماع مسلمین است جواب سوال دویم اینست که کلام او بلا تردد و اشتباه استخفاف منزلت
وجاه آن سرور مقربان بارگاه حضرت اله و انتقاص شان سایر انبیا و ملائکه و اصفیا و شیوخ
و اولیا اشتمال و دلالت دارد چنانکه در مقام آن مذکور و فیما سبق مبرهن و مسطور است جواب سوال
سیوم اینکه قایل این کلام لاطائل از روی شرع مبین بلا شبه کافر گردد و هر که در کفر چنین
کس شک و تردد کند نیز کافر گردد اما در بیینی از وبالا تر است چه او استخفاف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وسائر انبیا و ملائکه و اولیا را مستحسن داشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
اعاذنا اللہ من ذلک المحال کما سواد ظلمت و کفر شکست و بیاض نور ایمان باشراق پیوست
فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الهدیٰ مہرین اور دستخط
تمام علمائے دہلی کے اس فتوے پر ثبت ہوئین اور مجلس جامع مسجد مین پہلے سے ایک استفتا
مرتب ہوا مہر و دستخط مولوی رشید الدین خان صاحب و مولوی فضل حق و مولوی مخصوص
اللہ و مولوی موسیٰ و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ و اخون شیر محمد صاحب اور
بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۰ ہجریہ مقدسہ مولوی عبد الحی جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے
کہ مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی مخصوص اللہ و مولوی موسیٰ و مولوی محمد شریف
وغیرہ علما و طلبا خاص و عام حوض پر مجتمع ہوئے جب مولوی عبد الحی وعظ کہہ چکے عبد اللہ
نامی طالب علم نے استفتا پیش کیا کہ اپنی مہر اسپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا کہ مین نہین
مہر کرنا مین کچھ نہین جانتا اُس نے کہا یہی لکھدیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار
کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین صاحب نے کہا کہ اسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا
اختلاف مسلمانون مین پڑ گیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادے طالب علم کی تکرار سے رنجیدہ
ہوئے اور مولوی عبد الحی وغیرہ کو مجمع علما مین واسطے مناظرے کے لائے وہان مجمع بیشمار
خاص و عام امیر فقیر کا ہو گیا کوتوال شہر بھی واسطے بندوبست کے آپہنچا پھر مولوی عبد الحی
نے فاضلون عالمون سے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو کسی نے کہدیا کہ آپکے بلانے کے موافق

کہ ہر روز کہا کرتے تھے کہ جسکو تاب مناظرہ کی ہووے ہمارے سامنے آوے سنکر چپ ہو گئے ہین
مخصوص اللہ نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے آئے ہین کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسیٰ نے
کہ تم ہمارے استادونکو برا کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسیٰ نے کہا ایسے مسئلے نئے
بناتے ہو کہ اُنسے برائی استادون کی ثابت ہوتی ہی پوچھا وہ کیا ہی کہا مثلاً قبر کے بوسہ
لینے کو شرک کہنے ہوا اور ہمارے اکابر اسکے مباشر ہوتے تھے مولوی عبدالحی نے کانپتے ہوئے
ہاتھ سے لکھا کہ بوسہ دہندۂ قبر مشرک نیست مولوی رشید الدین خان کے ہاتھ مین فتوی
دیا گیا قریب مولوی عبدالحی کے آ بیٹھے مولوی عبدالحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب
مجھے آپ کی خدمت مین دوستی تھی تم برملا مجھے ذلیل کرتے ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمھارے
اعزاز و اظہار کمال کیواسطے آئے ہین لوگون نے مشہور کیا ہی کہ تم مسئلے خلاف سلف کے کہتے ہو
اس سبب سے مخلوق کو تم سے وحشت ہی ایسے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی
عبدالحی شکوے ہی کی پریشان باتین کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمھارے لوگ
کہتے ہین کہ شاہ عبدالعزیز مرحوم کی راہ راہ جہنم کی ہی اسی وقت گواہی سے یہہ بات
ثابت ہوگئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی نے بھی تبرا کیا باواز بلند اور کہا کہ مولوی
عبدالعزیز کی محبت و اعتقاد علم و بزرگی مین ہین مثل تمھارے معتقد ہون اونکو طحاوی
اور کرخی کے برابر جانتا ہون پھر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چندان مخالف
جمہور حنفیہ کے نہ تھا مولوی اسماعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ کیا اوٹھ جانیکا مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ ذری تشریف رکھئے کہ جناب کے بھی دستخط اس تحریر پر ضرور
ہین مولوی اسماعیل نے کہا کہ مین کسی کے باپ کا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب الٰہی
مردود میرے ساتھ سختی کرتا ہی اُنھون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا عرض کرتا ہون
پھر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالے کا جواب لکھو مولوی رحمۃ اللہ نے کہا رسالہ آپ کا
میری بغل مین ہی اگر فرمائیے اسی مجمع مین جواب عرض کرون غصہ کھا کر کچھہ نہ کہا پھر مولوی

اجماع: مسدنے کہا کہ جواب عقلی لکھوں کہ نقلی کہا جیسا چاہئے پھر مولوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ رد و جواب اسکا لکھوگے کہا کہ میں کسیکا محکوم نہیں ہوں مولوی رحمۃ اللہ نے کہا کہ نئے عقیدے اپنے دلکے بنائے ہوئے کسی سے نفرمائیے اور نہیں تو ابھی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل مغلوب الغضب ہوکر اٹھکر چلے گئے رشید الدینخان صاحب مولوی عبد الحی سے پوچھا کئے وہ جواب دیتے تھے ایسے کہ قدما کے بہت خلاف تھے تیرھویں سوال میں کہ بدعت کی بحث تھی مولوی عبد الحی نے کہا کہ میرے نزدیک بدعت حسنہ بھی ہے گو اصل ہر بدعت کی بد ہے مگر بسبب نیکی کا شامل ہو تو حسنہ ہوجاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدینخان صاحب نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی بد نہیں بموجب حدیث مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً الحدیث اور حدیث من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ کہ ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بھی ہوتا ہے اور بد بھی اور خدا رسول کی مرضی کے موافق بھی ہوتا ہے اور مخالف بھی اسی سبب سے علما نے کہا ہے بدعت پانچ قسم کی ہے کہ بعض بدعت واجب مندوب و مباح اور بعض حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ نے پوچھا کہ جس بدعت کی وجہ حسن وقبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا سیئہ انھوں نے کہا اس تقدیر پر بدعت مباح میں کیا فرق ہے مولوی عبد الحی ساکت ہوگئے کسیے کہا احکام خمسہ میں سے ایک حکم کم ہوگیا پھر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اس واسطے کہتا ہوں کہ کُلُّ بِدْعَةٍ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ تخصیص سے کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات میں تخصیص مشہور ہے مولوی محمد شریف نے قاعدہ اصول پڑھا مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ خانصاحب نے کہا کہ تینوں حدیثیں مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتی ہیں پس تخصیص ضرور ہوئی مولوی عبد الحی نے کہا اصل ہر بدعت کی قبیح بعض علما کا مذہب ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول فقط مجدد کا ہے مگر تمھارے مذہب سے نہایت دور کہ انکے مذہب میں جسکی اصل

شرع مین پائی جاوے وہ سنت ہی بدعت وہی کہ جسکی اصل نہ پائی جاوے پھر مولوی
عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہہ قول امام نووی کا ہی فتح المبین مصنفہ ابن حجر مکی رح مین
لکھا ہی اسی وقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی رح کی پیش کی گئی عبارت اس مقام کی بہ
آواز بلند مع ترجمہ پڑھی گئی پھر تو مولوی عبد الحی اچھی طرح سے قایل معقول ہوگئے پھر اذان
اذان مین بعد دفن کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا پھر کلام ہوا
سیوم کی فاتحہ مین بعد قیل وقال بسیار کے کہا کہ اگر اس دن مین ثواب زیادہ جانتا ہی تو
منع یا برعایت مصلحت کے کرتا ہی تو منع نہین ہی تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پھر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی طالب العلم سے قایل ہونے لگے اور اطراف وجوانب مین بھی یہہ
تقریرین وتحریرین جابجا پھیل پڑین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمعیل کا طریقہ مخالف
ہی تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بھی مخالف ہین اور سبب اعتبار کا پہلے نسبت
خاندان کی تھی جب اسکے بھی خلاف ٹھہرے تو کچھ اعتبار نہ رہا اور ساری قلعی کھل گئی اور
ہر ایک جگہہ جو اہل علم تھے متوجہ ہوئے انکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکھنے پر ایسے
سببون سے آگ فتنے کی ٹھنڈی ہوئی اور نئے دین والے بھی زبان دبا کر بات کرنے لگے
اور توجیہہ بات بنائین ہونے لگی پھر تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اس طریقۂ جدید
سے تائب ہوئے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو وہ
پیشہ تھا واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اس نئے طریقہ پر قایم رہے مگر نہایت ذلت وخواری کے ساتھ
اہل علم کی مجلسون مین تقیہ سے گذارا کرتے ہین مولوی اسمعیل وغیرہ ارکان دین جدید
نے بھی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس حیلہ جمیلہ سے کہ امر محمود
ہی بہت لوگ اکٹھے ہوئے اور روپیہ جنس بھی جسکو جو توفیق ہوئی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت
کثیر کے ساتھ افغانستان کو گئے اور سید احمد کو امیر المومنین بنایا اور سکھ پر جہاد کا عزم کیا
مگر اسمین بھی وہی پیشین گوئی تھی کہ فلانی تاریخ رنجیت سنگھ رئیس کفرۂ سکھ امیر المومنین کے ہاتھ

کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور فلانی تاریخ فلانا ملک فتح ہوگا اور نماز عید الضحیٰ کی فلانے سال مین امیر المومنین جامع مسجد لاہور مین پڑھینگے اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائی کے وقت توپ بندوق سکھ کی بند ہوجاویگی بلکہ بعض افغان اسی شرط پر داخل بیعت ہوئے تھے جبھی مقابلہ ہوا فقرائے کفرہ سکھ کے سامنے سے جان بچا کر صاف بھاگ گئے اور عار جہاد سے بھاگ جانا بڑا گناہ کبیرہ ہے اختیار کیا اور پھر اہل پشاور سے ملکر مسلمانونکو قتل و نہب کیا جب فوج سکھ متوجہ پشاور کی ہوئی یہہ خبر سنتے ہی پشاور کو چھوڑ راہ کوہستان پنجبار کی لی پنجبار کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے اور بیعت کی جہاد پر اطاعت و فرمانبرداری جیسی چاہئے ویسی کی اپنے تمام ملک کا خراج بھی امیر المومنین کی سرکار مین داخل کرنا قبول کیا اور عامل حاکم انکے اپنے اپنے مکانون پر مقرر کرادئے تحصیل و حکم انکا جاری کرایا اور مقدور والون نے جو بیچارے وہان تھے اپنے گھر کے مال سے عورتونکے زیور تک بھی دریغ نہ کیا پاس ایمانداری کا جیسا چاہئے بجا لائے واقع مین افغانون کی قوم حنفی مذہب دینداری کے باب مین بڑے مضبوط ہین دین کے باب مین انکو جان دینا ایسا عزیز ہے کہ اورون کو جان رکھنا مولوی اسمٰعیل اتنی ہی حکومت کا تحمل نکرسکے آپ سے باہر ہوگئے تظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام جاری کردئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا اور مُہر مین یا تی من بعدی اسمہ احمد لکھا گیا اور وہ جو صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اوسکا اظہار شروع کیا اور رفقہ اور فقہا پر لعن وطعن و کتب حنفیہ پر تشنیع برملا کرنے لگے اور پٹھانون کی ناموس و جان و مال سے تعرض شروع کیا ہرچند معزز آدمیون نے سمجھایا نمانا وہ بیچارے تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکھ پر جہاد کے واسطے انکو رئیس بنایا تھا یہہ لوگ جو معاملہ کافرون سے کرنا ہمارے اوپر جاری کرتے ہین سکھ کے مقابلہ مین اس نامردی سے بھاگے اور مسلمانون کے جان و مال پر اس قدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بھی انکے کچھ ٹھکانا نہین دفع کیا

چاہیے مگر ایکبار پھر بھی یہہ سب حال ظاہر کرنا چاہیے چنانچہ عالموں اور سرداروں کو بھیجا جو کہنا تھا کہا مگر مولوی اسماعیل نے ایک نہ سنی آخر کو مسلمانوں نے جتنے آدمی ہمراہی مولوی اسمٰعیل کے جہاں جہاں متعیّن اور ظلم و اجرائے دین جدید میں مشغول تھے ایکمرتبہ سبکو مار ڈالا فتح خان نے غدر کیا کہ میں اُسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ حد اعتدال سے بڑھنا اور دین جدید کے احکام جاری کرنا اور لوگوں کے مال و جان سے تعرض کرنا مناسب نہیں ہی اب کام ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا جو کچھ مقدر میں ہوگا ظہور میں آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند آدمیوں کو کہ ہمراہ تھے اُس ملک کی حد سے باہر نکالکر اپنے کو ملک کی رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پھرا سید احمد وغیرہ بھاگے جاتے تھے کہ عین بھاگنے کی حالت میں ایک جماعت وہاں پہنچی کہ اُن سبکو مار ڈالا کوئی کہتا ہی سکھ تھے کوئی کہتا ہی پٹھان تھے اُنمیں سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بھاگ کر آئے سو ملک پنجاب رسے تھے اور وہ صدمہ مظلوم مسلمانوں کے ہاتھ سے اٹھایا ایسا بیان کرتے ہیں ہسٹوری اف انڈیا یعنے تاریخ ہندوستان جو منشی ذکاء اللہ خانصاحب پروفیسر میور کالیج نے ترجمہ کیا ہی اسکی جلد دُوم کے صفحہ ۴۸۷ میں لکھتے ہیں کہ مولوی سید احمد صاحب نے ملک پشاور میں ہلچل ڈالی یہہ مولوی صاحب پہلے نواب امیرخان کے لشکر میں سواروں کے افسر تھے جب اُسکا لشکر شکست ہوگیا تو وہ میدان جنگ سے نکلکر مجلس پند و وعظ میں میر مجلس بنے اور دین کی اصلاح بانی شروع کی مسلمان اُنکے عقاید کے مقلد اور مخالف دونوں طرح کے تھے کلکتہ میں اُنکے پہلے آنیکا حال ہم لکھ چکے ہیں یہاں سے وُہ مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور جب حج کے فرض کو ادا کر چکے تو جہاد کے فرض کو ادا کرنا شروع کیا اور وہ کافروں سے لڑنیکے لئے مسلمانوں کو جہاد پر افغانستان میں آمادہ کیا مگر رنجیت سنگھ سپاہ قواعد دان کے سامنے اُن کی جہادی نہ ٹھہر سکی شکست پا... جلسویہ میں پھر آئے اور پشاور پر قبضہ کرلیا اور اپنے تئیں خلیفہ بنایا اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور اسپر یہہ نقش جمایا کہ احمد اول حامی دین محمد جب اُنکی حرکات متعصبانہ افغانوں کو ناپسند آئیں پشاور سے انکو خارج

کردیا پھر اونکو رنجیت سنگہ کی سپاہ سے مقابلہ کرنا پڑا میدان جنگ مین اپنے نزدیک فتح کو بعید اور بہشت کو قریب سمجھے اسلیئے وہان چلے گئے دشمن انکا سر کاٹکر لاہور لائے غرض دونونکے مطلب بر آئے ۱۲
اب سید احمد کے امتی لوگ مختلف ہین کوئی کہتا ہی کہ رجعت کرینگے یعنے پھر آوینگے اور جو وعدہ کئے ہین پورے کرینگے کوئی کہتا ہی کہ فلانے پہاڑ پر زندہ موجود ہین مگر خلق کی نگاہ سے مستور ہین اور جب چاہتے ہین ظہور چاہتے ہین ظہور کرتے ہین اور بشارتین بھیجتے ہین اس قسم کے آدمیونکو راقم نے اپنی آنکھونسے دیکھا ہی اور ان سے یہہ خرافاتین سنین ہین انتہٰی

فصل ششم ۶

گواہی سیف الجبار کے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ جب مولوی اسحاق صاحب اس طریق کے امام بنے طریقہ اسماعیلیہ سے بہت تنزل کیا یعنے جن باتون کو مولوی اسماعیل نے مطلقا شرک و کفر لکھا مولوی اسحاق انمین سے کسیکو مکروہ کسیکو حرام کسیکو مختلف فیہ لکھا کسی مین تفصیل کیواسطے تالیف والتیام کی اور بھی اسی سبب سے کہ نسبت جانشینی شاہ صاحب کے پہلا طریقہ صریح اسکے خلاف تھا ایک مرتبہ مخالفت کا ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہی کہ سبب ہی وحشت عام خلقت کا ایسی مصلحتون سے آہستہ آہستہ مائۃ مسایل واربعین مسایل یعنے نشانی ۲۹ کی گواہی مین کتابون کی عبارت سند کیواسطے لکھکر طریقین کو سنبھالا کہین عبارت مین کم بیش بھی کردی پہلی مثال تحریف معنوی کی پہلے سوال کے جواب مین لکھتے ہین شرک در شرع شریک گردانیدن غیر خدا با خدا در الوہیت یا در عبادت کما فی شرح عقائد النسفی الاشراك هو اثبات الشريك في الالوهية بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس وبمعنى استحقاق العبادت كما لعبدة الاصنام دیکھو آپ ہی اپنے دعوے پر سند لائے حالانکہ وہ اپنے صاف مخالف ہی سند مین استحقاق عبادت بمعنی الوہیت کے ہین اور دعوے مین قسیم و مقابل الوہیت کے یہہ کمال جرات ہی دوسری مثال عبارت کم کرڈالنے مین بیسوین سوال کے جواب مین نقل کی عبارت مرقاۃ کی انما حرم اتخاذ المساجد عليها لان في الصلوٰة فيها استنانا بسنة اليهود والنصارى الذى

اتخذوا قبور انبیاءهم وصالحیہم مساجد انتہیٰ اور اصل عبارت مرقاۃ کی یون ہی قال ابن الملک انما حرم اتخاذ المساجد علیہا یفید ان اتخاذ المساجد بجنبہا لاباس به ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم لعن الله الیہود والنصاری الذین اتخذوا قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد دیکھو جو فقرہ کہ مضر تھا اپنے دعوے کو اور اصل جواب تھا سوال کا بیچ مین سے اڑا دیا اور لفظ انتہیٰ لکھدیا تیسری مثال عبارت بیچ مین بڑھا دینے کی بائیسوین سوال کے جواب مین لکھا ہے فمن شاء فلینظر الی ترجمة الشیخ عبد الحق دہلوی وعبارته ہکذا واما استمداد باہل قبور در غیر نبی یا غیر انبیا صلوۃ الله علیہم منکر شدہ اند آنرا بعضے از فقہا گویند نیست زیارت مگر برای رسانیدن نفع باموات بدعا واستغفار وقایل گشتہ اند بآن بعضی از ایشان وظاہرست کہ از فقہا آنانکہ قایل بسمع وادراک میت اند قایل بجواز اند وآنانکہ منکراند آنرا این را نیز انکار کنند وثبت صورت استمداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب الہی بتوسل بروحانیت بندۂ مقرب درگاہ والا گوید خداوندا بہ برکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردی او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندۂ مقرب را کہ ای بندۂ خدا وای ولی خدا شفاعت کن مرا وبخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ وقادر ومعطی ومسئول پروردگار است تعالی شانہ۔ انتہیٰ حال یہہ کہ شیخ نے ترجمہ مین اس بحث کو اول باب زیارت قبور مین لکھکر وعدہ کیا تفصیل کا کتاب الجہاد باب الاسرا مین خوب مفصل لکھنے کا صاحب مائۃ المسائل نے کچھہ عبارت اول کی کچھہ آخر کی لیکر بیچ مین ایک فقرہ اپنی طرف سے بڑھا دیا وہ فقرہ یہہ ہے وظاہرست کہ از فقہا آنانکہ قایل بسمع وادراک میت اند قایل بجواز اند وآنانکہ منکراند آنرا این را نیز انکار کنند یہہ فقرہ دونون مقامون مین نہین ہے اور مردود ہونا اس قول کا کلام شیخ عبد الحق دہلوی سے بخوبی ظاہر ہے۔ (تمام عبارت شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوۃ شریف کی جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۱۶ مین مرقوم ہے) چوتھی مثال قول مردود پر اکتفا کر لینے کے

سترھوین سوال کے جواب مین لکھاہے وفی شرح مشکات ملا علی قاری ذھب بعض العلما الاستدال علی المنع فی الرحلة لزیارة المشاھد وقبور العلماء والصالحین انتہیٰ حال یہہ ہے کہ مرقاة مین یہہ عبارت احیاء العلوم سے مرقوم ہے اور اسکے آگے بلا فصل مذکور ہے ومابین لی ان الامر لیس کذلک بل الزیارة ماموربھا بخبر کنت نھیتکم عن زیارة القبور الا فزوروھا والحدیث انما ورد عن الشد بغیر ثلثة من المساجد لتماثلھا بل لابلد الا فیھا مساجد فلا حاجة للرحلة الی مسجد اخر واما المشاھد فلا تتساوی بل برکة زیارتھا علی قدر درجاتھم عند اللہ ثم لیت شعری ھل یمنع ھذا القایل من شد الرحال لقبور الانبیاء و الاولیاء وفی معنھم فلا یبعد ان یکون ذلک من اغراض الراحلة کما ان زیارة العلماء فی الحیوة من مقاصد انتہیٰ پانچوین مثال ہونا نقل کا اصل مین اربعین کے کے پانچوین سوال کے جواب مین لکھاہے دفن کردن آن موہ در زمین مستحب ست کذا فی الطیبی حال یہہ کہ کہتے ہین کہ طیبی مین یہہ مذکور نہین ہے چھٹی مثال دونون کتابون مین اختلاف کی مائة مسایل مین بائیسوین سوال کے جواب مین استمداد کو مختلف فیہ لکھا غیر انبیاء مین اور اربعین مسایل کے چالیسوین سوال کے جواب مین لکھا حق آنست کہ انکار فقہا عام ست ازانکہ استمداد از قبور انبیا کنند یا از قبور غیر ایشان ہمہ جایز نیست ساتوین مثال کتاب مین خلاف کی مائة المسائل مین تئیسوین سوال کے جواب مین گورستان مین مسجد بنانے کے حرام ہونے کی دلیل لائے والمتخذین علیھا المساجد اور آپہی انتالیسوین سوال کے جواب مین لکھتے ہین در ترجمہ شیخ عبد الحق تحت این حدیث مرقوم ست ولعنت کردہ ست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسانی را کہ میگیرند قبور را مسجد یعنے سجدہ برندگان بجانب قبور بقصد تعظیم چنانکہ گذشت یہہ چند باتین بطور مشتی نمونہ از خروارے منقول ہین فقط

گواہی نشانی ۷ تحقیق الحقیقہ صفحہ ۵ مین مرقوم ہے مولوی محمد ظہور علی دہلوی نے مولوی حافظ

رحیم اللہ خان دہلوی سے کئی سوال دجواب مائۃ المسائل واربعین المسائل اور اونکی عبارت کی
تحقیق اور تحریف کے باب مین پوچھے تھے اور کتاب کی عبارت مین تبدیل لفظی ومعنوی
ہوئی ہے تو اصل کتب منقول عنہ کی عبارت سے مقابلہ ملاکر غلطیان اور خیانت ظاہر کر دینا
اور نقل ان سوالات کی علمائے شاہجہان آباد کی طرف بھی روانہ کی چنانچہ علمائے شاہجہان آباد
کا جواب صفحہ ۲۲ کتاب مذکور پر ایسا لکھا ہے الجواب مائۃ المسایل واربعین مسائل جس وقت سے
کہ تصنیف ہوکر منتشر ہوئین اور اہل علم کی نظر سے گذرین جب ہی سے یہہ بات ظاہر اور مشتہر ہوئی
کہ ان کتابون مین ہر طرح کی خطائین بہت ساری ہین اور بعض قسم کی خطائین ایسی کہ ان کا جواب
تاویلا ہو نہین سکتا جیسی نقل ہین کہ کہین عبارت بیچ مین سے جو مضر اپنے دعوے کی ہے دور کردی
کہین بیچ مین ایک فقرہ مفید اپنے سمجھکر اپنی طرف سے بڑھا دیا۔ کہین نام لے دیا ایک کتاب
کا اسمین وہ فقرہ پایا گیا۔ کہین قول مردود پر حوالہ دینے مین کفایت کی یعنے لکھہ دیا کہ فلانی
کتاب مین یون لکھا ہے حال آنکہ اسی کتاب مین اس کتاب کی عبارت کو لکھکر بعد رد کیا ہے غرض
اس قوم کی باتون کا جواب عقل وانصاف کی راہ سے ہو نہین سکتا جسکو کچھہ بھی الفاظ سے آشنائی
ہوئی ہے وہ بھی مقابلہ کرکے دریافت کرلیتا ہے کہ نقل مطابق اصل کے ہے یا نہین سوائے
اقبال خطا کے کہ منافی بشریت سے نہین ہے کچھہ اور توجیہہ نہین بن سکتی اور موافقین یعنے اہل
ذی عقل مین سے بھی کسی نے جب سے ابتک اس بات مین دم نہین مارا (کئی مرتبے وہ کتابین
چھپین اور اسکے اردو ترجمے ہوئے) اگر کوئی حق پوش ناحق کوش متعصب جہل مرکب کا گرفتار
سزا دیوانہ ہو اسمین کچھہ تامل کرے دوسری قسم بھی ایسی ہی کچھہ ہے یعنے دعوی کرنا اور پھر
سند لکھدینا کچھہ اور باوجودیکہ اس عبارت کا اس عبارت سے وہ مطلب ثابت نہین ہے
جو الفاظ کی معنی سمجھہ سکتا ہے وہ دریافت کرلیتا ہے اس قسم کی خطا ان کتابون مین بہت
اور باہم اختلاف دونون کتابون کا اور تخالف ایک مین اور اکتفا نقل اختلاف پر اور
روایت ضعیف کو اصح لکھدینا اسطرح کے امور کا تو کچھہ حساب نہین کہ تفصیل یہہ ماتین

تصحیح المسایل وجواہر منظومہ وغیرہ رسایل مین موجود ہین اور ایسی ہی وجہات سے مائۃ المسائل اور
اربعین کا اعتبار نہین رہا حقیقت حال یہہ ہے جو مرقوم ہوئی جواب پہلے سوال کا مائۃ المسایل
مین جو عبارت شرح مشکوٰۃ کی منقول ہی اسمین تحریف وتصرف ہے ابن ملک کے قول کو
مقولہ ملا علی قاری کا قرار دیا اور لفظ انتہا اور فقرہ وقید علیہما تفید ان اتخاذ المسجد
بجنبہما لاباس بہ کو کہ مضر مدعا تھا بیچ مین سے اڑا دیا اور یدل علیہ الخ کو جو فقرہ
محذوفہ سے متعلق تھا اوپر کے جملے سے ملا دیا واقع مین شرح ملا علی قاری کی عبارت ویسی
ہی ہے جیسا کہ مخالفین (یعنے مقلدین اہل سنت وجماعت) کہتے ہین۔ اور دوسری حدیث کی
شرح سے جو عبارت مخالفین نے نقل کی ہے واقع مین اس کتاب کی ہے اور دعوی مائۃ المسایل
کا اس سے رد ہوتا ہے اور عینی شرح بخاری کی عبارت بھی مائۃ المسایل مین ہے اور اُسکے
دعوے کے خلاف اور بیان مخالفین کا صواب ہے اور المتخذین علیہا المساجد کے معنے
بھی شیخ سے چراغ کے مسئلے مین مائۃ المسایل مین مذکور ہین برخلاف اس مقام کے ہین دوسرے
سوال کا جواب نقل ترجمہ مین بھی فی الواقع تصرف ہے فقرہ بڑھا دینے سے مخالفین سچ کہتے
ہین اور مخالفین نے جو عبارت کتاب الجہاد باب اسرا شرح مشکوٰۃ سے نقل کی ہے مطابق
اصل کے ہے تیسرے سوال کا جواب کلام مخالفین کا بجا اور درست ہے اور نقلین جو مخالفین
نے کی ہین سب مطابق اصل کے ہین چوتھے سوال کا جواب حوالہ طیبی کا حال یہہ ہے کہ باب
عقیقہ مین تو یقینا وہ عبارت نہین کہ آن موہا در زمین دفن کنند اور سب کتاب حرفا حرفا
نہین دیکھی مگر مخالفین نے اوسکے جواب مین بہت کوشش نہین کی اور سکوت کیا ثابت
کرنا موافقین کے ذمے پر تھا اور جب ثابت نہ کیا تو مخالفین کی ایراد اُنپر قایم رہی یعنے
مخالف نے مطالبہ کیا تصحیح النقل کا اور انسے نہو سکا واللہ اعلم تمام ہوا جواب سب مراتب کا
باقی رہین دو باتین ایک نقل عبارت شیخ عبد الحق دہلوی سے اور دوسری ترجمہ عربی عبارتونکا
سو حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے کہ مخاطب خاص ہین لکھی ہونگی اس جواب مین مُہرین و

دستخط ہین جناب مولوی مفتی محمد صدر الدین خانصاحب جناب مولوی مخصوص اللہ صاحب
جناب مولوی شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ جناب حکیم امام الدینخانصاحب
جناب مولوی سید محمد صاحب مدرس اوّل جناب مولوی دیدار بخش صاحب جناب مولوی کریم اللہ
صاحب جناب مولوی حسن الزمان صاحب جناب قاضی محمد علی صاحب جناب مولوی
احمد الدین صاحب جناب مولوی فرید الدین صاحب جناب مولوی محمد عمر صاحب جناب مولوی
عبد الرحمن صاحب وغیرہم کی بعضے مہرون کے نام صاف پڑھے نہین گئے ۞ شرح دستخط جناب
مفتی صدر الدین کی یہہ ہے ان سوالون کے جواب مین جو مجیب نے لکھا ہی صحیح ہے اور نقلین
مخالفین کی مطابق اصل کے ہین اور چوتھے سوال متعلق اربعین کے جواب مین
جو مجیب نے لکھا ہی کہ تصحیح النقل کتاب طیبی سے چاہیے درست ہے ۞ شرح دستخط جناب
مولوی مخصوص اللہ صاحب یہہ کہ سرقہ واقعی است شرح دستخط جناب مولوی کریم اللہ صاحب
والحق وقع التحریف بالزیادۃ والنقصان من غیر سہو ونسیان فی المائۃ والاربعین لتائید مذہب
عبد الوہاب النجدی اعاذنا اللہ تعالیٰ عنہ شرح دستخط جناب مولوی احمد الدین صاحب انکار
الخطاء فی المائۃ والاربعین لیس من اداب المومنین شرح دستخط جناب قاضی محمد علی صاحب لاریب
فی وقوع الخطاء من جامع الاربعین والمائۃ فی مواضع غفیرہ ومواقع کثیرہ فمن شک فعلیہ
المطالعۃ والمقابلۃ شرح دستخط جناب مولوی حیدر علی صاحب مصنف منتہی الکلام کہ ہرچند
فقیر ہیچ کارہ لیاقت آن ندارم کہ درین امور سخنی گویم وبجوی آرزد لیکن از عبارات مائۃ
المسایل واربعین دیدم وشنیدم باعث مزید حیرت شدکہ دربسیاری از مسایل سوال از
آسمان وجواب از ریسمان ست فاعتبروا یا اولی الابصار شرح دستخط جناب مولوی حسن
الزمان الحنفی صاحب مائۃ واربعین نے افک مبین کیا ہی اس بے ہیچ نے اپنے بلاد حیدرآباد
مین کتب مذکورہ نسخہ عرب وعجم مطالعہ کیا عبارت مسطورہ موافق موافقین سنت ومخالفین
بدعت کے پایا مگر عبارت عینی وطیبی کے ملاحظے کا اور مقابلے کا اتفاق نہوا عبارت عینی تو

خود متفق علیہ سنی اور وہابی کی ہے اور خلاف مقصود صاحب رسالہ کے رہی عبارت طیبی شرح مشکات کی سو جوابات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مقولہ محول صاحب اربعین کا اسمین نہین ہے پس ظن غالب یہہ ہے کہ مثل دوسری اغلاط فاحشہ کے غلط حوالہ اسپر دیا ہے بیان نقل مطابق اصل کا ہے کہ ہر خاص و عام اوسپر کلام کرسکتا ہے اور جہان عقل کو دخل دیکر اجتہاد پر فساد سے استنباط سراسر غلط کیا ہے اور تعارض کلامین و تناقص مرامین کتابین مین جابجا پڑا ہے اسکا کیا بیان کیجئے والتوفیق باللہ ۔ اسی طرح اور دستخطونکی شرح ہے طول کے لحاظ سے ترک کیا ۔

چونکہ جواب علمائے شاہجہان آباد مین دو باتون کا حوالہ تھا حافظ رحیم اللہ خان صاحب پر اس سبب سے نقل اس جواب کی حافظ رحیم اللہ خانصاحب کی خدمت مین بھیجی گئی کہ تکمیل جواب کی ہوجاوے حافظ صاحب نے جواب مین لکھا کہ قطعہ سوالات کا جواب یہہ ہے کہ ایک رسالہ مسمّیٰ بہ ظواہر معلومہ شاہجہان آباد کے چھاپخانے سے آیا تھا وہ بالفعل روانۂ خدمت کیا گیا اور دوسرا اور چھپتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بعد عرصہ تھوڑے دنون کے بیچ خدمت عالی کے بھیجا یہہ بعینہ عبارت حافظ صاحب کی ہے سوالات کے جواب مین پھر حافظ صاحب کو لکھا گیا کہ ظواہر معلومہ اول سے آخر تک ایک ایک شعر دیکھا گیا کہین اُن سوالات کا پتا اور مطالب کا ذکر نام کو نہین اسکو سوالات کا جواب ٹھہرانا تو ایسا ہے کہ آپ بہار بہارت بھیجدیتے اور کہتے کہ سوالات کا جواب ہے یا شاہجہان آباد کے چھاپخانہ سے جو کوئی کتاب کسی فن کی آپکے پاس آئی ہو یا آوے سب سوالات کا جواب ہون طرفہ تر یہہ کہ جواہر منظومہ کا جواب ظواہر معلومہ بنام نہاد ہے جو آپنے بھیجا اور جواہر منظومہ مین بہت اعتراض صراط المستقیم اور تقویۃ الایمان اور رمأتہ المسایل و اربعین پر اور اس مین بعضے ان سوالات کا تعرض بھی ہے صاحب ظواہر معلومہ نے باوجودیکہ نام کیا ہے جواہر منظومہ کے رد کا مگر کسی اعتراض کا جواب نہ دیا نری تطویل لاطایل کی ہے اور اس بات سے اسکا عاجز ہونا اعتراضات کے جواب سے پایا جاتا ہے کہ اگر اُسکے پاس جواب ہوتے تو کیون نہ لکھتا

اور بیفائدہ زبان درازی کیون کرتا پھر جو آپنے سوالات مرسولہ کا جواب ٹھہرا کر اسکو بھیجا تو یہی
مطلب حاصل ہوا کہ اُن اعتراضات کے جواب ظواہر معلومہ والے سے نہین ہوسکے اگر آپ صاف یہی
لکھدیتے اور تکلیف اُسکے بھیجنے کی نکرتے تو بھی ہوسکتا تھا مگر ظاہر آپنے احتیاط کی کہ اس امر کو کوئی
غلطی بتجانے لیکن سایل کا مطلب حاصل نہوا۔ دوسری بات یہہ کہ بالفرض ظواہر معلومہ مین یا
اسمین کچھ چھپا ہی سب سوالات کے جواب کسی نے لکھے ہوتے یا لکھے ہون جب بھی سایل کو کیا فائدہ
کیونکہ سایل تو بسبب حقانیت اعتقاد آپ سے رکھتا تھا آپکی تحقیق و تطبیق کا مستدعی تھا ملاقات
کے وقت جو مذکور آیا تھا کہ حق بات صاف صاف کہدینگے بموجب ایما آپ کے سوالات بھیجے گئے
اب کہ جواب آیا عجب حال ہی کہ مخالفین ہنستے ہین اور کہتے ہین کہ حافظ صاحب کو خطائین مائۃ المسایل
اور اربعین کی معلوم ہوگئین اور اعتراضون کو مانلیا ایسے محل کا سکوت اقرار ہوتا ہی اور آپکے
موافقین شرماتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسے جواب سے سکوت بہتر تھا کیونکہ احتمال تھا کہ شاید کچھ
جواب ہو اس جواب سے لاجواب ہونا اعتراضون کا ظاہر ہوگیا۔ اتنا تو مجھکو اور دیکھنے والونکو
معلوم ہوگیا کہ آپنے سوالات کے جواب مین اظہار حق سے پہلوتہی کیا ہی اور میرا مطلب حاصل
نہوا علمائے شاہجہان آباد کا جواب جو آیا تھا اور اس مین بعض مراتب تکمیل جواب کا حوالہ آپ
پر کیا ہی قبل پہنچنے اس جواب کے آپ کے پاس بھیجا گیا امید کہ ہر ایک سوال کا جواب صاف
صاف جیسا کہ حقانی لوگون کا دستور ہی ارقام فرما دیجیے اور اگر صاف و صریح و حق صحیح بات
کہنے سے کوئی مانع ہوا اور آپ معذور ہون تو یہہ کہدیجیے کہ رنج انتظار سے آرام ہو اور پھر آپکو
تکلیف ندی جاوے والسلام۔ حافظ صاحب نے اُسکے جواب مین لکھا۔ جواب رد مائۃ المسایل
دندان شکن باید و شان نحیف ازین چنین معاملات خلو محض دارد البتہ جواب رد مائۃ المسایل
قابل ملاحظۂ آن کرم فرما در شاہجہان آباد طیار می شود بعد اطباع مرسول خدمت خواہد شد۔
یہہ تمام عبارت حافظ صاحب کی ہی۔ جواب مین اسکے در جواب لکھا گیا سابق کہ ظواہر معلومہ
را جواب سوالات قرار دادہ ارسال نمودند با آنکہ اصلاً در آن تعرض جوابہائے بجواب سوالات

بنوده ست و اینهمه ماجرا با گفتگوی مخالفین بر تحریر سامی بخدمت گرامی رسیده بعد ملاحظهٔ
آن همه قیل و قال مینویسند که جواب رد ماتة المسایل دندان شکن باید و شان سخیف ازینچنین
معاملات خلو محض دارد مقام حیرت ست که چگونه ارقام ساختند سایل بلحاظ اینکه در قرآن
مجید و حدیث شریف بتاکید اکید برای اظهار و اعلان حق و وعید شدید برا خفا و کتمان
حق وارد ست و مردم دیندار را اتباع حکم خدا و رسول و بیان کرده دادن آنچه حق باشد
و تعصب و نفسانیت را دخل ندادن از ضروریات دین ست مستفسر گردیده بود که اعتقاد
حقانیت و دینداری بآنصاحب میداشت حالا که با وجود تکریر التماس و التجاء و تغیر و توضیح
مطلب و مدعا به تکرار و بار بار صدای در باب جواب سوالات بر نخاست و بجز کلام خارج
از مبحث و مقام زیب ارقام نیافت صاف معلوم گردید که آن صاحب از اظهار حق پهلو تهی
می سازند شکستن دندان کسی چه ضرور سوال که صرف نسبت بمطابقت نقل با اصل منقول
عنه بوده ست جوابش همین قدر بس بود که نقل مطابق اصل ست یا نیست چنانچه جمهور علمای
حقانی نوشته دادند علو شان خود که در خلو محض از اظهار حق و اعلان آن فهمیده اند عالم
مجبوریست حالا بملاحظهٔ تحریر علما که سابق بخدمت سامی مرسل گردیده و بقرینه سکوت گرامی از
اصل جواب و اضطرار و اضطراب در خطاب و طرز اقرار عجز درین باب سایل را یقین حاصل شد
که تخطیهٔ مخالفین بر ماتة المسایل وارد یعنی حق ست و بر آن صاحب هم ظاهر و منکشف گردیده مگر
صرف بسببی آنچه حق ست بر زبان نمی آرند مطلوب سائل حاصل گردید که طرفی متیقن گشت
و تردد یکه درین باب بود زایل شد و کلام درین مقام تمام گردید و بانجام رسید باز ارقام
فرمودند که البته جواب رد ماتة المسایل قابل ملاحظهٔ آن کرمفرما در شاهجهان آباد طیار شود
فقط در جواب اوّل هم حوالهٔ براتِ عاشقان بر شاخ آهو مرقوم بود و مخالفین آنچه در ردّ آن نوشتند
مفصلاً بملاحظهٔ سامی رسیده باز اعادهٔ همان تنخواه بر عالم بالا چه معنی دارد سایل با عتماد
و اعتقاد یکه بخدمت سامی داشت از ذات با برکات مستفسر تحقیق این امر که نقل مطابق اصل

است یا نہ شدہ بود کہ خود بدولت مقابلہ نمود دآنچہ حق باشد ارقام سازند کہ اطمینان حاصل
شود درین صورت جواب ردمأتہ المسایل کہ در شاہجہان آباد طیار بشود جواب سایل را ازان
چہ علاقہ مقابلہ باکتب در بریلی چہ امر محال بود کہ با آن بپردا ختند و بفائدہ محض بشاہجہان آباد
شتافتند از بن ادا ہای سامی حقیت قول مخالفین ظاہر و باہر گردید الغرض از تمام تحریر
سامی واضح ولایح کہ شان گرامی از جواب باصواب ہرگونہ سوال وخطاب حتی کہ مقابلہ کتاب
خلو محض دارد کتمان حق بر طبع ثاقب غالب امید یکہ داشتم منقطع شد وسلسلہ کتابت وکلام
درین باب و مقام اختتام نمودہ شد ھدانا و ھدا کم اللہ لاتباع الحق وترک التعصب
ویختم اللہ لنا ولکم بالخیر تم الکلام والسلام خیر ختام جواب علمائے شاہجہان آباد
کا بریلی کو گیا تھا وہان کے بزرگ جناب مولوی یعقوب علی صاحب اور جناب مولوی رضا
علی خانصاحب اور مولوی احمد حسین صاحب وغیرہم دس صاحبونکی مہرین اُسپر ثبت ہوئین
اور آخر مین لکھاہی فی الواقع اسمین کچھ شک نہین کہ مأتہ المسایل واربعین والے نے سراسر
افترا اور سرقہ کیاہی نقل عبارات مین فقط اور بعض اکابر متعمدین کی تحریر سے معلوم
ہوا کہ حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے سوالات کو اونکی معرفت شاہجہان آباد کو اپنے ہم
مذہبونکے پاس بھجوایا تھا قطب الدین خانصاحب نے عذر کیا فرصت نہونے کا مولوی
محبوب علی صاحب نے کہاکہ سوالات کے جواب وہی ہین جو حافظ رحیم اللہ خانصاحب نے لکھا
اگر کہو تو مین مہر کردون اور بھی تحقیق معلوم ہوا کہ سوالات ایک مدت تک حافظ احمد علی سہارنپوری
وغیرہ اس طریق والون کے پاس رہے اور ہرچند فکر و کوشش کی کسی سے جواب بن نہ آیا
اور حق کہدینے کی توفیق نہ پائی ۔ اس سب تحقیقات سے کہ اس طریق والے جواب ندے
سکے اور سب عالمون نے صاف صاف لکھدیا عاجز کو معلوم ہوگیا کہ یہہ کتابین اور اُنکے
مصنف قابل اعتبار کے نہین ہین اور وہابی مذہب کے ہین مخالف اہل سنت وجماعت
کے اور برخلاف اسلاف واخلاف کے اور اصلا پاس دیانت وامانت اور حقانیت

کا نہین ہی ایسی بُری بات سے بھی جب دین کے باب مین انکو احتیاط نہین کہ جھوٹھ نقل کرین کتاب مین لکھا ہو حلال اس کتاب کے حوالے سے حرام کہدین انکا کیا اعتبار کیا جاوے کہ دنیا کی باتون مین فاسق فاجر بھی جھوٹھ بولنے سے پرہیز کرتے ہین کہ سوائے گناہ کے یہہ کام سب کے نزدیک بُرا ہی اور ذلیل ہی اور ڈر رہوتا ہی کہ اگر جھوٹھ کھل گیا تو بڑی رسوائی ہوگی یہہ قہر خدا کا دیکھو کہ دین کے مسئلون مین یہہ جرات کرنا نہ خدا کا خوف نہ خلق کی شرم اور انکے پیروؤن پر یہہ آفت پڑ گئی ہی کہ ہزار طرح سے پوچھیے ہرگز صاف بات حق نہین کہتے اور حق پوشی غالب ہوگئی جمہور فقہائے متقدمین اور ائمہ مجتہدین اور نقاد محدثین اور اکابر مفسرین کے ساتھ یہہ جرات کہ اُنکی صحیح باتون کو اپنے مذہب جدید سے مخالف پاکر غلط اور خطا کہدینے مین ذرا تامل نہین کرتے اور کیا کیا بے باکیان اپنی کتابون مین لکھتے ہین ایسی کھلی کھلی خطاؤن کو دیکھکر یہہ کہنا کہ سہو کاتب ہی مصنفون سے خطا محال ہی اپنے نزدیک انکو معصوم ٹھہرایا ہی اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کو صریح خطا کار کہتے ہین اللہ پناہ مین رکھے — فائدہ اس مذہب کا مدار صرف تحریف و افترا پر ہی کوئی کتاب اس فرقے والون کی ان کامون سے خالی نہین تنبیہ الغافلین نام ایک کتاب کہ پہلے سے دہلی مین رائج تھی اسمین ہر مرتبہ کچھہ بڑھاکر چھاپنا شروع کیا کلکتے کی چھپی ہوئی کتاب مین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی طرف نسبت کیا کہ گلستان مین لکھا ہی **بیت** گر بمحشر خطاب قہر کند انبیارا چہ جای مغفرت ست حال آنکہ گلستان مین یون ہی **قطعہ**

گر بمحشر خطاب قہر کند انبیارا چہ جائے معذرت ست پردہ از روی لطف گو بردار کاشقیارا امید مغفرت ست دیکھو کیا فرق ہی ایسی مشہور کتاب کی نقل مین تصرف و تحریف کیا ہی پھر جو سنہ ۱۲۶۶ مین حافظ پیر خانصاحب کے اہتمام سے چھپی اسمین بڑھایا کہ شیخ فریدالدین عطار کے پندنامے مین ہی **بیت** دل اندر صمد باید ای دوست بست کہ عاجز ترہست از صنم ہر کہ ہست تماشا یہہ کہ پندنامہ کی بحر ہی نہین ایسا ہی تقویۃ الایمان جو سنہ ۱۲۶

حافظ پیر خانصاحب کے اہتمام سے چھپی اوسمین بعضے الفاظ بدل ڈالے برخلاف تمام نسخہ قدیمہ کے جو کلکتہ و لکھنؤ اور دہلی مین کئی بار چھپی اور اُن الفاظون پر مصنف سے بحث پیش آئی اور مولوی فضل حق صاحب کے مباحثے مین ان الفاظ کا تعرض ہوا تھا خدا ہدایت دیوے ۔ گواہی نشانی ۵۔ ۱۵ کی ایسی ہی کہ جب کتاب تصحیح المسایل اور فتوے علمائے دہلی و بریلی وغیرہ مشتہر ہوئے ایک کتاب بنام تفہیم المسایل مائۃ المسایل کی جانب داری مین مولوی بشیر الدین تلمیذ مولوی حیدر ساکن ٹونک کے نام سے ۱۲۶۹ سنہ مین مشتہر ہوئی تمام عبارت تطویل لاطایل ہی اُسکے درجواب افہام الغافل نشانی ۶۴ کی تفہیم کے رد مین چھپی الغرض سخن پروری نفسانیت بڑھتی چلی جنکے دیکھنے سے ناظرین فہیدہ کو افسوس کے ساتھ ہنسی آتی ہی

فصل ہفتم

یہان گواہی نشانی ۲۷ جواہر منظومہ جسکا نام اوپر مباحثے مین مذکور ہوا ہی نقل مطابق اصل چند اشعار اُسکے لکھدیتے ہین مطبع جعفریہ مین باہتمام مولوی محمد علی صاحب ۱۲۶۶ سنہ دہلی مین چھپی ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای مسلمانو سنو یہہ معجزہ
جملہ علم اوّلین و آخرین
ابن اخطب اور حذیفہ نے کہا
ہونیوالا جو کہ تھا سب ماجرا
کچھہ کسیکو یاد ہی کچھہ ہوگیا
بس اسیکو علم مین ہی از دیاد
جو کہ فرمایا ہوا وہی ظہور
کچھہ کمال اُس ذات اقدس کا نتھا
کہ خدا پر گروہ کھاجاوین قسم

اسکے سننے سے بڑا ہی فائدہ
دیکھہ تو مسلم بخاری اور بھی
تھے جو اصحاب کبار مصطفٰے
تا قیامت جو کہ آگے آئےگا
سہو ہی بعضونکو بعضی چیز کا
الغرض ہر امتی پر ہی جلی
بے تفاوت بے تخلف بیقصور
کیون کہ اُن کی خاک و بون کے لئے
اور یہہ کہدین کہ قسم کھاتے ہین ہم

تھا رسول اللہ کو حاصل یقین
سب کتابون مین روایت ہی لکھی
یہہ کہ آنحضرت نے ہمسے کہدیا
کچھہ نچھوڑا بلکہ سب فرمادیا
جسکو ہم سب مین زیادہ وہ یاد ہے
غیب دانی غیب گوئی آپکی
بلکہ یہہ یعنے جو فرمایا ہوا
حق تعالی نے دئیے یہہ مرتبے
کہ خدا یونہی کریگا بس یہہ کام

تو خدا و نہین کرے بالالتزام
ویس کو تھا گو علاقہ دور کا
سرّ پنہان کا مناسب ہے بیان
مخبر صادق نے یون فرما دئے
نجد سا ہوگا وہان شور و شر
شیخ نجدی عبد وہاب اسکا نام
رغبت اسکو بھی ریاست کی ہوئی
امت شیطان جب اسکو ملی
جو کہ ہین موجود برروئے زمین
اس گمان پوچ پر وہ ہیجا
ظلم و بدعت امت شیطان نے
ما ورائے نہب مال و سفک دم
عہد آنحضرت سے ثابت بالیقین
تھین عبادتگاہ خاص و عام کی
ان مساجد کی فضیلت کا بیان
قصد کفر اسنے بھی چڑھ بڑھ کیا
پس وہین قہر خدا نازل ہوا
آگئی تھی ہند مین ان کی کتاب
سان کے اوپر چڑھی گویا چھری

ہے حدیث اشعرو اغر مین صاف
رتبۂ لو اقسم پھر بھی ملا
ہے بخاری سب کتابون مین صحیح
ہوگا طالع قرن شیطان نجد سے
بعد بارسی برس کے ہوگیا
دنیا ری سے تھا کچھ اسکو کام
ایک دین اسنے نیا پیدا کیا
ملت نجدیہ جاری ہوگئی
کافر حربی ہین بالکل یک قلم
نہب پر سکے کے آمادہ ہوا
مجھ سے ہو سکتا نہین اسکا بیان
کیا کہون جو کچھ کیا ہتک حرم
تھا صحابہ کو بڑا اہتمام
تھین زیارتگاہ اہل اسلام کی
اشقیا نے توڑ ڈالین سکی سب
یعنی ہدم روضۂ خیر الوری
بیت نابود ایکدم مین ہوگئے
جب ہوئی لامذہبونکو دستیاب

یہہ جو کچھ مین نے کہا ہی وہ اشکاف
ای قلم یہہ سب مطالب ہین عیان
یہہ روایت لکھی ہے اسمین صریح
امت شیطان کا ہوگا ظہور
معجزہ ظاہر رسول اللہ کا
دیکھ یہ ہم سلطنت اسلام کی
اور اس کا نجد مین چرچا کیا
حاصل اسکا یہہ کہ سارے مسلمین
ہین مباح اور ہدر انکا مال و دم
جو کہ مکے اور مدینے مین کئے
کہین ہین جو بےادبیان بیدینیان
مسجدین آثار نبوی جو کہ تھین
انکی تکریم اور بنانے مین مدام
ہین احادیث صحیحہ مین عیان
بالکمال ذلت و سوء ادب
جب یہان تک کفر اونکا آگیا
سب کے سب واصل جہنم کے ہوئے
اور ہی کچھ آب و تاب اسکو ملی

قریب دو سو شعر اس کتاب کے ہین جسکو منظور ہو دیکھ لیوے

فصل ہشتم

سوال نجد کے وہابیہ حنبلی مذہب کی تقلید کا اقرار کرتے ہین اور ہند کے وہابیہ نے بالکل تقلید

ترک کی ہے اسکا سبب کیا ہے الجواب ہند کے وہابیوں نے داؤد ظاہریہ اور ابن تیمیہ خارجیہ
اور ابن قیم شمر اخیہ کی تقلید پکڑی ہے اور کئی باتین اعتقاداً وعملاً معتزلہ کی اپنے مذہب مین لائین
ہین اس سبب اہل سنت وجماعت کے ائمہ مجتہدین کی تقلید ترک کی ہے چنانچہ گواہی نشانی
۴۵-۶۲-۸۰-۸۴-۱۲۱-۸۹-۹۱ مین دیکھو- کتاب بوارق محمدیہ صفحہ ۲۹
گواہی ۵ مین مرقوم ہے واضح باد کہ نجدیہ عرب صرف با نبیا، واولیاء عداوت برای قتل و
غارت اہالیان حرمین شریفین داشتند. با فقہا این قدر خصومت وعداوت در طبیعت ایشان
راسخ نبود کہ خود را حنبلی مذہب میگفتند و تکلیف را منحصر در تقلید یکی از ائمہ اربعہ در ظاہر مینمودند
در ہند کہ وہابیہ با عقائد فرقۂ داؤدیہ وسلیمانیہ وظاہریہ ترکیب یافتہ طرفہ معجون مرکب شد
اشارتی وکنایتی بحدوث وشیوع فرقہ خارجیہ وظاہریہ ضرور افتاد اصلش اینکہ داؤد بن علی
اصبہانی محدث جلیل الشان بتلای وسوسہ شیطان گردیدہ قایل بخلق قرآن مجید وحادث آن گشت
ورسالۂ در رد قیاس املا نمود ازین سبب ظاہریہ فرقہ از و پیدا شد کہ بہ ظاہر الفاظ قرآن وحدیث
عمل می فرمودند کابر آنوقت ہرچند فہمایش کردند کہ قیاس رکن چہارم فقیہہ وشرائع دین ست
آزار دمی کنی و در رد یک قیاس صدہا قیاس میکنی این چہ بلاست فاما فائدہ نداد و در رد
اقوال مجتہدین اربعہ کتابہا تالیف کرد بالآخر نوبت سرزنش از ہرجانب رسید وحکم رد واخراج
عنان ورکاب داؤد را گرفت ہرجا کہ میرفت ہمان حکم رفیق وشریک وقت می بود از نیشاپور
کہ محمد بن یحیی ذہلی واسحاق بن راہویہ وغیرہ اساتذہ کرام او باعث رد واخراج گردیدند.
از انجا آمدہ بہ بغداد قصد حضور مجلس امام احمد بن حنبل نمود امام ہمام بادراک حال سوء عقیدہ
او راہ جہل خود بار نداد پسر امام احمد عرض کرد کہ داؤد از عقیدۂ بد انکار می کند احمد بن حنبل
فرمود کہ محمد بن یحیی ذہلی اصدق ست او ہمہ حالش بمن نوشتہ مگذار بیا او را کہ پیش
من آید سعید بن عمر بردعی گفتہ کہ بودیم نزد ابو زرعہ پس گفت عبد الرحمن بن خراس کہ داؤد کافر
ست وراق از ابو حاتم نقل کردہ اند قال فی داؤد ضال ومضل لا یلتفت الی وساوسہ

وخطر اند منجملہ بسبب وفور کاملین وحکام مکملین مسلمین و قرب عہد حضرت سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وسلم سلسلۂ فساد او طول نکشید وسعی واہتمام علمائے اعلام از پایۂ اعتبار بزیر افتاد در
سنہ ۴۰۰ ہجری اینجہا نرا پدرود کرد بعد مدتی ابن حزم ظاہری در اندلس کہ بقیۂ حکومت بنی مروان
دران زمان بود اعتقاد حقیت امامت بنی امیہ و فرط عقیدت با ماضیین و باقیین ظاہر نمود فرقۂ
نواصب وخوارج را قوت داد و اعیان دولت را بدین دام صید ساختہ خاطر خواہ باظہار مکنونات
پرداخت و دقیقہ در توہین وتذلیل بلکہ تفسیق وتکفیر ائمۂ دین فرو نگذاشت وچندین افترا
بر مجتہدین خصوصاً بر امام اعظم ابو حنیفہ رح احداث کرد وکتب عدیدہ تصنیف کردہ ست ہرگاہ
خبث باطن او ظاہر گردید علما وصلحای زمان باتفاق امام ابو الولید باجی کہ از عراق طلبیدہ
بودند ابن حزم را بزیر حساب آوردند وکتب او را در جمع علما پیش کردہ ابن حزم را چنانکہ
باید وشاید عاجز ساختہ در ہمان محفل آن کتب را چاک کردند و بہ آتش سوختند ہرچند ابتذال
وضلال ابن حزم بر تمام خلق کما ینبغی ظاہر گردید فاما او از عقیدۂ فاسدۂ خود باز نگشت ودر
سنہ ۴۵۶ فوت نمود غزارت علم از کتب او ظاہر فاما بسبب جرأت بیجا کثیر الاغلاط وخیلی بی احتیاط
بود حافظ الحدیث قطب الدین حلبی اغلاط محلی را خاصۃ تتبع نمود در شان ائمۂ مجتہدین تشنیع
وحسد کردہ ست وعبد الحق بن عبد اللہ انصاری ہم کتابی نوشتہ نامش الرد علی المحلی نہادہ و
دیگر اکابر در اغلاط واوہام ابن حزم تحریرات نمودہ اند بخوف تطویل آن اعراض نمودم
وحال فحش وبدزبانی وبے ادبی وگستاخی با ائمۂ کبار محتاج بیان نیست لسان ابن حزم
وسیف الحجاج شقیقان زبان زد کافۂ انام ست در اباحت مزامیر غلو تمام داشت و
درین خصوص رسالہ تصنیف کرد بر حرام دانندگان مزامیر کمال نکیر نمود بلکہ از اباحت ترقی
کردہ بسر حد استحباب رسانید پس از ان ابن قیم وغیرہ تلامذہ اش ہم تائید او برخاستند وکتابہای
عجیب تصنیف نمودند فاما حکام مسلمین بنصرۃ علمای دین متین آن مفسدہ را مندفع کردند
کتابہای ایشان در عالم ماندند بعد مدتی ابن تیمیہ دمشقی در عہد خود اختراع دین جدید نمودہ

ہنگامہ گرم ساخت و حدوث فتنۂ ابن تیمیہ در سنۂ اتفاق افتاد او دعوی نمود سفر برای
زیارت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم حرام است در شرک اکبر و قصر
نماز در آن سفر جایز نیست کہ سفر معصیت است و زبان درازی کرد آن شقی درین باب و حدیث
شد الرحال وغیرہ دلیل آورد و در باب قبور و مشاہد متبرکہ کہ مشابہت باصنام داد این ہمہ موجب
نفرت طباع و تنفر سماع مسلمین شد و بشوم این کلام مبتلا گردید کہ او را از اسلام اخراج نمودند
و نیز جہات و تجسم برای باریتعالی و تقدس ثابت کرد و آیات متشابہات را محکمات قرار داد
و رسایل درین باب نوشت و رد کرد مذہب سنت و جماعت را در ان و انکار جہتہ را نسبت
بضلال کرد و تحقیر و توہین خلفای راشدین داعتراضات سخیفہ بران حضرات و مخالفت ائمہ مجتہدین
در فقہ شعار خود ساختہ صراط المستقیم نام کتابی تصنیف کردہ گرم بازاری بین الخواص والعوام
نمود بعضی از اشرار بداطوار از جہلہ و فسقہ بحلقۂ انقیادش آمدند و در بلاد اسلامیہ طرفہ ہنگامہ
برپا نمودند حق سبحانہ تعالی شانہ علمای ربانی و فقہای حقانی را متوجہ و مامور برد و ابطال و
ازالہ او ہام ان بطال فرمود تقی الدین سبکی الشافعی کہ علم و جلالت و تقوی و صلاح ایشان
مجمع علیہ بود بر دجملہ ہفوات ان شقی پرداختند چنانچہ در طبقات سبکی تمام ماجرا موجود ہمچنان
شیخ کمال الدین زملکانی و شیخ داؤد ابو سلیمان وغیرہم بر دآن فتوی دادند آخر در سنۂ ۷۰۶
گرفتار گردید در مجمع علمای مصر حاضر آوردند و بمدرسہ کاملیہ مجلس منعقد گردید قضاۃ و مفتیان
و علمای عصر جمع گردیدند قاضی القضاۃ زین مالکی طلب کرد جواب از وی ہرگاہ جواب شافی نداد
و کلمات مضطربانہ شکایت قضاۃ خارج از مبحث بر زبان آورد قاضی القضاۃ او را بہ
قید خانہ فرستاد فرمان سلطانی باکناف و اطراف باین مضمون جاری گردید کہ شقی ابن تیمیہ
زبان درازی کرد و در اکثر مسایل دینیہ خلاف اجماع تکلم نمود فتنۂ عظیم بین المسلمین و خلاف
جسیم بین المومنین انداخت حکم کردیم بجمع نمودن اہل حل و عقد از قضاۃ اسلام و مفتیان اعلام و
ائمہ دین و فقہای مسلمین و عقد مجلس شرعی گردید پس ثابت شد درین مجمع بروآنچہ نسبت

کردہ شدہ بود بوی و منکر بودن معتقد او پس ہر کہ اتباع ابن تیمیہ خواہد کرد بسزا خواہد رسید
واین فرمان بر منابر در مجامع خواندہ شد و ابن تیمیہ مقید گردید و در سنہ ازندان
خلاص یافت واظہار توبہ و رجوع کرد از آنچہ خلاف اہل حق ایجاد واحداث کردہ بود و برو
جماعت از اعیان علما اقرار کرد چندی برہمین وتیرہ ماندہ باز جماعۃ از اعیان نزد سلطان فریاد
آوردکہ ابن تیمیہ در حق اولیای کرام و مشایخ طریقت گفتگو خاطر آزاری می کند حتی کہ در خصوص
توسل بہ نبی الرحمۃ شفیع الامۃ سخنہای خلاف متفق علیہ علمای وقت می کند باز مجلس منعقد شد
او محبوس گردید و در وقت عود دولت ناصریہ باز توبہ نمودہ رہائی یافت چون بہ ملک
شام رفت در انجا ہم واقعات عدیدہ در پیش آمدہ آخر بہ دمشق در زندان مقید شد و بواسطہ
منادی حکم عام جاری گردید کہ مَنْ كَانَ عَلٰى عَقِيْدَةِ ابْنِ تَيْمِيَةَ حَلَّ مَالُهٗ وَدَمُهٗ
یعنی ہر کس کہ بر عقیدہ ابن تیمیہ باشد مال او و خون او مباح و حلال ست آنوقت فتنہ
فرونشست و نزاع برخاست از کلمات خبیثہ او تنقیص شان انبیا و اولیا و تشنیع صحابہ و تابعین
وانکار اولیا و استمداد و شفاعت و ترک تقلید ائمہ مجتہدین وغیرہ ہے اسکا شاگرد ابن القیم
بھی بعد اسکے ایسی بیہودہ باتین خلاف اہل سنت وجماعت کے زبان پر لاتا تھا آخر کو اسکی
تصانیف مصر کے علماؤن نے گرفت کرکے اسکو زندان دمشق مین مقید کیا ہے الحاصل ہندوستان
مین حاکم مسلمین نہین اسلئے ایک ہندو بنام اننت رام ولد لالہ گوپی مل پنجابی کتب فروش
مسلمان بنام محی الدین بنا ہے اور ایک شخص قوم جاٹ بنام ہری چند دیوان چند کھتری ساکن
علی پور ضلع گوجرانولہ علاقہ پنجاب کا بھی بنام محی الدین تاجر کتب فروش نو مسلم دھوکا بازی
کر رہا ہے ظفر المبین تالیف کیا ہے اور دین اسلام مین رخنہ وخلل ڈالنے کیواسطے ائمہ مجتہدین
واولیای امت محمدیہ کو برا کہنا اور کتابون مین چھپوانا شروع کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

صراط المستقیم		فصل نہم ۹		الانتقام فقط

نام کی بہت کتابین دنیا مین ہین ایک صراط المستقیم مصنفہ مجد الدین فیروز آبادی صاحب

قاموس کی ہے جسکی شرح سفر السعادۃ مولانا شاہ عبد الحق دہلوی نے فارسی مین لکھی ہے
دوسری صراط المستقیم ابن تیمیہ شفعی خارجی کی عربی مین ہے تیسری صراط المستقیم مولوی سمٰعیل
دہلوی کی فارسی مین سید احمد صاحب کی تعریف مین بڑے طمطراق مبالغہ واغراق کے ساتھ
لکھی ہے چوتھی صراط المستقیم اُردو ہندی مین ترجمہ کلکتے مین چھپا ہے اب صراط المستقیم کی اصل مین ذکر
کیا ہے اسکا بیان مرقوم ہوتا ہے قولہ تعالیٰ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سو قرآن شریف کی
پہلی سورت مین اللہ تعالیٰ نے بندونکو تعلیم فرمایا ہے کہ سیدھی راہ کی ہدایت مانگین اور
یون کہین یعنے ہدایت دے ہمکو سیدھے راہ پر چلنے کی اور اسی جگہہ صراط المستقیم کا بیان بھی
فرمایا کہ وہ راہ ان لوگون کی ہے جن پر تونے انعام کیا ہے اور دوسری جگہہ ان لوگونکا
بھی بیان کیا ہے یعنے انبیا صدیقین شہدا اور صالحین حضرت شاہ عبد العزیز نے تفسیر
عزیزی مین مرقوم فرمایا ہے۔ چون بندہ را تعلیم فرمودند کہ ہدایت راہ راست طلب
نماید لازم آمد ذکر کسانیکہ بواسطہ آنہا راہ راست بہ بندگان رسیدہ ست بہ دیدن
اعمال وشنیدن اقوال آنہا راہ راست از غیر راہ راست متعین شود والا ہرکسی از اہل مذاہب
مختلفہ دعوی می کند کہ من براہ راستم ہستم پس جماعت را تعین باید کرد در ذہن خود کہ
بیان کنندہ راہ راست باشند لہذا بیان راہ راست باین طریق تعلیم فرمودند صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردۂ بر ایشان واین لفظ را در جای
در جای دیگر از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند چہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان
و صالحان باشند پس معلوم شد کہ راہ راست این چہار فرقہ ست و در وقت ملنا جاہتا ہے
پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راہ ایشان را
طلب کند چنانکہ در قرآن مجید در سورۂ نسا می فرماید قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ یعنے ہرکہ اطاعت خدا و رسول

بجا آرد و بگفتہ ہر دو عمل کند پس او در راہ ہمراہ کسان می رود کہ انعام کردہ ہست اللہ تعالیٰ
برآنہا و آنہا چہار فرقہ اند انبیا و صدیقان و شہداء و صالحان این گروہ نیک رفیق اند
پس در اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ جستن راہ حق ہست و از صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
طلب رفیق ہست کہ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ آمدہ و درینجا باید دانست کہ عوام مومنین را رفاقت
صالحان طلب باید کرد و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و
صدیقان را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسی عوام مومنین خواہد کہ رفاقت انبیا نماید
او را از رفاقت این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچاری ہست چنانچہ اگر کسی رفاقت بادشاہ
خواہد بدون رفاقت جماعہ داری کہ او در رفاقت رسالہ داری و او در رفاقت امیری
از امرای کبار باشد ممکن نیست و لہذا در طریق اہل اللہ توسل بآنہا جستن محمود ہست اہل
اسلام را نیز باید دانست کہ اصل راہ از عالم غیب بحضرت انبیا تعلیم فرمودہ اند و از
ایشان بصدیقان و از صدیقان بشہداء و از شہداء بصالحان رسیدہ پس ہر مومن
راہ طلب کو لازم ہوا کہ پہلے صالحون کی پیروی کرے تب شہدا کی رفاقت ملیگی بعد شہدا
کی پیروی کرے تب صدیقون کی رفاقت ملیگی جب صدیقونکی پیروی کریگا تب نبی علیہ السلام
کی رفاقت حاصل ہوگی یہان تقلید درجہ بدرجہ ثابت ہوگئی جو واجب ہے ہر مسلمان پر شاہ
عبدالعزیز صاحب نے یہان چارون لفظون کی معنی بیان کئے ہین شہید اسے کہتے ہین کہ
دل کو اُسکے مشاہدہ حاصل ہوا ہوا ور جو کچھ انبیاء سے اسکو پہنچا ہے اُسکا دل ایسا قبول
کرتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسی واسطے دین کے کام مین جان دینا اس کے نزدیک آسان کام
ہے گو ظاہر مین مارا نہ گیا ہو اور لفظ ولی ان تینون فرقون کو شامل ہے لیکن اکثر صالحونکو
کہتے ہین اور وہ چیز کہ ان چارون فرقون کو شامل ہے اُسکی علامات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسکو دوست رکھتا ہے اور اونکے رزق کی کفالت کرتا ہے اسطرح سے کہ اورون سے
ممتاز ہون اور دشمنون سے بچاتا ہے اور غربت مین انکا انیس ہوتا ہے اور نفسون مین

غیرت دیتاہی کہ امیرون و بادشاہون کی خدمت سے راضی نہین ہوتے اور اُنکے دلونکو
روشن کرتاہی اور اُن کو وہ چیزین معلوم ہوتی ہین کہ بڑے عالمون فاضلون کو معلوم نہین
ہوتی اور انکو اہلیت دیتاہی کہ جبارون اور زبردستون پر تاثیر کرتی ہی اور انکے کلام اور
انفاس اور افعال اور مکانات ہین اور ہمصحبتون اور اولاد اور نسل ہین اور اُنکی زیارت
کرینوالون ہین برکتین پلی در لپی ظاہر کرتاہی اور اپنے نزدیک انکو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتاہی
کہ اونکی دعا مستجاب ہوتی ہی بلکہ جو کوئی اپنی حاجت ہین اُنسے توسل کرے اسکی حاجت روا
ہوجاتی ہی اور جو خصوصیتین اور علامتین کہ انکو عالم برزخ ہین اور قیامت اور عالم
ملکوت ہین دیتاہی اس قبیل سے نہین ہین کہ عوام مومنین اسکو دریافت کرسکین مگر بعد دیکھنے
ان عالمون کے یہہ خلاصہ ہی تفسیر عزیزیہ کا **تنبیہ** اس جگہہ ایک شبہ کا سوال ہوتاہی کہ
سیدھی راہ اور صراط المستقیم ایک ہوتی ہی اور چار گروہون کی راہین مختلف ہین چار ونکی ایک
راہ کیونکر ہوسکتی ہی ہر نبی کا دین شریعت اور ہی اور ہر ولی کے اذکار و اشغال جدے
ہین اور قول مشہور ہی اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ یعنے جتنے آدمی ہین
اتنی راہین ہین اللہ کی طرف پھر باوجود کثرت کے ایک راہ کیون کر ہو ۔ جواب اس شبہ
کا یہہ ہی کہ اس طرح کی کثرت اور اختلاف کچھہ ضد ایک ہونے کا نہین ہی اور اس اختلاف
سے کچھہ راہ مختلف نہین ہوتی مثلا ایک قافلہ ایک شہر سے ایک شہر کو ایک راہ ہین جاتاہی
کوئی اسمین سوداگر ہی کوئی بوجھہ اُٹھانیوالا کوئی نگہبان کوئی پاسدار سب ایک ہی راہ ہین
چلتے ہین مگر اپنے اپنے مناسب اور اپنے اپنے منصبون اور خدمتون کے مناسب کام مختلف
کرتے ہین کوئی ہاتھی پر سوار کوئی پالکی ہین کوئی گھوڑے پر کوئی پیادہ ایک کے پیچھے ایک اسی
راہ ہین چلے ہین ایسا ہی انبیا اس راہ ہین راہبر و بدرقہ ہین اور صدیق و شہدا و صالح
مرتبہ بمرتبہ رفیق و یار اور باربردار و پاسدار ہین راہ ایک ہی ہی ۔ اللہ تعالی فرماتاہی
وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا یعنے

اور وہ جو چلے مسلمانون کی راہ کے سوا ہم اُسکو پھیر دینگے جسطرف کو پھر گیا اور پہنچاوینگے اُسکو ہم دوزخ مین اور پہنچا بری جگہہ ـ مولوی عبدالقادر اس آیت کے فایدے مین یون لکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانون کی جماعت پر جسنے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین پس جس بات پر امت کا اجماع ہووہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِلدِّیْنِ التَّارِکُ الْجَمَاعَۃَ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے مسلمان کا کہ خدا کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دی خون حلال نہین مگر تین کا ایک جو کوئی کسی کو مار ڈالا اُسکا مار ڈالنا بطریق قصاص کے چاہیئے دوسرا جو بیاہا ہوا زنا کرے سنگسار کیا جاوے تیسرا دین کا مارق اُسکا بیان فرمایا کہ چھوڑنیوالا جماعت کا ـ امام نووی علیہ الرحمہ نے صحیح مسلم کی شرح مین لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمانون کی جماعت سے نکلے نئی بات نکالکر اجماع کے خلاف جیسے رافضی خارجی معتزلہ اور اُنکے سوا سب فرقے انہین داخل ہین ـ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے سواد اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو اکیلا ہوا اکثرون کی متابعت سے وہ اکیلا دوزخ مین گرایا جاویگا شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے مقصود یہہ ہے کہ جس جانب مین اکثر علما ہون اوس کی پیروی کرے ـ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے اکیلا ہوا دوزخ مین پڑیگا اکیلا ـ ابوداؤد اور امام احمد نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ

كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْكَافَّةِ ؎ یعنی شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکری کا کہ پکڑ لیتا ہے جسکو کہ اپنے بھائیون سے نفرت اور بے الفتی کے سبب اکیلی رہے اور جسکو کہ گلے سے اکیلی چلی جاوے اور جسکو کہ اکیلی رہجاوے اپنی قوم سے گھاٹیون مین مت جاؤ اور جماعت کو لازم پکڑو ۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ مقصود یہہ ہے کہ جماعت سے باہر نہو اور اکثر علما اولیا جسطرف ہون اوسکی پیروی کرو **فایدہٗ جلیلہ** یہہ بات قرآن مجید وحدیث شریف سے خوب ثابت ہوگئی کہ راہ حق اور صراط المستقیم راہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی ہے موافق جماعت اور سواد اعظم کے جو جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت کرنا چاہئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے اور تارک جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ رضہ کے وقت مین خلافت حقیّہ تک ایک مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ جو انکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا کہ وہ اختلاف رحمت تھا مگر خلاف اور شقاق اور اختلاف ملت کا نہ تھا آخر خلافت حقیہ مین عبداللہ بن سبا یہودی کی فتنہ انگیزی سے جو خود مع قبایل اپنے کے مسلمان ہوا تھا محض اسلام مین خلل ڈالنے کیواسطے ۳۵ھ مین شہادت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہوئی پھر محاربات جاری ہوگئے چار برس اور چند ماہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خلافت کی مگر محاربات سے ایک دم فرصت نہ ملی آخر سنہ ۴۰ ہجریہ مقدسہ مین شہید ہوئے بعد روافض نواصب معتزلہ کے فرقے پیدا ہوئے اور سواد اعظم سے بعضے بعضے اس گمراہ فرقے نکالنے مین شامل تھے اور کسی کسی وقت اور کسی کسی اطراف مین اظہار بدمذہبی کا بھی منتشر ہوا قرآن مجید وحدیث کے معنے خلاف کرنے لگے جھوٹھی حدیثین موضوعات ہزارون ہر ایک نے اپنی غرض نفسانی کے موافق بنایا یا مشہور کیا مگر جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور انکے اِتّباع اتباع کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالی کے فضل سے افراط و

تعریط سے بچکر اب تک اسی صراط المستقیم پر ہین اور جماعت سواد اعظم امت وہی ہی اور ہر وقت ہین بلاد مسلمین مین اظہار حق اور مددگاری دین کی کرتے رہے اور بموجب وعدۂ الٰہی کے الا ان حزب اللہ هم الغالبون ؕ غلبۂ عام اسی فرقۂ ناجیہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری اور ماتریدی اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی وحنبلی ہین جو ائمہ مجتہدین کہلاتے ہین جو انکے سوا ہی وہ سنت وجماعت سے خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین کا مارق ہی اور جماعت کے اور سواد اعظم کے مخالف جو فرقے ابتک ہوئے اور انکے رد وابطال اور رفع وزوال مین جو جو پیش آیا مشہور ہی اور گواہی نشانی ۲۷-۱۲۱ تا تذکرۃ المذاہب وغیرہ کتب قدیم وجدید مین مسطور ہی ؕ

فصل دہم

گواہی نشانی ۱۱۰ کتاب تنویر العینین مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی وہ لکھتا ہی ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اُن روایتون کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتی ہین تقلید کی گئے امام کے خلاف پر پھر اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ ندے تو اسمین میل ہی شرک کا فقط پہلے امامون کی تقلید سمجھ لینا چاہیئے وہ یہہ ہی کہ بعد گذر جانے زمانۂ اصحاب کے حدیث کی روایتون مین اختلاف وتعارض بکثرت ہوا اور راویون مین اچھے برے ملگئے یہان تک کہ بد مذہب لوگ بھی رافضی خارجی معتزلہ وغیرہ جو تمام یہودی عجمی نصارا مسلمان ظاہر مین مسلمان ہوگئے تھے مگر اکثر منافق تھے جنکے عیال واطفال سبایا ئی مہاجرین وانصار بنے مال وملک پر اہل اسلام متصرف ہوئے آتش عداوت مشتعل انکے سینے مین ہوئی بعض نے محبت اہل بیت ظاہر کرکے اصحابون پر طعن وتشنیع شروع کی سو رافضی کہلائے بعض نے مروانیہ کی سلطنت کی طرفداری کرکے اہل بیت کو برا کہنے لگے سو نواصب وخارجیہ کہلائے

بعض نے عقائد اسلام مین فلاسفہ کے اعتراضات و صابیہ فرقے کے واہمات داخل کرکے معتزلہ
بنگئے غرض علمائے اہل سنت وجماعت دین کی ترویج مین اور اصول فقہ جمع کرنیمین اکثر مشغول
ہوئے بعض ان فرقون کے جواب دینے مین اور انکو رد کرنیمین روز وشب محنت کرنے لگے بعض
زہد وتقوی وقناعت وفقر مین عابد وشاغل رہے بعض امارت وسلطنت کے انتظام
اور نظم ونسق عمال سلطین کرتے رہے اسطرح راویونکے رد وقبول مین اختلاف عظیم پیدا ہوا ایک
جسکو مانتا ہے دوسرا نہین مانتا ہے اور ایسے ہی الفاظ وحدیث کے معنے بھی مختلف ہوئے کوئی
ایک لفظ کی کچھہ معنی کہتا ہے کوئی اسکی حدیث کی اور مراد ٹھہراتا ہے اللہ تعالی جو دین نبی کا
نگہبان ہے خاص خاص بندونکو اپنی توفیق سے دنیا کی ہوا وہوس انکے دلون سے پاک کرکے
نور علم وعقل انکے سینہ مین بھردیا تاکہ انھون نے اپنی ہمت اور سعی انتظام قواعد شرعیہ ومسایل
عبادات ومعاملات دینیہ کامل طور پہ جمع کرنیمین مصروف کی قرآن مجید وحدیث شریف واجماع
اقوال صحابہ وتابعین وقیاس محکم صحیح کے ساتھہ ملایا کونسی روایت صحیح اور کونسی غیر صحیح کون سی
مقدم کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عادل کون راوی غیر
عادل کونسی معنی معتبر کونسی غیر معتبر سو انھون نے اس طرح کی ہر ایک بات کو جیسا چاہیئے خوب
تحقیق کرکے بسبب قرب زمان سید الانس والجان علیہ صلوۃ الرحمن کے ایک امر منقح لکھا یا اور
جو صورتین مسئلون اور معاملون کی پیش آئین کہ بعینہ قرآن اور حدیث شریف مین نہ ملین انکو
دلالۃ یا اشارۃً یا کنایتاً آیات واحادیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط اجماعا کردیا اسکا
نام مذہب ہے اس وقت مین بھی ہر ایک کو یہہ مرتبہ تفقہ فی الدین کا حاصل نہ تھا ان لوگون کی
مسلمانون نے پیروی عمل مین لائے اسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب جی چاہا جس کسی کی
چاہی پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسی کی اور کسی مسئلہ مین دوسرے کی نرا دین مین کھیل ہے ایک
چیز کو کبھو حرام کہا کبھو حلال کبھو مکروہ کبھو مباح ایک صورت کے دو مقدمونمین کبھو مدعی کو دلا
دلادیے کبھو مدعا علیہ کو — چارون امامون کے زمانے مین اور قریب اسکے اور بہت

مجتہد تھے رفتہ رفتہ اُنکے مذہبوں کا نشان نرہا انھیں چار مذہبوں کو روئے زمین کے مسلمانوں
نے قبول رکھا کہ انکی تقریر و تحریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہیے ویسا
دایر و سایر مقبول خواص و عوام و معمول بہ اہل اسلام ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان
چار مذہبوں میں سے جسکی چاہی تقلید اختیار کی تمام عمر اس پر ثابت قدم رہے ۔ شاہ عبدالعزیز
صاحب لکھتے ہیں کہ چھے فرقوں کی اطاعت خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت
و شیوخ طریقت کہ حکم الشان بطریق واجب مخیر لازم الاتباع ست بر عوام امت زیرا کہ فہم
اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسرست فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
اب دیکھو کہ مولوی اسمٰعیل نے تمام سابقین ولاحقین امت مرحومہ کو مشرک ٹھہرایا کہ اماموں
سے اب تک اہل سنت وجماعت یہی چار فرقے ہیں حنفی شافعی مالکی اور حنبلی اور حدیث
کی کتابوں میں کوئی مخالف اپنے امام کے دیکھکر مذہب کی تقلید کو چھوڑ دینا جاری نہیں اور
تحقیق حدیث کی جیسی کہ اماموں کو تھی حدیث کی کتابیں جمع کرنیوالوں کو نہ تھی کیونکہ سب محدثین
کے افضل واکمل امام محمد اسمٰعیل بخاری رح وہ مقلد مذہب شافعی رح کے تھے طبقات شافعیہ
میں امام تقی الدین سبکی رح نے صاف لکھا ہے کہ امام بخاری رأس المحدثین شیخ الحمیدی کے شاگرد
ہیں فقہ میں اور شیخ الحمیدی شاگرد ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور اسیطرح بحسب قرب
زمان متقدمین سے متاخرین کو نسبت تلمذ اور اخذ روایات حاصل ہے چنانچہ امام احمد حنبل[2]
شاگرد خاص امام شافعی رح کے تھے اور اس طرح امام شافعی رح شاگرد تھے امام محمد بن
الحسن شیبانی رح کے اور وہ شاگرد ہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حواشی درالمختار میں لکھا
ہے وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِیُّ رح حَیْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْیَلْزِمْ اَصْحَابَ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِیْ قَدْ تَیَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللّٰهُ مَا صِرْتُ فَقِیْهًا اِلَّا بِکُتُبِ مُحَمَّدِ
بْنِ الْحَسَنِ تحقیق انصاف کیا ہے امام شافعی رح نے جہاں یوں کہا ہے کہ جو شخص فقہ حاصل
کا ارادہ کرے سو اسکو چاہئے کہ ابو حنیفہ رح کے شاگردوں کا ساتھ نچھوڑے اسواسطے کہ

معانی دقیقہ تو انکو آسان اور سہل ہو گئے ہیں اور خدا کی قسم ہے کہ میں فقیہہ نہیں ہو گیا مگر
محمد بن حسن شیبانی کی کتابوں سے اور آپنے فرمایا ہے اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِيَالٌ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ
یعنے تمام آدمی عیال ہیں ابو حنیفہ کی فقہ میں حق تعالیٰ نے ہر ایک شخص خاص کو ایک مرتبہ خاص
عطا فرمایا ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کی تعارض دور کرنا الفاظ سے مطلب نکالنا
اور اسی طرح کے امور جو ضروری ہیں اور اصول کی کتابوں میں تفصیل مذکور مجتہد ونکا کام ہے اور
چاروں اماموں کے برابر اس کام میں اور کوئی نہیں ہے گویا اس بات پر امت کا اجماع اور
اتفاق ہو گیا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان میں لکھا ہے کہ امام المحدثین اعمش علیہ الرحمہ
سے ایک مجلس میں کسی نے کچھ مسایل فقیہہ پوچھے اُنھوں نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم اِن میں کیا
کہتے ہو ابو حنیفہ نے سب کے احکام بیان کئے اعمش نے کہا کہ کہاں سے یہہ احکام نکالے ہو
جواب دیا کہ تم نے فلانی حدیث فلانے صحابی سے اور فلانی حدیث فلان راوی سے یوں
روایت کی ہے اور بہت سی حدیث اسطرح پر مع روایات و اسناد بیان کئے اعمش نے کہا
کہ جو میں نے سو دن میں حدیث کی تھی تم نے ایک ساعت میں وہ حدیثیں مع احکام بیان کر دیئے
میں نہیں جانتا تھا کہ تم کو یہہ احادیث معلوم ہو وینگے ای گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور ہم
عطار ہیں ہزاروں حدیثیں جمع کئے ہیں مگر اسکا استعمال کرنا خدا نے تمکو عطا کیا ہے اور کہا
ای شخص تو نے دونوں طرف کو لے لیا ہے اور اعمش جب حج کو چلے علی بن مسہر کو بھیجوا کر ابو
حنیفہ سے مناسک حج کے لکھوا منگوائے اور اعمش سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا
انھوں سے پوچھو اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کی طرف اور کہا کہ انکو لازم پکڑو کہ جب انکو کوئی
مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اسکو آپس میں پھیرتے رہتے ہیں یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہیں
وکیع رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں ابو حنیفہ
کی شان میں ایسا فرماتے تھے کہ وہ کیونکر خطا کریگا یہہ کہ اُسکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے
لوگ ہیں اجتہاد و قیاس میں اور عیسیٰ بن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ

حفاظ حدیث ہین اور قاسم بن محمد سے لغت و اصطلاح عرب کے جاننے والون ہین اور داؤد
اور فضیل بن عیاض سے زہد و تقویٰ و ورع ہین جسکے جلسا و ہمنشین ایسے ہون وہ ہرگز خطا نہ
کریگا اگر کریگا تو یہ لوگ حق کی طرف اُسے پھیر لاوینگے جو اسکو صاحب الرای کہئے وہ مثل انعام
کے ہے بلکہ اس سے بھی بدتر۔ عبد اللہ بن مبارک بڑے معتمد راوی حدیثون کے ہین کہا کہ
ابوحنیفہ کا قول ہمارے نزدیک قریب اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جہان ہم اثر
نہین پاتے اوسپر عمل کرتے ہین کہ آپکو مجلس رسول اللہ کی اکثر نصیب ہوئی ہے مسعر بن کدام
اعلیٰ درجے کے محدث تابعین سے ہین کہا کہ ہم نے طلب کیا جمع محدثین معتبرین ہین ابوحنیفہ
کو ساتھ محدثین کے سوا اسناد ہر حدیث و راویون کے نام صحیح و احکام ہین غالب آیا ہم پر بیان
ہین ایسا ہی زہد ہین اور فقہ ہین تم دیکھتے ہو کیا حال ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی
اور ابراہیم بن معاویہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ علامت سُنّی ہونیکی ہے محبت ابوحنیفہؒ کی اور
بغض و حسد رکھنا ابوحنیفہ سے علامت ہے بدمذہبی کی کیونکہ ایک کم سو بار باریتعالیٰ جل جلالہ
کو خواب ہین دیکھا ہے۔ ابوحنیفہ بڑے حفاظ حدیث سے تھے ورنہ رتبہ اجتہاد کا کیونکر حاصل
ہوتا اور امام الائمہ سے کیونکر ملقب ہوتے۔ آپنے چار ہزار شیوخ ائمہ تابعین سے حدیث
اخذ کیا ہے اور اُنسے جتنے لوگون نے روایت کی ہے شمار سے باہر ہین اور کسی ائمہ اسلام سے
اتنے لوگون نے روایت نہین کی اور اُنکے اصحاب و معتمد و تلامیذ معتبر ہین اور کسی شخص سے
علمائے سلف و خلف کو اتنا انتفاع نہین ہوا جتنا ابوحنیفہؒ سے اور اُنکے اصحاب و تلامیذ سے
احادیث مشتبہ کی تفسیر مین بے نظیر سفیان ثوری جو بڑے ولی کامل مشہور ہین فرماتے ہین کہ
ابوحنیفہ کا علم بہت بڑا تھا جو آثار رسول اللہ سے صحیح ہوتا اسکو لیتے اور حدیث کے ناسخ منسوخ
کو خوب جانتے تھے اور ثقاہ کی حدیث کو طلب کیا کرتے تھے اور یہہ کہ آخر فعل و عمل و اقوال
رسول اللہ کا کیا ہے سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ ابن المبارک وغیرہ نے جو امام بخاری و مسلم
کے اساتذہ ہین ہین کہا ہے کہ ابوحنیفہ سے بڑا ہمنے کوئی فقیہہ نہ دیکھا نہ سنا۔ یزید بن ہارون

نے کہا احفظ اپنے زمانے کے تھے حافظ مکی نے کہا کہ اعلم و احفظ اپنے زمانے کے تھے - ابویحیی
جمانی نے کہا کہ میں نے کسیکو ابوحنیفہ سے بڑھکر علم و تقوی میں نہ دیکھا ہر باب میں ارباب خیر
سے جسکو ملا یا ابوحنیفہ کے ساتھ ابوحنیفہ کو ہر باب میں افضل پایا - کتاب خیرات الحسان فی
مناقب النعمان مصنفہ ابن حجر مکی شافعی کی دیکھو ورثانی گواہی ۱۲۱ تبصرۃ الحقایق لعبرۃ
الخلایق نشانی ۲۴۴ انشانی ۱۱۶ ۱۱۲ الحق نشانی ۱۱۷ انتصار الحق نشانی ۶۹ نشانی ۱۲۰ فتح المبین
فی کشف مکاید غیر المقلدین میں دیکھو **فصل یازدہم** اس مقام میں تنویر العینین کے
مولوی اسمٰعیل نے قرآن شریف وحدیث شریف میں تحریف معنوی کی ہے غور سے دیکھو گواہی
۶۹ کمایدل علیہ حدیث الترمذی عن عدی بن حاتم انہ سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ؕ فقال یا رسول اللہ انا لم نتخذ احبارنا ورهباننا اربابا فقال انکم احللتم
ما احلوا وحرمتم ما حرموا - اذ لیس المراد بالتقلید فی العقاید علی ما ینطق بہ لفظ
احللتم وحرمتم فان التحلیل والتحریم انما یستعملان فی الافعال ولیس المراد بہ التقلید
مطلقا والا لزم تکلیف کل عامی بالاجتهاد ولیس المراد بہ ردالنصوص وانکارها فی
مقابلۃ قول ایمتهم والا لم یکونوا نصاریٰ بل المراد هو تاویل الدلایل الشرعیۃ
الی قول ائمتهم فعلم من هذا ان اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان
ثبت علی خلافہ دلایل من السنۃ والکتب ویاول الی قولہ شوب من النصرانیۃ
وحظ من الشرک ؕ العجب من القوم لا یخافون من مثل هذا الاتباع بل یخیفون
تارکہ فما حق هذہ الامۃ فی جوابهم وَكَيْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فتدبر
وانصف ولا تکن من الممترین ونعوذ باللہ ان تکون من المتعصبین ؕ ترجمہ جیسی کہ
دلالت کرتا ہے اسپر حدیث ترمذی کا عدی بن حاتم سے کہ سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نصاریٰ نے احبار و رہبان کو رب ٹھہرایا سوائے اللہ کے اور
مسیح ابن مریم کو۔ اور ہمنے ہمارے احبار و رہبانون کو رب نہین ٹھہرایا تھا۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے حلال جانا اوسکو کہ انھون نے حلال کیا اور حرام جانا
اسکو کہ انھون نے حرام کیا۔ مولوی اسماعیل کہتے ہین اسواسطے کہ مراد ہے کہ تقلید عقاید
مین نہین ہے کہ حلال و حرام کا لفظ افعال ہی مین آتا ہے اور نہ مطلق تقلید مراد
ہے کہ ہر عامی کو اجتہاد کرنے کی تکلیف لازم ہوگی اور نہ نصوص کا رد کرنا امامون کے
مقابلے مین مراد ہے اور اگر نہین یعنے یہہ مراد ہو تو وہ نصاریٰ نہوتے بلکہ دلایل شرعیہ کا
تاویل کرنا ہے امامون کے قول کی طرف اس سے معلوم ہوا ایک شخص معین کی پیروی کرنی
کہ اُسکے قول کو مانے اگرچہ اُسکے خلاف پر حدیث و قرآن سے دلیلین ثابت ہون اور امام
کے قول کی طرف تاویل کرے یہہ نصرانیت کا میل اور حصہ ہے شرک سے ملا اور تعجب ہے
قوم سے کہ نہین ڈرتے ہین ایسی پیروی سے اور ڈراتے ہین اُسکے چھوڑنیوالے کو سو کیا ٹھیک
ہے یہہ آیت انکے جواب مین وکیف اخاف الآیۃ یعنے مین کیونکر ڈرون تمھارے شریکون
سے اور تم نہین ڈرتے کہ شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ جسپر نہین اتاری اس نے تمکو کچھ سند
اب دونون فرقون مین کون حقدار ہے امن کا اگر سمجھتے ہو تو انصاف کرو تعصب کو چھوڑو
اور پناہ مانگو خدا سے ملا تمام ہوا ترجمہ۔ یہان صاف مولوی اسماعیل نے قرآن شریف و
حدیث نبوی کا انکار کیا ہے عدی بن حاتم سے منقول ہے کہ وہ نصرانی تھے جب آئے نبی
علیہ السلام کے پاس کہ آپ حضرت سورۂ برات مین یہہ آیت تحلیل و تحریم کی پڑھتے تھے
کہا عدی نے کہ ہم احبار و رہبان کی عبادت نہین کرتے تھے آپنے کہا کہ اللہ نے جس چیز کو
حلال کیا وہ حرام جانتے تھے اور جسکو حرام کیا اُسکو حلال کہتے تھے اور تم اسکا بیان دل لگا کر
سنو دیکھو نصاریٰ جو کرتے تھے اسکا انکار کیا اور جو اُنپر ثابت کیا وہ آپ عمل مین لائے نصاریٰ
احبار و رہبان کی اطاعت بالاستقلال سمجھ کر کرتے تھے اور اُنکے احکام کو اللہ کا احکام

جیسا جانتے تھے انکے حلال و حرام کئے ہوئے کو اللہ کے حلال و حرام کئے ہوئے کے مانند
جانتے تھے اور انکے حکم اگر اللہ کے حکم کے خلاف ہوتے تب بھی انہیں کے حکم کی پیروی کرتے تھے
(مقلدین ائمہ اربعہ کے ہرگز ایسا اعتقاد ظاہرا و باطنا نہیں رکھتے ہیں) شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں
کہ دریں جا باید دانست کہ چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقا شرک و کفر ست اطاعت غیر او تعالی نیز بالاستقلال
فہمیدن کفر ست و معنی اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ او را مبلغ احکام او ندانسته ربقه اطاعت
او در گردن اندازد و تقلید او لازم شمارد و باوجود ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالی دست از
اتباع او بر ندارد و این ہم نوعی ست از اتخاذ انداد کہ در آیہ اتخذوا احبارهم ورهبانهم
اربابا من دون الله والمسیح ابن مریم نکوهش آن فرموده اند و در جای دیگر می فرماید در
یہودیت شما و نصرانیت شما بغیر خدا میلان بسیار ست گاہی بعزیر میل میکنند و گاہی بمسیح و گاہی
به پیشوایان خود بی تحقیق صدق و راستی ایشان میل میکنید و احکام آنہا را مانند احکام خدا میدانید
چنانچہ در آیت دیگر مصرح ست اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؎
حالانکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ازین ہمہ وجوہ شرک و کفر مبرا بوده ست ماکان من المشرکین الاٰیۃ
یعنی نبود ابراہیم از مشرکان نہ در عبادت و نہ در خلق و تدبیر و نہ در تحریم و تحلیل و شما ہم در عبادت
عزیر و مسیح را شریک او میکنید در الوہیت و ہم خلق و تدبیر اسلاف خود را شریک میکنید و میدانید کہ
آنہا برخلاف مرضی او تعالی ما را فتح و نصرت میدہند و روزی میرسانند و اولاد میدہند و در آخر
بروز قیامت بمدد از عذاب خلاص خواہند کرد و نیز در سحر استعانت بارواح خبیثہ جنیان مینمائید
و ارواح کواکب را مدبر امور میدانید و در تحلیل و تحریم پیشوایان خود را از احبار و رہبانان
با او شریک میکنید حلال و حرام کرده آنہا را مانند حلال و حرام کرده خدا میدانید و باوجود یافتن نصوص
کتاب برخلاف آن تقلید ایشان نمی گذارید ؎ جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی یہود و نصاری کا کافر ہونا
اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر فرماتے ہیں تحلیل و تحریم میں

شریک ٹھہرانے سے اور مفسرین صاف لکھتے ہین کہ بالاستقلال انکی اطاعت لازم جانتے تھے اور انکے حکم کو مانند خدا کے حکم کے جانتے تھے اور انکا حکم اگرچہ کھلا ہوا مخالف ہوتا اللہ کے حکم سے نہین کے حکم کی پیروی کرتے تھے یہی اُن کا کفر تھا۔ مولوی اسماعیل کہتے ہین کہ وہ اماموں کے قول کے مقابلہ مین اللہ کے حکمونکا ردّ و انکار نکرتے تھے اور اگر نہین تو نصاری ہوتے فقط کیا خوش فہمی ہے قطع نظر اس سے کہ مولوی اسماعیل کا بیان نص قرآنی کے اور مخالف حدیث و تفسیر کے طرفہ یہہ ہے کہ دلیل مین لکھتے ہین والا لم یکونوا نصاریٰ یعنے اگر نہین تو نصاری نہوتے اللہ تعالی تو نصاری کا کافر ہو جانا اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور مولوی اسماعیل اسکے مقابلہ مین کہ اگر وہ اپنے اماموں کے قول کے مقابلہ مین نصوں کو ردّ و انکار کرتے تو نصاری نہوتے یہہ بڑی خیرخواہی کی ہے نصاری کے دین کی مگر معلوم نہین کہ نصاری کس چیز کو سمجھے مسیح کو ابن اللہ کہنے سے نصاری نصاری رہے اور اس فعل سے نصاری نہوتے نازم برین فہم و دانش ایسی ہی سمجھ تھی جب تو مجتہد بنے اور ضال و مضل ہوئے۔ پھر لکھتے ہین کہ مراد تاویل کرنا دلایل شرعیہ کا ہے اماموں کے قول کی طرف فقط اس کلام مین کئی خلل ہین ایک یہہ کہ وہ صریح خلاف ہے قرآن مجید و تفسیر و حدیث کا دویم یہہ کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین ماوّل کافر نہین ہوتا کیونکہ وُہ تاویل کرتا ہے حق کی طرف معنی پھیرنے کی اور جاحد کافر ہوتا ہے کہ وہ صرف انکاری ہے نص کا تیسرا یہہ کہ شخص معیّن کی جو پیروی کرتا ہے اور اُسکے قول کو مانتا ہے سبب یہہ ہے کہ اُسنے دلایل شرعیہ سے اس قول کو ثابت کیا ہے اور جو باتین دلیل سے مدعا ثابت ہونیمین ضرور ہین اسکو سب حاصل تھین اور اُسنے بعد ملاحظہ اطراف و جوانب اور تحقیق ناسخ و منسوخ و راجح و مرجوح و ضعیف و صحیح اور رعایت جمیع شرایط کی کرکے ایک حکم لکھا اور اسکی دیانت و عدالت و تقوی و علم کا کمال متفق علیہ امت مرحومہ کا ہے چوتھا یہہ کہ اسکی تقلید اسواسطے کرتے ہین کہ وہ بحکم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین قریب زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی ہے اور خدا و رسول کے احکام

سمجھتا ہی اور سمجھاوے کی طاقت خدا نے اسکو دی ہی یعنے بہتر زمانہ قرن اول رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا تھا الغایت سنہ ۴۰ ہجریہ ثم الذین یلونھم قرن دویم جو اُسکے
ساتھ ملا ہوا تھا سو صحابہ و تابعین کا تھا الغایت سنہ ۱۲۰ ثم الذین یلونھم قرن سیوم جو اسکے
ساتھ ملا ہوا تھا سو تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا الغایت سنہ ۱۶۰ آخر اصحابون مین سے
جو مدینے مین تھے سنہ ۱۲۹ ہجریہ مین گذر گئے اس حساب سے آنحضرتؐ کی وفات کیوقت انکی عمر
دس برس کی تھی بعد اسکے شر و فساد آغاز ہوئے اور زمانہ بدتر ہوتا گیا اب تو شر القرون بھی
نہین رہا اشر القرون کی نوبت پہنچی ہی کہ ان جیسے لوگ کہ کسی بات مین یا علم و تقویٰ و عقل و
کمال و فہم عالی مین دیانت و عدالت مین اُس خیر القرون کے زمانے کے ایک شخص کے ساتھ
نسبت ہزار مین سے ایک کی بھی نہین رکھتے ہین آج اُنپر تہمت کفر و شرک کا افترا باندھتے ہین
اپنی سوء فہمی اور کم علمی کے سبب سے اگر اسکی دلیل قوی اور صحیح کو ضعیف یا غلط سمجھے تو کچھ عجب
نہین بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ   اگر اپنی
عقل ناقص سے یا کوئی روایت مین سے کہ وہ کتاب والا بھی اس شخص کی سی تحقیق و برکات
قرب زمان نبوت و منزلت و کمال ایمان نرکھتا تھا نکالکر اپنی نمود و شہرت کی کہ اس شخص کے
مقلد و متبع پر شبہے وارد کر دیوین وہ شخص دونون کا حال و رتبہ دیکھکر مفضول کا کہنا نمانے
اور اسکی تقلید کو افضل کی تقلید سے اچھا نجانے یا ان شبہون کا جواب با صواب دیوے اُن
باتون سے کہ شخص معین کے کلام سے ضمناً یا صراحتاً موافق دلایل تامہ شرعیہ کے معلوم ہوتے ہین یا
اونکی تاویل بیان کرے اور ایسی چیزون سے کافر ہو جاوے تو تم کیا نعوذ باللہ اپنے نزدیک
پیغمبر ٹھہرے کہ جو تمھاری بات نمانے وہ کافر ہو جاوے ورنہ تم دعویٰ کرتے ہو دلیل
شرعی کا اپنے مطلب پر شخص معین نے بھی دلیل شرعی سے لکھا تم اسکے دلیل کی تاویل کرتے ہو
اپنے قول کی طرف اور شخص معین کا متبع تمھاری دلیل کو تاویل کرتا ہی اسکے قول کی طرف
فرق کیا ہی کہ وہی بیچارہ اکیلا کافر ہو جاوے نہایت یہہ کہ وہ متبع بلحاظ اسکے کہ شخص

معیّن تم سے علم و فہم و دیانت و عدالت و رتبۂ زمان قرب نبوت مین بہتر اور بڑا یہہ تحقیق بات یہہ ہے کہ ہزارون لاکھون بڑے بڑے اہل علم و فضل و صاحب کمال کہ تمہارے سارے استاد و پیر و مرشد آبا و اجداد اب سے لیکر وہان تک اور جن کتابون کا کہ تم نام لیتے ہو اون کتاب والون کے بھی صدہا استاد اس شخص معین کے تبع و مقلد ہین اور تمہارا طریقہ شاذ قرآن و حدیث کے خلاف سواد اعظم کے خارج تم کو قابل اسکے نہین جانتا کہ اس شخص معیّن کی تقلید چھوڑکر تمہاری تقلید اختیار کرے اور تمہارا دعویٰ یہہ کہ ہم ہی حق پر ہین اور ہمارے سوا سب سلف و خلف مخالف شرع کے ہین کہ شرع فقط اسی کا نام ہے جو تم نے سمجھا اور کہا۔ اتنا بھی تم تو نہین سمجھتے ہو کہ تم بھی شخص معیّن ہو جب تم نے کہا کہ دلیل شرعی سے یون ثابت ہوا اب تمہارا کہنا جو کوئی مانے اور مقلد تمہارا بنے اور اسپر دوسری طرحکی دلیلین جو وارد ہون تو وہ اونکی تاویل کرے وہ بھی تو پھر اسی مین داخل ہو گیا تمہاری تکلیف لا طایل سے کیا حاصل ہوا دعویٰ تمہارا تمپر بالعکس آپڑا تمپر بھی اور تمہاری پیروی کرنیوالونپر بھی مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيْهِ پانچوان یہہ کہ نص قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ کافر و مشرک ہو گئے احبار و رہبا نونکو رب ٹھہرانیسے اور حدیث شریف مین اوسکی تفسیر موجود ہے کہ تحلیل و تحریم مین شریک کرنیسے اہل اسلام تو کوئی بھی ائمہ اربعہ کو رب اپنا نہین ٹھہراتے ہین اور شریک خدا نہین بناتے پھر عبث افترا کرنا تمہارا ظاہر ہے اور جو آیات و حدیث یہود و نصاریٰ کی شان مین نازل ہے اوسکو مسلمانون پر زبردستی سے لگانا واضح پھر جو مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ مراد تاویل دلایل شرعیہ کی ہے دیکھو یہہ کیسی تاویل بعید ابعد محض بیگانہ ہے بلکہ قابل تاویل کہنے کے بھی نہین کہان رب ٹھہرانا اور تحلیل و تحریم مین شریک اللہ کا کرنا اور کہان دلیل شرعیہ کا تاویل کرنا۔ اب صاف ثابت ہو گیا کہ جو مولوی اسمٰعیل نے مراد آیت و حدیث کی نپائی اور نسبت کیا نصاریٰ کی طرف اسی مقام مین آپ تاویل بعیدہ کرکے اسی پر عمل کیا کیا بقول آپ کے نصاریٰ تاویل کرتے تھے نص کو اپنے امامون کے

قول کی طرف اور مولوی اسماعیل نے تاویل کی اپنے قول کی طرف جسطرح نصاریٰ نے رب
و آلہ ٹھہرایا اجبار و رہبان کو مولوی اسماعیل نے اُسی طرح بقول اپنے رب و آلہ ٹھہرایا
اپنے آپ کو اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا نصاریٰ کا حال ہے من اتخذ
الٰھہ ھواہ اُنکا حال ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ تقویۃ الایمان
مین فرقہ معتزلہ وظاہریہ کا مقلد ہوگیا چنانچہ لکھا ہے کہ اس زمانہ مین دین کی بات مین لوگ
کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمون کو سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو کچھہ دخل
دیتے ہین اور اُن سب سے بہتر راہ یہہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے کلام کو اصل رکھے اور اُسی
پر سند پکڑے اور اپنی عقل کو دخل نہ دے فقط اور تقریر طویل کرکے بعد لکھا سو ہر خاص
و عام کو چاہئے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کرین اور اسیکو سند پکڑین اور سمجھین اور
اُسی پر چلین اور اُسکے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین (یعنے ہر خاص و عام مسلمان خود
مجتہد اپنا آپ بنے) پہلے دو لطیفے انکے سمجھنا چاہئے کہ کیا کام ہے پہلا لطیفہ ہر خاص و عام
کو طلب علم دین و تحقیق کتاب و سنت کا حکم دیا اور یہہ بات بھی صریح مخالف ہے کلام اللہ
کے کہ سورۂ توبہ مین فرمایا ہے قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا
إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۱۲ ترجمہ اور نہین ہے کہ سارے مسلمان نکلین واسطے طلب علم
کے سو کیون نہ نکلے ہر فرقہ مین سے انکے ایک گروہ کہ دین مین فقاہت حاصل کرین اور خبر
دین اپنی قوم کو جب پھر کر آوین اُنکی طرف شاید وہ بچتے رہین ۱۲ سبحان اللہ حق سبحانہ
تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہر فرقے مین سے چند لوگ دین مین فقاہت حاصل کرین اور اپنی قوم
کو خبر دین سب مسلمانون کیواسطے یہہ واجب نہین ہے مولوی اسماعیل برخلاف حکم خدا کے حکم
کرتے ہین کہ ہر خاص و عام کو چاہئے اور جمہور مفسرین اس آیت کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ طلب
علم دین کا تفسیر حدیث کا فرض کفایہ ہے یعنے بعضون نے ادا کیا سب کے ذمے سے اُتر گیا

دوسرا لطیفہ یہہ ہے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مین اصول دین کے چار ہین کتاب اللہ
سنت رسول اللہ اجماع اور قیاس مولوی اسماعیل نے دو اصل دین کے جڑ سے اکھاڑ ڈالے
ایک قیاس کہ کل ظاہریہ اسکے منکر ہین اور قیاس کو برا کہتے ہین اگرچہ آپ بھی قیاس کو نظر
واستدلال نام رکھتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ نام بدل کر رکھنے سے حقیقت نہین بدل جاتی مثلا
آگ کا نام پانی رکھا اور پانی کا نام آگ مگر خاصیت آگ کی گرمی اور جلادینے مین قایم
اور خاصیت پانی کی سردی اور بہادینے مین موجود ہے قیاس کو اگر رد کرتے ہین اسی رد
کے بیان مین قیاس جابجا بھرا ہوا ہے بغیر قیاس کے لفظون مین صحیح مطلب اور معنے
کسطرح سے نکلینگے لیکن بحکم صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ط دلون مین اندھیرا اور آنکھون مین
پردہ اور کانون کے بہرے ہین پھر کیا سمجھ سکتے ہین ۔ اجماع کے بھی اکثرین فرقے منکر ہین
قرآن شریف کی تفسیر ونکو حدیث شریف کی مشروحات مورد شان نزول کو مانتے نہین پھر
کسطرح دین کی بات سمجھینگے صرف و نحو منطق معانی اصول فصاحت وکلام پڑھتے نہین پھر کیونکر
عربی عبارت کا مطلب پہچانینگے ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز فرماتے ہین باید دانست کہ اصول
احکام دین چہار چیز است کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع وقیاس زیراکہ بعض احکام
دین از کتاب ثابت شدہ مثل نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وحرمت شراب وخنزیر وقمار بازی
وحلت گوسپند وگاو ومانند آن وبعضے از حدیث رسول اللہ قول وفعل پیغمبر کہ آنرا سنت
گویند مثل نماز جنازہ وحرمت خر واشتر ومانند آن حُرِّمَ عَلَيْكُمْ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ
وَكُلُّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطُّيُورِ (یعنے حرام کیا گیا تم پر ہر ایک درندہ جانور مین سے جو سولے
کے دانت والا ہے جیسے کتا بلی اور پرندون مین سے جو چنگل گیر پنجون سے پکڑ کر شکار کرتا جیسے
چیل کوا وغیرہ) وبعضے باجماع مجتہدین امت مثل حرمت بیع کنیزک کہ از مالک خود فرزندے
آوردہ باشد وحرمت دو خواہر در وطی بملک یمین ومانند آن وبعضے بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص
را بر منصوص قیاس کردہ باشند مثل حرمت سود گرفتن درسکہا کہ صریح ملحق فقط بزر وسیم

پیشوا درین باب وغیرہ آور فرماتے ہین مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اور ان کے
حکم کا اتباع عوام امت پر فرض و لازم ہے دونون لطیفون کا بیان تمام ہوا ۔ اب ان کی
ایک ایک بات کا جواب سنو وہ کہتے ہین کہ ان سب سے بہتر راہ یہہ ہے کہ ہر مسلمان خاص
و عام اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اسکی سند پکڑے ۔ مولوی اسمٰعیل نے پہلے بزرگونکی
رسمونکو سند پکڑنا اور اونکی تصانیف کو دیکھنا اور علما و اولیا کی بات پر عمل کرنا اور عقل کو دخل
دینا جدی جدی راہین ٹھہرائین اور اللہ اور رسول کے کلام کو سند پکڑنا ایک جدی راہ
ٹھہرائی اور یہہ راہ جو چلے سو صراط المستقیم سے بھٹک گئے حال آنکہ وہ چارون اصول اللہ
و رسول کے کلام سے ثابت ہین اور وہ چارون راہین اسی شارع عام کے شعبے ہین اور
انھین شعبون سے اس شارع عام کو سیدھی راہ ہے اور جسنے ان شعبونکو چھوڑا وہ ہرگز
شارع عام کو نپہنچا کوئی کسی کوے مین گرا کوئی بھیڑ مین آوارہ ہوگیا کوئی کسی جنگل مین شیر
بھیڑیے کا لقمہ ہوا دیکھو اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ۝ یعنے جو چلے سب مسلمانون کی راہ کے
سوا ہم اسکو پھیرینگے جسطرف کو پھر گیا اور پہنچاوینگے اسکو دوزخ مین اور پہنچا بری جگہہ
اب انھون نے قرآن مجید کا بھی حکم توڑا **فصل دوازدہم** نشانی گواہی ۶۹ دعوی اہل الحدیث
کا بیان سو اسکا حال یہہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ
مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تابعداری کرو تم سواد اعظم کی یعنے
بڑی جماعت کی جو اکیلا ہوا متابعت سے وہ اکیلا دوزخ مین گرایا جاویگا ۔ اور فرمایا
بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ اس جماعت مین سے جسکی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے
اور فرمایا یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے خدا کا ہاتھ جماعت پر
ہے جو کوئی ان کی پیروی چھوڑکر اکیلا پڑا اکیلا دوزخ مین گیا ۔ اور فرمایا اِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ
وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَبِالْکَافَّةِ یعنے خبردار رہو سانسے گھاٹیان ہین تم لازم پکڑو پیروی

جماعت کی اور گروہ صالحین کی۔ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِي یعنے لازم پکڑو میری سنت اور خلفائے راشدین جو میرے بعد ہونگے انکی سنت کو۔ اور فرمایا مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا یعنے اسلام میں جو شخص کہ نکالے اچھا طریقہ سو اسکو اُس سنت کا اجر ہے اور جو اس سنت پر عمل کریگا عمل کرنیوالے کا بھی اجر نکالنے والے کے واسطے ہے۔ مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے مومنین جسکو اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے اور فقہا لکھتے ہیں العادة الفاشية من احدى الحجج یعنے عادت جو مسلمانوں میں خاص پھیل جاوے ایک حجت ہے۔ اور سنت کی تعریف کرتے ہیں اَلطَّرِيْقَةُ الْمَسْلُوْكَةُ فِي الدِّيْنِ دین میں جو طریقہ جاری ہو گیا وہ سنت ہے یہہ حال حقیقت ہے پہلونکی رسمونکی سند پکڑنیکا اور بزرگونکے قصے اور مولویوں کی باتوں کا حال تو ابھی شاہ عبد العزیز صاحب سے منقول ہوا کہ مجتہدین شریعت اور مشایخ طریقت کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے اور آیت فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کو اس مطلب پر سند لاتے ہیں اور اهدنا الصراط المستقيم کی تفسیر میں لکھا ہے کہ صراط مستقیم راہ انبیا راہ انبیا وصدیقین وشہدا وصالحین کی ہے انکے اعمال دیکھنے سے اور ان کی باتونکے سننے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے معلوم ہوتی ہے قوله تعالى لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ یعنے جان لینگے وہ لوگ کہ استنباط کرتے ہیں اُسکو انمیں سے یعنے مسلمانوں میں سے اور شاہ ولی اللہ نے حجۃ البالغہ میں لکھا ہے يحرم الخوض في التفسير لمن لا يعرف اللسان الذي نزل القران به والماثور عن النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه والتابعين من شرح غريب وسبب نزول الايات والناسخ والمنسوخ وغيرهم یعنے حرام ہے خوض کرنا یعنے بہت غور کرنا تفسیر میں اس شخص کو کہ جو نہیں جانتا ہے زبان اس زمانے کی کہ جس میں نازل ہوا ہے قرآن اور نہیں جانتا وہ حدیثیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اصحاب اور تابعین

کی عجائب و غرائب شرحون کے مطالب اور سبب شان نزول کا اور ناسخ منسوخ اور اسکے سوائے کئی علوم جو ضرور ہین سوال جواب طلب اور یہہ لکھے ہوئے حدیثو نپر ان لوگون کا عمل ہے یا نہین ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ جو مصنف تقویۃ الایمان کے استاد مرشد و آبا و اجداد ہین اُنکے کہنے کو سمجھتے ہین یا نہین انکو بھی مسلمان شمار کرتے ہین یا نہین اور وہ جو کہد یا کہ عقل کو کچھ دخل ندے عجب بات ہے عاقل سے کیونکر سرزد ہوا اگر عقل کو کچھ دخل ندے تو اللہ و رسول کا کلام کیونکر سمجھے اور کسطرح سند پکڑے مصنف نے عقل کو کچھ دخل نہین دیا اسی سبب ایسے اعتراضات واہیات و توہمات نا معقولات بیان کیا پھر تقویۃ الایمان مین دعوا کیا ہے کہ عوام الناس کا کہنا کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہئے ہمکو وہ طاقت نہین غلط ہے اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف و صریح ہین کہ انکا سمجھنا مشکل نہین اور دلیل لائے اس آیت کو وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ وَمَا یَکْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفَاسِقُوْنَ پھر لکھا کہ اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہئے اور دلیل لائے اس آیت کو هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا الایۃ اور بعد لکھنے ترجمے و فائدے کے کہا جو کوئی یہہ آیت سنکر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالمون کے کوئی نہین سمجھ سکتا سو اُسنے اس آیت کا انکار کیا مطلب یہہ ہے کہ ہر مسلمان خاص و عام قرآن و حدیث پڑھکر اسپر عمل کرے کہ سمجھنا قرآن و حدیث کا آسان ہے اور تقلید مجتہدین کی چھوڑ دیوے خود مجتہد بنجاوے جو دل مین آوے سو کھاوے پیوے اور فعل کرے اور اجماع اور قیاس کو تو پہلے سے اڑا دیا ہے مولانا شاہ عبدالعزیز اسکی تفسیر فرماتے ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ یعنے ما از مقام عظمت خود نازل کردیم بسوی تو آیات یعنی آیتہای قرآنی را و ہرگز التباسی و اشتباہی در آنکہ آن آیات نازل کردہ ماست یا نازل کردہ دیگری گنجایش ندارد زیرا کہ آن آیات بینات دلایل روشن اند ہم از جہت اعجاز لفظ و ہم از جہت مطابقت آن آیات با مقتضای

عقل سلیم و ہم از جہت موافقت آن آیات با کتب انبیائے پیشین کہ نزد یہودیان نیز مسلم الثبوت ست پس انکار این آیات ازینہا نمی تواند شد زیرا کہ متضمن انکار جمیع کتب سابقہ ست وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ط یعنے انکار نمی کنند این آیت را مگر کسانیکہ در کفر از حد گذشتہ اند و ہر گز بہ کتابی از کتابہای سابق ایمان ندارند و از مقتضای عقل و نقل ہر دو قدم بیرون ر نہادہ اند و محتمل ست کہ معنی این آیت چنین باشد کہ این یہودیان اگرچہ با جبرئیل عداوت دارند و ازین جہتہ در ورطۂ کفر گرفتار اما این امر موجب کفر بقرآن نمی تواند شد زیرا کہ ما بلا واسطہ جبرئیل بر تو معجزات بسیار نازل کردہ ایم مثل نالۂ ستون و باجابت درختان دعوت ترا و شکایت شتران و آہوان و سلام کردن سنگہا و کوہہا بر تو و جواب و سوالات احبار یہود و غیر ذلک کہ بدان بہیئت مجموع تیقن برسالت تو میشود و آن معجزات ہر نبہ و مشاہدہ را انکار نمیکند مگر کسیکہ از دایرۂ دین خارج باشد و ہیچ دین و آئین گزیدہ نشود و الا انکار معجزات دیگر انبیا کہ زیادہ ازین نبودہ ست اور الازم خواہد آمد۔ اس تقریر سے یہہ ثابت ہوا کہ ہونا آیات قرآنی کا اللہ کا کلام ظاہر ہے اس سبب سے کہ لفظ معجزہ ہے اور انکے معنے سمجھنا مقتضائے عقل سلیم کے موافق اور اگلی کتابوں کے موافق ہیں یا یہہ کہ آیات بینات سے معجزات مراد ہیں يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ یعنے پیغمبر می آموزد امت را معانی ظاہرۂ کتاب و الحکمۃ یعنے اسرار و دقایق آن کتاب کہ در ہر حکم او مستور ست و مخفی تا فقط بہ علم ظاہر اکتفا نمودہ در دام تفسق نیفتد و فقط بعلم باطن اکتفا نمودہ راہ بیقیدی و اباحت اختیار نکند بلکہ ہر دو را جامع شدہ وراثت نبوت حاصل کند و رتبۂ تکمیل یابد و ہرچند این دو علم یعنے علم ظاہر کتاب و بواطن آن بعد از نزول کتاب موافق لغت متعارفہ عرب ممکن بود کہ بعض از اذکیای صحابہ بخودی خود بی استمداد و ارشاد پیغمبر حاصل توانستند کرد لیکن ہنوز چیزہا باقی بود کہ ہرگز بقوت فکریہ و قوت ذکا نتوان دریافت ہرچند تلاش و سعی باقصی الغایۃ رسانیدہ شود و لہذا این پیغمبر ما سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم در حق شما نعمت عظیم گردیدہ کہ شما را ازان چیزہا ہم نشان میدہد۔ ط اب دیکھو کہ مولوی

اسماعیل کا دعوی کہ عوام الناس کو اللہ و رسول کا کلام سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے اور مولوی اسمٰعیل
کی معنی گویا قرآن کی تحریف ہے اور ظاہر ہو گیا کہ وہ خود آیتونکی معنی نہ سمجھے پھر جنکو وہ عوام
کہین ان بیچارونسے سمجھنے کا خیال کرنا تو نہایت عقل سے دور ہے۔ دوسری بات یہہ
ہے ان آیتون سے تو ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسمٰعیل کا دعوی نا ثابت رہا اور اس بات کا نہ
اللہ رسول کے کلام سے کیا ثابت ہوتا ہے سو دیکھو شاہ عبد العزیز صاف لکھتے ہین
کہ اسرار شریعت اور دقایق طریقت کا سمجھنا مجتہدین اور مشایخ کو ہے عوام کو اُنکی
اطاعت فرض ہے اور سند لائے اس آیت کو فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
پوچھو اہل علم کو اگر تم نہین جانتے ہو قوله تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ
اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا
اُولُوا الْاَلْبَابِ ط اس آیت مین ایک روایت سے وقف ہے اِلَّا اللّٰهُ پر اس صورت مین
معنی یہہ ہوئی کہ اللہ ہی نے نازل کیا تجھپر کتاب اسمین بعضی آیتین محکم ہین کہ کتاب کی اصل
ہین اور دوسری متشابہ سو جنکے دلون مین بدراہی ہے متابعت کرتے ہین متشابہات واسطے
خواہش فتنے کے اور خواہش اُسکے تاویل کی اور نہین جانتا اُسکی تاویل مگر اللہ اور جو علم مین
راسخ ہین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اسپر سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہین سمجھتے
مگر عقلمند لوگ ط اور ایک روایت مین وقف ہے فی العلم پر یعنے اور راسخون فی العلم
اوسکی تاویل جانتے ہین دیکھو اس آیت کریمہ سے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہین
سمجھتے مگر اولوا الالباب اور سوائے قید راسخون فی العلم کے یہہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علم
اسباب کا بھی ضرور ہے کہ تمام کلام اللہ مین کون کونسی آیتین محکم اور کون کونسی آیتین متشابہ
ہین اب اسماعیلیہ کی خدمت مین عرض یہہ ہے کہ جنکو اخص خواص سمجھین اُنھین سے پوچھ

دیکھئے کہ بے رجوع کئے کتابون کے طرف کہ بڑے بڑے عالمون نے تصنیف کی ہین اسبا کو
بیان نہ کر سکینگے بلکہ تعجب نہین کہ بعد صرف کرنے اپنے حوصلہ کے بھی اس بات کو تنقیح نہ کر سکین
عوام کا تو کیا مذکور ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا
يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۔ یعنے یہہ مثالیں بیان کرتے ہین ہم انکو آدمیون کے لئے اور نہین سمجھے
انکو مگر عاقل لوگ ۔ شاہ صاحب تفسیر میں لکھتے ہین مفسر و مجتہد دین را می باید کہ علم ناسخ
و منسوخ داشتہ باشد و بدون این علم او را دخل کردن در علوم دینیہ نمیرسد زیرا کہ بدون
این علم او را حکم شرع از غیر آن امتیاز نمی تواند شد و بسا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتوی
خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہذا ابو جعفر نحاس از حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزی در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید
پرسیدند کہ این کیست مردم عرض کردند کہ این واعظ است کہ مردم را از خدا می ترساند
و از گناہان منع میکند فرمودند کہ غرض این شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد
او را پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میدانی یا نہ او گفت کہ این علم خود ندارم فرمودند کہ این
را از مسجد برآرید ۔ و دارمی در مسند خود از حضرت حذیفہ بن الیمان کہ صاحب راز پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم بود روایت نمود کہ از ایشان کسی مسئلہ پرسید و عرض کرد کہ درین باب حکم
فرمائید ایشان گفتند کہ متصدی فتوی و حکم یکے از سہ کس میشود اول شخصے کہ ناسخ قرآن و
منسوخ او را بشناسد این قسم شخص درین زمان حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ است دویم
شخصے کہ او را قاضی ساختہ باشند چار و ناچار این شغل بر ذمہ او افتادہ و من قاضی نیستم
سوم احمقی کہ خود را بہ تکلف در اعداد علما و مفتیان و مجتہدان داخل می کند من از قسم اول خود
نیستم نہ از قسم ثانی و طبع من راضی نمی شود بانکہ از قسم سیوم باشم شاہ ولی اللہ فے
فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہے اما لغت قرآن مجید را از استعمالات عرب بر اصطلاح
قریش اول اخذ باید کرد و اعتماد کلی بر آثار صحابہ و تابعین باید نمود ۔ پس عدم وصول مراد

لفظ و معنی این کہ بسبب استعمال لفظ غریب ست و علاج آن نقل معنی لفظ از صحابہ و تابعین
و سائر اہل معانی باید طلبید و گاہی بسبب یاد نداشتن اسباب نزول آیت ست و تحقیق
آن از صحابہ و تابعین باید کرد — اور حجۃ البالغہ میں لکھا ہے کہ تفسیر میں خوض کرنا حرام
ہے اسکو کہ نہیں جانتا زبان عرب کو کہ جس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور نہیں جانتا جو کہ
مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ و تابعین سے شرح غریب اور سبب نزول سکو
اور ناسخ اور منسوخ سے — اور اصول تفسیر میں لکھا ہے کہ جو علوم تفسیر کیواسطے چاہئے بغیر انکے
تفسیر کرنا داخل ہے تفسیر بالرائی میں کہ حدیث شریف میں ہے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ
فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنے جسنے تفسیر کیا قرآن کی اپنی عقل سے پس طیار کرے وہ
اپنے بیٹھنے کی جائے جہنم میں اور ترمذی میں ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنے
جسنے بغیر علم کے قرآن شریف کے معنے کہا پس وہ طیار کرے اپنے بیٹھنے کی جائے جہنم میں — اس
بیان سے مولوی اسماعیل کی غلط گوئی خوب ثابت ہوگئی حاجت نہیں ہے اور دلیلین لانے کی
اللہ و رسول کے کلام سے اگرچہ بہت ساری ہیں انتصار الحق نشانی ۱۱۷ میں اور نشانی ۱۲۱
اور فتح المبین نشانی ۱۲۰ میں اور تبصرۃ الحقایق نشانی ۱۱۴ میں موجود ہیں — اور وہ جو
مولوی اسماعیل نے کہا کہ جو کوئی یہہ آیت سنکر کہنے لگے کہ خدا و پیغمبر کی بات سوائے عالمون
کے کوئی سمجھ نہیں سکتا سو اُسنے اس آیت کا انکار کیا فقط سو یہہ طعن عاید ہوتا ہے مولانا شاہ
عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ پر کہ انھون نے صاف لکھا ہے کہ اسرار شریعت و دقایق طریقت
سوائے مجتہدین و مشایخ کے اور کوئی سمجھتا نہیں — اب چند باتین معقول ہم تم سے پوچھتے
ہین ایک یہہ کہ تم جو کہتے ہو کہ اللہ و رسول کا کلام عوام کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے کہ باتین بہت صاف و صریح ہین سو اُسکی کیا صورت ہے کیا ایسا ہے
کہ جو قرآن کی عبارت سنے ہند کا ہو یا سند کا فارس کا ہو یا چین کا حبش کا ہو یا کہیں کا

کا خراسان کا ہو یا جزایر کا سُننے کے ساتھہ ہی سمجھہ جاتا ہی سو یہہ خلاف ہدایت کے ہی
اور اللہ تعالی نے نہین فرمایا بلکہ فرمایا ہی قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ یا یہہ کہو کہ جب ہمنے
ہندی ترجمہ تحت اللفظ کردیا تب عوام کو سمجھنا مشکل نہ رہا اور حاجت علم کی نہ رہی سو یہہ بات
نعوذ باللہ تب ہو کہ تمکو بھی اللہ و رسول ؐ کے برابر سمجھین اور تمھارے کلام کا ترجمہ بھی بعینہ اللہ و
رسول کا کلام سمجھین اور ایمان لانا بھی اسپر فرض ہو جاوے اگرچہ تم غلط کہو یہہ بھی خلاف عقل و
نقل ہی ۔ دوسری بات یہہ کہ تم نے جو آیتونکا مطلب خود کی طرف سے ٹھہرایا ہی شاہ
عبد العزیز صاحب اسکے برخلاف لکھتے ہین اگر بالفرض تمھارا کہنا سچ ہو تو شاہ صاحب اللہ کا
کلام نہ سمجھے اور جب تمھارے استاد اور استاد الاستاد پیر و مرشد پر بھی باوجود اس قدر
علم و فضل و کثرت مزاولت اور تمام عمر خرچ کرنیکے حدیث و تفسیر کی خدمت اور تصنیف کرنے
تفسیر کے اللہ و رسول کا کلام نہ سمجھے اور کہا کہ سوائے مجتہدین و مشایخ کے عوام نہین سمجھتے ہین
تو پھر آپ عوام بیچارونکو کیونکر تکلیف دیتے ہین اور بار بار فرماتے ہین کہ اللہ و رسول کا کلام
عوام کو سمجھنا کچھہ مشکل نہین اور ان بیچارونکو احمق بناتے ہین اور منکر قرآن کا کرتے ہین الا یہہ
یہہ سوالات جواب طلب ہین اور اسکا جواب تبصرۃ الحقایق سے واضح ہی

اے مسلمانو سنو یہہ بڑا دھوکا ہی کہ ہم اللہ و رسول کے کلام کے موافق کہتے ہین سب مذہب
بہتر فرقے کے لوگ بھی کہتے چلے آئے اور اپنی کتابون مین سب اللہ اور رسول کے کلام کی سند لاتے
لاتے ہین مگر انکے فہم مین غلطی ہی کہ معنی کلام کی خلاف تفسیر ماثور کے رسول اللہ و صحابہ و
تابعین و جمہور مفسرین اہل سنت و جماعت کے کہتے ہین یہی انھون کی گمراہی کا باعث ہوا
حدیث مین کثرت اختلاف و روایات کی بڑی گنجایش ہی کلام اللہ سے دیکھو کہ ہر فرقہ
اپنے مذہب باطل پر آیات متشابہات وغیرہ سے دلیل لاتا ہی فرقہ مجسمیہ جو خدا کو جسم و
جہۃ و دست و پا ثابت کرتے ہین یہہ آیتین پیش کرتے ہین یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ۔ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

اور فرقہ معتزلہ وجوب لطف پر دلیل لائے کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ۔ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور انکار ایصال ثواب و انتفاع اموات پر لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور انکار عذاب قبر اور ادراک اموات پر لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْہَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی ۔ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ۔ اور انکار دیدار خدا پر لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ اور انکار عصمت انبیا پر عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی اور فرقہ تناسخیہ وغیرہ تناسخ پر بَدَّلْنَاہُمْ جُلُوْدًا غَیْرَہَا ۔ اور خارجیہ مرتکب گناہ کبیرہ کی تکفیر پر مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ رافضیہ بدا ثابت کرنے پر یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ تفصیل ان باتوں کی تمہیدات ابو شکور سلمی و شرح المواقف و عقاید تورپشتی اور تفسیرون میں ہے جو یہ آیات صحیح ہیں مگر معنی انکے جو کرتے ہین سو غلط خلاف تفسیر ماثور کے ہیں جو معنی قرآن و حدیث کے صحابہ و تابعین و مجتہدین سے بعد تحقیق و تطبیق اور رعایت جمیع شرائط و لوازم کے باتفاق سواد اعظم قرار پایا وہی صحیح اور جو اسکے خلاف ہو وہ سنت و جماعت سے باہر اور بدمذہبون کے فرقون میں داخل ہے صرف اتنے کہنے سے کہ ہم اللہ و رسول کے کلام سند لاتے ہین جیسا مولوی اسماعیل نے کہا بد مذہبی سے نہین نکل سکتے سب قدیم و جدید کے بد مذہب بھی کہتے ہین جیسے وہ ویسے یہہ اسماعیلیہ کو چاہیئے کہ انکو بھی حق پر کھدین بلکہ تمام بہتر فرقہ والے ان وہابیہ سے اچھے ہین کہ اپنے مذہب کی طرف دوسرونکو دعوت کرتے نہین اور کسی کو تکلیف نہین پہنچاتے یہہ وہابیہ تو سب کو مشرک کہنے لگے اور دعوت اپنے مذہب باطلہ کی کرنا شروع کئے خدا جلد اس فساد کو دفع کرے اگر در خانہ کس است یک حرف بس است ؎ دعوا عمل بالحدیث مدعی کا غیر ثابت ہوا ۔ سیف الجبار نشانی ۶۹ ۔ نشانی ۱۱۷ ۔ ۱۴ ۔ ۹ ۔ ۲۶ ۔ ۸۱ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ میں دیکھو

فصل سیزدہم ۱۳

گواہی نشانی ۱۱۵ کتاب تحفۃ العرب والعجم مصنفہ مولوی قطب الدین دہلوی مطبع حسنی

واقع دہلی ۱۲۸۵ھ مین مطبوع ہوئی ہے — نقل دیباچہ و انتخاب سوالات و جوابات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی سُبُلِ الْاِیْمَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الَّذِیْ اَرْشَدَنَا طُرُقَ الْاَمَانِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ اَبَدًا اَبَدًا اَمَّا بَعْد

مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بھائی مسلمانون کے بعد ابلاغ سلام کے بحسب حدیث اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے التماس کرتا ہے کہ عرصہ تخمینا چالیس یا بیالیس برس کا گذرا کہ بعد تشریف لیجانے سید احمد صاحب و مولانا محمد اسماعیل صاحب و مولانا عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسد مزاجونکے خیال مین کچھہ انکار تقلید ائمۂ دین متین علیہم الرحمہ کا آیا تھا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصًا جناب امام صاحب کی طرف سے اونکے دل مین جما تھا منجملہ اونکے مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد کے نیکرا اور اس پردہ مین داد خوب لا مذہبی کی دیکر بہت مسلمانون کو بہکایا اور فساد لوا حداث مذہب کا پھیلایا تھا سو اُس مرتبہ مین پورب کے دیندار لوگون اور مریدون خاص اور خلفا حضرت سید احمد صاحب نے فتوے حرمین شریفین سے طلب کئے چنانچہ چارون وہان کے مفتیون نے اور تمام وہانکے دیگر علمائے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنف طوالع الانوار حاشیۂ درمختار وغیرہ نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اس فتوے پر مواہیر اپنے ثبت فرمائے بعد اُسکے اُس فتوے پر تمام علمائے مدرسین کلکتہ وغیرہ نے خصوصًا خلفا حضرت سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی محمد وجیہ الدین صاحب نے جو مدرس اول مدرسۂ کلکتہ کے اور سرامد علماء پورب سے ہین ایک رسالہ موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و احادیث ہے اِس فرقۂ فتنہ انگیز کے رد مین اور در استدلالات اپنے مذہب حنفی مین اور در رفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی اوسکی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور اوسپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفاء

حضرت سید احمد صاحب نے مواہیر ثبت کرائین تب لا مذہب خائب و خاسر ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضون نے تقیہ پر کام فرمایا مگر شور و فساد کا جو اعلان تھا وہ مٹ گیا اور نابود ہوا بعد اسکے ایک عرصہ کے بعد ایک شخص عبد اللہ صفی پوربی کے دماغ مین بھی خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا اور بہت ذلت و خواری اوسنے اوٹھائی ہٹنی کٹنی کی تب اوسنے وہان سے توبہ کا اظہار کرکے بباعث بعضے رحم مزاجون کی اعانت کے رہائی پاکر اور کتنے شہرون مین پھر پھراکر دہلی مین آنکر وہی فساد لا مذہبی کا پھیلانا شروع کیا بہتونکو لا مذہب بنایا اور کتنونکو شبہ مین ڈالکر تباہ کیا اوسوقت مین جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم اور مولوی محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق صاحب مرحوم دہلی مین موجود تھے اور یہہ صاحب ایسے لوگون سے بہت ہی ناراض رہتے تھے اور اونکے کلمات سنکر چہرہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کا سرخ ہوجاتا تھا اور فرماتے تھے کہ یہہ لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگونکو بہتر فرقہ کا مغلوبہ فرماتے تھے اور قلع قمع اُن لوگونکا بوجہ احسن کرتے تھے اور کوئی لا مذہب اونکے سامنے دم نمار سکتا تھا اور مولوی عبد الخالق صاحب بھی اونکا رد و کد بوجہ احسن فرماتے تھے اور خوب اونکی گت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہہ لوگ چھوٹے رافضی ہین چنانچہ اوسوقت کے لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو کہ سمجھ کچھہ رکھتے تھے وہ بھی نہایت رنج اوٹھاتے تھے منجملہ اونکے سید نذیر حسین صاحب نے بھی دفع اس فتنے مین بہت سعی کی اور مولوی حقی اور عبد المجید پوربی سے اسباب مین بہت گفتگو کرکے اونکو ساکت کیا بلکہ اونکے جوابات شکوک مین ایک رسالہ لکھا اور اسمین تعریفین امام صاحب کی اور حقیت اپنے مذہب حنفی کی اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کی بیان کی اور رواۃ حدیث پر جو خلاف احادیث متمسکہ مذہب حنفی کی ہین جرح و قدح بوجہ احسن فرماکر اونکو ضعیف جتایا اور بارہا اپنی زبان مبارک سے ان لا مذہبونکو رافضیون کا بھائی کہا لیکن عبد اللہ صفی پوربی اور اُنکے اتباع نے نمانا آخر لاچار ہوکر سب نے صلاح و مشورہ یہہ کی کہ اونمین خاص سید نذیر حسین صاحب

اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بھی شریک تھے سن ایکہزار دوسو چون ہجری مین ایک
استفتا مولانا محمد اسحٰق صاحب نواسہ وجانشین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
روبرو پیش کیا اونھون نے اُسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب تحریر اور منکر اوسکیکو ضال
ارقام فرمایا پھر اُس فتوے پر دیگر علماء شہر نے بھی کچھ کچھ عبارتین لکھ لکھ کر مہرین کین اور نام
اون علماء کے یہ ہین مولوی مفتی محمد صدرالدین صاحب و مفتی اکرام الدین صاحب و مفتی رحمت
علی صاحب و مولوی عبدالخالق صاحب استاد سید نذیر حسین صاحب کے و مولوی محمد حیات لاہی
صاحب و مولوی مملوک العلی صاحب و مولوی محمد صاحب و میان شاہ احمد سعید صاحب سجادہ
نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم و مولوی محمد علی صاحب رامپوری خلیفہ سید احمد صاحب
برادر مولوی حیدر علی صاحب و مولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب کے پھر اس فتوے کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس ڈھنگ پر کیا کہ ہر
جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکھا پھر خلاصہ کیا اور اسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکھا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کے پاس
حاجی عبداللہ صاحب کے بہمدست اخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی
حرمین شریفین کا جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے اس رسالہ مین منضم کرکے چھپایا اور اس رسالہ کا
نام تنبیہ الضالین رکھا اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چھپا خدا کے فضل سے مذہب
لامذہبون کا نابود ہوا اور اگرچہ بعضے اوسی وطیرہ ہی پر رہے لیکن دبے ہوئے اور تقیہ مین اپنا
کام نکالتے رہے اسی بیچ مین مکہ معظمہ مین کئی بار ایسے لوگ سزایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے
بعضے نکالے گئے پھر اس بلا کے دفع مین سید نذیر حسین صاحب بجان و دل ہمارے ساتھ رہے
حتی تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا اسمٰعیل کی طرف کرتے ہین
مدلل ایک رسالہ زبان عربی مین لکھا اور سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے مین پیچھے امام کے بھی ایک
رسالہ لکھا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین

لکھیں اور لکھا کہ عدم رفع یدین نماز میں احق ہے اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی
تعریفیں لکھیں چنانچہ وہ ابتک میرے ایک دوست کے پاس موجود ہیں اور چونکہ سید صاحب
اس فقیر سے نہایت محبت رکھتے تھے ہر جمعہ کو میرے یہان آتے تھے اور بارہا فرماتے کہ ہم اور
تو کچھہ جانتے نہیں ہمکو کوئی بتادے کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کے ہے دیکھو تو
ہم کیا قرآن وحدیث سے ثابت کرتے ہیں اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک امام کی کیا
واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب کیا بلکہ فرض ہے چوتھائی سر کا مسح کوئی نکریگا تو وضو
حنفی کا صحیح نہوگا پھر بعد ایک عرصہ کے بعضے لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی وسوسے پھر پیدا
ہوئے اور تقلید مذہب خاص کو بدعت وضلالت و شرک بتانے لگے بلکہ ایک فتوی ٹونک
کے نام سے منگوا کے چھپوایا اوسوقت میں میرزا فتح الملک ولیعہد زندہ تھے اونکے ایما سے
مولوی بشیر الدین صاحب نے جو ملی عہد بہادر کے ہان منسلک تھے وجوب تقلید امام معین میں
فتوی لکھا اور اوسپر تمام علماء شہر کی مواہیر ثبت ہوئیں چرچا لامذہبی کا نہ رہا پر چھپکے چھپکے اپنا جرگہ
باندھتے رہیے بعد غدر کے لامذہبون نے یہہ پیرایہ اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے
پاس حلقہ باندہ باندھکر بیٹھنا شروع کیا کیا مسجد میں اور کیا انکے مکان پر اور جب کوئی بات
لامذہبی کی منہہ سے نکالیں یا عمل کریں تو حوالہ سید صاحب کا دیدیں ہم لوگ اونکو جھٹلادیں
کہ تم جھوٹھے ہو وہ ایسے ہرگز نہیں ہیں اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا مقولہ کہے
کہ وہ آپکا حوالہ دیتے ہیں تو سید صاحب یہی فرمادیں کہ وہ جاہل ہیں اونکا کیا اعتبار آخر
نوبت باینجا رسید کہ اماموں پر اور اونکے اتباع پر کھلم کھلا لگے تبرے ہونے اور اتخذوا احبارہم
کے مصداق لگے ٹھہرانے تو حنفیون نے وہی فتوی مولوی بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن
جن کی مہریں اوسپر بسبب فوت ہونے ولی عہد مرحوم کے نہوئیں تھیں کرائیں چنانچہ سید نذیر
حسین صاحب نے یہہ عبارت لکھکر مہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت وضلالت کہے
وہ مردود و گمراہ ہے چنانچہ فتوی چھپ گیا پر لامذہبون نے نمانا اور لامذہبی میں زیادہ مصر

ہوئے اور نشست برخاست سید صاحب کے پاس زیادہ رکھنے لگے اور سید صاحب کو ایسا ورغلایا اور اپنے ساتھ سانٹھا کہ سید بھی اونکے ممنونی و شکوری مین لٹو ہوکر اونکی حمایت کرنے لگے اور لگے کہنے کہ مین تو بیس ۲۰ بائیس ۲۲ برس سے ایسا ہی تھا پر کسیکو معلوم نتھا اور مین کیا کرون مجھکو تو یونہین سوجھتی ہی تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے دو رسالے ایک تنویر الحق اور دوسرا توفیر الحق لکھا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے قرآن وحدیث واجماع امت سے لکھے اور مولوی خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب نے ایک رسالہ نظم مین مناقب الابرار مدلل بکتب معتبرہ لکھا اوسکے جواب مین کسی نے ایک رسالہ نظم بہتانون کا تودا اور تبرّا کا بھرا اور جھوٹھہ کا طومار کہ منجملہ اوسکے اشعار سے یہہ شعر ہی بیت نہین اتنا سمجھتے ہین یہہ زندیق کہ ہی تعمیل حق واجب بہ تحقیق سو اسکے جواب مین مولوی ابراہیم صاحب منگالوی نے ایکرسالہ مسمّٰے بہ حق البیان مدلل بروایات کتب معتبرہ لکھکر تمام جھوٹھ اور بہتان اور افترا اور گمراہی اوسکی اور غلط حوالے اُسکے صاف ظاہر کردئے کہ آجتک اوسکا جواب کسی سے نہو سکا اور وجوب تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے تھے کتب معتبرہ سے لکھے سو تنویر الحق کے جواب مین رسالہ معیار لکھا کہ اس سے تمام مقلدین کیا اولیاء اور کیا علماء و صلحاء متقدمین و متاخرین ملا مشرک و بدعتی ٹھہرے سید صاحب کی ذات سے بعید ہی کہ ایسے واہیات لکھین اگرچہ اسکام سے وہ امصار و دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوئے ہین کہ حاجت بیان کی نہین پر اُسکو بھی اُنھوننے اپنا نام و نمود سمجھا غرض کہ معیار چھپا اور ملکو نمین اوسکی گمراہی پھیلی اور اطراف وجوانب سے اسکے پیرو ونکی گمراہی اور لا مذہبی اور فساد اور انکار تابعیت امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر کے پاس خطوط پہنچے تو اگرچہ اوس معیار کی کئی جگہہ رد بخوبی ہوئے اور ہو رہے ہین اور تمام اُسکے مولف کے دھوکے بازیان اور سرقے اور بے دیانتیان اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ اور ہٹ دھرمیان ظاہر ہو رہی ہین بلکہ ایک رسالہ مدار الحق نام جو رد مین اُسکے مولوی محمد شاہ صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے یعنے قرآن وحدیث واصول و

فقہ وعقائد وغیرہ سے لکھا ہے وہ اتمام کو پہنچا ہے عنقریب چھپتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اوسکی
کیفیت حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی اور حق تو یہہ ہے کہ جیسے ذہبی نے کہا ہے کہ حلال نہین ہے
اوس کسیکو کہ تصحیح حاکم پر غرہ ہووے جبتک کہ معقبات اور ملحقات میرکو نہ دیکھے اسی طرح
حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکھ کر غرہ ہووے جبتک رسالہ مدار الحق مولفہ مولوی محمد شاہ کو
نہ دیکھے پر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید حفاظت عوام وخواص کے ایک استفتاد
علماء امصار ہند وممالک ولایت پیش کر کے جواب اوسکا لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پھر اب
برس ۱۲۸۴ چوراسی ہجری مین کہ جو نواب محمد محمود علی خانصاحب والی قصبہ چھتاری واسطے حج کے
بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئے اور یہہ فقیر بھی اونکے ہمراہ تھا اس فقیر نے وہی
استفتا ساتھ تھوڑیسے فرق کے بسبب مزید عبارات اور دلائل اور نقول علما اور صفائی عبارت
کے اور احتیاط اسمین یہہ کہ وہ فتوی دو جگہہ نقل کیا ایک علماء مکہ کو دیا اور ایک علماء مدینہ کو
دیا اور حرمین شریفین کے مفتیون اور علماء کے آگے خود پیش کرا کے جواب حاصل کیا اور انکے
مواہیر سے اوسکو مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے نہ ڈگے اور ترجمہ اوسکا
اردو کروا کر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم رکھا اور بارہا اس
فقیر نے حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہی راہ جدید
حق ہے تو ہمکو بھی اسی کی طرف ہدایت ہو لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکھون
کروڑون اچھے لوگ کیونکر خلاف حق کے ہوسکتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ
الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی
ف مراد اس سے یہہ ہے کہ اکثر مسلمان جیسے ہون کما قال الملا علی القاری پس بلاشبہ کوئی
الگ ہوا جماعت سے الگ کر کر دوزخ مین ڈالا جاویگا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ
اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ یعنے بلاشبہ اللہ نہین جمع کرتا ہے میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر

کاہاتھہ جماعت پرہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کرکر ڈالا جاویگا دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف ہاتھہ اللہ کا جماعت پر یعنے محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہے جماعت پر یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہے کہ جسپر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے حق ہی ہوتی ہے اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیے بکری کے کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ مین سے اور اوس بکری کو کہ دور ہوگئی ہو ریوڑ مین سے اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہے تم پر جماعت روایت کی یہہ احمد نے ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سے الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہے اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنے شاہ راہ اسلام چھوڑکر گمراہیون کی گھاٹیون مین مت بیٹھو بلکہ فرمایا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗدَ یعنے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر یعنے ایک ساعت پس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنے ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے یعنے اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکے سے باہر آوے بلکہ دوراہہ کی مثال حضرت نے مثال منافق کی فرمائی ہے اس حدیث مین جو صحیح مسلم مین موجود ہے مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً یعنے منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو ریوڑون مین کبھی اس ریوڑ مین اور کبھی اس ریوڑ مین ف یعنے وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ ادھر کا اور عرب کے علما پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہین بڑی خطا پر ہین اسلئے کہ وہ خیر البقاع کے رہنے والے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جگہہ کے حق مین فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسے کہ

سمٹتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے روایت کی یہہ بخاری ومسلم نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کے یعنے مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکے کے جیسا کہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنے کے اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسے کہ جگہہ پکڑتی ہے بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نے ۱۲ مشکوٰۃ ف یعنے معنے یہہ ہین کہ دین آخر زمانے مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کے پھر آویگا طرف حجاز کے جیسے کہ شروع ہوا ہوا تھا اول اوس سے ۱۲ مرقات جو جامع علما کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنے دیکھا کہ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمہ کا کہ وقت پڑھانے حدیث کے جہان تعارض ہو حدیث مین اور روایت فقہی مین اوسیوقت حدیث متمسک حنفیہ کے بیان فرما کر دفع تعارض کا کر دیا کہ پڑھنے والے کو تسکین ہو گئی اور سوء ظنی بہ نسبت مذہب کے ہونے پائی بلکہ حقیت مذہب اپنے دل مین خوب جم گئی یا یہہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہو گیا کہ جو روایت فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کے معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول الٰہی لکھ گئے ہین قبول نہ کر کے اور فقہا کو مخالف حدیث کا ٹھہرا کر پڑھنے والے کو خلجان مین ڈالکر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگرد کو منکر فقہ اور فقہا بنا کر تقلید مذہب سے نفرت دلا کر اپنے تقلید کے جال مین پھنسا کر لا مذہب بنایا مثل مشہور ہے بڑی بہو کو بلاؤ کہ کھیر مین لون ڈالے حالانکہ غیر مجتہد کو اپنی رائے سے فتویٰ دینا درست نہین جیسا کہ علما نے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس اون لوگون سے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چھوڑ کر تابعداری غیر مجتہد تاہم اس زمانہ فساد انگیز ونکی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات جاری رکھتے ہین

بیت

چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکان برد

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَاَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تحفۃ العرب و العجم کے پانچ سوال اور جواب عربی مع دلایل طرفین کے ہین اسکا منتخب ترجمہ یہہ ہے
سوال استفتار ۔ کیا فرماتے ہین علماء دین متین و فقہاء شرع مبین ساکنین حرمین شریفین زاد اللہ شرفہم
و تعظیمہم اس صورت مین کہ عمرو کہتا ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا فرض ہے کہ اسکا سمجھنا آسان ہے
کہ خدا تعالی نے فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ الایۃ اور تقلید ائمہ مجتہدین
کی شرک ہے کیونکہ ابن حزم کتاب محلی مین کہتا ہے کہ تقلید کرنا کسی زندہ یا مردہ کی جائز نہین اور لازم
ہے کہ ہر شخص بحسب طاقت اپنے اجتہاد کرے زید جواب دیتا ہے کہ قرآن و حدیث کا سمجھنا موقوف
ہے اوپر بیان و تفسیر کے جو صحابہ و تابعین و مجتہدین سے ثابت اور سواد اعظم کے اجماع و قیاس سے
مطابق تنقیح و تفصیل سے آیا ہے اُسپر عمل کرنا فرض ہے چنانچہ معاذ بن جبل کی حدیث سے ثابت ہوا
ہے اور وہ اہل سنت و جماعت کے ائمہ مجتہدین کا فرمانا ہے ۔ عمرو کہتا ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول
عمل کیواسطے مسلمان کو بس ہین چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ الایۃ تقلید کرنا شرک ہے اور قیاس کو تو ابن حزم نے بُرا کہا اور اجماع تو یہی ہے کہ جسپر بہت
سے مسلمان عمل کرنے لگے کچھ ائمہ اربعہ مین منحصر نہین تقلید مجتہدین کی کرنا خدا اور رسول کا حکم نہین ہے اور
مجتہدین کو ارباب مقرر کرنا تحلیل و تحریم مین شرک ہے زید جواب دیتا ہے کہ ابن حزم خارجیہ فرقہ کا
محدث تھا اور اسیطرح داؤد ظاہریہ و ابن تیمیہ و قرنی و ابن القیم و عبد الوہاب نجدیہ وغیرہ نے
اپنی تصنیفات مین لکھا ہے سو اہل سنت و جماعت سے مخالف معنی آیت کی کرتے ہین لیکن تمہارے اُستاد
اور اُنکے اُستاد اور اُنکے اُستاد کہ جنھون نے علم قرآن و حدیث کا صحابہ و تابعین و مجتہدین خیر القرون
سے اخذ کیا ہے اور اُنکے شاگرد و نہین ایک سے ایک نے سیکھا ہے آجتک وہی سلسلہ اجماع امت کا
ثابت عقلاً و نقلاً چلا آیا ہے ایکدوسرے کی تقلید کرتے رہے اور مجتہد سنت و جماعت کے یہی چار
ہین حنفی شافعی مالکی و حنبلی دوسرے مجتہدونکا کہنا اجماع امت نے قبول نہین کیا یہہ مجتہدین خیر القرون
مین پیدا ہوئے اور برکت قرب زمان رسول اللہ ﷺ کی اُنکو حاصل ہے شرک نہین عمرو کہتا ہے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنے آسان کیا ہمنے قرآن واسطے ذکر کے پس آیا

کو ئی نصیحت ماننے والا ہے ۔ پھر قرافی نے کہا کہ کسی کی بھی علماؤن سے عامی نے تقلید کر لی تو بس ہے اور ترجمہ عربی کا بحسب لغت کافی و مغنی ہے حاجت نہین کہ سب علوم سیکھے اور تفسیرون اور فقہ کی کتابون کو دیکھے عقاید و تصوف و اصول دین کو پڑھے قرآن و حدیث اصول دین بس ہے ؁ زید جواب دیتا ہے کہ انھین مجتہدین کی تقلید کرنا واجب ہے کہ عالم اور مفتی مجتہد سے مراد ہے اور وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ کے معنے جلالین وغیرہ مفسرین نے یون لکھا ہے سَهَّلْنَاهُ لِلْحِفْظِ أَوْ هَيَّأْنَاهُ لِلتَّذَكُّرِ انتہی اور سعید ابن جبیر سے روایت ہے یَسَّرْنَا لِلْحِفْظِ وَالْقِرَاءَةِ مراد ہے اور اکثر علماء عرب بھی قرآن کے معنے کر نہین سکتے بغیر تفسیرون کے اور روایات صحیحہ کے محتاج رہتے ہین تو عجمی و اہل ہند وغیرہ کیونکر بغیر تفسیر و اصول کے صحیح معنی کر سکینگے اور اسمین سے احکام نکالنا مسایل کے فرعات جیسے تو بڑی بات ہے ؁ عمرو کہتا ہے کہ علما سے مراد اہل اجتہاد کی لی جاوے پھر بھی چارون مجتہدون مین علوم دین کا انحصار ہو جانا کہان ثابت ہوا فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پوچھو اہل علم سے اگر تم نہین جانتے ہو اور یون بھی علما نے فرمایا قرافی کے قول سے قد انعقد الاجماع علی من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر یعنے اجماع اس بات پر ہو گیا ہے کہ جس نے اسلام قبول کیا کسی کی بھی تقلید کر لی علماؤن مین سے اُسپر کچھہ زبردستی یا ممانعت نہین ہے ؁ زید جواب دیتا ہے کہ اہل سنت وجماعت کے سب علماء کا اجماع اس بات پر سلف سے خلف تک ہو گیا ہے کہ لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ نہین جائز ہے تقلید کرنا کسیکی سوائے ائمہ اربعہ کے سوا ابو حنیفہ شافعی مالک اور احمد بن حنبل ہین ۔ ابن الہمام نے تحریر الاصول مین فرمایا اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل علیہم تقلید الذین سبروا و وضعوا و دوّنوا ۔ جمع ہوئے محققین اوپر منع کرنے عوام لوگون کو تقلید صحابہ کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ کے ہین جنھون نے اصول دین مقرر کئے ہین اور وضع کئے مسایل اور جمع کئے تمام فروعات کے احکام ۔ اور قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین آیہ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ کے تحت مین لکھا ہے فان اہل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلاثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق فی الفروع سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد

انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلھم یعنے تحقیق اہل سنت وجماعت متفرق ہوئی بعد تینوں قرنوں کے یا چار کے اوپر چاروں مذہبوں کے اور نہیں باقی رہا ہیچ فرقہ کے سوا ان چار مذہبوں کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونے اس قول کے کہ مخالف ہو چاروں کے ۔ اور آیت میں لفظ اہل الذکر متعلق ہی ان ائمہ اربعہ پر کہ دین کی تکمیل اس زمانہیں انہیں ہی غیر میں نہیں عمرؒ کہتا ہی کہ اگر انحصار ان چاروں مذہب میں دین کا کیا جاوے تو تعئین ایک مذہب کی غیر واجب ہی چنانچہ زمان صحابہ میں کبھی لوگ دین کے مسایل شیخین رضؓ سے پوچھتے کبھی ابو ہریرہؓ سے کبھی معاذ بن جبل سے جیسا وہ کہتے عمل کرتے تھے ابھی اگر کوئی بات حنفی کی کوئی شافعی کی یا مالکی یا حنبلی کی لیکر اسپر عمل کیا تو کیا قباحت ہوئی زیدؒ جواب دیتا ہی بڑی قباحت ہوئی قول السدید فی وجوب التقلید میں امام نوویؒ نے فرمایا ہی کہ اجماع امت ہی اسبات پر کہ المجتہد قد یخطی وقد یصیب یعنے اجماع سے ثابت کہ مجتہد کبھی صواب کرتا ہی کبھی خطا لیکن اُسکے صواب کو دو ثواب ہیں اصابتہ واجتہاد کا اور خطا کو ایک اجتہاد کا ثواب کسواسطے کہ وہ اپنی حیات عزیز اور محنت کو دین کے باب میں بغیر غرض نفسانی کے خرچ کرتا ہی اور تفتازانی فرماتے ہیں انّ القیاس مُظھِرٌ لا مُثبِتٌ کہ قیاس ظاہر کرتا ہی حق کو یہ نہیں کہ ثابت کرتا ہی حق کو ۔ علامہ قہستانی شرح مختصر وقایہ میں فرماتا ہی واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذھب مایھواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف فلواخذ من کل مذھب مباحا مباحا صار فاسقا تاما کما فی الطحاوی ۔ یعنے سمجھ کر کہ جسنے حق کو متعدد کہا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کے لئے یہہ اختیار ثابت کیا ہی کہ ہر ایک مذہب میں سے جو اس کی ہوس کے موافق ہوے لیا کرے اور جسنے حق کو ایک ٹھہرایا ہی جیسے ہمارے علمائے سنت وجماعت لے تو اُسنے عامی کے لئے ایک امام لازم کیا ہی جیسا کہ کشف میں ہی سو اگر ہر ایک مذہب میں سے مباح مباح لیا کرے تو وہ شخص بڑا فاسق ہوگا چنانچہ شرح طحاوی میں ہی فوجب فی المذھب الصلابۃ ای اعتقادکونہ حقا وصوابا کما فی الجواھر پس واجب ہی اپنے مذہب میں استقلال محکم یعنے اس

مذہب کی حقیت اور صواب کا اعتقاد چنانچہ جواہر مین ہے ومشایخنا قالوا ان مذہبنا صواب
یحتمل الخطا ومذہب غیرنا خطأ ویحتمل الصواب للمنع من الانتقال خوفا من اللاعب
بمذہب المجتہدین فی الدین فلیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب و
یستوی فیہ الشافعی والحنفی والحنبلی والمالکی کما فی المصفی والقنیہ اور ہمارے
مشایخون نے کہا ہمارا مذہب بیشک صواب پر ہے خطا کا احتمال ہے اور غیر کا مذہب خطا پر ہے صواب
کا احتمال ہے واسطے منع کرنے عامی کو انتقال کرنیسے یعنے ایک مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب مین
جانیسے کہ خوف ہے مجتہدین کے مذہب کو کھیل سمجھے دین مین عامی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک مذہب
سے دوسرے مذہب مین داخل ہوجاوے اور اسمین شافعی اور حنفی اور حنبلی اور مالکی سب برابر ہین
چنانچہ مصفی اور قنیہ مین مذکور ہے کہ ایسی تلفیق مذہب مین جایز نہین ہے اور اس بات سے صاحب
مذہب کی تحقیر شان ہوجاتیگی اور ضبط وانتظام مذہب کا فوت ہوجائیگا اور حنفی شافعی کے ساتھ اور
مالکی حنبلی کے ساتھ باہم جھگڑا نفاق شروع کرینگے آخر چارون مذہب کے مقلدین بداعتقاد ہوکر تقلید
چھوڑ دینگے چنانچہ اسی پایہ پر یہہ لامذہب نصارا مشرب نے عمارت آغاز کی ہے ملا علی قاری نے فرمایا ہے
وجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی جمیع الفروع حاصلہ
یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شئ ومذہب
غیرہ اباحۃ ذلک الشئ او علی العکس فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی
الحرام فلا یتحقق الحل والحرمۃ وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال
قاعدتہ وذلک باطل انتہی عامی پر خواہ مخواہ واجب ہے کہ ان چار مذہب مین سے ایک مذہب
معین کرلے جمیع فروعات مین اور حاصل کلام یہہ ہے کہ تکلیف مکلف کی جاتی رہیگی اسلئے کہ مثلا شافعی مذہب
ایک شی کی حرمت لازم کرے اور دوسریکا مذہب اسی شی کی اباحت یا اسکے برعکس پس وہ شخص اگر چاہیے
حلت کا کبھی قایل ہو اگر چاہے حرمت کا قایل ہو پس حلت وحرمت دونون متحقق نہین رہین اور اس
حال مین تکلیف جاتی رہی اور فائدہ اسکا باطل ہوگیا اور قاعدہ جڑ سے اکھڑ گیا یہہ خبط ہوا صرف

ربط دین و مذہب کا کہان رہا مولانا شاہ ولی اللہ انصاف مین لکھتے ہین فاعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولیٰ والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید بمذہبٍ واحدٍ بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذٰلک الزمان انتہیٰ جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کے لوگ کسی ایک مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دوسری صدی کے بعد اُن مین ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے کمتر کوئی شخص تھا کہ کسی خاص مذہب معین پر اعتماد رکھتا ہوا اور اس زمانے مین یہی معین کرنا تقلید شخصی کا واجب تھا انتہیٰ اور آج تک وہی قاعدہ جاری ہے فقط امام شعرانی رح نے میزان مین لکھا ہے واعلم انہ لاینافی ما ذکرنا من الزام العلمآء للعامۃ بالتزام مذہب لانہم ما الزموا ھم بذٰلک الا رحمۃ بھم فلولا الزامہم للعامی بمذہب معین لضل عن طریق الھدیٰ ۔ ومن لم یصل الی شہود عین الشریعۃ الاولیٰ وجب علیہ التقلید بمذہب واحد کما مر خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم ۔ اور جان لے کہ یہہ ہمارے اس مدعا کے منافی نہین ہے کہ علماء نے عامی کے حق مین لازم کر دیا ہے کہ ایک ہی مذہب معیّن پکڑے رہے اس لئے کہ علماء کا یہہ تقید اُن پر صرف رحمت ہے پس علماء اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نکر دیتے تو بیشک طریق ہدیٰ سے نکل جاتے اور جسکو عین شریعت اولی کا شہود میسر نہین آیا اسپر تقلید ایک ہی مذہب کی کرنا واجب ہے چنانچہ اوسکا بیان گذرا ۔ اس خوف سے کہ گمراہی مین جاگرے اور آج کے دن لوگون کا عمل اس ہی تقلید شخصی پر ہے تمام ہوا ترجمہ ۔ طحطاوی شرح در المختار مین لکھا ہے ان ھذہ الطایفۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب الاربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاہب فی ذٰلک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار انتہیٰ تحقیق یہہ طایفہ ناجیہ جسکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین ان

دنون چاریہی مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی مالکی شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہووے تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے۔ ملا علی قاری لکھتے ہین فان قیل الیس فی عهد الصحابة کان الواحد من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذهب الفاروق وفی بعض اخر بمذهب الصدیق الاکبر رضی الله عنهما قلنا انما کان کذلك لان مسایل الصحابة لم تکن لکافةٍ لعامة الوقایع ولا شاملة لکافة المسایل لانهم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع وتمهید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورة یحل للمقلدین اتباع الامامین اما فی زماننا فمذاهب الائمة الاربعة کافیةٌ لمعرفة الکلّ فلا ضرورة الی اتباع امامین انتهیٰ اگر کوئی کہے اور اعتراض کرے کیا صحابہؓ کے عہد مین یون نہین تھا کہ ہر ایک لوگون مین سے اختیار رکھتا تھا کہ کسی حادثہ مین عمر فاروقؓ کے مذہب پر عمل کرے اور کسی حادثہ مین ابوبکر صدیقؓ کے مذہب پر عمل کرے۔ ہمنے جواب دئیے کہ یہہ اختیار اسلئے تھا کہ صحابہ کے مسایل عام اور وقایع وحوادث کیلئے کافی نہین تھے اور تمام ابواب مسایل کو شامل نتھے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کی اور اصول وتفاصیل بٹھانے کی فرصت نہین ملی تھی لاچار اس ضرورت سے مقلدین کا اتباع دو امام کا حلال تھا ہمارا زمانہ سو چارون مذہب ہر ایک باب مین کافی ہین اب دو امام کے اتباع کی ضرورت نہین ہے یہان سے معلوم ہوا کہ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ سے مراد صاحب ذکر فرد کامل ہے اس لئے کعبۃ اللہ مین چار مفتی ہر مذہب کے جدا جدا موجود ہین جس شخص کو کچھہ مسئلہ پوچھنا ضرور ہے تو اپنے مذہب کے مفتی کو پوچھہ کر اسپر عمل کریگا اور التزام مذہب واحد بطریق الوجوب رکھیگا اور واجب کی معنی فرض کے بھی ایسے مقامون پر آتے ہین تمام ہوا کلام زید کا اب ہم مستفتی آپ علمائے دیندار سے پوچھتے ہین کہ کہنا عمرو کا موافق شریعت کے معمول بہ ہے یا کہنا زید کا موافق شریعت کے معمول بہ ہے آپ کے نزدیک جو صحیح ہو بیان کیجئے بینوا توجروا جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا

جواب مفتیان حرمین شریفین کتاب تحفۃ العرب والعجم صفحہ ۵۰

مواہب العرب

مواہب علماء مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین

تمام حمد واسطے اللہ پروردگار عالمین کے ہی اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگاروں کے ہے اور نہیں ہی غضب مگر ظالموں پر

والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب پر

اللھم اھدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم

الٰہی مجھکو دکھا حق بات جسمیں اختلاف ہورہا ہی بیشک توجسکو چاہے سیدھی راہ پر ہدایت کرتا ہی

وبعد فقد تاملت ھذہ الرسالۃ وما جری بین المتناظرین فی ھذہ

اور اس کے بعد مین نے اس رسالے کو اور جو اس باب مین درمیان مناظرین کے گفتگو ہی خوب تامل کیا

المقالۃ فرأیت ما قالہ زید ھو الصواب الذی لا یحید عنہ عند اولی

سو مین نے اسکو جو زید کہتا ہی صواب پایا ایسا کہ عقلاء کے نزدیک اوسّے اعراض نہین ہی

الالباب لاتفاق کلمۃ من یعتد بہ من علماء الشریعۃ المحمدیۃ

واسطے اتفاق کلام علمائے شریعت محمدی کے جو معتبر ہین

ان من لم یبلغ رتبۃ الاجتھاد یلزمہ التقلید واین الواصل الی ھذہ الرتبۃ

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہی اسکو تقلید ہی لازم ہے اور اب کہان ہی جو اس بلند رتبہ کو

العلیۃ کیف وقد قال مولانا العلامۃ الحافظ الشیخ قاسم الحنفی تلمیذ

حاصل کرے کیونکر ہوسکے یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

المحقق الكمال ابن الهمام وما كان من اهل القرن التاسع قد طوي بساط

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہیں اور نویں قرن کے لوگوں سے ہیں کہ مدت دراز سے

الاجتهاد منذ دهر طويل لفقد شرائطه فاذا كان في زمن الحافظ

اجتہاد کا فرش لپٹ چکا واسطے گم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد میں

المذكور فما بالك بهذا الزمان الذي عم فيه الجهل وقل العرفان ولو جوز

یہ حال ہو پھر تجھکو اب اس زمانے میں کیا خیال ہے جسمیں جہل پھیل رہا ہے اور عرفان کمتر ہو گیا ہے اور اگر

لكل عالم ان يجتهد لعظم الخطب واتسع الخرق وعم الضرر وطم البلاء

ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کرے تو دشواری بڑھ جاوے اور خرابی فراخ ہو جاوے اور ضرر پھیل جاوے اور بلا جوش میں آجاوے

وقال كل برائه وتهوسه وفهمه الجامد وذهنه الخامد وغرضه

اور ہر ایک اپنی اپنی رائے اور ہوس کی راہ سے اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض

الفاسد ولصارت الاحكام لا تنضبط والتنازع والنزاع لا ينقطع كما هو

فاسد سے حکم دیا کرے اور احکام ہرگز منضبط نہ رہیں اور مقدمات بہت اور خصومت تمام نہو چنانچہ اب یہی

الواقع الان في الديار الهندية من بعض الجهلة اللئام الذين هم كالانعام

حال ہے ملک ہندوستان میں بسبب بعضے لئیم جاہلوں کے ہو رہا ہے جو کہ مثل ڈانگر ہونے کے ہیں

من التكلم في حق العلماء الاربعة الاعلام وادعائهم الاجتهاد الذي دونه

کہ چاروں علماء بزرگ کے باب میں کلام کرتے ہیں اور اپنے لئے اجتہاد کا دعوی کرتے ہیں جو بدون اسکے

خرط القتاد فاللائق بهذه الطائفة التعزير والردع والتحذير من اتباعهم

کانٹے سوتنے ہیں سو اس گروہ کے واسطے تعزیر اور جھڑکی اور دھمکی سزاوار ہے کہ انکا اتباع نہو

ويجب على ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور تعزيرهم التعزير البليغ ولا حول

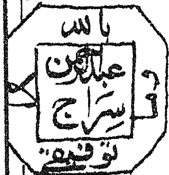
اور اولی الامر پر خدا تعالی ان کا ثواب دوچند کرے اونکے بڑی تعزیر دینی واجب ہے اور نہیں پھرنا

ولا قوة الا بالله العلي العظيم وهو حسبنا ونعم الوكيل فالعبد يفهم وامر

گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ علی عظیم سے اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا صاحب [illegible] سو کتنی یہ تقریر اپنے [illegible]

بِرَقْمِهٖ خَادِمُ الشَّرِيْعَةِ وَمِنْهَاجِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سِرَاجُ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ

اور اسکے لکھنے کی اجازت دی خادم شریعت اور منہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج حنفی نے جواب



مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ حَالًا كَانَ اللّٰهُ لَهُمَا حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

مکہ مشرفہ کا مفتی ہی حمد اور صلوۃ اور سلام کرتے ہوئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالسَّالِكِيْنَ

تمام حمد اللہ کو جو اکیلا ہے اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلعم پر اور اسکی آل اور اصحاب پر اور انپر جو اسکے

نَهْجَهُمْ بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْهِدَايَةَ لِلصَّوَابِ قَدْ تَاَمَّلْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ

رستہ پر چلتے ہیں بعد اسکے الٰہی میں تجھسے صواب کی ہدایت چاہتا ہوں میں اس رسالہ کو

وَجَرٰى بَيْنَ الْمُتَنَاظِرِيْنَ مِنَ الْمَقَالِ ثُمَّ تَاَمَّلْتُ مَا اَجَابَ بِهٖ مَوْلٰنَا مُفْتِيْ

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا پھر میں نے مولانا مفتی اسلام اکے جواب کو غور کیا

الْاِسْلَامِ فَرَاَيْتُهٗ جَوَابَهٗ هُوَ الْعُمْدَةُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ وَهُوَ الصَّوَابُ الَّذِيْ يُعَوَّلُ

تو اونکے جواب ہی کو علمائے اسلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جسپر اعتماد ہی

عَلَيْهِ وَيُرْجَعُ عِنْدَ الْاِشْتِبَاهِ اِلَيْهِ فَعَلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ ثَبَّتَ اللّٰهُ بِهِمْ

اور شبہ پڑے تو اودہر مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکموں پر اللہ اونکے دین کے

قَوَاعِدَ الدِّيْنِ وَقَمَعَ بِهِمُ الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُلْحِدِيْنَ اَنْ يُعَزِّرُوْا مَنْ يَخْرُجُ عَنْ

قواعد قائم رکھی اور اونکے سبب سے بدعتی اور ملحد لوگوں کی بیخ کنی کری یہہ لازم ہی کہ جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے

اِتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَيُعَذِّبُوْهُ بِمَا يَسْتَحِقُّهٗ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ

اتباع سے باہر قدم رکھے اوسکو تعزیر دیں اور اسکو شکنجہ کریں اوسکے لایق ذلت کا عذاب

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اور اللہ صواب کی توفیق دینے والا ہی اور اوسکی طرف بازگشت اور پھرنا ہی اور درود بہو اللہ کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور اسکے

اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَهٗ بِفَمِهٖ وَكَتَبَهٗ بِقَلَمِهٖ كَثِيْرُ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ خَادِمُ طَلَبَةِ

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اسکو لکھا اپنی ہاتھ سے عاصی گنہگار خادم طلباء

الْعَالِمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْمُرْتَجِيْ رَبَّهُ الْغُفْرَانَ أَحْمَدُ بْنُ زَيْنِيْ دَحْلَانَ

علم نے مسجد حرام میں جو اپنے رب سے امید مغفرت رکھتا ہی احمد بن زینی دحلان

مُفْتِيُ الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمَحْمِيَّةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَأُسْتَاذِهِ وَلِإِخْوَانِهِ

مفتی شافعی مذہب نے مکہ شریف میں اللہ بخشے اسکو اور اسکے والدین کو اور استاذ کو اور بھائیونکو

وَمُحِبِّيْهِ الْمُسْلِمِيْنَ اٰمِيْنَ (احمد دحلان)

اور مسلمان دوستون کو آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ الْأَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

تمام حمد اللہ کی ہی جو پروردگار عالمین کا ہی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین ہین اور اونکی آل

وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ الدِّيْنِ وَبَعْدُ فَلَمَّا طَالَعْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى

اور اصحاب پر جو دین کے ہادی ہین اوسکے جب مین نے یہہ رسالہ تمام اول سے

اٰخِرِهَا طَلْقًا طَلْقًا وَوَجَدْتُ الْحُكْمَ الَّذِيْ اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ حَقًّا حَقًّا وَمُوَافِقًا

آخر تک تھوڑا تھوڑا پڑھا اور مین نے وہ جو حکم اُس مین مذکور ہی حق حق اور قرآن

لِلْقُرْاٰنِ الْأَزْهَرِ وَالْحَدِيْثِ الْأَبْهَرِ وَالْإِجْمَاعِ الْأَطْهَرِ وَالْقِيَاسِ الْأَشْهَرِ لِأَنَّهُ مُقَرَّرٌ مُثْبَتٌ

اوسکے موافق اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر مین یہہ حکم

فِي التَّقْرِيْرِ وَمُحَرَّرٌ ثَابِتٌ فِي التَّحْرِيْرِ وَمُجْمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَ النَّحَارِيْرِ وَلَا يَحُوْمُ حَوْلَهٗ

مقرر مثبت ہی اور لکھی ہوئی جگہہ مین لکھا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اُسکے گرد نہ

شَكٌّ وَشُبْهَةٌ وَلَا ظَنٌّ وَتَخْمِيْنٌ وَرِيْبَةٌ قُلْتُ بِصِحَّتِهٖ أَنَا الْفَقِيْرُ تُرَابُ أَقْدَامِ الْعُلَمَاءِ

شک اور شبہہ ہوسکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو مین اسکی صحت کا قائل ہوا مین فقیر علما کی خاک

الْمِسْكِيْنُ الْجَانِيْ أَحْمَدُ الْمُهَاجِرُ الدَّاغِسْتَانِيُّ الْمَكِّيُّ مُدَرِّسُ الْمَدْرَسَةِ السُّلَيْمَانِيَّةِ

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

وَمُهْرَتْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

اور مہر کردی الہی مجھکو علم زیادہ دے اور ہمکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین اگلے اور پچھلے کو

(الواجی احمد)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اطَّلَعْتُ

تمام حمد واسطے اللہ کے جو اکیلا ہے اور درود و سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہیں ہے پھر اس کے بعد کہ مین نے

عَلٰى هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَتَاَمَّلْتُ جَوَابَ مُفْتِي الْاِسْلَامِ فَوَجَدْتُهٗ حَقًّا لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلَا شَكَّ

اس رسالہ کو دیکھا اور مفتی اسلام کے جواب مین تامل کیا سو مین نے اوسکو حق پایا اوسمین کچھ شک شبہ نہین ہے اور اسمین شک نہین ہو سکتا

بِعِتْرَتِهٖ هَادِيًا لِاَهْلِ الرَّشَادِ فَاَمَّا لِاَهْلِ الزَّيْغِ وَالْفَسَادِ فَعَلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ

نیکبختونکے لئے ہادی ہے اور کجی اور فساد والون کو پیچ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

ضَاعَفَ اللّٰهُ لَنَا وَلَهُمُ الْاُجُوْرَ اَنْ يُّعَزِّرُوْا مَنْ اَلْحَدَ فِي الدِّيْنِ وَخَرَجَ عَنِ اتِّبَاعِ

ہمارا اور اونکا اجر دوچند کرے اللہ یہہ لازم کہ جو دین کے اندر الحاد جھگڑا پیدا کرے اور آئمہ

الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَسَلَكَ سَبِيْلَ

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اسکو سزا دیوین الہی ہمکو انمین شریک مت کر جو اپنی ہوا ہوس کے پیچھے پڑے

الشَّيْطَانِ فَاَغْوَاهُ كَتَبَهٗ حُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُفْتِي الْمَالِكِيَّةِ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْمَحْمِيَّةِ مُصَلِّيًا

اور شیطان کی راہ چلا پھر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی مذہب کے مفتی نے مکہ شریف مین لکھا صلوۃ

مُسَلِّمًا حَامِدًا

اور سلام کرتے ہوئے

(مہر: حسین لله م عنه)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اطَّلَعْتُ عَلٰى

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے الہی مجھکو علم زیادہ دے مین

هٰذِهِ النُّبْذَةِ اللَّطِيْفَةِ وَرَاَيْتُ مَا اَفْتٰى بِهٖ مَوْلَانَا حَامِلُ رَايَةِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ

اس مختصر لطیفہ پر مطلع ہوا اور مین نے فتوے مولانا امام اعظم ابوحنیفہ کے علم بردار کا

اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا كَتَبَهٗ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ شَافِي الْعِيِّ مُفْتِيْ مَذْهَبِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافی مرض جہل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وَمَا سَطَرَهُ العَلَّامَةُ النَّاسِكُ السَّالِكُ فِي أَقْوَمِ المَسَالِكِ مُفْتِي مَذْهَبِ إِمَامِ
اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والے راست ترین راستہ مفتی مذہب امام
دَارِ الهِجْرَةِ الإِمَامِ مَالِكٍ فَرَأَيْتُهُ هُوَ الحَقُّ الصَّرِيحُ وَهُوَ مَذْهَبُنَا عَلَى الرَّاجِحِ الصَّحِيحِ
دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو میں نے اوسی کو حق صریح پایا اور یہہ ہی ہمارا مذہب ہے بقول راجح اور صحیح کے
قَالَ فِي الغَايَةِ وَيَتَعَيَّنُ الآنَ تَقْلِيدُ أَحَدِ الأَئِمَّةِ الأَرْبَعَةِ لِعَدَمِ حِفْظِ مَذَاهِبِ
غایت میں کہتا ہی اب چار ون امام میں سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہیں ہے
غَيْرِهِمْ وَالمُنْكِرُ لِلتَّقْلِيدِ يُنَادِي مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ وَقَوْلُهُ بِأَنَّ التَّقْلِيدَ شِرْكٌ
اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہی اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے
وَاسْتِدْلَالُهُ عَلَى ذَلِكَ بِالآيَةِ وَالحَدِيثِ كَلَامٌ مُفْتَرًى وَقَوْلٌ خَبِيثٌ فَيَجِبُ
اور اسکی سند آیت اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی
قَمْعُهُ وَزَجْرُهُ وَرَدْعُهُ إِنْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ وَإِلَّا فَنَكِلُ عُقُوبَتَهُ إِلَى اللّٰهِ
بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہی اگر اللہ تعالی اوسکی طاقت دے اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کے حوالہ ہی
وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الوَكِيلُ كَتَبَهُ الحَقِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدٍ مُفْتِي الحَنَابِلَةِ
اور وہ ہمکو کافی ہی اور اچھا ذمہ دار اسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید حنبلی مذہب کے مفتی نے
بِمَكَّةَ المُشَرَّفَةِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا (مہر: محمد بن حمید)
مکہ مشرفہ میں حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

فصل چہاردہم نشانی گواہی ١٢٠ کتاب فتح المبین فی کشف مکاید غیر المقلدین مصنفہ جبر التحریر صاحب التقریر والتحریر مولانا محمد منصور علیخان بن مولانا محمد حسن مراد آبادی مطبوعہ دار العلم لکھنؤ باہتمام مولوی محمد یعقوب در مطبع نجم العلوم ١٣٠٥ صفحہ ٤٣ و ٤٤ مین وہ بہیہ لا مذہب غیر مقلدین کے عقاید باطلہ لکھے ہین (نقل کفر کفر نباشد) اول یہہ کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہین چنانچہ صفحہ ٥ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد تصنیف مولوی شہود الحق شاگرد مولوی نذیر

حسین مین مندرج ہی حال انکہ حق سبحانہ تعالی کو صفات ذمیمہ سے منزہ اعتقاد کرنا فرض ہی اگر کسی نے کہا یا خالق الکلاب والخنازیر کافر ہوگا دویم انبیا علیہم السلام سے احکام نبی مین بھول چوک کے قایل ہین جیسا کہ مولوی نذیر حسین صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی مین اس مضمون کا اقرار کرتے ہین اور طرہ یہہ کہ اسکی صحت پر مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما غیر مقلدین کی مہرین بھی ثبت ہین (اپنے مکتب کے لڑکونکے نام کی مہرین بنا رکھین ہر مسئلہ پر لگا دیتے ہین چنانچہ کتاب نشانی ۲۲ سے ثابت ہوا ہی) حال انکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام مین بالاتفاق معصوم ہین سیوم یہہ کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہین چنانچہ یہہ مضمون صفحہ ۲-۱۶ نصر المومنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد نذیر حسین سے ظاہر ہی کہ اُنھون نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہی جسکے معنے یہہ ہین کہ بعضے نبی کے خاتم ہین نہ سب نبی کے حال انکہ کل انبیا کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہین کہ بعد آپکے کوئی نبی نہین ہوگا (جو آپ کو خاتم النبیین نہ جانے وہ کافر ہی) یہان نشانی ۴۸ - جو فتوی نظام المطابع مدراس مین چھپا ہی اور نشانی ۱۹ جو فتوی مولوی کا شیخ محمد یعقوب کے اہتمام سے مطبع احمدی مین چھپا ہی اور مماثلت کسی امر مین آنحضرت صلعم سے کسیکو نہین ہی اس امر کو ثابت کیا ہی دیکھنا چاہیئے چہارم کہتے ہین کہ حدیث احاد سے یعنے سوائے حدیث متواترہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہین ہوتا جس کا یہہ مطلب ہوا کہ آنحضرت صلعم سے سوائے ایک دو معجزے کے زیادہ صادر نہوئے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواترہ سے ثابت نہین یعنے حدیث احاد سے ثابت ہین چنانچہ یہہ مضمون کتاب دلیل محکم مطبوعہ دہلی تصنیف مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی اور یہہ کہنا خلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ فصل دوازدہم کتاب ہذا مین مولانا شاہ عبد العزیز کی تفسیر سے ردیہ اس قول کا مرقوم ہی اور کتاب مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ مین ہزارون معجزونکے بیان ہین پنجم اجماع کل امت کا جسکی سند ہمکو معلوم نہین حجت شرعی نہین ہی جیسا کہ صفحہ ۱۳۱ کتاب معیار الحق نشان ۱۴ مطبوعہ لاہور مصنفہ مولوی نذیر حسین مین اور صفحہ ۴۲ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور تصنیف مولوی عبد اللہ

مہدی معروف بمولوی جھاؤ ساکن مئو مین موجود ہے (یہہ قول داؤد ظاہری اور ابن تیمیہ کا ہی اُسکا
رد یہ شرح شاشی اور نور الانوار شرح منار مین موجود ہے ششم مجتہد کا قیاس شریعت مین قابل اعتبار
نہین ہی چنانچہ اسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹۰ مین اور اعتصام السنۃ کے صفحہ ۳۶ مین مرقوم ہے اُس کا
رد بہی کتب اصول مذکورہ مین ہی ہفتم کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور مصنفہ ملا معین کی
صفحہ ۲۱۹ مین لکھا ہی کہ حضرت امام مہدی کے زمانہ مین رجعت ہوگی یعنے جو لوگ اونکی محبت مین مر گئے
ہین اور نہ پایا اُنھون نے زمانۂ امام کو تو بحکم خدا تعالیٰ قبرون سے قبل قیامت کے زندہ ہوکر اُنسے
مستفید ہونگے چنانچہ اصل عبارت عربی اس کتاب کی یہہ ہی من مات علی الحب الصادق لامام العصر
المهدی علیه السلام ولم یدرك اوانه اذن الله سبحانه ان یحییه فیفوز فوزاً عظیما فی
حضوره وهذه رجعته فی عهده حال آنکہ مسئلہ رجعت کا اہل سنت وجماعت کے نزدیک مردود
ہی چنانچہ امام نووی شارح مسلم لکھتے ہین کہ رجعت باطل ہے اور معتقد اُسکے رافضی ہین پس معلوم
ہوا کہ یہہ طریقہ رفّاض کا ہی نہ اہل سنت وجماعت کا ہشتم کہتے ہین کہ بارہ امام اور حضرت فاطمۃ
الزہراء معصوم ہین اِنسے خطا کا ہونا محال ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رض اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت
مرتضیٰ علی رض کے مخالف ہوئے بیعت خلافت مین اور حضرت فاطمہ رض کے ارث دینے مین وہ سب کے سب
خطا وار ہین اور عصمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقلی ہی چنانچہ
یہہ مضمون اسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۱۳ مین مرقوم ہی حال آنکہ یہہ عقیدہ بھی خاص روافض
کا ہی اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیا معصوم ہین اور اولیا محفوظ ہین چنانچہ شاہ عبد العزیز
تحفۂ اثنا عشریہ کے باب دہم مین لکھتے ہین دیکھو نہم اس کتاب دراسات مین حدیث اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ کو بمقابلہ عصمت انبیا کے موضوع قرار دیا ہی اور حدیث
اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ سے جواز اقتدائے شیخین کا قایل ہوا ہے اور وجوب
واستحباب کو بالکل اُڑا دیا ہی چنانچہ عبارت عربی اوسکی یہہ ہے والحدیث الاول موضوع
والّا لکان قوله اهتدیتم فیه خاصة مما یدلّ علی عدم خطائهم والثانی منه جواز

الاقتداء بہما و ھو لا یقتضی عدم خطائہما باوجودیکہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی کتاب سیف المسلول مین حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت کہاہی کہ منہ مشہور و قد رواہ البیہقی باسانید متنوعۃ یرتقی بہا الی درجۃ الحسن۔ اور دوسری حدیث اس موقع پر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین نہین جانتا کہ زندگی میری کتنی ہی پس اقتدا کرو تم میرے بعد ابوبکر کی اور عمر کی۔ افسوس کہ باوجود اقتضائے صیغۂ امر کے جواز اقتدا کے معنے لیا اور وجوب و استحباب بالکل چھوڑ دیا دہم حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت فاطمہ زہرا رض کے ساتھ اور حضرت عمر رض حضرت علی رض کے ساتھ (معاذ اللہ) عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۲۹ کتاب اعتصام بالسنۃ مذکور مین مسطور ہی یہہ اعتقاد بھی بالکل خلاف اہل سنت و جماعت کے ہی (یہہ حضرات اولیاء اللہ تھے اور اولیاؤنکے دلون مین ہرگز کینہ حسد بغض نہین ہوتا ہی کیونکہ حضرت علی رض نے شیخین سے بیعت کی تھی پھر دل مین رز کینہ رکھنا منافق کا کام ہی نعوذ باللہ منہا تو کیا یہہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منافق سمجھتے ہین

بیت کفر ہست در طریقت ما کینہ داشتن آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ایضًا با صاف دل مجادلہ باخویش دشمنی ست ہر کس کشد بآئینہ خنجر بخود کشد

یازدہم چارون امامون کے مقلد اور چارون طریقون کے متبع یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی اور رفاذ آ چشتیہ نقشبندیہ اور مجددیہ یہہ سب لوگ مشرک و کافر ہین ایسا لکھا ہی (یہہ کفر و شرک اسی لکھنے والے کی طرف عود کرتا ہی) چنانچہ گواہی نشانی ۱۸ کتاب نصرۃ المسلمین الرد علی غیر المقلدین مولفہ مولوے عبد الغفور خان بہادر المتخلص بہ نساخ و شرح رباعیات مطبع حامی الاسلام دہلی باہتمام مولوی فیض الحسن خان سنہ ۱۲۸۶ مین مطبوع ہوئی دیکھنا منظور ہی کہ جواب ترکی بترکی خوب دیا ہی اور سب کاردیہ لکھا ہی اسطرح نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جعلسازی و مکاری اور فقہا کو اور انکے مقلدین کو مشرک و بدعتی و دغاباز لکھا ہی چنانچہ کتاب ترجمان وہابیہ مطبوعہ مفید عام آگرہ مین صفحہ ۳۵ - ۳۶ مین یہہ عبارت موجود ہی کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلون و مکرون کا اور کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم فقہ درائتی ہی اور رہا جال ان سب خرابیون کا فقہا اور مقلدین کی لو جال ہی اور

ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور نشہ شرک و بدعت مین
سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیون کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہے اور اسی کتاب کے
صفحہ ۵۲ مین لکھا ہے کہ کثرت نوافل و نماز و طاعات اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی
اموات کے طریقہ ہنود کا ہے انتہی اور معلوم ہوا ہے کہ کتاب ہدایت المرتاب بردما فی کشف الحجاب مصنفہ
مولوی نومسلم محمد سعید گنجاہی کے مطبع پبلک اونہین مین چھپی ہے اوسمین مولوی عبد الرحمن قاری،،
مصنف کشف الحجاب کو اور مولانا ابو الحسنات مولوی عبد الحی لکھنوی مصنف کتاب اقامۃ الحجۃ،،
اور کتاب ابراز الغی جور دیہ ہے صدیق حسن خان کی تصنیفات کا خوب لعن طعن سے یاد کیا ہے اور
خلاف آداب علمائے مناظرہ حضرت امام الائمہ و مجتہدین خیر القرون کو سب و شتم کیا ہے اور خوشامد و
شقاوت کی راہ سے صدیق حسن خان کو والیہ بھوپال کے دربار مین ان ہذا الا ملک کریم کا مصداق لکھا ہے
اور امام برحق و مجتہد مطلق اور مجدد اسی صدی کا قرار دیا ہے اور امیر المومنین بنایا ہے اور فساد عظیم
شریعت محمدیہ مین برپا کیا ہے اور نواب بھوپالی سے بیس ہزار روپے لیکر مصر مین تفسیر قرآن اور کتابین
نئے مذہب کی چھپوائین ہین خدا خیر کرے عجب ہے کہ اکثر نومسلم مولوی غیر مقلدین مفسدین فی الدین
بنے مین نواب بھوپال کے نام سے جو چاہتے ہین چھپواکر انکو خوش کرتے ہین تمام مسلمانون کو ایذا دیتے ہین اور کیا
اونکو پیغمبر مہدی آخر الزمان بناتے ہین نعوذ باللہ منہا اور کتاب اعتصام بالسنۃ کے صفحہ ۷ — ۸
مین لکھا ہے اور مولوی محمد لیسین نے رسالہ اشعار الحق جواب رسالہ تنویر الحق مین سب مقلدون کو
اخوان یزید اور رافضی پلید اور شیطان و کافر لکھا ہے اور اسیطرح محی الدین نومسلم جاٹ
کتب فروش لاہوری نے بھی کتاب ظفر المبین مطبوعہ لاہور مورخہ ۷ رمضان ۱۲۹۷ ہجریہ
مین چھاپی ہے اس کتاب مین تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین کو مشرک اور کافر لکھا ہے
اور چارون امامون کے مصلون کو جو کعبۃ اللہ مین ہین ضلالت اور بدعت قرار دیا ہے جسکا
جی چاہے دیکھے ان کے صفحون کی نشانی عدد مطابق ظفر المبین حصہ اول مطبوعہ ۱۲۹۷
کا ہے جسکی تاریخ طبع لفظ خرافات ہے مین سے نکلتی ہے اور فتح المبین اسی کتاب کے صفحہ
۱۲۸۲

شمار عدد پر رد یہ لکھا گیا ہی جب محی الدین نے سنا کہ رد یہ اسکا چھپتا ہی اسی وقت سنہ ۱۲۹۸ھ
مین ظفر المبین حصۂ اول دوبارہ چھاپا اور عبارت مین کم بیش الفاظ مین تغیر تبدل کر دیا ہی
چنانچہ فتح المبین کے صفحہ اوّل مین اس امر کی تصریح لکھی ہی اور معترض نے جو پچیس مغالطے
مقلدین کی طرف منسوب کرکے بارہوین مغالطے مین سو مسئلے نکالے ہین اور ہر مسئلے مین بطریق
طعن لکھا ہی کہ اسمین امام اعظم نے خلاف احادیث صحیحہ و آیات صریحہ کا عمل کیا ہی سو مولف
فتح المبین نے جملہ مطاعن کو دفع کرکے بدلایل قرآن و حدیث ہر ایک کا جواب باصواب دیا ہی
اور حنفیہ کے ہر مسئلہ کا ماخذ کتاب و سنت سے و دلایل اجماع امت سے بتلا دیا ہی اور کوئی
کلمہ خلاف آداب حضرات محدثین کی شان مین نہین لکھا ہی اور مثل معترض کے بزرگون پر لعن و طعن
کو جایز نہین رکھا ہی نعوذ باللہ من ھذہ الشر والفساد والکفر والعناد **تنبیہ**
مقام عبرت ہی اور کتنی جرأت ہی کہ جب اونھون نے علمائے مقلدین اور اولیائے کاملین کو بے
دھڑک مشرک اور کافر کہدیا اور لکھدیا اور کتابون مین چھپوا دیا تو اب لکھنے والونکے کفر و الحاد
مین کیا شک باقی رہا — افسوس صد افسوس ان ناعاقبت اندیشون اور بیخبرونکو اتنی بھی خبر نہین
کہ ہماری اس بیہودہ گوئی اور ناشایستہ و پوچ و لچر تحریر و تقریر سے خود ہمارے امام المحدثین
اور مقتدائے عالمین حضرت امام محمد اسمٰعیل علیہ الرحمہ بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوتے ہین
وجہ کہ وہ بھی مقلد ہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور داخل ہین زمرۂ مقلدین شافعیہ
زبدۃ المحدثین مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف
مین لکھا ہی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات
الشافعیۃ ومن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ
بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری
فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاھد لہ انتھی یعنے
جسطرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسی طرح امام محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی مقلد ہین

شافعیہ مین شمار کئے گئے ہین اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین السبکی ہین اور اوھون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا امام حمیدی سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہین ہمارے شیخ علامہ بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھہ مذکور ہونے انکے طبقات شافعیہ مین ۔ اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی ۔ پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لا مذہبون کو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہئے کہ کسی مذہب کی تقلید اختیار کرین اور اپنی لا مذہبی پر ہزار نفرین اور پھٹکار کرین ۔

دوازدہم جو شخص ایمان باللہ والیوم الاخر و تصدیق بما جاء النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہین ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ چنانچہ یہہ مضمون رسالہ ثبوت الحق الحقیق تصنیف مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمۂ فیض دہلی محلہ پیپل مہادیو کے صفحۂ اول مین مندرج ہے حالانکہ صرف موصوف بالایمان اور تصدیق بما جاء بہ النبی کرنے سے مسلمان درجۂ متقین کو نہین پہنچتا ہے ورنہ باوجود ہونے مرتکب کبائر و محرمات قطعیہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے متقی اور مصداق ہونا اس آیت کا لازم آتا ہے اور یہہ بالاتفاق تمام علماء اہل سنت و جماعت کے نزدیک باطل ہے بلکہ متقی کذائی ہونے مین اتصاف بالحسنات واحتراز عن السیئات بھی ضرور ہے اور مصداق آیہ مذکور کے وہی لوگ ہین جو باوجود موصوف بالایمان ہونے کے موصوف بالفضایل عملیہ [illegible] بدہ صحیحہ بھی ہون جیسے بذل اموال وایتاء الزکوٰۃ واقامۃ الصلوٰۃ وادای صوم و [illegible] وایفای عہود و مواثیق وصبر و استقلال بوقت مصیبت و ملال غرض کہ جملہ ضروریات دین [illegible] مستحبات اسلام پر بھی عمل ہونا چاہئے سیزدہم اسی کتاب ثبوت الحق الحقیق کے صفحہ ۲-۴-۷ مین نذیر حسین نے تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہے اور ائمہ مجتہدین مثل احبار و رہبان یعنے علمائے یہود و ترسا کے بنایا ہے اور حضرات مقلدین کو مصداق ان

آیات کا ٹھہرایا ہے اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ـ حال آنکہ یہ آیتین
یہود و نصاریٰ کی اور کفار و مشرکین کی شان مین وارد ہین افسوس کہ مصداق اسکے مجتہدین
و مومنین ٹھہرائے جاہئین اس سے بڑھکر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی

بیت

از برون طعنہ زنی بر بایزید ۔ وز درونت ننگ میدارد یزید

خیال کرنا چاہئے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہے یعنے بنا لیا کافرون نے اپنی قوم کے عالمون اور
درویشون کو پروردگار اپنا سوائے اللہ کے اور مسیح بیٹے مریم کو ۔ یعنے جب کہا جاتا ہے اُن
لوگون سے کہ پیروی کرو تم شریعت کی تو جواب دیتے ہین وہ کہ پیروی کرتے ہین ہم اس طریق
کی کہ جسپر پایا ہم نے باپ دادا کو ۔ بنی اسرائیل نے جو تحریم ما احل اللہ اور تحلیل ما حرم اللہ مین اپنے
احبار و رہبان کی اتباع کی اونکو الوہیت مین شریک کیا تب کافر و مشرک بنے ہین ۔ یہان
ن ثانی ۔ ۶۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ کتاب رسم الخیرات اور تحلیل ما احل اللہ تصنیف مولانا خلیل الرحمن
انبہٹی آبادی کی دیکھنا ضرور ہے ۔ ہم پوچھتے ہین کہ وہ تحلیل و تحریم محرمات و مباحات یقینیہ
و ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جسکی حرمت و حلت مین اختلاف ہے اور ضرورت
اجتہاد کی ہے پس در صورت اوّل نذیر حسین کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل و تحریم
محرمات و مباحات یقینیہ و ضروریہ کی مثال ثابت کرنا چاہئے ع ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
حتیٰ کہ اونکے مقلدین بہ سبب اتباع کرنیکے ایسی تحلیل و تحریم مین مشرک و کافر قرار دئے جاوین
اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ تمھارے قیاس ناروا اور اجتہاد بیجا سے کافر و مشرک
نہین ٹھہرتے بلکہ تم کافر و مشرک بنجاتے ہو دیکھو ن ثانی ۹۶ کتاب تحفۃ الفقیر الاجراء علی المسلم بالتکفیر
مصنفہ جناب مولوی عبد القادر باعکظہ سلمہ اللہ تعالیٰ جو باہتمام مجلس تائید الاسلام مطبع محمدی واقع
بمبئی مین ۱۲۹۶ھ مطبوع ہوئی ہے اور جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۲۷۴ مین استفتا ۸۶ کا دیکھو
اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام و تابعین ذوی الاحترام و علمائے سلف و خلف اہل اسلام

و محدثین کلام حضرت فخر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہے غور کرو
دیوانون کے مانند بات نکہو کیونکہ اونھون نے انت طالق کے لفظ سے طلقات ثلاثہ واقع ہونے مین
حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کا اتباع کیا ہے تب کافر ہونا خود بدولت کا اور آپکے مجتہدین
اکابر کا مثل شوکانی و ابن القیم و داؤد ظاہری و ابن حزم وغیرہم کا لازم آتا ہے اسواسطے کہ انھون
نے لفظ مذکور سے طلقات ثلاثہ نہ واقع ہونیمین خارجیہ ابن تیمیہ و معتزلہ و واصل بن عطا عبداللہ بن
سبا غدار کے مانند قرآن و حدیث کے منکرونکی تقلید کی ہے پس شق اول تو بدیہی البطلان ہے
کہ صحابہ سے تحریم ما احل اللہ یا تحلیل ما حرم اللہ ہرگز نہین ہوسکتی اور شق ثانی برعم مولوی نذیر حسین
کہ خود آپ پر متعین ہوگئے اب اسکا کیا جواب دیتے ہو کیون ایسی بات کیجئے کہ اُلٹا الزام اسکا اپنے
اوپر لیجئے چنانچہ فتح المغیث اور نہج المقبول مین صاف لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ یعنے بغیر نکاح
دوسرے مرد سے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال ہے اب فرمائیے حتی تنکح زوجا غیرہ آیت قرآن
سے مخالف حکم دیا اور تحلیل تحریم کیا سو بیشک کافر ہوگیا یا نہین ط صفحہ ۱۸۳ فتح المبین اور صفحہ
۲۶ طریقۂ محمدیہ و صفحہ ۲ فتح المغیث کا دیکھو چہار دہم رسالہ الاحتوا علی مسئلۃ علی العرش استوٰی
نواب صدیق حسن خان بھوپالی مطبوعہ گلشن اودہ لکھنؤ مین لکھا ہے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے
اور عرش اوسکا مکان ہے (معاذ اللہ) اور دونون قدم اپنے کرسی پر رکھے ہین اور کرسی اسکے
قدم رکھنے کی جگہہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو مین ہے اور اوسکو فوقیت جہت
کی ہے نہ فوقیت رتبہ کی اور وہ عرش پر رہتا ہے اور اُترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا
کے اور اُسکے لئے دہنا بایان ہاتھ اور قدم ہے اور ہتیلی اور انگلیان اور دو آنکھین اور منہہ اور
پنڈلی وغیرہ سب چیزین جسمیت کی ثابت ہین اور جو آیتین اس بارے مین ہین سب محکمات ہین
آیات متشابہات نہین اور آیات و احادیث مین تاویل نکرنا چاہئے سب آیتین اور حدیثین
اپنی ظاہر معنی پر محمول ہونگی اور اوسی ظاہر معنی پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہئے انتہی حال آنکہ یہ
فرقہ جسمیہ و مشبہیہ و ظاہریہ و جہلہ حنابلہ کا ہے اور مخالف ہے اہل توحید و ارباب

تنزیہ سنت وجماعت سے ہی چنانچہ اس رسالہ کے رد مین رسالہ استیلاء علی الاحتوا مصنفہ مولانا عبد الحی لکہنوی مطبع مصطفائی کانپور مین چھپا ہی اور دوسرا رسالہ بھی موسوم بہ ضوء الایمان فی تنزیہ الرحمن مطبع رحیمی لودھیانہ مین مطبوع ہوا ہی ان دونون رسالون مین مذہب اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور نواب صاحب بھوپال کے عقاید کا رد بخوبی کیا ہی کہ وہ حق تعالی کی صفات واردہ فی الشرع پر ہرگز ایمان نہین لائے ہین بلکہ ظواہر معنی اپنی رائے سے تاویل کرکے اُس پر ایمان لائے ہین اور ابن تیمیہ وابن حزم خارجیہ کے مقلد بنگئے اور اس سبب سے مصداق زائغین اور مفتن فی الدین کے ہوئے ہین جیساکہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ۔ یعنے جن لوگونکے دلون مین کجی اور گمراہی ہی سو وہ پیروی کرتے ہین ظواہر معنی آیات متشابہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے چاہنے حقیقت اسکی کے حالانکہ حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا ہی ۔ پس اس بارہ مین مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ آیات واحادیث صفات باریتعالی باعتبار الفاظ وکلمات کہ محکم ہین یعنے صاف اور واضح الدلالہ ہین اور باعتبار مفاہیم اور معانی کے متشابہ ہین یعنے اونکے کئی معنے ہین اور اجمالاً اوسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی اسمین بھید مخفی ہی اور بلاضرورت اوسکی تفسیر اور تاویل نکرین اور حق تعالی کو اون صفتون حقایق سے پاک اور منزہ جانین اور اسکے معنی کو معین نکرین مثلاً یہہ نکہین کہ استوا معنی استقرار وجلوس کے ہی یا ید بمعنی قدرت یا جارحہ کے ہی یا وجہ بمعنی ذات یا منہہ کے ہی بلکہ اتنا کہنا ہی کہ اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے عرش پر مستوی ہی اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہی ظاہر معنی متشابہات کے لینے سے اللہ تعالی کیواسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی وفوقانی مکان وزمان وجوارح ودیگر لوازم جسمیت مین صفات الحوادث والممکنات ثابت ہوتے جب عرش مخلوق ہوا تھا تب بھی وہ اپنی صفات ازلی سے قایم تھا الآن کما کان ہی اللہ قدیم ہی اپنی ذات وصفات مین اور ان چیزون سے منزہ وپاک ہی اور اُسکا نہ منہہ ہی ا

ہی اور نہ وہ چڑھتا ہی اور نہ اُترتا ہی اگرچہ بلاکیف سہی یہان سے ظاہر ہوا کہ تمام وہابی لامذہب اپنے امام برحق و مجتہد مطلق صدیق حسن خان کی تقلید کرتے ہین فافہم وخذ هذا من عقاید الفقہاء والمحدثین ولاتکن من الظواهریة المفسدین فی الدین چنانچہ شارح عقاید نسفی و تمہیدات ابو شکور سلمی و شرح مواقف مین مرقوم ہی کہ پانزدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت اور ضلالت جانتے ہین اور اس بارے مین حضرت عمر رضہ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالت کا ٹھہرایا ہی چنانچہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے کتاب انتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ — ۶۳ مین حضرت عمر رضہ کو نہایت بے باکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالت کا مخترع لکھا ہی کہ عبارت عربی اسکی یہہ ہی واما قوله نعم البدعة هذه فليس في البدعة ما يمدح بل كل بدعة ضلالة وليس المراد بسنة الخلفاء الراشدين الا طريقتهم الموافقة بطريقته من جهاد الاعداء وتقوية شعائر الدين ونحوها ومعلوم من قواعد الشريعة انه ليس لخليفة راشد ان يشرع طريقة غير ما كان عليه النبي ثم ان عمر نفسه الخليفة الراشد سمى ماراه من تجميع صلاة ليالي رمضان بدعة ولم يقل انها سنة انتہیٰ اس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ نواب بھوپالی نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرتؐ کے سمجھکر اوسپر اطلاق سنت کا ناجایز خیال و قیاس کیا ہی حالانکہ قول و فعل صحابہ کرام رضہ بھی سنت ہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین من بعدی سوائے اُسکے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیونکا قول ہی کما ذکره السیوطی فی جامعه اور آٹھ رکعت تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھ کر پڑھنا اور بیس رکعت کو بدعت عمری کہکے مشقت کے سبب سے چھوڑ دینا ہی — سبحان اللہ دعویٰ یہہ کہ ہم ہی پوری سنت پر عمل کرتے ہین اور عمل یہہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہین اور وہ آدھی بھی پوری نہین — اور طرہ اسپر یہہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرق سے غرب تک بیس رکعت تراویح کی پڑھنے اور سنت قولی و فعلی دونون پر عمل کرتے ہین بدعتی اور تارک سنت نبوی ہو جائین اور

خود جو ہم سنت پر چلتے ہین عامل بالسنتہ کہلاتین یہہ بھی عجیب دھوکے بازی کی بات ہی جو پیرو سنت کہلاتے ہین وہ راہ راست پر نہین آتے ہین اور جو سنت کو بجالاتے ہین وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہین کیا اندھیر ہی اور کیسا اُلٹا پھیر ہی کہ غیر مقلد نے صرف آٹھ رکعت پڑھکے فراغت پائی تخفیف عبادت کی راحت اٹھائی اور مقلد ہرچند کہ بیس رکعت ادا کرتے ہین جو آٹھ اور بارا دونکو شامل ہی اتنا بار مشقت اٹھایا لیکن ہر دو سنت کے میدان تکمیل مین پیروی سے قدم نہ ہٹایا حقیقت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان مین نماز تراویح ایک مرتبہ تہائی شب تک پڑھی (آٹھ رکعت) اور دوسرے مرتبہ نصف شب تک پڑھی (بارا رکعت) اور تیسرے مرتبہ یہان تک پڑھی کہ وقت سحری کا ہوگیا تھا (بیس رکعت) جیسا کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہی پس غیر مقلدین اسیطرح طول قیام کے ساتھ کہان پڑھتے ہین تاکہ پوری پوری سنت قولی وفعلی کی تکمیل ہو کر مقلدین پڑھتے ہین آٹھ رکعتین سنت فعلی کی ادا کرتے ہین اور بارا اسپر بڑھائے تو بیس رکعت سنت قولی کی ادا کرتے ہین اور وہ آٹھ بیس مین داخل ہو جاتی ہین ـــ یہان گواہی نشانی ۸ فتوائے تراویح مصنفہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی ۱۲۹۰ھ مطبع نولکشور کا دیکھنا چاھئے ـــ اور کتاب مفاتیح الاسرار التراویح نشانی ۹ مصنفہ مولوی غضنفر علی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور ۱۲۹۲ھ بہت معتبر ہی نشان دہم کتاب منجی المومنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی محمد حسین ساکن اچرا ضلع مالوان علاقہ بمبئی کے صفحہ ۷۹ سے تا صفحہ ۸۴ مین لکھا ہی کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنے والا کافر اور مشرک ہی کہ اوسنے یہہ تینون شرک کئے اشراک فی العلم اور اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادۃ اور اسیطرح یارسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور مشرک ہی حالانکہ یہہ کہنا بالکل غضب اور نفسانیت سے بھرا ہی اور خود معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہی نشانی ۶۹-۸۴-۹-۲۲ ۲۱-۶-۱۳-۶-۷-۶۱ دیکھو جامع الفتاوی کی جلد اوّل صفحہ ۸۰۹ مین تفصیل مرقوم ہی اور صفحہ ۲۱۵ مین استفتا ۸۴ محضر علمائے بمبئی کا منجی المومنین کے رد مین مسطور ہی ہفدہم کتاب منجی المومنین کے صفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہی جو کوئی اذان مین وقت سننے اشھد ان محمد رسول اللہ

کے انگوٹھونکو چومکر آنکھون پر رکھے وہ بدعتی ہے اور جسقدر اس بارہ مین حدیثین ہین وہ سب موضوع
اور بناوٹی ہین اور عمل کرنا اوسپر موجب ضلالت ہے حالانکہ یہہ کہنا بھی بالکل حماقت وجہالت ہے
نشانی گواہی ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲ دیکھو الغرض آنحضرتؐ کی تعظیم وتکریم ومحبت کے باب مین
ان لوگون نے عداوت وتعصب کو اپنا طریقہ بنایا ہے اور فضایل اعمال کے واسطے جو کچھ محدثین
وفقہانے لکھا اس سے بھی منکر ہین نعوذ باللہ منہا ہجدہم اسی کتاب منہج المومنین کے صفحہ ۱۲۶
سے تا صفحہ ۱۲۸ تک مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ کا عالم برزخ مین احوال اور اعمال امت پر واقف
ہونا بدیہی البطلان ہے اور اعتقاد اسپر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب ہے کہ یہہ خاصہ
علام الغیوب کا ہے اور جو بواسطہ ملائکہ سیاحین کے احوال امت پر آپ مطلع کئے جاتے ہین سو یہہ
بھی غیر متیقن اور غیر مثبت ہے اور قابل اعتبار کے نہین ہے کہ سوائے ارباب سیر کے کسی نے معتبرین
اہل سنت وحدیث سے اوسکو نقل نہین کیا بلکہ اسکے خلاف پر وارد ہین ۔ حال آنکہ احادیث صحیحہ
سے یہہ بات ثابت ہے کہ قبر شریف مین آنحضرتؐ پر احوال واعمال امت پیش کئے جاتے ہین جن لوگون
کے اعمال صالحہ ہوتے ہین تو آپ خوش ہوتے ہین اور جنکے اعمال بد ہوتے ہین تو آپ انکے حقمین
دعا واستغفار فرماتے ہین جذب القلوب الی دیار المحبوب مصنفہ شاہ عبدالحق دہلوی محدث اور
سیر المحمدیہ دیکھنا چاہیئے نوزدہم اوسی کتاب منہج المومنین مین صفحہ ۱۳۰ سے تا ۱۳۳ لکھا ہے کہ میت
کو ادراک اور سماع ثابت نہین ہے ارواح مفارقہ کو تعلق اور حیات صرف بقدر ما یتألم ویتلذذ بہ
حاصل ہے اور جو حدیثین کہ شرح الصدور فی حال الموتی والقبور مصنفہ علامہ سیوطی در بارۂ اثبات
سماع موتی کے وارد ہین وہ قابل تمسک نہین کہ اکثر حدیثین اسمین رسایل جلال الدین کی طبقہ
رابعہ سے لکھی ہین اور احادیث طبقہ رابعہ اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدہ یا عمل کے اثبات ہین
شواہد تمسک ہون ۔ حال انکہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا اس بارہ مین یہہ ہے کہ ادراک
اور سماع اموات کو حاصل ہے اور یہہ بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے اگرچہ اس جاہل کو نہ
معلوم ہو الو کیا ہولے بیستم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۴ مین مرقوم ہے کہ ارواح انبیاء کرام

اولیائے عظام سے خلق اللہ پر کسی طرح کا فیض نہیں ہوتا ہے اور افعال اختیاریہ وغیر اختیاریہ میں استفاضہ اُنسے شرعاً و عقلاً ناجایز بلکہ بدیہی البطلان ہے ورنہ بعثت انبیا کی مرۃ بعد اُخریٰ بیکار اور بیفائدہ ہوجاتی اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السّلام کا قیامت تک کافی ہوجاتا۔ اور وہ استفادہ و تعلیم و تعلم کے جو آنحضرتؐ سے بعد انتقال زمانۂ صحابہ میں پائے گئے اور وہ سب بے اصل معلوم ہوتے ہیں وگرنہ اگر قبر شریف سے تعلیم و افادہ ہوتا تو آپکے تعیین کفن و کیفیت دفن و غسل و دیگر مسایل عبادات و معاملات میں فیما بین صحابہ اختلاف نہ پڑتا اور نوبت محاربات و منازعات کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نہ ہوتا بلکہ کارخانہ قیاس و اجتہاد و استنباطات مسایل و تتبع روایات احادیث و فقہ کا درہم برہم ہوجاتا انتہی (دیکھو صراط المستقیم مولوی اسماعیل تمہارے پیشوا مجتہد کی جسمیں اہل قبور سے فیض پانا ثابت کیا ہے) خدا ہی بچائے ایسے سوء عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح اس سے معجزات انبیا و کرامات اولیا کا انکار پایا جاتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم منجی المومنین والے نے تو اپنے اُستاد و مرشد مولوی اسماعیل و مولوی اسحاق کو بھی جھوٹا و گمراہ ٹھہرایا اور کتاب صراط المستقیم و مائۃ المسایل و اربعین مسایل کو بھی رد کردیا کہ اسمیں تو فیض ارواح اہل قبور سے سید احمد صاحب کو ملا ہے ایسا خود مولوی اسماعیل لکھتے ہیں اونکے طرف کے گواہ باہم مخالف ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں معاذ اللہ من ھذا الکذب والبھتان بیست و یکم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ میں مرقوم ہے کہ استمداد اہل قبور سے با ینطور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائیے یہہ خلاف شرع بلکہ موجب شرک ہے کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہے اور ادراک و سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہے اور نیز واسطے دعائے اہل قبور کے کوئی اثر مترتب نہیں پس دعا کرانا اُنسے لغو ہے انتہی پس یہہ عقیدہ مفتریہ کا ہے بست و دوم اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ سفر کرنا بقصد تحصیل برکت کے امکنہ ثلاثہ یعنے مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد بیت المقدس کی طرف بحکم لا تشدوا الرحال

الا الی ثلثۃ مساجد الخ منصوص ہے اور بجز ان مقامات کے اور کسی قبر نبی یا ولی کی دور سے جانا جایز نہین کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہے کہ فرمایا لاتتخذوا قبری وثنا اور دعا مانگی ہے آپنے اللھم لاتجعل قبری وثنا یعنے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اسکی پرستش کرین۔ یہان سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہے کہ صورت وغیر صورت دونون پر بولا جاتا ہے اور بھی یہہ بات دریافت ہوئی کہ قبر بھی بر تقدیر دخل اوثان ہے اسی واسطے خواجہ بہاؤالدین نقشبند نے فرمایا بیت تو تاکی گور مردانرا پرستی بگرد کار مردان کن درستی انتہی ما فی منحی المؤمنین بل ھذا امھلکۃ من الاضلال لعوام المسلمین اب ان غیر مقلدون کا کیا کہنا کہ جسطرح محمد بن عبدالوہاب نجدی نے آنحضرت کی مزار شریف کو اسی کج فہمی کے سبب صنم اکبر قرار دیکر انہدام کا حکم کیا تھا یہہ بھی ویسا ہی کیا چاہتے ہین اور یہہ خبر نہین کہ خود حق تعالی مانعین زیارت نبوی پر لعنت فرماتا ہے اسواسطے کہ جب یہہ حدیث صحیح دربارۂ وعید غیر مجوزین زیارت نبوی کے وارد ہوگئی من حج ولم یزر قبری فقد جفانی یعنے جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی سو اسنے بیشک مجھپر ظلم کیا جب اللہ تعالی مطلق ظالمون کے حق مین فرماتا ہے لعنۃ اللہ علی الظالمین پس جو لوگ کہ آنحضرت پر ظلم کرنا جایز رکھینگے وہ تو اللہ تعالی کے نزدیک بڑے ملعون ہونگے۔ نشانی گواہی ۱۰ کتاب محبوب الزاہرین مصنفہ مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب مطبع الطاف حسین واقع لکھنؤ نشانی ۱۰۵ – ۱۰۷ – ۷۰ – ۱۲۴ – ۱۱ – ۱۴ – ۱۳ – ۳۱ – ۲ – ۳۲ – ۳۳ – ۴۳ – ۴۴ – ۶۲ – ۶۳ – ۸۱ – ۹۹ – ۱۰۸ مین دیکھو بیست وسیوم ختم پنج آیات وسیوم میت و مصافحہ جمعہ و معانقہ عیدین و مجلس میلاد خیر العباد و عمل اسقاط میت وغیرہ یہہ سب امور بدعت اور ضلالت ہین چنانچہ یہہ مضمون تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام تصنیف ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی پنجابی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۲۹۸ کے صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہے ان مسایل کی تردید و تصحیح کتب ردوہابیہ خصوصاً رسم الخیرات نشانی ۱۱ تصنیف مولانا خلیل الرحمن مصطفی آبادی اور نشانی ۱۲ – ۱۸ – ۲۲ – ۳۵ – ۴۵ – ۶۱ – ۱۱۴ – ۱۰۵ – ۱۰۶

بلیت و چہارم اسی کتاب کے صفحہ ۲۰-۲۱ مین لکھا ہی کہ تاثیر اورا د و اعمال سلب امراض و
افاضۂ توبۂ عاصی و تصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ و کشف و قایع آئندہ
و دیگر تصرفات اولیاء اللہ و کشف قبور و کشف ارواح و تعویذات و طریق دفع بلیات وغیرہ من
اعمال المشایخ الصوفیہ سب شرک اور بدعت ہین اور خلاف حدیث و سنت (کتاب صراط المستقیم
مین حال آنکہ مولوی اسماعیل نے کشف قبور و سلب امراض و افاضۂ توبۂ عاصی و تصرف خیال و
و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ و کشف و قایع آئندہ وغیرہ اپنے پیر و مرشد
سید احمد صاحب کے اوصاف مین ثابت کیا ہی اگر یہہ سچ ہین تو وُہ جھوٹھا ہی اگر وہ سچا ہی
تو یہہ جھوٹھے ہین حقیقتاً دُونون سچے ہونے مین کیا شبہ ہی اور نشانی ۱۵ کتاب احقاق مصنفہ
مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب و حصن الحصین و حرز الامان و مفاتیح الجنان
و فتوح الاوراد قول الجمیل مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات
وغیرہ دیکھو — بلیت و پنجم اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ مین بعد انکار و رد بیعت صوفیہ کہ سب شرک و
بدعت مصنف کے نزدیک ہین لکھتا ہی کہ بہت بڑا استدلال اس بیعت کے حرام ہونے پر یہہ
ہی کہ بیعت مروجہ یعنے پیری مریدی سے دین اسلام مین اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہین
کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہی شرک فی الوہیت و شرک فی الربوبیت و شرک فی الدعا جسقدر
اقسام شرک کے ہین سب اسی سے پیدا ہوئے ہین سچ پوچھو تو یہی بیعت مروجہ باعث ہوتی ہی
کلمات کفریہ و اعتقادات حلولیہ کی جسکو فنا فی اللہ اور فنا فی الشیخ سے تاویل کرتے ہین انتہی —
مقام حیرت اور جائے عبرت ہی کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع شیخ نجدی و خبث یزید
کے حضرات صوفیہ کرام کی شان موفور الاحسان مین کیسی کیسی صریح بے ادبیان کی ہین گویا گالیان
دی ہین منتقم حقیقی دانا بینا ہی اُسکا بدلا لیوے اور انکو ہدایت دیوے بلیت و ششم
اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ مین لکھا ہی کہ درود مستغاث اور دلایل الخیرات و کبریت احمر و درود
اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل اور محض اختراعی ہین بلکہ یہہ درود ہی نہین انتہی —

خدا بچاوے ایسے خیالات واہیہ اور مقولات بیہودہ سے کہ بالکل خباثت دلی اور عداوت قلبی آنحضرتؐ سے صاف معلوم ہوتی ہی اس قصوری کے عقل کا قصور ہی جو شان انبیا و اولیا میں ایسے بے باک کلام کرتا ہی بیست و ہفتم اس کتاب کے صفحہ ۴۰ - ۴۱ مین فرط محبت عقلی کو آنحضرتؐ کے ساتھ شرک لکھا ہی اور آپکے ساتھ جو زیادہ محبت رکھے اور آپ کی صفت و ثنا کرے اوس کو مشرک کہا ہی نعوذ باللہ اور اسی بنا پر صفحہ ۴۳ مین حضرت مولانا نظام الدین گنجوی رح کو مشرک لکھدیا ہی کہ اُنھون نے بہ سبب فرط محبت کے سکندر نامہ مین یہہ بیت نعتیہ معراج کے بیان مین لکھی ہی بیت

یہہ گویم کہ عیسیٰ بموکب روان بہار و نیش خضر و موسیٰ دوان

کیونکہ پیغمبرون کی توہین و حقارت اسمین ثابت ہوتی ہی اور یہہ کفر ہی۔ حالانکہ بنظر انصاف بغیر اعتساف اگر غور سے دیکھا جاوے تو ایسے سید المرسلین خاتم النبیینؐ کی سواری معراج کے ساتھ جلو مین ہونا پیغمبرون کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہی اور اُس صاحب لی مع اللہ کے ہمراہ چلنا ہمراہیونکو باعث فخر و نہایت تکریم کا سبب ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ معراج کی شب کو آپ بمقام مسجد اقصے سب پیغمبرونکے امام ہوئے تھے اور سبھون نے آپکے پیچھے اقتدا کی تھی اور نماز پڑھی تھی اسی طرح سے آسمانون مین بھی ملایکہ مقرب اور انبیاء مرسل نے آپ کی تعظیم کے لئے استقبال کرکے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرتؐ کے ہمراہ رہے اسمین تو کوئی پیغمبرونکی توہین و تحقیر نہ ہوئی پھر یہہ لوگ اب تک شرک و کفر کے معنے سمجھنے ہی نہین ایسے بڑے ولی کامل کو تہمت کفر لگادی نعوذ باللہ منہا۔ ہان البتہ بزرگی و سرداری خاتم المرسلینؐ کی سب پر ظاہر اور ثابت ہوتی ہی اسمین کیا قباحت ہی کہ خود حق تعالی نے آپکو سارے پیغمبرون کا سردار اور بادشاہ بناکر بھیجا ہی اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہی کہ آپ افضل الانبیاء خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین پس اس شعر کے سبب حضرت نظامی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہی اور دماغ مین بالکل فتور ہی (مصداق آیہ کریمہ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بیست و ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ مین لکھا ہی کہ الہام فقط دل کے خیال کو کہتے ہین خواہ خدا کی طرف سے ہو

خواہ شیطان کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر ہو اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہے مکھی سے لے
انسان تک اور کافر سے لے مسلمان تک اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہے اس الہام کو اولیاء اللہ
کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مسلمان اولیاء اللہ ہے اور الہام کسبکا خاصہ نہین انتہی کلامہ واہ
اب کیا پوچھنا ہے کہ مکھی اور کافر مشرک کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مسلمان خواہ فاسق ہو خواہ
فاجر اولیاء اللہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچاوے
اور کسی مسلمان کو اونکے دام وسوسہ شیطانی مین نہ پھنساوے ظاہر ہے کہ وسوسہ امور شر مین شیطان
کی طرف سے ہوتا ہے اور الہام امور خیر مین رحمٰن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علمانے بیان کیا
الالهام القاء معنىً في القلب بطريق الفيض من الخير ليخرج الوسوسة یعنے الہام وہ
ہے کہ خدا کی طرف سے معنی ڈالنا دلمین خیر سے ازراہ فیض باطن کے تاکہ وسوسہ نکلجاوے تبیت وتہم
اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ - ۴۵ مین لکھا ہے کہ سب افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تشریعی اور محمود نہین ہین اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہین ہے ورنہ صحابہ آپکی بعض
خطاؤن پر اعتراض نکرتے انتہی یہان تو ملا قصوری آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی خوش
عقیدہ نہین ہین اور اونکو پیغمبر معصوم نہین سمجھتا ہے اور آپکے بعض اقوال و افعال کو خلاف
شرع اور نامحمود بتاتا ہے اور انھین کی امت مین ہو کر انھین پر اعتراض جماتا ہے اور نسبت
اوسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہے معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دنیا کا ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی
کی ضرور سزا دیتا اور دائرہ اسلام سے خارج کرکے بدلا اسکا قرار واقعی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری
کے اس قصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی کے سپرد کرتے ہین کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور
اعتراض کرنیوالے کو خوب سمجھ لیگا جو چاہیگا اسکی سزا دیگا حال انکہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا
آنحضرتؐ کی نسبت یہہ ہے کہ جملہ افعال و اقوال آپکے محمود اور مشروع ہین اور عصمت مطلقہ آپکو
حاصل ہے سب صحابہ آپکے تابع فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہین کیا بلکہ بعض معاملات
نا بطریق مشورت اور بمقتضائے مصلحت وقت کے عرض حال کرتے تھے اور آپکو ہر کام مین الہام

مطلق اور پیشوائے برحق سمجھتے تھے اور کسینے مخالفت اور عدول حکمی آپ کی نہین کی کہ اسپر یہہ آیت
واضح الدلالت ناطق ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا
یعنے نہین لایق ہے واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جبکہ مقرر کردے اللہ اور اوسکا رسول کوئی
کام یہہ کہ ہووے واسطے اونکے اختیار اپنے کام سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور اُسکے رسول
کی سووہ بالکل گمراہ ہوگیا ۔ سسی ام اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ مین تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر
اور ممنوع لکھا ہے اسی بنا پر حضرت شیخ سعدی و حضرت مولانا جامی اور حافظ شیرازی ایسے بزرگونکو
جنکی جلالت و عظمت و ثقاہت متفق علیہ زمانہ ہے کافر بنا دیا اور اُنپر تکفیر کا فتوی لگا دیا صرف
اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان مین فرمایا **بیت** زینہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار اور جامی نے زلیخا مین فرمایا **بیت**
شد از سبوحیان گردون صدا دہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ
اور حافظ نے فرمایا اپنے دیوان مین **فرد** چشم حافظ زیر بام قصر آن حور اسرشت
شیوۂ جنات تجری تحتہا الانہار داشت گویا آیات کو تضمین کرکے قرآن کو سیاق سے
سے نکالکر اپنے جنس کلام سے کیون کر دیا اسواسطے کہ یہہ آیتین جس محل پر اور موقع پر نازل ہوئی
تھین اُسکے خلاف یہان وارد کیا ہے ۔ حالانکہ پہلے شعر مین تضمین آیت کی نہین کیونکہ آیت
تو فقط وقنا عذاب النار ہے یا قنا عذاب النار ہے پس قصوری صاحب کا فہم قرآن مین
سراسر پر قصور ہے ورنہ کبھی اسکو آیت قرار دیکر ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد نہو جاتے اور یہہ
سمجھنا کہ شعر جامی مین آیت سیاق سے نکلگئی صرف منشائے سوء فہمی ہے اور عقل کی کمی ہے کوئی عاقل
اسکو نہ کہیگا کہ اپنے سیاق و سباق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا یہی مطلب ہے کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم شب معراج مین آسمان پر پہنچے تو ملائکہ نے آپکا یہہ عروج اور مرتبہ عالی دیکھکر اس
آیت کو جو خاص بیان معراج مین وارد ہے حکایۃً بطور تسبیح باریتعالی کے بعینہٖ پڑھدیا اسکا مضمون

ا داکر دیا جیسے احادیث مین وارد ہی کہ آنحضرتؐ بوقت افتتاح صلوٰۃ آیت اِنِّی وَجَّھتُ وَجْہِیَ الخ جو خاص حضرت ابراہیم کے حق مین وارد ہی نقلاً و حکایۃً پڑھا کرتے تھے — اور علیٰ ہذا القیاس شعر حافظ مین بھی جو استعارۂ لطیف عارفانہ و تشبیہ بلیغ شاعرانہ ہی وہ ہرگز منافی سیاق آیت کے نہین ہی جو شاعر ہی وہ اسکے مضمون باریک سے ماہر ہی اور جو قصوری ہی وہ اس نازک خیال کے فہم سے قاصر ہی — جسکو علم فصاحت و معانی و بیان مین دخل کمال ہی اور صنایع بدایع لفظی و معنوی جانتا ہی اُسکو صنعت تضمین و اقتباس کی خوبی اور ایسے عارفون کے کلام سمجھنے کی طاقت پیدا ہوتی ہی جب آدمیون کا کلام استعارات خفی و جلی نہین سمجھتے ہین سو خدا اور رسول کے کلام کو جو افصح الفصحا و ابلغ البلغا کو ہزار طرح کا غور اوسکے اشارات و کنایات پر و دلالت مجمل و مفصل پر باوجود تبحّر جمیع علوم معقول و منقول سر عجز گریبان تحیر و تفکر مین جھکانا پڑتا ہی اور کئی تفسیر و نکو جو آجتک سیکڑون تالیف ہو گئی ہین مطالعہ کرنا ضرور ہوتا ہی کیونکہ جاہل فقط ہندی ترجمہ پر سے کیا سمجھنے ہونگے سو معلوم ہو گیا ہی پھر دعوا یہہ کہ خدا اور رسولؐ کا کلام سمجھنا آسان ہی خدا ہدایت دیوے اور مسلمانون کو اونکے شر سے بچاوے آمین — اور اسی کتاب فتح المبین کے ۴۲ صفحہ پر یہہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی سمعتُ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول لیکونّن بین یدی السّاعۃ دَجّالون و بین یدی الدّجال کذّابون ثلاثون او اکثر فقلنا ما ایاتہم قال یاتونکم بسنۃ لم تکونوا علیہا لیغیّروا بہا سنّتکم و دینکم فاذا رایتموہم فاجتنبوا و عادوہم یعنے تحقیق سنا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے کہ قریب قیامت کے آخر زمانے مین نکلینگے دجال اور قریب زمانہ دجال کے نکلیگا ایک چھوٹا فرقہ تیس آدمیون کا یا زیادہ کا ظاہر ہوگا سو عرض کیا ہمنے یا رسول اللہؐ کیا علامتین ہین اُس فرقۂ کذّاب کی فرمایا لاوینگے وہ نئی حدیثین یعنے سکھاوینگے کو نیا طریقہ کہ تم اس طریق پر نہو کے اور اُسکو سنت کہکے تمکو دھوکا دینگے تا بدل دین اُسکا یعنے راہ دین اسلام کہ جسپر تم عمل کرتے ہو جب دیکھو تم اُس قوم کذّاب کو تو دور رہو اُس سے اور اونکو

دین اسلام کا دشمن جانو — فصل پانزدہم — غیر مقلدین کے عملیات

فتح المبین مکاشف مکاید غیر مقلدین کے صفحہ ۲۷۴ مین بیان کئے ہین بالکل اہل سنت و جماعت سے مخالف ہین کیونکہ شوکانی معتزلہ کو اپنا امام بناکر اوسکی تصنیفات کا ترجمہ بنام طریقہ محمدیہ اردو مین نواب صدیق حسن خان نے بنواکر مطبع فاروقی واقع دہلی مین چھپوا دیا نذیر حسین کی بھی شرح دستخط اسپر یون ہی کہ موحدین بیدھڑک اسپر عمل کرین اور نواب مترجم اُسکے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ متبع سنت آنکھہ بند کرکے اوسپر عمل کرین اور اپنی اولاد اور بی بیون کو پڑھاوین ۔ اور یہی مضمون کتاب بنام فتح المغیث بفقہ الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ مین مندرج ہی یہہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہی کہ جسکا نام بدلکر نواب بھوپال نے دوبارہ سہ بارہ بھوپال و لاہور مین چھپوا دیا ہی اوّل یہہ کہ پانی اگرچہ نہایت قلیل ہو نجاست پڑنیسے ناپاک نہین ہوتا جب تک رنگ و بو مزہ اُسکا نہ بدلے ۔ دوئم کسی کوئین مین سوّر کتا یا بلّی ڈوب مرے کہ جس سے پانی کے اوصاف ثلاثہ مین تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا گھڑے مین بول یا شراب یا کوئی نجس چیز گرے رنگ و بو مزہ مین نہ بدلے یا سوّر یا کتے نے منہہ ڈالا ہو تو وہ پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا ہی کھانا پینا وضو کرنا سب جایز ہی ۔ سیوم فتح المغیث کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہی کہ زکوٰۃ واجب نہین مگر اونٹ گائے بکری مین اور اموال تجارت مین بھی زکوٰۃ نہین اور بھینس بھیڑ وغیرہ جانورون مین اور سونے چاندی کے زیور مین بھی زکوٰۃ نہین اگرچہ لاکھون کرورون روپئے کا مال ہو چہارم پیشاب کے بعد کلوخ لینا بدعت ضلالت ہی پنجم تیرہ رکعت زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت مین جاگنا بدعت مذمومہ ہی ششم سوتیلی خالہ یعنے جسکا باپ ایک اور مان جدا جدا ہو اُس کو بھانجے سے نکاح کرنا درست ہی ہفتم درصورت جماع بلا انزال بغیر غسل نماز ادا کرنا جایز ہی ہشتم چاندی کے زیورات مرد کے لئے پہننا درست ہی نہم مطلقہ ثلاثہ کو بغیر حلالہ کے نکاح کر لینا پہلے شوہر سے جایز ہی دہم ختم نبوت کا صریح انکار کتاب نصر المومنین مصنفہ ملا عبداللہ پشاوری شاگرد نذیر حسین نے کیا ہی یازدہم اکل شحم خنزیر و پنیر مایہ خوخ منسوب کیا ہی

آنحضرتؐ واہل بیت وصحابہؓ کی طرف هذا بهتان عظیم وغیر ذلك من القبائح التی لا یحسن ذکرها فی هذا المقام دیکھنے والے کیواسطے نمونہ از خروارے بس ہے اس کتاب مین اکیسواٹھائیس ملکر کیا غیر مقلدین کے کھولدئے ہین اور نہایت تہذیب سے جواب ہر سوال کا لکھا ہے مقلدین کو حصن حصین ہے خدا جزا خیر دیوے یہہ مسایل تمام خارجیہ کی مذہب کی کتابون سے لکھے ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک باطل ہین چنانچہ عقود الجواہر مین مرقوم ہے وقد روی عن حماد بن زید یقول سمعت ایوب السختیانی وقد ذکر عنده ابو حنیفة بنقص فقال یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم ویأبی الله الا ان یتم نوره وقد راینا مذاهب جماعة ممن تکلم فی ابی حنیفة قد ذهبت واضمحلت ومذهب ابی حنیفة باق الی یوم القیمة وکلما قدم ازداد نورًا وبرکة والناس الآن مطبقون علی ان اصحب السنة والجماعة هم اهل المذاهب الاربعة مثل ابی حنیفة ومالك والشافعی واحمد وکل من تکلم فی مذهب ابی حنیفة درس مذهبه حتی لا یعرف ومذهب ابی حنیفة باق ملاء الارض شرقها وغربها واکثر الناس علیه انتهی ملخصًا

فصل شانزدہم

فتح المبین صفحہ ۳۴ مین فتوائے جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد مرقوم ہے جس پر اکیسواسی علمائے ہند کی دستخط ومہرین ہین

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمائے اہل سنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ یہہ گروہ وہابین غیر مقلدین لا مذہب جنکا عقیدہ اور عمل اوپر بیان ہوا مثل اور فرقہ ضالہ کے اہل سنت وجماعت سے خارج ہین یا نہین اور یہہ مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت ومجالست کرنی اور اونکو اپنی مسجدون مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہین ۔ اور ایسے غیر مقلد شخص کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہی بینوا بالتفصیل وتوجروا باجر الجزیل الجواب هو الله الملهم بالحق والصواب یہہ فرقہ وہابیہ غیر مقلدین لا مذہب جنکا عقیدہ مذکور ہوا مثل فرقہ ضالہ کے اہل سنت وجماعت سے خارج ہین بلکہ رافضی خارجی ومعتزلہ سے بھی بدتر ہین وہ تو صحابہ واہل بیت کی شان مین

گفتگو کرتے ہین اور یہہ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت اور نافرمانی کرتے ہین ۔ ایسے لوگون سے مخالطت و مجالست نہ کرنا اور اونکو اپنی مساجد مین آنے نہ دینا اونکے پیچھے نماز نہین پڑھنا کہ شرعًا ممنوع ہے اور باعث خوف فتنہ دین ہے صواعق مین مرقوم ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِی وَاخْتَارَلِی اَصْحَابِیْ فَجَعَلَہُمْ اَنْصَارِیْ وَاَصْہَارِیْ وَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَہُمْ فَلَا تُوَاکِلُوْہُمْ وَلَا تُشَارِبُوْہُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْہُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ انتہی یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو پس گردانا اون لوگون کو انصار اور سسرال میری اور بیشک قریب ہے کہ آخر زمانے مین ایک قوم ایسی آویگی کہ حقیر جانینگے اونکو سو کھانا پینا اور آپسمین اُنکے ساتھہ نکاح کرنا چھوڑ دو اور نہ نماز پڑھو ساتھہ اونکے اور نہ اُنکے جنازے پر ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ اَہْلِ بَیْتِیْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَہَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ ہَلَکَ یعنے میری اہل بیت جیسی نوح کی کشتی ہے جسنے اوسکو قایم پکڑا نجات پایا اور جسنے اُنسے خلاف کیا ہلاک ہوا ۔ حقایق تنزیل مین لکھا ہے من صح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یوانس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ الخ یعنے مرد صحیح الایمان وہ ہے کہ بدعتی کے ساتھہ اُنست نہ کرے کھانے پینے مین اُنکے ساتھہ مجالست نہ کرے الخ طحطاوی مین لکھا ہے ہذہ الطایفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجًا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی یعنے گروہ نجات پانیوالا جمع ہے آجکے دن چارون مذہب مین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانہ مین خارج ہوا ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۔ پس جب لامذہب غیر مقلدین مثل خارجیون کے ٹھہرے وحکم الخوارج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغاۃ وذہب بعض

المجد ثين الى كفرهم يعنے حكم خارجيون كا نزديك علما محدثين كے و فقهائے مقلدين كے حكم باغيون كا ہے اور بعض محدثين نے تو انكے كفر كا حكم دياہے ہرگز انكے پیچھے نماز جایز نہین ــ قاضی شیخ احمد و قاضی محمد عادل اہل دہلی کی مہرین ہین ـ مولوی محمد علی کی شرح و دستخط ایسا شخص گروہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے اور نماز اوسکے پیچھے نہ پڑھنا چاہئے ــ شرح دستخط مولوی محمد عبد اللہ الحسینی مجیب لبیب نے جو مسایل و احکام غیر مقلدین کے واسطے جو اہل سنت وجماعت سے خارج ہوئے ہین اور بطور دلیل اونکی کتابون سے اونکے عقیدے و اعمال لکھے ہین انمین سے بعض احکام اونکی بعض کتابون مین راقم نے بھی دیکھا ہے غیر مقلدین کے مسایل مخترعہ و احکام مبتدعہ بلا شبہ قابل رد و انکار ہین کہ اونمین سے بعضے موجب کفر اور بعض موجب فسق و ابتداع اور عموما یہہ سب احکام اہل سنت وجماعت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہین ایسے عقیدے و احکام کا معتقد و ملتزم بلا شبہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے تو اوسکے پیچھے اہل سنت وجماعت کو نماز پڑھنا جایز نہین اور ایسے شخص کے آنے سے مسجد مین فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے تو اوسکو مسجد مین آنے سے منع کرنا بہتر ہے واللہ اعلم کتبہ محمد عبد اللہ الحسینی الواسطی البلگرامی مدرس مدرسہ عربی دہلی ـ شرح دستخط حافظ فتح محمد الفاروقی دہلوی فی الواقع اس فرقہ لا مذہب کو کہ جنکے عقاید موافق تحریر مفتی تحریر ہین اہل سنت وجماعت سے خارج سمجھنا اور اونکے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے مسجد مین آنے نہ دینا ـ شرح دستخط مولوی عبد الرحمن پانی پتی تخمیناً چھیالیس ۴۶ سال سے ۱۲۵۴ سنہ سے تا سنہ ۱۳۰۰ تک اس فرقہ کو خوب دیکھا مسایل مندرجہ فتوائے ہذا کے سوا ... بھی بڑی بڑی مخالفت حدیث پر یہہ فرقہ جری ہے کی ہے مولانا اسحاق صاحب مرحوم ... ملا انکو وعظ مین ضال اور مضل وعظ مین فرمایا کرتے تھے اور یہہ لوگ باہر نکلکر ایسا کہتے تھے ... لانا اسحاق صاحب کا مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے وہ ظاہر مین اسطرح سے کہ ... کرتے ... بعضے تقیہ کرتے ہین اسی طرح یہہ لوگ ہر عالم دیندار کو ہم مذہب اپنا بتلا کر دین ... ایسے

اور قرآن و حدیث سے منحرف کرتے ہیں اسکے دین محمدی سے مخالف ہوئے اور سنت و جماعت کے مخالف ہونے میں کچھ شک و شبہہ نہیں ہے جیسے روافض و خوارج کے پیچھے نماز پڑھنی نہیں ہی انکے پیچھے نماز پڑھنی ہے اور ان کی امامت جایز نہیں تفصیل طویل ہے — شرح دستخط مولوی عبدالرحمن دہلوی یہہ فرقہ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت و جماعت سے ہے اسلئے بیاست کرنی ایسی ہی جیسی اہل ہوا و اہل بدعت سے امامت اونکی جایز نہیں کیونکہ خیالات و تاویلات اونکے مخالف حدیث اور قرآن کے ہیں شرح دستخط مولوی عبدالسلام الحنفی کشمیری وطنا والحنفی مذہبا والچشتی المحمدی مشربا بتحقیق مفتن در مسجد بحکم اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی فتنہ کرنا قتل کرنے سے زیادہ گناہ کا کام ہے لایق اخراج کردن از مسجد است زیرا چہ قرآن را نیز متشابہات اند مثل آیات محکمات میداند چنانچہ نواب بھوپال در رسالہ احتواء فی الاستواء مرقوم کردہ حال آنکہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ ثابت ست یعنی آیات متشابہات کی تاویل کوئی نہیں جانتا سوائے خدا تعالی کے پس بمصداق من فسر القران برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار گردیدہ یعنے جسنے اپنی رائے سے آیت قرآن کی تفسیر کیا تو اپنا مقام جہنم میں بنایا و نیز منکرین اجماع و قیاس اند و مجتہدین را بد میگویند و مقلدین را مشرک میدانند و نیز کتمان عقیدہ باطلہ خود عند ظہور الحق میکنند — اسی طرح کتاب میں علمائے رامپور و لدھیانہ و دیوبند و امرتسر و لکھنؤ و جونپور و کانپور و بریلی و بدایون و سہارنپور و مرادآباد و شہر دہلی و پیلی بھیت و لاہور و بنگلہ و کلکتہ وغیرہ وغیرہ اکیسواسی مہریں و دستخط ہیں

فصل ہفدہم

گواہی نشانی ۱۲۳ کتاب ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ مصنفہ عمدۃ العلماء الزمان زبدۃ الفضلاء رہند و ستان جامع العلوم معقول و منقول واقف غوامض فروع و اصول مولانا مولوی عبدالقادر مدرس ہوگلی کالج سلمہ اللہ تعالی اسکے صفحہ ۱۳۴ ایک سے جند سوال و جواب کا منتخب یہہ ہے فصل سوم در جواب ہفت سوالات مولوی گوہر علی ساکن علیگڈہ جناب حضرت گوہر علی صاحب علی گڈھی — آپکی اگست مہینے کی نوین تاریخ

کی تحریر جو اخبار دار السلطنت مین لکھی ہوئی ہے کسی صاحب نے اپنے سوالات آپکے دکھاوا اور مجھکو
جواب دینے پر اسکے مجبور کیا جسمین سے آپکی عقل کا ثبوت تب دینا ... سے ٹھہرایا ہو
کیونکہ آپنے اسکے آخر مین یہہ جملہ لکھا ہے ۔ جواب دیجئے اگر ... دلوا ... ورنہ حنفی بھی
کسطرح کا ... نہ کرین ۔ آپنے اپنے سوالات کے جواب دینے کا نام دینداری رکھا اسلئے ماشا
اللہ دار السلطنت نے دینداری سے جواب باصواب دیا ہے حضرت دینداری کے لفظ سے ڈر کر
سوال کرنا اور جواب شافی پاکر بھی ... ہوا کہیئے یہہ کیسی دینداری ہے ۔ دینداری کیا تو
نہین بلکہ ریاکاری ہے خیر آپ عمل کیجئے یا نہ کیجئے مجھے ... پوچھئے ۔ حضرت آپکے
سوالات مجمل کو مفصل کرکے ہر ہر سوال کا جواب دیا انکا انصاف کی نظر سے دیکھئے اعتساف
نہ فرمائیے ۱ پہلا سوال حنفی کے تقلید و دعوت سنت ادا کرنے والون سے کیون بغض پیدا ہوگیا
الجواب ہرگز حنفیونکو سنت ادا کرنیوالون سے بغض نہین تھا نہ ہوا نہ ہوگا یہہ فقط آپکا
دھوکا دینا اور حمقا و جہلا کو بگاڑنا ہے اور لطایف الحیل سے انکو دام تزویر مین پھنسانا ہے ۔
ہان چند ان ہوا پرستون اور شیخ نجدی کے مقلدون سے جو ائمہ اربعہ کرام کی تقلید چھوڑ کر نجدیہ
وظاہریہ و مجسمیہ و معتزلہ کی تقلید اختیار کرتے ہین اور مجتہدین عظام اور مقلدین ذوالاحترام
کو بدلایل چند اقوال مخترعہ بانی لیام کے اور شرک فی الرسالہ و شرک فی العادہ کے دعوے سے مشرک
کہتے ہین خصوصاً امام الاعظم رح کی شان مین نا ملایم کلام کرتے ہین اور بدعات سنت کے نام
سے غیر سنت پر عمل کرتے ہین اور کرنے کی ترغیب دیتے ہین اور اکثرون نے شراب کو شربت انار
کہکر نوشجان فرمایا ہے اور لطایف الحیل سے مثل عبد اللہ بن سبا یہودی کی ملت محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم کو خاک مین ملانا چاہتے گویا انہین لوگون کی شان مین شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی منطبق حال
یہہ ابیات ہین

ابیات

زہے جو فروشان گندم نما	جہان گرد شب کوک خرمن گدا
سوئے مسجد آورده دکان کید	ندخانہ کمتر توان کرد صید
نہ پرہیزگار و نہ دانشور اند	

ہمین بس کہ دنیا بدین می خرند	عبائے بلا لانہ در تن کنند
بدخل حبش جامہ زن کنند	ز سنت نہ بینی در ایشان اثر
بجز خواب پیشین و نان سحر	البتہ بغض و عناد رکھتے ہین حتی کہ اس

حدیث شریف کے موافق عین ایمان سمجھتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان اخرجہ الخمسۃ الا البخاری کذا فی التیسیر یعنے جسنے تم مین سے دیکھا منکر کو پس لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسکو مٹاوے پس اگر اتنی طاقت نہین تو زبان سے اوسکو مٹاوے پس اگر اتنی بھی طاقت نہین تو اپنے دل سے اس سے بیزار ہو جاوے اور یہہ بہت ضعیف درجہ ایمان والے کا ہے بخاری کے سوائے پانچون کتابو نمین ہے چنانچہ تیسیر الاصول مین لکھا ہے ۔ اے حضرت جب یہہ لوگ منکر قرآن و حدیث کے اور اجماع و قیاس کے ہوئے ہین بزرگان دین کو بد کہتے ہین اور خود بریہہ مادہ بغض کا ٹھہرا ہے تب حنفیون کے دلون مین بھی حدیث مذکور کے موافق بغض پیدا ہو گیا الحب للہ والبغض للہ اب تو یہہ امر امر شرعی ٹھہرا پھر امر شرعی مین مذمت کی کیا وجہہ ۔ کیا خوب الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ۔ اے حضرت پھر ایسے لوگونکا سنت اور عمل بالحدیث کا دعا کرنا کیسا جیسا نادان کے پاس ملمع کو سونا اور سونے کو ظاہر کرنا **بیت** بدین اے فرومایہ دنیا مخر جو خر بانجیل عیسی مخر خواہ نخواہ سنت کا نام لیتے ہین اور حقیقت مین کسی سنت ادا کرتے ہین کچھہ غور فرمائیے ۔ اے حضرت یہہ سنت ادا کرنے کی بات نہین بلکہ سنت کی بربادی کی پہلی چکی ہے کہ یہہ نرالی ادا آپنے شیخ نجدی سے سیکھی ہے نہین تو آپ جس مولفات بعد خیر القرونی سے یعنے صحاح وغیرہ کے تکیہ پر یہہ شور و شغب و غل و دھمک کر رہے ہین اور دھوکے سے ملمع کی چمک دکھا رہے ہین اسمین بھی تو یہہ مضمون ہین اتبعوا السواد الاعظم ۔ علیکم بالسواد الاعظم ۔ علیکم بالجماعۃ الزموا الجماعۃ ۔ لا تجتمع امتی علی الضلالۃ لکھی ہوئی ہین پھر کیون اس سنت کو

ایک کی نسبت طرف چار کے نہیں بلکہ یہی نسبت بھی ان تینوں میں بخوبی پائی جاتی ہے کیونکہ ایک
کی نسبت طرف چار کے یعنی چار کی نسبت طرف رسول کے اور رسول کی نسبت طرف جو شخص
کے کیسی جیسی جو شخص کی نسبت طرف عدد دو سو چھپن کے ... اب آپ غور فرمایئے کہ جن ائمہ کی تقلید
آپ کرتے ہیں عدد و شمار میں جو شخص بھی ہو ویسے ہی اور عدد و شمار کی ائمہ کے دو سو چھپن سے
زاید ہو جاوینگے تب ایک اور چار کی نسبت بھی آپس میں باقی نہ رہی - پھر آپ کی یہہ تقریر کہ ہر ایک
کی تقلید ہونی چاہیئے - گرد و غبار کیطرح اڑ گئی - برباد ہو گئے خاک میں مل گئی - اب آپ اس
بات سے مطلب ہمارا فقط ائمہ اربعہ کی مذمت کرتے ہیں یہی بات آپ میں بھی آگئی کہ بعضیت
میں نونکی برابری ثابت ہوئی خذوا ھذا او ردوا الانفسکم ولا تلوموا غیرکم فان جھوا
الینا فتبعوا والا فتملکوا جو تھا سوال یہہ ہے چارون کو اللہ نے مقبول جہان کیا تو چاہیئے کبھی
امام اعظم کے مسائل پر عمل کریں کبھی امام شافعی کے کبھی امام مالک کے کبھی امام احمد حنبل کے یہہ کیا
ضرور ہے آپ لوگون نے امام اعظم رح کو بزرگ بنا رکھا ہے اسکا کیا سبب ہے **الجواب**
اگر چارون ائمہ مقبول خدا ہونے کے سبب سے چارونکے مسائل پر ہر شخص کو عمل کرنا لازم ہوتا
تو ہر امت کو ہر چار کتاب آسمانی توریت زبور انجیل فرقان یا ہر انبیا کے احکام پر عمل کرنا واجب
ہوتا اگر ایک کو افضل جانکر تقلید کرنے سے دوسرون کا بطلان لازم ہوتا تو ہرگز وہر آئینہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رض کو امامت سے باز رکھکر حضرت ابوبکر صدیق رض کو افضل جانکر امامت
کا حکم صادر نفرماتے - کیا اس خصوصیت امامت سے باقی صحابہ کی صحابیت باقی رہی ویسا
ایک امام کی تقلید کی خصوصیت سے باقی امامون کی امامت باقی و قایم رہی - جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ مبشرہ میں سے ایک کو تفضیل دیا تب ہم نے بھی اگر ائمہ اربعہ میں سے
ایک کو وسی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بقولہ تعالی اتبعوا احسن ما انزل الیکم
سے تفضیل دیا تو کیا قصور کیا کہ آپنے ملامت کا جھنڈا اڑایا اور اگر تقلید شخصی واجب نہوتی تو
قرآن میں یہہ آیت ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا نازل نہوتی کیونکہ

کل انبیا اپنی اپنی نبوت مین محق وصادق تھے مع ہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کے اتباع کرنے کو فرمایا۔ نہیہ حدیث حضرت عایشہؓ سے مروی ہوئی عن عایشۃ رضؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ رواہ الترمذی کذا فی مشکوٰۃ نہیہ حدیث ابن عمرؓ سے شہرت پائی عن ابن عمرؓ قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینھم رواہ البخاریؒ وفی روایۃ لابی داؤد قال کنا نقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہٗ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان کذا فی المشکوٰۃ اور آپ جو فرماتے ہین کہ کبھی اسکی تقلید کرنی چاہیے اور کبھی اسکی تقلید کرنی چاہیے یہہ بات بہت بری ہے۔ کیونکہ اسمین تلہی لازم آتی ہے اور خواہش نفس کی تقلید کرنی پڑتی ہے اور تلہی تو بالاتفاق علما حرام ہے اور تقلید نفس کی تو ان النفس لامارۃ بالسوء سے منہی عنہ ہے اے حضرت آخر آپ کسی نہ کسی کی تقلید تو کیجیئگا تامل وغور سے دیکھیے کسکی تقلید کیجیئگا اپنے نفس کی یا غیر کی صورت اول مین خاصہ شیطان یعنی خناس الذی یوسوس فی صدور الناس بنیگا صورت ثانی مین ایک کی یا سارے کی۔ ایک کی تو ہمارا مقال۔ سارے کی تو محال اور بعضیت مین دونون کا ایک حال پھر دیکھیے تو نتیجہ ملامت کا کیا مآل اور کسی مین کسی کی تقلید کرنی شیطانون اور منافقون کا خصال زیادہ اس مین کیا قیل وقال پس یہی ہے حرمت عدم تقلید شخصی پر دال۔ اور کل ائمہ کو خاطی وبے ادب سمجھکر کسیکی کسی مسئلہ مین تقلید کرنا گویا آپکو لقمان حکیم سمجھنا کہ اسنے خاطی وبے ادبون کے افعال واقوال مین یہی عمل کیا اسلئے یہہ کلام لقمان را پرسید ند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بی ادبان۔ مشہور ہوا۔ اسی طرح سے آپنے بعضے قول ائمہ کو موافق خواہش نفس کے پسند کیا اور بعض کو مہمل جانکر ناپسند کیا اور طرح دیا اور یہہ کلام آپنے ہدایت اور مذہب ٹھہرایا یہہ ہدایت آپ کی عین ضلالت ہے کیونکہ آپنے تقلید کہ انکی بلکہ نفس کی کی اور نفس واحد ہے تب ہم اور آپ تقلید شخصی مین مساوی ٹھہرے

لیکن فرق یہہ ہے کہ ہم نے امام الائمہ تابعی خیر القرون کی تقلید کی اور آپ نے نفس و شیطان کی العیاذ باللہ۔ اور امام اعظم صاحب ہی کو اعظم و بزرگ جان رکھنے کی وجہہ یہہ ہے کہ ان کی بزرگی اور افضلیت پر ائمہ ثلثہ وغیرہم متفق ہین اس وجہ سے کہ انکی پیدایش علی الاختلاف روایات سنہ ۷۰ یا سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی اسلئے بحدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجی قوم تسبق شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ وفی روایۃ ثم یظہر الکذب وفی روایۃ ثم یفشوالکذب الخ۔ زمان مبشر بالخیر ہین یعنے زمان ثم ثانی مین اونکی پرورش ہوئی اور اسوقت کے دین خالص کی اونکو تعلیم ملی کہ صدہا صحابہ کبار و دیگر تابعین ابرار کی صحبت انھون نے اٹھائی۔ بناءً علیہ تابعیت انکی ثابت ہوئی اور اسی تابعیت سے اُن کی افضلیت متحقق ہوئی۔ چونکہ اور کسی امام کی ایسی پیدایش نہوئی یہہ فضیلت اونکو ملی اس وجہ سے اعظمیت کی خصوصیت انہین مین آگئی پھر بعض معاندین کے طعن و تشنیع سے انکے اور انکے مقلدین کا کیا بال بنکا ہوگا۔ بلکہ وُہ خود بحدیث ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ۔ اور بحدیث من ضار مؤمنا ضار اللہ تعالیٰ الخ اخرجہما الترمذی جہنم کے جنجال مین پڑیگا **بیت**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

پانچوان سوال اسی حضرت یہہ سوال کرنا تھا دم بخود ہوکے رہگئے بلکہ بہانہ کرکے دُم دبا کے بھاگے الجواب حضرت گستاخی معاف کیا آپکے لوگونکو دُم بھی ہوتی ہے ورنہ آپ کے خصم نے دُم کہان سے پائی کہ دُم دبا کر بھاگا یہہ صفت اُس کتے کی ہے جو دوسرے کُتنے بلند دمدار سے مغلوب ہوکر دُم دبا کر بھاگتا ہے پھر کہئے کہ دمدار کُتا کون ہُوا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرت مسلمانون کو کتا بنانا کیا دینداری کی بات ہے یا بربادیِ ملت یا عداوت کی گھات ہے اور ہمارا جو کچھ لکھنا البادی اظلم اور ستم بر ستم پیشہ عدل ست و داد پر عمل کرنا ہو چھٹا سوال میرے سوال کا جواب خود دیجئے یا کسی سے دلوائیے الجواب ایک مرتبہ آپنے اپنے سوال کا جواب بذریعۂ اخبار دار السلطنۃ پایا اب مجھسے بھی یہہ جواب لیجئے

ساتوان سوال یہہ معاملہ دین و مذہب کا ہی جواب اسکا ثواب سے خالی نہ ہوگا

الجواب ان معاملہ دین کا ہی اگر دینداری سے حق طلبی کا مناظرہ کرے ملاسنہ و مجادلہ کا نام معاملہ دینداری نہین بلکہ اُنکے مرتکبون کو حسب نصوص عذاب ہی دلیل ہر ایک کی تذکرۃ المذاہب مذکور ہین دیکھنا

فصل ہجدہم گواہی اسی کتاب کی انشائی ۲۲۳ کی فصل اوّل ہین کسی غیر مقلد دہلوی نے اپنا نام چھپاکر سوالات کئے اُس مصنف موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ سوالون کے جواب باصواب دئے ہین گویا کرشمہ علمی ظاہر کیا ہی جواب ترکی بترکی اس مقدمہ ہین واسطے فصل خصومات کے شافی وکافی ہین حقیقت ہین نام اس کتاب کا ما احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الواہیہ اسم بامسمیٰ ہی ہر جواب ہین تہذیب اخلاق برعایت علم مناظرہ دلایل معقول و منقول بطریق فاضلانہ واضح ولائح ہوتے ہین سوال اوّل تقلید شخصی کی کیا تعریف ہی اُسکو قرآن اور حدیث سے فرمائیے الجواب سوء ادبی معاف حضرت بڑی حسرت وافسوس کی بات ہی کہ آپ کے سوال سے آپ کی جہالت وحماقت پیدا ہی اور غباوت و بلادت ہویدا **بیت**

بے کمالیہاے نادان از سخن پیدا شود	پستۂ بے مغز چون لب واکند رسوا شود

سوال کرنے سے ناکرنا اچھا تھا **بیت**	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد	**بیت** نہ گفتے ندارد کسی با تو کار

لیکن چو گفتی دلیلش بیار	چو مردم سخن گفت باید بہوش

وگرنہ شدن چون بہایم خموش	کیا حضرت آپکے نزدیک قرآن و ...

اصول و منطق فلاسفہ وغیر ذلک کی کتابین ہین جنسے اشیاء کا ثبوت چاہتے ہین **مصرع**

برین عقل و دانش بباید گریست	ابھی صاحب فقط اسمین قصص واحکام الٰہی اوامر و نواہی ...

شرعی ہین اس ہین تقلید شخصی کی تعریف کیونکر ملیگی آپ کو اگر اس بات کا دعوا ہی تو پہلے ...

...یث صحیح یا مرفوع یا مقطوع یا موقوف یا مرسل یا متفق علیہ وغیر ذلک کی تعریف ...

لوگون کا عمل ہے قرآن وحدیث سے بیان فرمایئے بلکہ فرایض و واجبات وغیرہما ہی کی تعریف تو قرآن وحدیث سے ثابت کیجئے بعد اسکے تقلید شخصی کی تعریف قرآن وحدیث سے ثابت کرنیکو مجھسے پوچھئے **مصرع** تم ہمکو ہی کہتے ہو کچھ اپنی بھی خبر ہے دگر آمیستوراز برقع منہہ پر ڈالکر پردہ مین محجوب رہ کیجئے مردانہ مناظرہ مین منہہ نہ دکھلایئے کہ آخر کو ننگ و ناموس کھوئیگا اور خوب ہی پھر پچھتائیگا۔ حضرت یہہ آپ کا سوال کرنا نہین مگر شیطان کی شادی رچانا اور دہمی گلگلے یا خیالی پلاؤ پکانا ہے **مصرع** بہر رنگے کہ می خواہی ... وہ خیالی پلاؤ یہہ ہے کہ آپ نے اپنے دل مین ٹھہرا رکھا ہے کہ جب مقلد تعریف تقلید شخصی کی قرآن وحدیث سے ثابت نہ کرسکیگا تو آپ یہہ کہئیےگا کہ بے قرآنی وحدیثی بات پر عمل کرنا جایز نہین۔ لیکن آپ جس ہتیار سے لڑنے آئے تھے اوسی سے ہی مارے پڑے خوب ہی منہہ کی کھائی **بیت** شد غلامی کہ آب جو آرد آب جو آمد وغلام ببرد آپ تو سوال آپکا آپ پر پلٹا اسکا جواب آپ پر واجب ہوا **مصرع** دعوا جو آپ کا تھا وہ برعکس ہوگیا دوسرا سوال تقلید شخصی کس زمانہ سے جاری ہے **الجواب** قبل تدوینات صحاح ستہ زمان مبشر بالخیر سے جاری ہے۔ نہین تو جناب بخاری ومسلم ونسائی وغیرہم رح کو امام شافعی رح کا مقلد ہونا کیونکر ثابت ہوتا کیون یہہ امر تواریخ وسیر کی کتاب سے دریافت نہ کیا کا شکے آپکو اونکی تقلید کی آگاہی ہوتی اور جو کتابین حنفی مذہب مین قبل از تدوینات صحاح ستہ کے مثل جامع صغیر وجامع کبیر امام ... جو شاگرد رشید امام اعظم رح اور استاد امام شافعی رح کے ہین تصنیف ہوئین اونکی خبر ملتی تو ... یک آپ کی زبان سے ایسی بات نہ نکلتی اور امام شافعی رح کے شاگرد الحمیدی ہین اور الحمیدی ... شاگرد امام بخاری ہین اور جو اونکی تقلید کا حال دریافت کرنے کی قدرت وعلم نہین ... آپکے سامنے بیان کرنا اس مثال کا مصداق ہوتا ہے یعنے اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھونا ہے۔ جب آپکو محدثین کی تقلید سے جو اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے اتنی بیخبری ہے پھر آپکو رموز شریعت وغوامض طریقت سے کیا خبر ہوگی **بیت** تو خود می نشنو

بانگ دہل را رموز سلطان راچہ دانی تیسرا سوال تقلید عالم حی کی افضل ہی یامردہ کی الجواب ہان روافض کے نزدیک عالم حی کی تقلید مردہ کی تقلید سے افضل ہے کہا ہی کنہم قول المیت میت کیا بد بو چھپانے سے چھپتی ہی آخر کو نکل ہی پڑتی ہی کیون حضرت آپکے سوال نے آپکے اعتقاد ما فی الضمیر کی کیسی خبردی اور مضمون کل اناء یترشح بما فیہ آپ کی ظرفیت کھل گئی کیون خواہ نخواہ تقیہ سے سُنی بنکر تقلید و عدم تقلید کی بحث کرتے ہین آپ خوب افضحیت جانتے ہین الخ کہان تک رفض کو چھپائیگا آخر کو نکل ہی پڑا جسطرح قی کرنے سے ماکولات مسروقہ جبتنی ہن پڑتی ہی اسی طرح اپکے مبطنی بات نکل پڑی بخوبی رافضیت ثابت ہو گئی۔ لیکن آپنے اپنے پندار مین بڑا ہی فساد بویا یعنے بسبب موت کے ایمہ اربعہ کی تقلید سے لوگونکو برگشتہ کرانے کو اچھا ڈھنگ نکالا بلکہ خوب ہی دھوکے کا رنگ جمایا لیکن یہان وہ گڑ نہین جو مکھی بیٹھے خیر جو ہو سو ہوا ب مین کہتا ہون کہ مردہ کی تقلید سے عالم حی فی زماننا کی تقلید ہرگز افضل نہین۔ بلکہ سراسر ضلالت واتباع ہوائے نفسانیت ہے نہین تو مضامین حدیث عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیئ الخ وفی روایۃ خیر الناس قرنی کذا فی تحفۃ الاخیار۔ وحدیث عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشہد ولا یستشہد الخ کذا فی مشکوٰۃ اور بخاری نے جو بات لکھا ہی لا یاتی زمان الا الذین بعد ہٗ اشر منہ منعکس ہوگا مطلب یہہ کہ جو زمانہ رسول اللہ کے زمانے سے دور تر ہوگا بدتر ہوتا جائیگا اگر آپ کہتے ہین کہ افضل ہے تو آپ کو مناسب ہی کہ امام شوکانی ونسائی و دراسی وابن جوزی وداود ظاہری واصفہانی وبخاری وترمذی ودارقطنی ودارمی وغیرہم رح کی تقلید نفرمائیے کہ وے مردے ہین نہ روافض کو مناسب ہے کہ محمد ابن ایوب الکلینی وابن بابویہ وابن مطہر حلی وشیخ مفید و رفیع مرتضیٰ کی تحریرات پر تقلید کرین کہ یہہ بھی مردے ہین مگر آپکے کل پیشوائے دین انھین

بزرگون کی تقلید کرتے آئے ہین اور کرتے جاتے ہین باوجود اُسکے تقلید عالم حی کو افضل کہتے پھرتے ہین اور لما تقولون مالا تفعلون کا مصداق بخوبی ہوتے ہین ۔ اگر انصاف کیجئے اور اعتساف نفرمائیے تو اس افضلیت ہین بڑی قباحت لازم آتی ہے کیونکہ جس عالم حی کو آپ لوگون نے افضل جانکر تقلید کی اُنھون نے کسی کی تقلید کی یا نہ کی اگر نہ کی احکام شرعی کیونکر سیکھے کیا اُنکو نبوت ملی یا وحی اونپر نازل ہوئی یا نفس امارہ کی تقلید کی ۔ اول تو بحدیث لا نبی بعدی سے وحی منقطع ہوگئی ثانی آیۂ کریمہ انّ النفس لامّارۃ بالسّوء سے مذموم و منہی عنہ ہے اور اگر تقلید کی تو کسی مردہ کی کی یا زندہ کی مردہ کی صورت ہین تو بقول آپکے افضلیت کی صورت جاتی رہتی ہے اور زندہ کی صورت مین وہی اوپر کی قباحت مع تسلسل لازم آتی ہے بہرصورت آپکے سوال سے اضلال کا زوال ہے نہ اسکی افضلیت پر کسی ایمہ وغیرہ کا مقال ہے ہان یہہ مغلظ اغضی الفل سرگروہ غیر مقلدین کا قیل و قال ہے کیون نہو اونکی سرشت کا یہی خصال ہے **ابیات** درختی کہ تلخست او را سرشت گرش در نشانی بباغ بہشت ۔ ور از جوی خلدش بہنگام آب ۔ بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب سر انجام گوہر بکار آورد ہمان میوۂ تلخ بار آورد **چوتھا سوال** تقلید کا واجب ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے امام صاحب وجوب کے قایل ہین یا نہین اگر قایل ہین تو کس کتاب مین ہے اسکی سند بیان فرمائیے **الجواب** اس سوال کا جواب ہمارے اس سوال کے جواب پر موقوف ہے کہ سند محدثین کی مُسند ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے تو کسی شارع نے اس مسئلہ کو سند [illegible] یا نہین اگر گردانا ہے تو اسکی سند بیان کیجئے ۔ اگر آپ فرمائین کہ عبداللہ بن المبارک [illegible] له الاسناد من الدین ولو لا الاسناد لقال من شاء ما شاء کذا فی مقدمۃ المسلم [illegible] کو دین سے گردانا ہے تو اسکا جواب کئی وجہ سے دونگا اولاً ابن مبارک رح جو شاگرد امام اعظم رح کے ہین شارع نہین کلام میرا شارع کی سند گرداننے مین ہے ثانیاً اگر قول ابن المبارک کو سند کی سند ہونے مین اسناد اور اعتبار ہو تو پھر انکے قول کو جو اپنے استاد امام اعظم کی تقلید اور مدح مین موجود ہے کیون اعتبار نہو فنعم ما قال اللہ تعالیٰ تؤمنون ببعض

ونکفر ببعض ویرید ون ان یتخذ و بین ذالک سبیلا ثالثا مجرد قول ابن المبارک کو دین مین دخل کرنا اور اُنکے اسناد کے اقوال ستنبط نصیبین کو دین سے خارج سمجھنا کسقدر تعصبات اور عداوت کی بات ہے بمضمون استفت عن نفسک اپنے ہی نفس سے پوچھ لیجئے رابعاً اگر کل سند محدثین معتبر فی الدین کی ہو تو رحلت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو بار سہ بار ہونی لازم آتی ہے العیاذ باللہ کیونکہ متفق علیہ حدیث مین ابن عباسؓ کی ایک روایت مین آنحضرتؐ کی رحلت کو بسن ترسٹھ[۶۳] لکھا پھر وہی ابن عباس کی دوسری روایت مین پینسٹھ[۶۵] لکھا پھر حضرت انسؓ کی ایک روایت مین ساٹھ لکھا پھر اونکی دوسری روایت مین ترسٹھ[۶۳] اب بتائیے ان چارون حدیثون مین سے جو دو محدث معتبر نے یعنے بخاری و مسلم نے اونکو دو راوی معتبر کی طرف سے بسند مرفوع منسوب کر رکھا ہے کون حدیث بسند صحیح صحیح ہے اگر کل صحیح ہے تو تکرار رحلت کی سند بھی بیان فرمائیے اگر حضرت انس کے ساٹھ کی روایت کو صحیح کہین تو باقی ۶۳ و ۶۵ کی روایت کو کیا کہئیگا علی ہذا القیاس اگر حضرت ابن عباسؓ کی ۶۵ کی روایت کو صحیح فرماوین تو باقی روایتون مین کیا اشارہ کیجئیگا باطل تو نہین کہہ سکتے ہین کہ آپنے سند کو دین قرار دیا ہے نہ کل کی حقیقت کا اقرار کرسکتے ہین کہ تکرار رحلت کی لازم آتی ہے فما ذا تقولون ایھا المعاندون فلوموا انفسکم ولا تلوموا غیرکم مین نے اس بحث کو اچھی طرح سے تذکرۃ المذاہب کے صفحہ ۶۵ مین لکھا ہے اگر جی چاہے دیکھ لیجئے خامساً ابن المبارکؒ کے قول سے کل محدثین کے سند کو دین سے ہونا سمجھنا چاہئے اگر سب سند دین [illegible] کل احادیث موضوعات مسندہ کو دین سے ہونا لازم آتا بلکہ جو سند ابن المبارک کے زمانہ [illegible] مختص تھی البتہ وہ سند سند شرعی تھی نہ ہر کہ و مہ کی سند سند شرعی ہے کما زعمتم کیونکہ سند [illegible] جب ہوئی کہ لوگ حدیثین وضع کرنے لگے نہین تو ضرورت نہ تھی چنانچہ ابن سیرین کے قول سے جو مقدمہ صحیح مسلم مین ہے یہہ بات ظاہر ہے عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنۃ

فیوخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدع فلا یوخذ حدیثهم۔ پھر جب سندین بھی وضع ہونے لگین تو کلیت الاسناد من الدین کی باطل ہوگئی اور ضلالت آگئی کیونکہ اسناد پرستی کا نتیجہ اس تین حال سے خالی نہین حدیث کا حدیث ہونا۔ حدیث کا حدیث نہ ہونا۔ غیر حدیث کا حدیث ہونا۔ البتہ صورت اول مین تو موجب ہدایت ہے مگر وجود اوسکا شاذ النّادر ہے اور صورت ثانی و ثالث مین بالکل ضلالت ہی ضلالت ہے حضرت دور کیون جاتے ہو اسی روایات مذکورہ مین غور کیجیے گا تو تاریخ رحلت ولادت کی ضلالت سے غیر حدیث کو حدیث اور حدیث کو غیر حدیث ہونا لازم آجائیگا غد ہذا اور سنیے آپ لوگ خدا و رسولؐ ہی کے قول پر عمل کرنیکا ادعا کرتے ہین اور فقہ و اصول پر عمل کرنیکو ضلالت سمجھتے ہین اسلیے مین آپ لوگون کی خدمتون مین گذارش کرتا ہون کہ متفق علیہ یعنے بخاری و مسلم کی اتفاق کی ہوئی حدیثون کو عمدہ ترین حدیثون کا ہونا ایک مسئلہ ہے فرمائیے تو یہہ قول خدا کا یا رسولؐ خدا کا یا کسی صحابی کا یا کسی تابعی کا یا کسی تبع تابعی کا یا کسی مجتہد کا یا خود صاحب صحیحین کا ہے اگر خدا و رسولؐ کا ہے تو اوسکی سند بیان فرمائیے نہین تو عمل بالحدیث والقرآن کا دعوا چھوڑیے خواہ نخواہ شرک کا الزام اپنے اوپر التزام نہ کیجئے اور اگر باقی بزرگون سے کسیکا بھی قول ہے تو اوسکی سند بیان کیجیے نہین تو اسپر عمل کرنے کو فقہ او راصول کے عمل کرنے سے بہتر نہ سمجھئے مصرع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا اجی حضرت تقلید کا واجب ہونا تو امر نفسی ہے امام صاحب کے قایل ہونے یا نہ ہونے پر کچھہ موقوف نہین یہہ امر فقط تذکرۃ المذاہب کے مقصد ثانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوجائیگا دوسری کتاب کی حاجت وضرورت نہین رہے گی بیت

ایک حرف بس است اگر شعور است ورنہ چو چراغ پیش کور است

پانچوان سوال تقلید کے وجوب کا آپ لوگون کو عمل ہے یہہ تو فرمائیے وہ کسکا قول ہے اور کسکے قول پر عمل ہے الجواب جواب اسکا بھی ہمارے اِس سوال پر موقوف ہے کہ صحاح ستہ کی صحت پر آپ لوگون کا اعتقاد ہے یہہ تو فرمائیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اون کی

صحت کے قایل تھے یا نہین اگر قایل تھے تو کس کتاب مین ہی سند اوسکی بیان فرمائیے اگر قایل نہین تھے تو وہ کسکا قول ہی اور کسکے قول پر عمل ہی اگر تذکرۃ المذاہب کے ۵۸۰ — ۶۶ صفحہ پر نظر فرمائیے تو بخوبی اوسکی صحت اور عدم صحت کا حال دریافت ہوجائیگا اور رسیفئے عدم وجوب تقلید پر آپ لوگون کا عمل ہی یہہ تو فرمائیے وہ کسکا قول ہی اور کسکے قول پر عمل ہی چھٹا سوال اجماع کی کیا تعریف ہی الجواب اجماع کی تعریف ہمارے اصول کی کتابون مین موجود ہی عیان راچہ بیان — گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ تاہم اگر اسکے سمجھنے مین دقت ہو تو تذکرہ کے ۶۰۳ صفحہ پر نظر کیجئے ساتوان سوال صحابہ رضوان اللہ کا اجماع کیا ہی اور صحابہ کا اجماع آپ کے اجماع سے ٹوٹ سکتا ہی یا نہین — الجواب اسکا بیان بھی تذکرہ کے ۶۰۷ صفحہ مین دیکھئے یعنے اجماع امور شرعیہ مین فائدہ یقین وقطعی کا دیتا ہی پر وہ کئی قسمون پر منقسم ہوتا ہی درجہ ہر ایک کا متفاوت ہی اُن مین سے قوی تر اجماع صحابہ رضہ کا ہی اور آپکے اجماع سے اجماع صحابہؓ ٹوٹ نہین سکتا ہی جیسا روافض کے انکار سے اجماع مذکور نہین ٹوٹتا نہ خوارج کے قول سے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کا زوال ہوا ہی لیکن اس تقریر سے آپ اپنے دل مین یہہ نہ سمجھین نہ شیطان کے اس وسوسہ کو دخل دیوین کہ جب بمضمون اجمع الصحابۃ علی ان من استفتی ابا بکر و عمر فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ ومعاذ بن جبل وغیرہما رضی اللہ عنہم کما قال البعض اجماع صحابہ اوپر منعقد ہوچکا ہی کہ جو کوئی استفتا کرے ابوبکر و عمر رضہ سے اسکو جایز ہی ابوہریرہ و معاذ بن جبل رضہ سے استفتا کرنا تب ہر مستفتی کو جائز ہی کہ جس کسیکو چاہے اس سے استفتا کرے پھر خصوصیت استفتا مذہب واحد کی کیا ضرورت ہی کیونکہ اولاً غیر صحابی کو صحابی کی برابری سمجھنا قیاس مع الفارق پر عمل کرنا ہی لیس مشتری الاملاک کمشتری الافلاک ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک — ثانیاً فلہ ان یستفتی ابا ھریرۃ الخ اس صورت مین کہ جس صورت مین فتوی مین شیخین کی مخالفت نہو اتحاد ہو — اس بحث کو تذکرہ کے ۸۲ ۳ صفحہ مین نظر کیجئے ثالثاً یہہ جواز استفتا

بحدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم صحابہ کے زمانے تک منحصر تھا کہ باعث
قرب زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتنہ و فساد کا دخل شریعت مین نہین پایا جاتا تھا
اب بسبب وضع وضاعین و نفاق منافقین و عناد معاندین کے وہ خصوصیت قول صحابہؓ کی
باقی نرہی اضلال مضلین کی مداخلت ہوگئی اسلئے محققون نے عوام کو صحابہ کی تقلید کرنے سے
باز رکھا اور اُنپر ایمہ اربعہ کا اتباع واجب کیا چنانچہ اوسکی دلیل تذکرہ مذکور کے ۹۶-۴۴-۷
۵۷ صفحہ مین مندرج ہے **آٹھوان سوال** یہہ چار مذہب جو قایم ہین وہ کب قایم ہوئے ہین
الجواب دوسرے سوال کا جواب عین اُسکا جواب ہے **نوان سوال** جو امر دین کہ بعد ازمنہ ثلثہ
کے قایم ہوا ہے وہ کیا ہے آیا درست ہے یا مردود **الجواب** اپنے امر مطلق کو جب دین کے
ساتھ مقید کیا اور اپنی زبان سے امر دینی کا اقرار کیا پھر وہ کیونکر مردود ہوگا واہ کیا تنکے سی
بات پہاڑ کا سا مغالطہ **بیت** از محیط فضل زیبا گوہرے آمد پدید
بر سپہر شرع روشن اخترے آمد پدید آپنے اپنے دل مین تصور کیا تھا کہ اگر مجیب
درست کہیگا تو ہمارا مذہب جدید درست ہوگا اور اگر مردود کہیگا تو مذہب ائمہ اربعہ مردود ہوگا
بیت اگر را با اگر تزویج کردند از ایشان بچہ شد کاشکی نام حضرت
مذاہب اربعہ تو برعایت الاقرب فالاقرب زمان بشر بالخیر مین تدوین ہوئے ہین جیسا
دوسرے سوال کے جواب مین گذرا اُنپر مردود کا اطلاق آپ نہین جاسکتا ہے ہان آپکا مذہب جدید
البتہ مردود ہے جو اشر القرون مین پیدا ہوا ہے حضرت آپ کی لاٹھی کی مار آپ پر پڑی کیون نہ
آسمان پر تھوکنے سے منہہ پر تھوکا پلٹتا ہے **بیت** بر بلندان سخن بسوی خود ست
تف بسوی فلک بر روی خود ست **دسوان سوال** جو منسوب بوہابی ہین وہ لوگ
مسلمان ہین یا کافر اگر کافر ہین تو کیون اور اگر مسلمان ہین تو فاسق ہین یا فاجر اگر فاسق یا فاجر ہین
تو کیون **الجواب** وہابیون کا کافر ہونا یا نہ ہونا بمضمون استفت عن نفسک آپ لوگ اپنے
دلون سے پوچھئے وہ خود کفر کا فتویٰ دینگے کیونکہ جب آپ لوگ حنفیون کو ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب

ہونے کے سبب سے کافر ہو لیتے ہین تب اس دلیل سے وہ جو انکو عبد الوہاب کی طرف منسوب ہو ئیمین
بطریق اولی کافر کیون نہ کہینگے لیکن ہین انکو بدلیل فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا
تاما کما فی الکشف والجامع الرموز والطحاوی اور بدلیل حنفی انتقل الی مذہب الشافعی
قال فخر الدین محمود بن محمد اکبر اگراین مرد عامی ست ساقط القول والشہادة شود اگر از
اہل علم ست مبتدع وضال گردد کذا فی جواہر البیضاوی فاسق و مبتدع وضال سمجھتا ہون اور
بحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم
الاسلام رواہ البیہقی کذا فی المشکوٰة انکی توقیر نہین کرتا ہون لیکن کافر بولنے مین ڈرتا ہون
کیونکہ ہمارے مذہب مین ان حدیثونکے مطابق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی
رجل رجلا بالفسق والکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذا اخرجہ البخاری
وغیرہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بطعان ولا لعان ولا فاحش
ولا بذی اخرجہ الترمذی بڑی احتیاط ہے جھٹ پٹ ہر کسی کو کافر نہین کہا جاتا ہے دیکھیے
آنکھ پھاڑکر عمل بالحدیث ہمکو یا آپ کو ۔ غیر مقلدین کو عمل بالحدیث کا دعوی کرنا کیسا جیسا
خوارج وروافض کو حقیقت مذہب کا دعوی کرنا ہے نہ نہ بلکہ زن قحبہ کو عفت وعصمت کا
دعوی کرنا اور زن مخدرہ وعفیفہ پر زنا کا بہتان لگانا ہے اپنے گریبان مین منہہ ڈالکر نہین
دیکھتے دوسرون پر طعن کرتے ہین **بیت** اپنی فضیحتون پر نہین کچھہ نہین نظر
اندھے ہین خود پر اور ونکو جانے ہین بے بصر **گیارہوان سوال** جو مسلمان فاسق ہین انکی
امامت درست ہے یا نہین **الجواب** اگرچہ اس عبارت ہدایہ سے یکرہ تقدیم العبد
والفاسق تا وان تقدموا جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر وفاجر فاسق
کی امامت مع الکراہتہ درست ہے حالت مجبوری مین جیسے حجاج کی امامت صحابہ کبار کیواسطے
حالت مجبوری مین درست ہوئی اور مورد حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر کا بھی حالت
مجبوری ہے ورنہ بخاری مین یہہ عبارت ہے قال الزہری لا نری ان یصلی خلف المخنث

الا من ضرورۃ لا بد منها نہیں لکھی جاتی کشف الغمۃ میں یہہ عبارت وکان الصحابۃ یصلون خلف الحجاج وکفی بہ جائرًا ۔ وھٰذا کلہ اذا خیف الفتنۃ من ترک الصلوٰۃ خلف ذلک الامام والا فقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یقول اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وافدکم فیما بینکم وبین ربکم تحریر پائی لیکن حالت اختیار میں حدیث من صلی خلف عالم تقی فانما صلی خلف نبی کذا فی الھدایہ اور حدیث کان صلی اللہ علیہ وسلم کثیرًا ما یقول اجعلوا ائمتکم الخ پر عمل کرنا چاہیئے نہ فاسق بدعتی کو ۔ اسکو رضا و رغبت سے امام بنانا نچاہیئے کیونکہ اسکی امامت سے تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور تعظیم و تکریم فاسق کی کرنا درست نہیں بلکہ حسب شرع اہانت لازم ہے اسلیئے شرح سفر السعادہ وغیرہ میں حدیث لا یؤمّن فاجرًا مؤمنًا منقول ہے اور ابراہیم بن میسرہ سے مشکوٰۃ میں یہہ روایت مشہور ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقّر صاحب بدعۃ فقد اعان علٰی ھدم الاسلام رواہ البیھقی اور طحطاوی میں یہہ عبارت مسطور ہے اما الفاسق العالم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ ۔ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعًا ومفادہ کراھۃ التحریم فی تقدیمہ ۔ اگر آپنے بلحاظ رفض کے یہہ سوال کیا ہے تو اوس کا جواب تحفہ اثنا عشریہ میں مولانا شاہ عبد العزیز نے بخوبی دیا ہے بارہوان سوال اب کوئی مجتہد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا ہے تو کیون ۔ الجواب اگرچہ مجتہد ہونا اس زمانے میں عقلاً و شرعًا ممنوع نہیں ہے مگر تجربۃً و عادۃً غیر ممکن ہے کیونکہ لا محالہ مدار اجتہاد کا کتب شر القرون پر ہوگا اور ان کتابون کی خرابی حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجی قوم تستبق شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ و فی روایۃ یظہر الکذب الخ کذا فی البخاری والمسلم والمشکوٰۃ وتحفۃ الاخیار سے ظاہر ہے پھر جو مسائل اُنسے استنباط کیئے جائینگے ضرور کذب و بہتان سے مخلوط و مستنبط ہونگے تب کذب و بہتان کا نام شرع ٹھہریگا اور شرع مثل عنقا ناپیدا ہو جائیگی اسلیئے علمائے کرام و

و فضلائے عظام نے لکھا ہے کہ بعد قرن ثالث یا رابع کے اجتہاد کا درجہ مسدود ہو گیا اور جن جن بزرگون نے عدم انسداد کا دعوی کیا ہنہیر از و ر مارا مگر ایک مسئلہ بھی اُنسے استنباط نہوا۔ بالآخر عاجز ہوکر دنیا سے کوچ کیا چنانچہ امام شعرانی الشافعی اپنے میزان مین لکھتے ہین وقد قال بعضہم ان الناس الان یصلون الی ذلك من طریق الکشف فقط لا من طریق النظر والاستدلال فان ذلك مقام لم یدعه احد بعد الائمة الاربعة۔ الا امام محمد بن جریر ولم یسلموا له ذلك کما مر وجمیع من ادعی الاجتهاد المطلق المنتسب الذی لا یخرج عن قواعد امامه کابن القاسم واصبغ مع مالك ومحمد وابی یوسف مع ابی حنیفة وکالمزنی والربیع مع الشافعی اذ لیس فی قوة احد بعد الائمة الاربعة ان ینکر الاحکام ویستخرجها من الکتاب والسنة فیما نعلم ابدا ومن ادعی ذلك قلنا له فاستخرج لنا شیئا لم یسبق لاحد من الائمة استخراجه فانه یعجز فقط اسی طرح کی بہت سی دلیلین تذکرہ مین مندرج ہین دیکھ لیجئے ۱۲ تیرہوان سوال اگر اسوقت کوئی مجتہد ہووے تو اوس کی پیروی درست ہے یا نہین اگر درست ہے تو کیون اگر نادرست ہے تو کیون الجواب اگر فی زماننا کوئی اجتہاد کا دعوی کرے بارہوین سوال کے جواب سے پیروی اسکی درست نہین فقط

فصل نوزدہم اشتہار سوالات عشرہ محمد حسین لاہوری جو سرگروہ غیر مقلدین لا مذہب لوگونکا ہے مع مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی اسماعیل صاحب ساکنان ہلیہ وال اور جو انکے ساتھ طالب علم ہین جیسے میان غلام محمد صاحب ہوشیارپوری و میان نظام الدین صاحب و میان عبد الرحمن صاحب وغیرہ یعنے جملہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیا ہون کہ اگر ان لوگون نے کوئی صاحب مسایل ذیل مین کوئی آیت یا حدیث صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور اس مسئلہ مین جسکے لئے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالة ہو پیش کرین تو فی آیت اور فی حدیث یعنے ہر آیت اور ہر حدیث کے بدلے مین دس روپیہ بطور انعام دونگا۔ رفع یدین نہ کرنا آنحضرت کا بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے ثانیاً آنحضرت کا

نماز مین حنفیہ آمین کہنا ثالثا آنحضرت کا نماز مین زیر ناف ہاتھ باندھنا رابعًا آنحضرت کا مقتدیون کو سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرنا خامسًا آنحضرت کا یا باریتعالی کا کسی شخص پر کسی امام کی ایمہ اربعہ سے تقلید کو واجب کرنا سادسًا ظہر کا وقت دوسرے مثل کے اخیر تک باقی رہنا سابعًا عالم مسلمانون کا ایمان اور پیغمبرون کا اور جبرئیل کا مساوی ہونا ثامنًا قضا کا ظاہر و باطن نافذ ہونا۔ تشریح مثلا کسی شخص نے ناحق کسی کی جورو کا دعوا کیا ہو کہ یہہ میری جورو ہی اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اوسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اسکی بی بی اور اس سے صحبت کرنا بھی حلال ہی تاسعًا جس شخص محرمات ابدیہ جیسے مان بہن سے نکاح کرکے اس سے صحبت کرے تو اسپر حد شرعی جو قرآن یا حدیث مین وارد ہی نہ لگانا عشرًا تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو دہ در دہ سے کرنا **تنبیہ** ان مسایل کی احادیث کی تلاش کرنیکے واسطے مین ان صاحبون کو اس قدر مہلت دیتا ہون جسقدر یہہ چاہین زیادہ مہلت مین انکو بھی گنجایش ہی کہ یہہ اپنے اور غیر حمایتیون سے مدد لین المشتہر ابو سعید محمد حسین لاہوری | مہر ابو سعید محمد حسین | (مین موکو عبد العزیز صاحب کو بغور پڑھنا چاہئے کہ بجائے عاشرًا عشرًا لکھتے ہین)

اسی کتاب کے صفحہ ۲۳ مین ان سوالات کے نیچے مولانا عبد القادر صاحب الحنفی پروفیسر عربی ہوگلی کالج نے دس سوالات اسی کی الٹ یعنے برعکس مین لکھے ہین اور جو کوئی غیر مقلدین مین سے اسکا جواب بشرط مذکورہ دیویگا ہر ایک آیت و حدیث کے بدلے بیس بیس روپئے دینے کا وعدہ کیا ہی اور ان غیر مقلدین کے سوالون کی تفصیل اور انکے جواب بھی بدلایل مرقوم کئے ہین اور غیر مقلدین کے ان دس سوالات مسطورہ مشتہرہ کا جواب بخوبی دلایل معقول و منقول کے ساتھہ دئے ہین چنانچہ صفحہ ۲۴ سے تا صفحہ ۲۲ تک یہی تفصیل لکھی ہی فقط اور دوسرا جواب ان سوالات عشرہ مولوی محمد حسین لاہوری کا حضرت مولانا محمد عمر و مولانا محمد حبیب اللہ پشاوری نے گواہی نشانی ۱۰ کتاب عشرہ بشرہ مین جسکے صفحہ ۲۳۶ مین اول سے آخر تک اسی بحث مین لکھے ہین اور اقوال محمدیہ فقہا و قواعد علم اصول کے واضح طور سے بیان کئے ہین اور مصنف فتح المبین نے بھی خوب

جواب دئے ہین خدا ان علما کو جزائے خیر دیوے کہ اچھی طرح سے مجتہدین اربعہ کی جانب سے مقلدین کی مدد کی ہے اور غیر مقلدین لامذہب کی تمام تقریر ونکو کتاب ربانی و براہین حقانی سے رد و باطل کردیا ہے شکر و سپاس حق سبحانہ و تعالی کا ہے جو اس دین محمدی کا نگہبان ہے مقلدین اہل سنت و جماعت کے ایسے کامل اور بڑے بڑے فاضل عالم آجتک یہان قایم دایم رکھے ہین اور اونکو توفیق حق بولنے کی دی ہے کیونکہ ان لامذہب غیر مقلدین نے دین اسلام کو انہدام کرنے مین کچھہ دقیقہ باقی نہین رکھا تھا چنانچہ اس رسالہ عشرہ مبشرہ کے خاتمے مین لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین لاہوری کو خدائے ہدایت دیا ہے اور تقلید ایمہ اربعہ کے قایل ہوئے اور اپنی کم فہمی کی ضد و اصرار سے توبہ کئے فقط فرق اتنا ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت وجوب تقلید ایمہ اربعہ کے قایل ہین اور وہ استحباب کے مگر بعض انکے شاگرد وغیرہ ابتک بھی تقلید کو شرک و بدعت کہتے ہین خدا ہدایت دیوے آمین یارب العالمین ہم اہل سنت و جماعت غیر مقلدین لامذہب کے خیرخواہ ہین اُن کی ضلالت اُنپر ظاہر کرکے راہ ہدایت بتاتے ہین اور اُن کی حالت پر بحکم اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا کِرَامًا رحم کرکے غمخواری کے ساتھہ اُنکے حق مین ہمیشہ ہدایت کی دعا حق تعالی سے مانگتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ نفاق و فساد دفع ہوجاوے اور اتفاق اور اخوت اسلامی پیدا ہووے سعی بلیغ حتی الامکان کرتے ہین اور غیر مقلدین اس امر کو اپنے دلون مین خوب سمجھتے ہین یا ... ب وعار ظاہر مین حق کا اقرار کرنیکو مانع ہوتا ہے اور دنیا کی کمائی ہاتھہ سے جاتی ہے دیکھو کتاب مدار الحق انتصار الحق تحفۃ العرب والعجم عشرہ مبشرہ تذکرۃ المذاہب تبصرۃ الخلافۃ ... تہ القویہ فتح المبین وغیرہم علمائے محققین مقلدین نے کیسی سعی و محنت سے غیر مقلدین کے شک و شبہ کو دین کے طریق سے دور کیا ہے اور صاف آئینہ کرکے حقیت اہل سنت و جماعت اعتقاد و عمل کی اور واجب ہونا تقلید کا بتلائے ہین **بیت** گر کسی در راہ من خاری نہد
سوی گل نہم اوسزائے خار یابد من جزائے گل برم

فصل بیستم

کیفیت مولوی نذیر حسین دہلوی کے توبہ کرنے کی یہہ شخص سرگروہ لامذہبون کا دہلی مین پیدا

ہوا شافعی کے دلایل حنفی کے مقابل مین لایا اور حنفی کے دلایل مالکی و حنبلی کے مقابل و مالکی
کے دلایل شافعی کے مقابل لاکر بعض کو الزام دیکر کل ایمہ اربعہ کو خاطی اور
مشرک ٹھرایا اور انکے مقلدین کو کافر کا خطاب دیا آخر مکہ معظمہ مین جاکر توبہ کی ۔ کتاب ما حسن
الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ گواہی ثانی ۱۲۲ کی صفحہ ۲۶۲ مین اسطرح پر مرقوم ہی ۔
مختصر بیان توبہ سرگروہ غیر مقلدین مولوی نذیر حسین میانصاحب وغیرہ ۔ بڑی بشارت ہو کل
اہل اسلام کو اور بہت راحت ہو اہل ایمان کو کہ مولوی نذیر حسین میانصاحب نے توبہ کی یعنے جنے
لطایف الحیل سے عمل بالحدیث کے تکیہ پر عبد اللہ بن سبا یہودی کی طرح اہل اسلام مین تفرقہ ڈالا
اور تقلید شخصی کا نام ضلالت اور تلہی کا نام ہدایت رکھا اور جمیع مقلدین کرام کو اور کل مجتہدین متبعین
عظام کو بدلیل قولہ تعالی اتخذوا احبارہم الخ وغیر ذلک مشرک لکھا اور بقولہ تعالی نؤمن ببعض
ونکفر ببعض ویتخذوا بین ذلک سبیلا جس آیت و حدیث کو اپنا موافق پایا اسپر عمل کیا اور
کروایا اور جسکو نہ پایا ترک کیا اور کروایا ۔ اور بعض ایمہ کے قول سے بعض کو الزام دیکر کل
ایمہ کو خاطی جانکر حسب خواہش نفسی اور رغبت دلی اپنے کے جدید مذہب تلہی استنباط کرنے کا
طریقہ نکالا اور بمضمون حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشربن ناس من
الخمر یسمونها بغیر اسمها الخ اخرجہ ابن ماجہ اسکا نام محمدی مذہب رکھا ۔ اور ظاہر صحاح
کو مدار شریعت مقرر کیا حالانکہ باطن صاحبان صحاح کو بھی بسبب تقلید ایمہ اربعہ متقدمین کے
اتخذوا احبارہم الخ سے مشرک سمجھ رکھا ہی تاہم بمضمون لا یجب علی بل ببغض معاویۃ
شریعت کو ان اقوال پر دار و مدار رکھکر کیا کچھ رنگ جمایا اور اسی سے لوگون کو خوب ہی دھوکا
بیشک اسمین ابن سبا کا استاذ بنا اس سال یعنے سنہ ۱۳۰۰ مکہ معظمہ مین ان قصوروں کے سبب
شریف مکہ کی خدمت شریف مین محبوس و ماخوذ ہو کر توبہ نامہ لکھدیا جسکے سبب سے حبس
خلاصی پایا اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ کے مطبع میریہ مین چھپکر حاجیون کے ذریعہ سے ہر اطراف
و اکناف مین شایع و ذایع ہو گیا یہانتک متفرق تاریخون مین چند حاجی دوستون نے میرے

ایک دو قطعہ اسکے ہاتھ مین اپنے لیے لے کر شاداں و فرحاں میری ملاقات کو دوڑے اور دور دور سے ہشاش و بشاش ہو کر یہہ کہا کہ حرمین شریفین سے تمھارے واسطے یہہ بڑا تحفہ لایا ہون مین نے اُسے دیکھکر الحمد للہ کہکر بیشک آپ صاحب بہت ہی بڑا تحفہ لائے کہا ۔ پھر اُن کی زبان سے کل کیفیت و جمیع حقیقت میان صاحب کی بمبئی سے لیکر مدینہ منورہ سے مراجعت کرنے تلک کی دریافت کر لی یعنے بمبئی مین علمائے مقلدین کے مناظرہ سے بھاگ بھاگ کر خونی اسامی کی طرح دلبستہ مقفل ہو کر چھپ رہنا معہذا مقلدین کا گھرون مین آنکر بیٹھ جانا اور اُنکے عقاید ضالہ کو اُنکی کتابون سے استخراج کرکے اُنکے پاس پیش کرنا اور اُن کا اسوقت اُن عقاید کو فقط زبانی بُرا کہنا مگر لکھ نہ دینا اور اس کشمکش سے ڈپٹی امداد علی صاحب کے توسّط سے رہائی پانا پھر خفیۃً جہاز پر سوار ہونا اور علمائے مذکورین کا برابر پیچھا لینا حتی کہ اُنکے ان عقاید ضالہ کو مکہ معظمہ کے شریف صاحب کی خدمت شریف مین پیش کرنا اور حسب الحکم شریف ممدوح کے ترکی سپاہ آکر انکو گرفتار کر لیجانا اور اُنکے مریدونکا تتر بتر ہو کر فرار ہونا اور گرفتاری کے وقت انا حنفی انا حنفی کے اقرار سے رہائی پانا اور اونکا حسب فتوای مفتیان مکہ معظمہ کے حبس مین محبوس رہنا بعد چند روز کے اپنے مطوف صاحب کے ذریعہ سے ہزار ہا روپیہ صرف کرکے حضرت دولتلو سید عثمان نوری پاشا کی خدمت شریف مین جانا اور اُنسے بڑی عجز و نیاز سے یہہ کہنا کہ حضرت جب کافر اپنے کفر سے توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے پھر میری توبہ کیون قبول نہین ہوتی تب پاشا کا اُنسے توبہ نامہ لکھوا لینا پھر جناب مولانا رحمۃ اللہ صاحب وغیرہ کی ضمانت پر مدینہ منورہ جانیکا پروانہ ملنا اور وہابیت سے کل عقاید کے انفصال کو اُنکی مراجعت پر موقوف رکھنا اور اُنکا اس خوف سے بلا مراجعت مکہ معظمہ رابع سے جدہ آکر جہاز پر سوار ہو کر بھاگنا وغیر ذلک دریافت کر لیا بعد اسکے جناب مولوی حافظ احمد صاحب مطوف مکہ معظمہ و جناب حسن داؤد صاحب معلم و مطوف مکہ معظمہ و دیگر چند مطوفین وغیرہم نے حرمین شریفین سے میرے یہان تشریف لائے اور ہر ایک نے سارا ماجرا میان صاحب وغیرہ کا مجھ سے اور کل

مدرسین وغیرہ کو کہہ سنایا۔ اسیطرح جوق جوق کل حاجیون نے اپنے اپنے ملکون مین جا کر
لوگون کو کہہ سنایا سوائے اسکے اخبار نویسون نے بھی اپنے اپنے اخبار و نمین ان خبر و نکو چھاپکر
مشتہر کر دیا۔ الغرض یہہ خبر ایسی حد تواتر کو پہنچی کہ کثرت حاجیون کے سبب سے یہہ خبر اظہر من الشمس
و ابین من الامس ہوگئی جو خلاف احادیث صحاح کے کہ چند راویون نے منفرداً منفرداً بعد ڈھائی
تین سو برس کے صاحبان صحاح تک پہنچائے اس لئے ان مین بسبب مرور دہور و متوسلات
موفور کے بہت کچھ رطب و یابس کی گنجایش ہوسکی کما مر ذکرہ۔ اور اس خبر مین بباعث موجود
ہونے ہر مخبرین و مور د وغیر ذلک کے رطب و یابس کی مداخلت نہین ہونے پائی اگرچہ چند سال
بعد یہہ تواتر بھی مثل تواترات امام صاحب کے گم ہو جائینگے حتی کے اُس زمانے کے لوگ اِس خبر
یقینی کو بھی معاندین کی تحریرات کے مقابلہ مین موضوع وضعیف ٹھہراوینگے جیسا کہ اس زمانے کے
علمائے غیر مقلدین امام صاحب کی ان احادیث متواترات کو جو انکے وقت مین حقیقت میں ثابت
تھی اب ان صحاح کے مقابلہ مین جن مین مخالف اقوال بھی مندرج ہین ضعیف و موضوع ٹھہراتے ہین
سچ ہے تغیرات زمان و تبدیلات مکان اور انقلاب دوران اور اختلافات آوان سے کچھ کا کچھ
ہو جاتا ہے لیکن ابکی حقیت اسوقت ایسی ثابت ہوگئی کہ اگر میان صاحب بھی حلفاً انکار کرین تو بھی
انکا انکار دار العدالہ شرع مین مسموع نہ ہوگا گویا امر بدیہی کا انکار کرنا ہے کیا کوئی آسمان کو زمین
یا آگ مین گرمی نہین ہے کہدینے سے یا شپرہ کی آفتاب مین روشنی نہین ہے بولنے سے مان لیا جائیگا
اور آفتاب کا سیاہ ہونا ثابت ہو جائیگا ہرگز نہین **ابیات** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ نور گیتی فروز چشمہ ہور زشت باشد بچشم موشک کور
جیسا مولوی محمد حسین لاہوری نے ان خبرونکو سنکر کھسیانی بلی بوریا نوچنی ہے اپنے کو نوچ
اور کر مضمون موتوا بغیظکم غضب و خشم سے مشتعل ہو کر بے نامی ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام
مہتم اخبار نور الانوار لکھا جس سے اوسکے اسلام کی خوبی بخوبی معلوم ہوگئی بلکہ اس تحریر نے انکے
ایمان کی خوب خبر لی اور اہل اسلام سے عداوت دلی و نفاق قلبی رکھنے کی خبر دی۔ لیکن مہتم

ممدوح نے بھی بہت ہی عمدگی کے ساتھ دندان شکن جواب دیا جسکو ہم نے ناظرین کی نظر کے لئے بجنسہ نقل کیا **مراسلات** نمونۂ عقائد مقلدین ہوائے نفس ۱۵ جنوری ۱۸۸۴ء کو ایک کارڈ راجپوتانہ سے بنام مہتمم اخبار نور الانوار آیا جسکا کاتب مجہول الاسم والنسب ہے نہایت جبن و نفاق سے اپنے نام کو چھپایا ہے آخر میں اُسکے لکھا ہے کہ راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری۔ اس خط میں اظہار اپنے عقیدے کا نسبت حرمین محترمین اور اہل حرمین کے کیا ہے جسکی تحریر سے زبان قلم و قلم زبان کا نپتا ہے مگر واسطے انتباہ خاص و عام اہل اسلام کے نقل اسکی درج ذیل ہے و ہو ہذا۔ مہتمم صاحب اخبار نور الانوار کانپور۔ بعد سلام مسنون آنکہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کرکے دار الحرب سے دار الاسلام میں تشریف لائے ہیں اور جو کچھ آپنے نسبت جناب بابت ایذا رسانی پلید کہ جسکو شریف مکہ آپنے قرار دیا تھا آپنے درج اخبار فرمایا تھا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا لعنۃ اللہ علی الکاذبین آپ کیوں ایسی حرکت بیجا کرکے اپنا نامہ اعمال و نیز قلب کو سیاہ کرتے ہیں موت اور قیامت کا بھی کچھ خوف ہے خدا و رسول بھی کچھ چیز ہیں غیبت اور کذب دین میں کیسا ہے اپنے دل میں سوچو اور ہمارا رنجاؤ اللہ ہدایت کرے راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری نور الانوار۔

اب ہم اس گمنام اور اُنکے مرشد محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچھتے ہیں کہ دار الحرب سے حرمین محترمین مراد ہیں کما ہو الظاہر یا کوئی اور شہر۔ درصورت اوّل یہہ اتباع اور تقلید رئیس الطائفہ عبد الوہاب نجدی کی ہے کہ اُسنے بھی حرمین شریفین کو دار الحرب قرار دیکر اُنکے اہل پر خروج کیا پس معلوم ہوا کہ تمہارے زعم میں مولوی نذیر حسین صاحب مع اپنے رفقا کے دار الاسلام دہلی نصاریٰ سے دار الحرب حرمین شریفین میں بقصد خروج اونکے اہل پر گئے تھے نہ بخلوص نیت زیارت لاحول ولا قوۃ۔ الغرض حرمین معظمین کا دار الحرب ہونا کتاب و سنت سے آپپر ثابت کرنا لازم ہے ورنہ حسب تحریر اپنے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور درصورت شہر بھی

و جبلپور وغیرہ اور دہلی برابر ہین کہ سب ممالک نصاری اور مسکن جملہ فرقۂ مشرکین و یہود و نصاری و
مسلمین و مقلدین و غیر مقلدین وغیرہم ہے اور مسلم عالم شریف مکہ معظمہ کو پلید بکہ لکھنا آپکی خوبی
اسلام کی دلیل ہے اثبات اُسکا بھی تمھارے ذمہ پر واجب ہے ورنہ مفتری کذاب ہوگئے اور
اسی کلمۂ لعن کے مورد ہوگئے اور نور الانوار مین جو حال مولوی نذیر حسین صاحب کی توبہ کرنے وغیرہ
کا مندرج ہے وہ بنقل خطوط معتمدین آمدہ مکہ معظمہ اور شہادت حجاج معتبرین متعدد بسند و حوالہ
مرقوم ہے چونکہ ناقل کے ذمے پر تصحیح نقل ہے فقط جسکو اسمین شک و وہم ہو وہ مطبع نظامی مین
تشریف لاوین اور بخوبی اپنی دلجمعی کرلین اور بدون اُسکے کسیکو مفتری و کذاب لکھنا خود اس
کلمہ کا مصداق ہونا ہے ۔ حال توبہ کرنے مولوی صاحب مذکور کا اور اقرار کرنے اپنے مذہب حنفی
ہونے کا مطبع میریہ واقع مکہ معظمہ مین چھپ گیا ہے اب چھپ نہین سکتا خاص ایک شہر کی خبر
اسی شہر مین جھوٹ بے اصل چھپے اور اوسپر کوئی مواخذہ نہ کرے خلاف عقل ہے یہہ خبر اس تواتر
کو پہنچی ہے کہ انکار مولوی صاحب کا بھی اسکا معارض نہین ہوسکتا بلکہ تحریر راقم خط مذکور سے بھی
یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف پر مکہ مکرمہ مین مواخذہ دار و گیر ضرور ہوا ہے
ورنہ مکہ معظمہ کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید بکہ ہرگز نہ لکھنا اسلئے کہ اونکا اور کوئی قصور نہین
بجز اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح کے عقاید فاسدہ سے توبہ کرالی یا اینہمہ اقرار پھر جوبہ کا تب خط
لکھتا ہے کہ آپنے جو درج اخبار فرمایا وہ جھوٹ محض ثابت ہوا ۔ عجب خبط و کذب ہے بحکم الکذاب
لا حافظہ لہ پہلے ایک امر کا اقرار بدلیل اور پھر اسی کا انکار بلا دلیل کیسا ذلیل ہونا ہے ۔ مگر بیحیا
باش ہرچہ خواہی کن ۔ نہ خوف خدا ہے نہ شرم دنیا عجب حال اس فرقہ لا مذہب مقلدین ہوائے
نفس کا ہے کہ جب سے حال توبہ کرنیکا اپنے پیر و مرشد کے سنا ہے آتش غضب و خشم سے مشتعل ہوگئے ہین
کہ ہوش و حواس جاتے رہے اور سمجھے کہ اگر اُنھون نے توبہ کی تو ہمکو بھی اس عقاید فاسدہ سے توبہ
کرنی پڑیگی یا اپنے پیر و مرشد سے انحراف کرنا ہوگا لہذا بدون تحقیق و بلا سند چند اقوال متنافقہ اور
امر تاویل و تسویل متخالفہ قبل از مرگ واویلا کہنے شروع کئے جسکو دیکھکے ہر عاقل ہنستا ہے

اکثر کا یہہ قول ہی کہ یہہ سب جھوٹ ہی اور افترا ہی ہرگز مولوی صاحب سے مواخذہ نہین ہوا اور نہ اُنھون نے توبہ کی بلکہ شریف مکہ معظمہ نے اُن کی تعظیم و تکریم کی بعض کہتے ہین یہہ توبہ اُن کی بطور تقیہ تھی نہ صدق دل سے بعض کہتے ہین یہہ مواخذہ بطریق ابتلا و امتحان موجب علو شان و افتخار مولوی صاحب ہوا بعض کا مقولہ ہی کہ مولوی صاحب کی توبہ ہمپر حجت نہین جب ہم امام اعظم کا کہنا نہین مانتے تو مولوی صاحب کس شمار مین ہین بعض نے اُسکے سبب سے حرمین شریفین کو دار الحرب اور شریف مکہ کو پلید ٹھہرایا اعاذنا باللہ من ھٰذہ الخرافات والکذبات حال آنکہ یہہ تمام اقوال تمنا قصہ بطور تخمین کے ٹھہراتے ہین کوئی سند و دلیل بیان نہین کرتے اب ہم کہتے ہین کہ جناب مولوی صاحب ممدوح ان تاویلات سے کسکو پسند و اختیار فرماتے ہین اور کیا اظہار کرتے ہین خدا ہدایت دیوے۔ تمام ہوئی عبارت اخبار نور الانوار کی۔ مصنف کتاب مذکور کی طرف سے اعتراض پوچھے جاتے ہین کیون صاحب مدینہ طیبہ کا بھی حج ہوتا ہی کیا۔ کہ آپنے حج خانۂ کعبہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا کرکے۔ لکھا ہی اگر ہوتا ہی تو اوسکو قرآن اور حدیث سے بیان فرمائیے طرفہ معاملہ تو یہہ ہی کہ آپ لوگون نے زیارت مدینہ طیبہ تک کو بھی روا نہین رکھا ہی بدعت کہتے ہین پھر ثبوت حج کو کیونکر ثابت کرینگے بالفرض اگر اسوقت زیارت کی درستگی کا قائل بھی ہو جائیگا اور مدینہ طیبہ کے قبل لفظ زیارت کو مقدر کرلیجئیگا تو لفظ ۔کا۔ کو جو مخالف لفظ زیارت کا ہی کیا کیجئیگا۔ پھر تو آپنے لکھا ہی دار الحرب سے دار الاسلام مین تشریف لائیے پھر توبہ نامہ لکھدیا گیا تھا۔ غرض پانچ مقام پر اعتراض سخت کرکے بعد مصنف فرماتے ہین کہ نتیجہ اس تحریر کا یہہ ہی کہ جب سرگروہ غیر مقلدین میانصاحب کا توبہ کرنا ثابت ہو گیا تو کل غیر مقلدین کو بھی توبہ کرنا واجب ہو گیا کہ اپنے امام و پیشوا کا اقتدا واجب ہی سوائے اُسکے اگر میانصاحب نے ضلالت سے توبہ کی یا ہدایت سے اگر ضلالت سے توبہ کی تو کل اُنکے مریدین کو بھی چاہئے کہ ضلالت سے توبہ کرین اور اگر ہدایت سے توبہ کی تو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے تو سب کو چاہئے کہ ان کی اتباع سے منہہ موڑین اور جو جو کتابین اونکی عدم تقلید

شخصی کے باب میں تالیف و تصنیف ہو کر شایع ہوئیں کل کو جلادیں بھولکر بھی اسکی حجت مقلدین کے مقابلہ میں نہ لاویں **نقل توبہ نامہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فان السید المولوی محمد نذیر حسین الدہلوی والحاج المولوی سلیمان بن الحاج اسحق الجوناگدی من مرشدی فرقۃ الضالۃ الوہابیۃ من غیر المقلدین وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما ظہر حالہما احضر فی المحکمۃ العلیۃ واستتیبا فتابا عن العقیدۃ الضالۃ الجدیدۃ والطریقۃ الخبیثۃ الوہابیۃ بین یدی حضرۃ المشیر المفخم الدستور المکرم والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز دولتلو السید عثمان نوری پاشا لازالت شمس اجلالہ من الاقبال بازغۃ وکتبا بقلمہما ما ترجمتہ ھذا وکذلک کل من کان عقیدتہ کعقیدتہما من رفقائہما و من اقام بمکۃ المکرمۃ و ذلک فی السادس والعشرین ذی الحجہ عام ۱۳۰۰ھ ترجمۃ ما کتب المولوی نذیر حسین الدہلوی بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا اما بعد فان العاجز السید محمد نذیر حسین متبع السنۃ والجماعۃ عقیدۃً وفعلاً وانا اعلم ان خلافہا من المذاہب کلہا سوء سواء کان من الرافضۃ والخارجۃ والوہابیۃ وانی افتی موافقا للمذہب الحنفی وانا حنفی المذہب وتبت مما اخطئت وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔ الراقم السید محمد نذیر حسین بقلمہ ترجمۃ ما کتب المولوی الحاج سلیمان الجوناگدی۔ الحاج سلیمان بن الحاج اسحق الحنفی المذہب الآن تبت مما اخطئتُ واقول ان مذہب الوہابیۃ باطل الف مرۃ وانا مذہب الحنفی الامام الاعظم وباللہ التوفیق وھو الرفیق۔ صحیح الحاج سلیمان جوناگدی **نقل تحریر مولوی نذیر حسین دہلوی** بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا ومصلیا اما بعد عاجز سید نذیر حسین متبع سنۃ والجماعت عقیدۃً وفعلاً اور اوسکے خلاف جتنے مذاہب ہیں خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سب کو برا سمجھتا ہوں اور موافق حنفی کے فتوی دیتا ہوں اور حنفی المذہب ہوں اور توبہ کیا میں جو کچھ کہ خطا کیا میں وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و

صحبہ اجمعین ۔ الراقم سید محمد نذیر حسین بقلم خود **نقل تحریر مولوی حاجی سلیمان جوناگڈہی**
۔ حاجی سلیمان ولد حاجی اسحاق حنفی المذہب آنچہ خطا نمودم از و توبہ ست مذہب وہابی
باطل ست الف مرہ مذہب حنفی امام اعظم دارم و باللہ التوفیق و ہو نعم الرفیق ۔ صحیح حاجی سلیمان جوناگڈہی

طبع فی المطبعۃ المیریۃ الکائنۃ بمکۃ المحمیۃ

فصل بست ویکم تقلید اور تلفیق کی معنی کی تحقیق ۔ سوال تقلید اور تلفیق کے معنے کیا
ہین اور تقلید واجب اور تلفیق باطل ہونیکا سبب کیا ہی **الجواب** تقلید کے لفظی معنی قلادہ
یعنے گردن بند در گردن انداختن اور اصطلاحی معنی کار بعہدہ کسی از روی پیروی نمودن و
کار برگردن خود گرفتن اور مجازاً پیروی کسی بے دریافت حقیقت آن کردن و آن ضد تحقیق
ست اور اقتدا کے معنے پیروی کرنے کے ہین ۔ مقلِد لام کو زیر سے وہ شخص جو پیروی کرتا ہی
یعنے مقتدی اور مقلَد لام کو زبر سے جو شخص کہ اوسکی پیروی دوسرے کرتے ہین یعنے امام ۔
اور مقتدی گویا مقلِد ہی اور مقتدا گویا مقلَد ہی یعنے پیشوا فقہا کی اصطلاح مین مقلد اسکو
کہتے ہین کہ چار ایمہ مجتہدین مین سے ایک کی پیروی دین کے سب کامون مین اعتقادات اور
عبادات و معاملات مین ساری عمر کرے اور بوجھا اپنے سب کامون کا اوسکی گردن پر رکھے
جو وہ کہے سو بہہ کرے اور ایسا اعتقاد رکھے کہ ہمارا امام خدا و رسول کے فرمانے کے موافق سب
اعمال و افعال کرتا ہی اور اسی موافق ہمکو عمل کرنے فرماتا ہی اور ماخذ اسکے احکام کا قرآن
وحدیث و اجماع و قیاس ہی کیونکہ ایمۂ اربعہ اصول شریعت مین اہل سنت و جماعت ہین
اصول عقاید مین متفق و متحد و ایک سان ہین چند فقہی مسایل فروعات مین بسبب اختلاف
احادیث مختلف ہوئے ہین اگر ایک مجتہد نے ایک حدیث سے اخذ کیا ہی تو دوسرے مجتہد نے
دوسری حدیث کو ماخذ ٹھہرایا ہی غرض کوئی امام مخالف قرآن وحدیث کے نہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر رحمت اور آسانی ہو وے اسلئے جدے جدے چند اعمال
وقتاً فوقتاً از روئے مصلحت بحکم خدا کرتے تھے بعض احکام کو منسوخ بعض کو ناسخ بھی کئے تھے

چنانچہ ابتدائے اسلام مین زیارت قبور سے منع کردیا تھا تا لوگ بت پرستی مین گرفتار نہون
جب عقیدہ اسلام کا دل مین مضبوط ہوگیا بعد زیارت قبور کی اجازت دی بلکہ بعضی حدیثون مین
زیارت قبور کا فائدہ بھی بتلایا جیسا کہ مشارق الانوار مین یہ حدیث نہیتکم عن زیارۃ القبور
موجود ہے اور نشانی ۲۲ تائید الحق مین اور نشانی ۱۲۴ جامع الفتاوی جلد اول مین تفصیل موجود
ہے اسی طرح اضحیہ کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا تھا بعد چند مدت کے اجازت
دیکہ خشک کرکے جبتک جی چاہے رکھو اسیطرح شراب کے برتنون مین پیالون مین پانی پینا بھی
منع کردیا تھا شاید کہ اسکے دیکھنے سے شراب یاد پڑے اور مدت کے بعد پیالون مین کھانا
پینا جایز کردیا اسی طرح نماز تراویح چند رکعات لمبیش بیس آٹھ یا بارہ یا بیس دو تین
روز جماعت کے ساتھ پڑھی تھی پھر حجرے سے باہر نہ آئے کیا واسطے کہ یہ نماز تراویح
فرض یا واجب ہوجاوے اور انھون سے نہوسکے تو گنہگار ہوویگے الغرض اصحابون نے
جس وقت جیسا آپ کا عمل دیکھا اور حکم سنا اسی پر آپکے بعد قایم رہے اور ویسا اپنے دوستونکو
بیان کئے اور سکھادئیے وہی اختلاف احادیث کا جاری ہوگیا جیسا کہ مشکوۃ شریف مین باب
مناقب الصحابہ مین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی
یا محمد ان اصحابك عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض ولکل
نور فمن اخذ بشئ مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی قال وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم
کہے فرمایا کہ مین پوچھا اپنے رب کو حال اختلاف میرے صحابون کا میرے بعد تب وحی آئی مجھ
کو اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بجائے ستارون کے ہین آسمان مین بعض زیادہ روشن
بعضون سے اور ہر ایک کیلئے روشنی ہے جسنے اختیار کیا انھون سے کسی چیز کو جس پر وہ ہین
اختلاف سے مگر وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے تابعین نے جس صحابی سے جو حدیث

پر عمل کیا تبع تابعین نے جب ایک حدیث دو چار شخصوں سے سنی اسپر عمل کیا غرض مجتہدین ایمہ
اربعہ نے جو تابعین یا تبع تابعین مین سے تھے بڑی سعی و کوشش سے ناسخ منسوخ راجح
مرجوح کی تمیز نکالی اور منافقین خوارج فلاسفہ وغیرہ کی زبان سے جو حدیث سنی اوسکو رد
کر دیا چنانچہ امام شعرانی نے چار مجتہدین مقبولین کے سوا جو دہ مجتہدون کے نام لکھے ہین جیسا کہ امام
داود امام ابو اللیث سمرقندی امام ابو سفیان ثوری امام سفیان بن عنیبہ امام محمد جریر امام الاعمش
امام المجاهد وغیرہم مگر جب ارباب اجماع حل و عقد نے دیکھا کہ یہی چار مذہب مشہور ہوئے ہین
تمام مطلب قرآن و حدیث کا بکمال داخل و شامل اون مین آگیا ہے اور اجماع
امت بھی انھین چار مذہب پر ہو گیا ہے اور دوسرے مذہب مفقود ہو گئے ہین اجتہاد کا
دروازہ آئندہ کو بند کر دیا کہ کمال دین متین و احکام قرآن و حدیث و اجماع و قیاس انھین
آگئے اصول و فقہ معہ فروعات مسایل انکے مسلمانون نے ہر ایک ملک کے قبول کر لئے اور
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث کا مورد و
مصداق پورا ہوا اور ان مجتہدون کے مذہب کے چلانیوالے اور پالنے والے اونکے شاگردونکو
خدا نے علم کی توفیق عطا کی جو روز بروز روشن تر دین محمدی دنیا مین پھیل گیا اور دوسرے
مجتہدونکے مذہب سب گم نام ہو گئے اور خوارج و معتزلہ نے انمین فساد و خلاف اور کذب
مخلوط کر دیا ہے سواد اعظم یہی مقلدین مذاہب اربعہ سنت و جماعت کہلائے مشرق سے مغرب
تک انھین کے مقلدین اور کتب فقہیہ بکثرت ہر زمانے مین موجود ہین قرب زمان رسالت کی
برکت ان چارون مذہب مین شامل ہے اور جو مذاہب باطلہ بہتر فرقے وغیرہ بعد نکلے انمین
وہ برکات قرب زمان رسول اللہ شامل نہین ہے اب تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین
اختلاف ہونے کی یہہ وجہہ ہے کہ اُنھون نے جو اصحابون سے علم سیکھا تھا خود انمین اختلاف
موجود تھا جس جس اصحاب کو جو جو علم آنحضرت علیہ السلام سے حاصل ہوا تھا وہی علم تابعین کو
تعلیم کیا اور اوسمین شفقت اور رحمت اور آسانی امت پر ہونے کے لئے اختلاف موجود تھا

اور تابعین و تبع تابعین کے زمانے کے درمیان آفتاب و ماہتاب و ستارے سب غروب
ہو چکے تھے اسلئے انھون نے بڑی سعی و اجتہاد سے مثل شمع چراغ روشن کر کے لوگونکو راہ بتانا
شروع کیا اور فقہ حدیث کی کتابین لکھین اور اس اختلاف سے امت مین رحمت اور کشادگی
ظاہر ہوگئی اور اللہ تعالی اور اسکے رسول علیہ السلام کی مرضی تھی کہ اس امت مرحومہ کے واسطے
دین کے کامون مین کشادگی و آسانی ہر ملک و بلاد کے ساکنین مین ظاہر ہووے اور ائمہ مجتہدین
تمام قرآن و حدیث کے دقایق و غوامض سے واقف و صحابہ کے اجماع و قیاس سے بخوبی ماہر
تھے اور اجتہاد کی شرطون کو اور اصطلاحات عرب کو جو قریب زمانہ برکات آمود رسول اللہ صلے
علیہ وسلم کے تھے اچھی طرح سمجھتے تھے اور یہہ مجتہدین متقی متدین فقیہ و محدث کامل تھے پھر انہین
سے چار مجتہد کا مذہب اہل سنت و جماعت مین مقبول و مقرر ہو گیا آجتک بڑی شہرت سے
تمام علما و اولیا غوث قطب ابدال و اوتاد متقین و صالحین انکے مقلدین اہل شریعت و مشایخ
طریقت ہر زمانے مین اور ہر ملک مین پیدا ہوتے چلے آئے یہہ چارون مذہب اعتقاد و اصول
مین متفق ہین بعض فروعات مین مختلف اسی لئے جس شخص نے ایک کی پیروی کامل طور سے کی
اُسنے اتباع رسول اللہ صلعم کی کامل طور سے کی اسمین کچھ شک نہین ۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا
ہے کہ اگر حنفی مذہب والا بعضے احکام مین شافعی کے مذہب پر عمل کرے تو تین وجہ سے ایک وجہ
ہو تو درست ہے پہلی وجہ یہہ کہ قرآن و حدیث کی دلیل اسکی نظر مین اس مسئلے مین شافعی کے
مذہب کو ترجیح دے تو خود احتیاطاً اسپر عمل کرے مگر اس دلیل کی دریافت و ترجیح کرنے کو بڑا علم
چاہئے دوسری وجہ یہہ کہ کسیوقت تنگی مین گرفتار ہو کہ شافعی کے مذہب پر عمل کئے بغیر گزارہ
نہو جسطرح اس ملک مین پانی کا مسئلہ کہ اگر کوئے مین کوئی جانور گرے اور مر جاوے یا نجس چیز
پڑے تو حنفی مذہب مین اسکا پانی نکالنا ہوتا ہے اور شافعی مذہب مین قلتین چوپایہ
منک کے برابر تخمین کیا جاتا ہے اسکا حکم طہارت کا وہی ہے جیساکہ حنفی کے نزدیک دہ دردہ
کا اور کوئے کا یہہ شخص مالک نہین ہو سکتا ناچار شافعی کی تقلید کرے اور اس پانی سے وضو

غسل کر لیوے کھانے پینے مین اسکو پاک سمجھے یا جسطرح جسے مسئلہ مفقود کا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گھر مین رکھکر سفر کیا اور اُسکے مرنے جینے کی خبر مدت تک معلوم نہوئی تو حنفی مذہب مین نو د ۹۰ برس تک اوسکی زوجہ دوسرے سے نکاح نہین کر سکتی اور مالکی مذہب مین چار برس کے بعد لا مفقود الخبر کی زوجہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے ایسی تنگی کے سبب سے اُس عورت کو مالکی مذہب کی تقلید جائز ہوگی کیونکہ نفقہ اوسکا جو شوہر پر فرض ہے اوسکو مدت تک نہین ملا اور شوہر کی املاک بھی نہین اور بیت المال بھی نہین تب قاضی حنفی نے شافعی مذہب کا شخص نائب بناکر اسے اختیار دے تا وہ اپنے مذہب کے موافق نکاح فسخ کر دیوے اور بعد عدت دوسرے سے نکاح ہو جاوے وہ قاضی حنفی خود شافعی مذہب کے موافق حکم نہین کر سکتا اگر حکم کر یگا تو اسکا حکم نافذ نہوگا اسیطرح اگر قاضی شافعی ہے اور اپنے مذہب کے مطابق کسی مقدمہ کے مسئلے مین حنفی کے موافق حکم نکر سکے تو ایک حنفی کو اپنا نائب بنا لیوے ط تیسری وجہ یہہ کہ ایک شخص صاحب تقوی ہو اور اسکو احتیاط عزمیت و رخصت مین مذہب کے منظور ہے کسی مسئلہ مین امام شافعی کے مذہب مین احتیاط پاوے عمل کرے جسطرح زیادہ صدقہ فطرہ کا دینا یا طاؤس کا گوشت نہ کھانا ان تین وجہون مین ایک اور شرط ہے کہ تلفیق نہ ہو جاوے یعنے دونون مذہب کے ملے جانے سے ایسی صورت نہ پیدا ہو جو دونون مذہب مین ناروا ہو تلفیق کی لفظی معنی دو شئے کا لانا باہم مخلوط کرنا اور اصطلاح فقہا مین ایسا عمل ہو جسطرح فصد لینے سے شافعی مذہب مین وضو نہین جاتا اور حنفی مذہب مین ایک ذرہ پھوڑی سے خون نکلا اور بہا وضو ٹوٹجاتا ہے جیسا کہ حنفی المذہب نے وضو کر کے فصد لیا اور تقلید شافعی کر کے دوبارہ وضو نہ کیا اور نماز مین اقتدا امام کی کیا اور عقب امام سورۂ الحمد نہ پڑھی یہہ نماز بسبب تلفیق کے دونون مذہب مین جائز نہین کیونکہ وضو تو حنفی مذہب کے موجب نادرست ہوا اور نماز شافعی مذہب کے موجب نادرست ہوگئی کیونکہ شافعی مذہب مین امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور حنفی کے نزدیک واجب — اِن تین وجہون کے سوا کوئی اپنا مذہب

ترک کرے وہ مذہب بھی موافق حدیث کے فعل رسول اللہ کا تھا اوسے ترک کرنا معصیت ہے اور دوسرے مذہب کی تقلید خواہش نفسانی سے بلا سبب کیا ہے سو دین میں ٹلّی ہوئی اور بالاتفاق بازیچہ یعنے ٹلّی کرنا دین میں حرام اور قابل تعزیر ہے جیسا کہ ہوائے نفس کی خواہش سے اپنے مذہب کا کوئی حکم بجا لانیکو جی بچا ہے اور اس حکم کی رخصت طلب کرنیکو دوسرے مذہب کی تقلید کرے مثلاً زیور وزر اُن پر حنفی مذہب میں زکوٰۃ لازم ہے اور شافعی مذہب میں نہیں لازم ہوتی اسلئے رخصت زکوٰۃ نہ دینے کی طلب کرنیکے واسطے حنفی مذہب چھوڑ کر شافعی مذہب اختیار کرے تو یہہ دین میں کھیل ہوا ایسے تلفیق کے مسایل بہت ہیں برہان الاہتدا فی بیان الاقتدا میں لکھے ہیں مثال حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِئْتَمُّوا اَئِمَّتَکُمْ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا رواہ مسلم یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے امام کی تابعداری کرو اگر وہ کھڑے رہکر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اگر وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر نماز پڑھو روایت کیا مسلم نے ۔ امام احمد حنبل نے اس حدیث کو معمول بہ گردانا جیسا کہ امام نووی شافعی رح نے شرح مسلم میں تصریح کی ہے کہ یہہ نماز چاروں اماموں کے نزدیک باطل ہے مثلاً کسی شخص کو رعاف کی بیماری ہے یعنے ناک میں سے خون نکلتا ہے اس سبب سے امام احمد حنبل کے نزدیک وُہ ناقص وضو ہے جب امام بیٹھا ہوا نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بیعذر بیٹھکر فرض نماز پڑھے امام کی اقتدا کرے تو یہہ بے وضو نماز باطل ہے اور امام اعظم و شافعی و مالک کے نزدیک باطل ہے اسلئے کہ وہ حدیث مسلم کی اُنکے نزدیک منسوخ ہے مسئلہ۲ کوئی شخص وضو کرے کم قلتین سے کہ اس میں نجاست ہو یا کوئی جانور مرا ہوا وسمیں اور رنگ و بو مزہ متغیر نہو سو پانی مالکی کے مذہب میں پاک ہے اور پھر اس شخص نے مسح کیا نصف سر کا یا کم اور نماز پڑھا ایسی نماز چاروں ایمہ کے نزدیک باطل ہے اسواسطے کہ یہہ پانی نجس ہے نزدیک امام اعظم و شافعی و احمد بن حنبل کے پس ان ائمہ کے نزدیک باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض تھا نزدیک امام مالک کے وہ ترک ہوا مسئلہ۳

کسی نے وضو کیا کم قلتین سے کہ اسمین نجس مذکور ہووے اور موالات یعنے پے در پے دھونا اعضا کا وضو مین ترک کیا پس یہہ نماز نزدیک ایمہ اربعہ کے فاسد ہوئی کیونکہ پانی نجس ہے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک اور موالات فرض ہے نزدیک امام مالک کے سو ترک ہوا **مسئلہ** کوئی شخص وضو کرے ساتھہ مسح سر کے ایکدو بال کے بھگانے سے پھر مس ذکر کرے پس یہہ نماز بھی فاسد ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک وضو باطل ہے بسبب مس ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے وضو باطل ہے بسبب ترک مسح سر کے جو فرض ہے ابو حنیفہ کے نزدیک ربع سر کا اور امام مالک کے نزدیک تمام سر کا **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور رعاف یعنے ناک سے خون جاری ہوا پس یہہ نماز بھی فاسد ہے ایمہ اربعہ کے نزدیک اس لئے کہ رعاف ناقض وضو ہے نزدیک ابو حنیفہ اور امام احمد حنبل کے اور مس ذکر ناقض وضو ہے نزدیک امام شافعی و مالک کے **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر تقبیل زوجہ کیا اور رعاف جاری ہوا پس یہہ نماز بھی باطل ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ رعاف ناقض وضو ہے نزدیک ابو حنیفہ اور احمد حنبل کے اور بوسہ لینا ناقض وضو ہے نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے پس کل کے نزدیک ایسے بے وضو کی نماز باطل ہوگئی **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر مس ذکر کیا اور بعد قے کی پس یہہ نماز بھی فاسد ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے کیونکہ مس ذکر ناقض وضو ہے امام مالک اور شافعی کے نزدیک اور قے کرنا ناقض وضو ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک **مسئلہ** کسی نے وضو کیا اور مس ذکر کیا اور مسح کیا سر کا ایک یا دو بال پر پس یہہ نماز بھی باطل ہوئی نزدیک ایمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مس ذکر ناقض وضو ہے نزدیک امام شافعی و احمد بن حنبل کے اور اکتفا کرنا مسح سر کا ایک یا دو بال پر باطل ہے نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے **مسئلہ** کسی نے وضو کیا پھر بوسہ لیا زوجہ کا اور مسح کیا ایک بال یا دو بال کا پس یہہ نماز بھی فاسد ہوئی کیونکہ بوسہ لینا ناقض وضو ہے نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور مسح سر چوتھائی فرض ہے ابو حنیفہ کے نزدیک اور تمام سر کا مسح سنت ہے امام شافعی و حنفی کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے

سو ترک ہوا مسئلہ امام شافعی کے نزدیک ایک یا دو بال سر کا مسح فرض ہے اور سارے سر کا
سنت ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ربع سر کا مسح فرض ہے اور سارے سر کا سنت ہے اور امام
مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے اسی لئے شافعی مذہب کا امام تمام سر کا مسح کرتا ہے
جو اُسکے مذہب مین سنت ادا ہوئی اُسکے پیچھے اقتدا مالکی اور حنفی کی بھی جایز اور درست ہو جاتی ہے
اگر فقط ایک یا دو بال پر مسح کرے تو حنفی و مالکی کی اقتدا درست نہو گی لہذا جو شخص اپنے خاص مذہب
کے موافق فرض سنت مستحب مندوب سب وضو نماز مین ادا کر لیوے تو چارون مذہب مین وہ نماز
اور اقتدا صحیح اور درست ہے مسئلہ کسی نے وضو کیا ساتھ ترک نیت کے جو شافعی کے
نزدیک فرض اور حنفی کے نزدیک سنت ہے اور کپڑا منی سے آلودہ ہے پس یہہ نماز بھی ایمہ اربعہ کے
نزدیک باطل ہو گی اسلئے کہ منی نجس ہے نزدیک ایمہ ثلاثہ کے یعنے ابو حنیفہ و مالک و احمد حنبل کے
اور نیت وضو مین فرض ہے نزدیک امام شافعی کے سو ترک ہوئی۔ منی حقیقت مین پاک ہے
کہ وہ تخم ہے انسان کے جسم کا جیسا کہ آب بینی پاک ہے لیکن چونکہ وہ مجری بول سے آتی ہے اسلئے
ایمہ ثلاثہ کے نزدیک نجس ہو گئی فقط مسئلہ وضو کیا ساتھ ترک تسمیہ و ترتیب کے اور کپڑا منی
سے آلودہ ہے یہہ نماز بھی باطل ہو گی کیونکہ ترتیب وضو مین فرض ہے امام شافعی کے نزدیک
اور کپڑا نجس ہے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک فقط الغرض ایسی تلفیق کے مسائل بہت صورتون مین پائے
جاتے ہین اس سبب سے چارون مذہب کے احکام ملانے سے عمل باطل ہوتا ہے اور ایک مذہب
کے حکم بجالانے سے عمل صحیح ہوتا ہے کیونکہ چارون مذہب اصول و عقاید مین باہم متفق ہین فقط
فروعات مین اختلاف حدیث کے سبب مختلف ہین اور یہہ اختلاف رحمت ہے کہ خود اصحابون
مین موجود تھا اور تابعین اور تبع تابعین کو جو علم اصحابون سے ملا اسمین بھی وہی اختلاف باقی
رہا اور وہی اختلاف ایمہ اربعہ مجتہدین مین بھی چلا آتا ہے جس ملک مین پانی زیادہ ہے وہان
اکثر حنفی مذہب کا رواج ہوا جہان پانی کم ملتا ہے وہان مالکی مذہب کا رواج ہے یہہ
خدا کی طرف سے رحمت و آسانی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سمجھنا چاہئے۔ یہان

ثابت ہوا کہ تقلید شخصی یعنے ایک مذہب کو مضبوط پکڑنا اور اسی پر عمل کرنا واجب ہے اور تلفیق عقلاً و نقلاً باطل ہے

فصل بیست و دوم

در بیان احادیث صحیح و غیر صحیح

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی عجالۂ نافعہ میں لکھتے ہیں جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ ہرگاہ حدیث از قبیل خبر ست و خبر محتمل الصدق والکذب میباشد پس لابد آمد در تحصیل این علم حدیث از دو چیز یکی ملاحظہ حال رُواۃ دویم احتیاط عظیم در فہم معانی آن زیرا کہ اگر در امر اول مساہلہ رود کاذب با صادق ملتبس شود و اگر در امر ثانی احتیاط نباشد مراد باغیر مراد مشتبہ گردد و علی التقدیرین فائدہ کہ ازین علم شریف متوقع ست میسر نہ گردد بلکہ ضد آن فائدہ بحصول انجامد و موجب ضلال و اضلال باشد معاذ اللہ من ذلک پس درین دو امر سخن کردن ضرور افتاد امر اول یعنے ملاحظۂ حال رواۃ مخبرین در صدر اول یعنے از زمانِ تابعین و تبع تابعین تا زمان بخاری و مسلم رنگ دیگر داشت کہ از حال رجال ہر شہر و ہر زمان بحث و تفتیش میکردند در ہر کہ بوی از بیدیانتی و کذب و سوء حفظ می شمیدند حدیث او را قبول نمی کردند و لہذا احوال رجال دفاتر مبسوط و کتب مضبوط نوشتہ اند یعنے آن زمانہ مجتہدین بود و درین زمان رنگ دیگر دارد حالا کتبی کہ مجرد برای صحاح اند بعد ازان کتابہای کہ قابل اعتبار اند جدا باید دانست بعد ازان کتابہائیکہ واجب الرد و الترک اند علحدہ باید داشت تا در ورطۂ تخلیط واقع نشود و اکثر متاخرین محدثین را این تمیز و ترتیب از دست رفتہ ست ناچار در بعضی جا در مسایل خلاف جمہور سلف کردہ اند و باحادیثی کہ در کتب غیر معتبر یافتہ اند تمسک جستہ اند درینجا نقل سند عبارت حضرت والد ماجد قدس سرہ نمائیم تا مراتب کتب احادیث بترتیب واضح گردد ایشان میفرمایند باید دانست کہ کتب احادیث باعتبار صحت و شہرت و قبول بر چند طبقہ میشوند و مراد ما از صحت آنست کہ مصنف التزام کند ایراد احادیث صحیح یا حسنہ و غیر آن در انجا ایراد نہ کند مگر مقرون بہ بیان حال آن از ضعف و غرابت و علت و شذوذ زیرا کہ ایراد ضعیف و غریب و معلول با بیان آن قدح نمی کند و مراد ما از شہرت آنست کہ اہل حدیث طبقہ بعد طبقہ بآن کتاب مشغول شوند بطریق روایت و ضبط مشکل و تخریج

آن تا هیچ چیز از ان غیر ستین نماند ومراد ما از قبول آنست که نقاد حدیث آن کتاب را اثبات کنند
و بران اعتراض نه کنند و حکم صاحب کتاب را در بیان حال احادیث آن کتاب تصویب و تقریر
کنند و فقها آن حدیث تمسک نمایند بی اختلاف و بی انکار ـ چنانچه صحیح ابن حبان مثلا التزام
صحت دارد لیکن شهرت ندارد و مستدرک حاکم التزام صحت بزعم خود دارد و شهرت هم دارد لیکن
قبول ندارد زیراکه دیگر نقاد حکم او را بصحت قول مسلم نداشته اند طبقهٔ اولی از کتب حدیث سه
کتاب اند موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم و قاضی عیاض مشارق الانوار را برای شرح این هر سه
کتاب مخصوص نوشته است و این مشارق الانوار غیر مشارق الانوار مولفهٔ رضی الدین لاهوری صنعانی
است که احادیث صحیحین دران بحذف اسناد و قصه جمع نموده بالجمله برای ضبط و شرح این هر سه
کتاب مشارق الانوار قاضی عیاض کافی و شافی است و نسبت درین هر سه کتاب آنست که موطا
گویا اصل و ام صحیحین است و در کمال شهرت رسیده و صحیح بخاری و صحیح مسلم هر چند در بسط و کثرت
احادیث دو چند موطا باشد لیکن روایت احادیث و تمیز رجال و راه اعتبار و استنباط از موطا
آموخته اند ملخص کلام اینکه احادیث این هر سه کتاب اصح الاحادیث اند اگرچه بعض احادیث این
هر سه کتاب صحیح تر از بعض باشند پس این هر سه کتاب بطبقهٔ اولی باشند. طبقهٔ ثانیه احادیثی که درین
هر صفت بدرجهٔ صحیحین نرسیده اند و آن حدیث جامع ترمذی و سنن ابوداؤد و سنن نسائی مشهور
و معروف و حال حدیث و علت آن را بقدر امکان بیان نموده اند پس این شش کتاب را صحاح سته
نامند ـ و ابن الاثیر این شش کتاب را در جامع الاصول احادیث جمع کرده است و ابن ماجه را
در صحاح نشمرده بلکه موطا را ششم قرار داده است و الحق معه و لیکن نزد والد ماجد مسند امام احمد
از طبقهٔ ثانیه است و وی اصل است در معرفت صحیح از سقیم و همچنین سنن ابن ماجه را نیز درین طبقه با شهرت
طبقهٔ ثالثه احادیثیکه در شهرت و قبول در مرتبهٔ طبقهٔ اولی و ثانیه نرسیده اند و درین کتب
بعضها اقوی من بعض چون سنن ابن ماجه و مسند دارمی و مسند ابی یعلی موصلی و تصنیفات عبد الرزاق
و ابوبکر بن ابی شیبه و مسند عبدالله بن حمید و مسند ابوداؤد طیالسی و سنن دارقطنی و صحیح ابن

حبان و مستدرک حاکم و کتب بیهقی و کتب طحاوی و طبرانی ۞ طبقه رابعه احادیثیکه نام و نشان آنها در قرون سابقه معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کرده پس حال آنها از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنها را اصلی نیافته تا مشغول بروایت آنها میشوند یا یافتند و دران قدحی و علتی دیدند که باعث شدید بر ترک روایات آنها گردید علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند که در اثبات عقیده یا عملی بانها تمسک کرده شود ــ و این قسم احادیث راه بسیاری از محدثین زده است بجهة کثرت طرق مغرور شده حکم بتواتر آنها نموده و در مقام قطع و یقین بدان تمسک جسته برخلاف سلف مذهبی برآورده اند و این قسم بسیار کتب تالیف شده ست چنانچه کتاب الضعفا لابن حبان و تصانیف الحاکم و کتاب الضعفا للعقیلی و کتاب الکامل لابن عدی و تصانیف ابن مردویه و تصانیف خطیب و تصانیف ابن شاهین و تصانیف ابن جریر فردوس دیلمی و تصانیف ابو نعیم و تصانیف جوزقانی و تصانیف ابن عساکر و تصانیف ابوالشیخ و تصانیف ابن نجار و اکثر در حال بنی اسرائیل و قصص انبیائے سابقین و ذکر بلدان و اطعمه و اشربه و حیوانات واقع شده و نیز در بیان طب و رقیات و عزایم و دعوات و ثواب نوافل این حادثه رو داده و ابن الجوزی تفصیل در موضوعات خود نوشته ست فقط **خاتمه** باید دانست که علامات وضع حدیث و کذب راوی چند چیز ست اوّل آنکه خلاف تاریخ مشهور روایت کند مثل آنکه عبداللہ بن خالد در جنگ صفین چنین گفت حالانکه او قبل ازین تاریخ وفات یافته بود ــ دوم آنکه راوی رافضی باشد و حدیث در طعن صحابه روایت کند یا ناصبی باشد حدیث در طعن اہل بیت روایت کند سوم آنکه چیزی روایت کند که بر جمیع مکلفین معرفت آن و عمل بران فرض باشد و او متفرد بود بروایت چهارم وقت و حال قرینه باشد بر کذب او چنانچه غیاث بن میمون را در مجلس مهدی خلیفه عباسی اتفاق افتاد که یک لفظ در حدیث از پیش خود زیاده الحاق کرد پنجم آنکه مخالف مقتضی شرع و عقل باشد و قواعد شرعیه آنرا تکذیب نمایند مثل قضائے عمری وغیره ششم آنکه در حدیث قصه باشد از امر حسی واقعی اگر بالحقیقت متحقق می بود هزاران کس آنرا نقل میکردند و از یک راوی دیگر کسی نقل نکند همچنین حدیث موضوع باشد هفتم رکاکت

لفظ و معنی مثلا لفظی روایت کند که بقواعد عربیه آن زمان درست نباشد یا معنی مناسب شان نبوت و وقار نبود هشتم افراط در وعید شدید بر گناه صغیره یا افراط در وعده ثواب عظیم در عمل قلیل چنانچه مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فله سبعون الف دار وفی کل دار سبعون الف بیت وفی کل بیت سبعون الف سریر وعلی کل سریر الف جاریة بلکه احادیث این قسم را خواه در عذاب باشد خواه در ثواب بوضوع باید دانست نهم بر عمل قلیل ثواب حج و عمره ذکر نماید دهم آنکه کسی را از عاملان خیر ثواب انبیا موعود کند که ثواب سبعین انبیا و امثال ذلک یازدهم خود راوی اقرار کرده باشد بوضع احادیث چنانچه نوح بن ابی عصمت را واقع شد که یکی از علمای تبع تابعین بوده در فضائل قرآن سوره بسوره وضع احادیث نمود و ترویج و تشهیر کرد کما ذکرت فی البیضاوی فی آخر سورة یس هرگاه او را گرفتند و از تصحیح سند آنها سوال کردند اعتراف کرد که باعث بر وضع این چنین احادیث مرا نیت بخیر است چون دیدم که از قرآن مردم اعراض کردند و بعلوم دیگر مثل تواریخ و سیر و فقه ابوحنیفه اشتغال می ورزند پس برای ترغیب مردم این احادیث را وضع کردم تا مایل بعلوم قرآن نمایند و باعتقاد ثواب و بتلاوت و درس آن مشغول شوند و این عذر گناه بدتر از گناه است زیرا که احادیث بسیار صحیحه در فضایل قرآن وارد شده برای ترغیب کافی است همچنین وضاعین بسیار گذشته اند و اغراض آنها نیز متنوع و متکثر بوده اند فرقه زنادقه که ابطال شرایع و تمسخر با مور شرعیه منظور داشته اند چارده هزار حدیث از وضع زنادقه بشمار رسید. و اهل بدع و هوا که برای نصرت مذهب خود و طعن در مذهب مخالف این عمل را بسیار مرتکب شدند و روافض و نواصب و کرامیه درین عمل بر همه فرق پیش دستی کرده اند و خوارج و معتزله و زیدیه و اسماعیلیه آنقدر مرتکب این امر شنیع نشده۔ فرقهٔ دیگر که مایهٔ از علم حدیث نداشتند و محدثین را موقر و معظم دیدند خواستند که خود را هم درین فن داخل نمایند این صنعت قبیحه اختیار کردند مثل ابوالبختری وهب بن وهب القاص و سلیمان و عمرو النخعی و حسین بن علوان و اسحاق بن نجیح و غالبا این فرقه بوعظ و تذکیر مشغول بودند فرقهٔ دیگر اهل زهد و تقوی و عبادت و دیانت که در منام یا در معامله چیزی از زبان

رسول یا ائمہ اطہار شنیدند و بجہت جزم و یقین بر خواب و بر معاملہ خود آنرا ملہم روایت کردند مردم گمان نمودند کہ این حدیث واقعی ہست کہ از راہ ظاہر بآنہا رسیدہ ابو عبد الرحمن سلمی و دیگر صوفیا نرا کہ از مذاق حدیث آشنا نبودند باین علت تہمت کردہ اند و روایت آنہا از حیز اعتبار برآوردہ فرقۂ دیگر مصاحبین امرا و ملوک کہ برای استمالت خاطر آنہا وضع حدیث نمودند و دین خود را بدنیا فروختند۔ فرقہ دیگر بی قصد و تعمد وضع حدیث کردہ اند وصورتش آنست کہ ایشان کلامی شنیدند از صاحب تجربہ یا صوفی یا حکیمی از حکمای سابقین و آنرا نسبت بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کردند بنا بر ظن آنکہ این قسم کلام پر از حکمت جز از پیغمبر نخواہد بود و این فرقہ راحدی و نہایتی نیست و اکثر عوام باین مبتلا بودہ اند انتہی بعض متاخرین نے اپنی حدیثون کی کتابون مین راجح لکھدیا اُن حدیثونکو جو مجتہدین سابقین کے نزدیک معمول بہ نہین ہین اور مرجوح لکھدیا ان حدیثون کو کہ جو ائمہ اربعہ کے نزدیک معمول بہ ہین چنانچہ شوکانی و ابن تیمیہ وغیرہما نے کہا اور مطعون کیا ساتھ کذب اور نسیان کے اُن راویون کو جنکی حدیثین اکثر مجتہدین نے خصوصًا امام ابو حنیفہ نے مقبول رکھین ہین نذیر دہلوی اور محمد حسین لاہوری اُن بد مذہب شوکانی و ابن تیمیہ کی کتابون سے دلایل جو پانچوین اور چھٹی صدی مین پیدا ہوئے تھے کتاب معیار الحق و ظفر المبین و دراسات وغیرہ مین لکھکر اہل سنت وجماعت کے علما کو مغالطے مین ڈالتے ہین لیکن یہہ نہین جانتے کہ آج علمائے دین عرب و عجم مصر و شام ہند و سندھ مین مقلدین مذہب اربعہ موجود ہین چنانچہ تمام امت مرحومہ مین ایک نصف حنفی اور ایک ربع شافعی اور ایک ربع مین مالکی و حنبلی موجود ہین حق و باطل کو بخوبی پہچانتے ہین خصوصًا حرمین شریفین مین چارون امامون کے مصلے قایم اور چارون مذہب کے مفتی سلامت ہین نشانی ۱۱۶ ــ ۱۱۷ ــ ۱۲۰ ــ ۱۲۲ دیکھو۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادہ مین لکھتے ہین چنانچہ کتاب برہان الاہتدا سے منقول ہے۔ قرارداد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب ہست و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیر ہست ہر کدام را اختیار کند صورت دارد لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگری رفتن بی توہم سوء ظن

وتفرق وتشتت در اعمال واحوال نخواہد بود قرار داد علما برین ست وھو المختار وفیہ الخیر
چونکہ خانۂ دین را این چہار راہ ست وہر کہ راہی ازین راہ ہا ودری ازین درہا اختیار نمود
براہ دیگر رفتن عبث وبیہودہ باشد وکارخانۂ عمل از ضبط بیرون افکندن واز راہ مصلحت بیرون
افتادن ست واگر قصد طریق ورع واحتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی کہ دلیلش
احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط در آن اکثر واوفر بود اختیار کند وبراہ رخصت
ومساہلہ وحیلہ اندوزی نرود واین طریقۂ متاخرین ست وشک نیست کہ این طریق محکم تر
ومضبوط ترست انتہی وقال الحموی فی شرح الاشباہ فی کتاب التعزیر وفی الفتح قالوا
ان المنتقل من مذہب الی مذہب اثم ولیستوجب التعزیر انتہیٰ یعنے کہا فقہانے کہ
تحقیق انتقال کرنیوالا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے گناہگار ہے اور مستحق تعزیر
کا ہے قال الاسنوائی فی شرح منہاج الاصول للقاضی البیضاوی فی اخر کتابہ قال امام
الحرمین فی البرہان اجمع المحققون علی ان العوام لیس لہم ان یعملوا بمذاہب الصحابۃ
بل علیہم ان یتبعوا مذاہب الائمۃ الذین سبّروا وبوّبوا الابواب وذکروا اوضاع
المسایل واوضحوا طرق النظر وھذّبوا المسایل وبیّنوھا وجمّعواھا وذکر ابن الصلاح
ایضًا ما حصلہ انہ متعین تقلید الائمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذاہب الائمۃ
الاربعۃ قد انتشر وعلم تقلید مُطلقھا وتخصیص عمومہا وشروط فروعہا بخلاف
غیرہم انتہیٰ کہا امام اسنوائی نے شرح منہاج الاصول کے آخر مین جو قاضی بیضاوی نے لکھا
کہا امام الحرمین نے اپنی کتاب مین کہ نام اوسکا برہان ہے کہ اجماع کیا ہے مجتہدون نے اوپر
اس امر کے کہ تحقیق عوام الناس کو نہین جائز کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ واجب اور لازم ہے
اونپر کہ مقلد ہون مذاہب ائمہ اربعہ مین سے ایک کے کہ جنھون نے مقرر کیا قواعد اور اصول مسائل
دین کے اور باب باب کئے مسائل اور ذکر کئے اصطلاحات مسائل کو اور خوب بیان کر دیا
اور جمع کر دیا ان سب مسائل کو ایک جا کتب فقہ مین اور ذکر کیا ابن صلاح نے یہی تقلید معین

ہے ایمۂ اربعہ کی نہ غیر کی اسواسطے کہ تحقیق مذہب ایمۂ اربعہ کا پھیل گیا ہے جہان مین اور معلوم ہو گئی تقلید مطلق مسائل انکے کی اور تخصیص عموم مسائل انکے کی اور شروط فروع اونکی بخلاف غیر ان ایمۂ اربعہ کے قال الشیخ ابن الھمام فی اخر تحریر الاصول تکملۃ نقل الامام اجماع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل علیھم تقلید من بعدھم الذین سبّروا ووضعوا ودوّنوا وعلی ھذا ما ذکر البعض المتاخرین من منع تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لانضباط مذاھبھم وتقیید مسائلھم وتخصیص عمومھا ولم یدر مثلہ فی غیرھم الآن لانقراض اتباعھم وھو الصحیح انتہی۔ کہا شیخ ابن الہمام آخر تحریر الاصول کے تکملہ مین نقل کیا امام الحرمین نے کہ اجماع کیا محققین نے اوپر منع کرنے عوام کے تقلید صحابہ سے بلکہ لازم اور واجب ہے اونپر تقلید پچھلے ایمہ کی کہ جنھون نے مقرر کیا قواعد اور اصول مسائل دین کے اور وضع کئے مسائل اپنے اپنے موضع اور اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر مبنی ہے جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع کرنا تقلید کا سوائے تقلید ایمۂ اربعہ کے واسطے منضبط ہو جانے مذاہب اربعہ کے اور واسطے مقید ہو جانے مسائل انکے کہ وہ مطلق تھے اور واسطے مخصوص ہو جانے مسائل انکے کے کہ وہ عامہ تھے اور نہین پایا گیا مثل اوسکے بیچ مذہب اورونکے اب تک واسطے منقطع اور مفقود ہو جانے مقلدین انکے کے یعنے نہین صحیح تقلید کرنی کسی کی سوائے تقلید ایمۂ اربعہ کے واسطے اجماع مذکور کے پس قول اونکا وہو الصحیح صریح ہے اسمین کہ غیر ایمۂ اربعہ کے کسیکی تقلید کرنی جائز نہین کہ وہ غلط ہے اور مخالف اجماع کے ہے۔ توضیح مین لکھا ہے کہ شرایط الراوی اربعۃ العقل والضبط والعدالۃ والاسلام جب راوی حدیث کو ان چار شرطون مین سے ایک بھی اگر مفقود ہے تو اوسکی روایت معتبر نہین ہوتی

فصل بست و سیوم

قرون ثلاثہ کا بیان۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر[1] القرون قرنی ثم الذین[2] یلونہم ثم الذین[3] یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث علما نے لکھا ہے کہ پہلا قرن جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین تھے سنہ ۴۰ ہجریہ تک تھا۔ دوسرا قرن ثم الذین یلونہم جسمین صحابہ و تابعین تھے سنہ ۱۲۰ ہجریہ تک رہا تھا تیسرا

قرن ثم الذین یلونھم جنہیں تابعین اور تبع تابعین تھے سو سنہ ۲۰۶ ہجریہ تک رہا تھا ثم یظہر الکذب بعد یہاں سے جھوٹھ ظاہر ہونا دین مین شروع ہوا بعد دوسری صدی کے آخر اور تیسری صدی کے ابتدا مین ثم یظہر الکذب بڑھ گیا نہایت فتنے معتزلہ وخوارج وروافض کے وقرامطہ وکرامیہ وزیدیہ واسماعیلیہ وسلیمانیہ وداؤدیہ کے پیدا ہوئے ہزارون موضوع حدیث بنی چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم رواہ البخاری یعنے نہین آویگا تم پر کوئی زمانہ مگر یہہ کہ جو اسکے بعد ہوگا اس سے بدتر ہوگا یہان تک کہ تمھاری وفات ہوگی یعنے جو زمانہ رسول اللہ کے زمانے سے دور تر ہوتا جاتا ہے بدتر ہوتا جاتا ہے ولادت ابوحنیفہ کی ایک قول سے سنہ ۶۱ ہجریہ مین ہوئی دوسرے قول سے سنہ ۷۰ ہجریہ مین اور تیسرے قول سے سنہ ۸۰ ہجریہ مین اور وفات بالاتفاق سنہ ۱۵۰ ہجریہ مین ہوئی ہے چنانچہ لکھتے ہین **قطعہ تاریخ** بوحنیفہ کو امام اعظم ست علم وفضلش بود مشہور زمان مولدش ہفتاد وعمر ہشتاد بود درصد وپنجاہ رفتہ از جہان سہو کاتب سے مولدش ہشتاد وعمر ہفتاد بود ہوگیا ہے فقط انہ قد ولد فی سبعین وعاش ثمانین وتوفی سنہ ۱۵۰ اور بعض نے لکھا ولد فی ثمانین وعاش سبعین وتوفی سنہ ۱۵۰ اگر ستر مین پیدا ہوئے تو اسی برس کی عمر تھی اور اگر اسی مین پیدا ہوئے تو ستر برس کی عمر تھی اور اگر اکسٹھ مین پیدا ہوئے تو نوے برس کی عمر ہوئی اس مین مورخین کو مغالطہ ہوا کہ عمر ثمانین کی تھی تو اسکو سنہ ولادت کا گنا تو متوسط روایت ولد فی سبعین وعاش ثمانین قریب القیاس ہے بحکم خیر الامور اوسطہا درمیان کی روایت ستر کی مقبول ہے الغرض خیر القرون مین پیدا ہوئے کہ جس زمانے مین ہزارون صحابہ کوفے وبصرے مین موجود اور جابجا ہر شہر مین پائے جاتے تھے اور پرورش آپ کی بھی صحابہ کی صحبت بابرکت مین ہوئی چنانچہ مصنف دلۃ القویہ وتبصرۃ الحقایق والے صاحب نے تابعین مین ہونا آپ کا اور آپکے تلامذہ کا ثابت کر دیا ہے اور کتاب الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ تصنیف ابن حجر عسقلانی الشافعی کہ جسمین اکثر صحابہ کی وفات کی تاریخ لکھی ہے

اور دوسری کتاب تقریب التہذیب امام نووی الشافعی کی ہے اونکے بھی حوالے سے اثبات
کو پہنچایا ہے کہ بیشک امام اعظم رح تابعین مین سے ہین اور سترہ اصحاب سے زیادہ کی ملاقات
کرکے اُن سے علم دین رسول اللہ ؐ اخذ کیا ہے چنانچہ ابن حجر عسقلانی الشافعی مصنف اصابہ اور
مصنف تقریب التہذیب لکھتے ہین اور مصنف ادلۃ القویہ انکی دلیل بیان فرماتے ہین جنکا خلاصہ
یہہ ہے کہ طبقہ اوّل کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو سنہ ساٹھہ وستر کے درمیان انتقال پائے اُن مین سے بعضون
کے نام یہہ ہین اسماء بن حارثہ ـ زید بن ارقم ـ بریدہ بن الخصیب ـ عبدالرحمن بن الحاطب
عبداللہ بن عباس جنکا انتقال ۶۸ھ مین ہوا شان مین انکی اللھم فقهه فی الدین آیا ہے
طبقہ دوم کے صحابہ جو ستر واسی کے درمیان گذرے اونمین سے براء بن عازب جو آنحضرت علیہ
السلام کے ساتھہ دس پندرہ لڑائیومین شریک تھے ـ زید بن خالد الجہنی جنکی بہت روایات صحیحین
مین ہین ۷۸ھ مین گذرے ـ شریح بن ہانی جنکی عمر ۱۲۰ برس کی تھی ۷۸ھ مین انتقال ہوا ـ جابر
بن عبداللہ ـ حضرت عبداللہ بن زبیر خلیفہ ـ اسماء بنت ابوبکر صدیق رض زوجہ زبیر بن العوام جو
عشرہ مبشرہ مین داخل اور وہ مادر عبداللہ بن زبیر کی تھین جو سو برس کی عمر مین ۷۳ھ مین گذرے
طبقہ سیوم کے صحابہ جو اسی اور نوے ہجری کے درمیان گذرے ـ اسود بن ہلال الکوفی ـ بشر بن عقربۃ
الجہنی جن کی شان مین رسول اللہ ؐ نے فرمایا اُسکت اما ترضی ان اکون انا ابوك وعائشة امك
جو ۸۵ھ مین گذرے ـ سائب بن یزید جنکی روایتین صحیحین مین بہت ہین ۹۱ھ مین گذرے ـ
عبداللہ بن شداد جنکی ماں سلمی بنت عمیس جنکو حضرت جعفر نے نکاح کیا تھا پھر حضرت ابوبکر رض پھر حضرت
علی رض نے نکاح کیا تھا رضی اللہ عنہم اجمعین ـ عبداللہ بن حارث ۸۶ھ مین گذرے ـ واثلہ بن
الاسقع بڑے عابد وزاہد صحابہ سے ہین اکثر صحابہ آپ سے ہر امر دینی مین مصلحت لیتے تھے اور آپ کی
مصلحت نہایت عمدہ طور سے کارگر ہوتی ۸۵ھ بلاد شام مین وفات پائی ـ عبداللہ بن جعفر بن ابی
طالب ـ عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ابن عم رسول اللہ ۸۷ھ مین گذرے ـ عمر بن ابی سلمہ جنکی
ماں ام سلمہ ام المومنین ہین اور یہہ عمر ربیب النبی صلعم موجود ہین کہ رسول اللہ ؐ کے گھر مین پرورش

پانچ سنہ ۹۳ مین گذرے طبقہ چہارم کے صحابہ جو نود اور سو کے درمیان اور بالاتر سو سے گذرے — از انجملہ انس بن مالک خادم رسول اللہ علیہ السلام سنہ ۹۳ مین گذرے اُسوقت انکی عمر ۱۰۷ سال کی تھی اور امام نووی شافعی نے کتاب التہذیب اسماء الرجال مین صاف لکھا ہے کہ ابوحنیفہ نے انس بن مالک رضہ اور عبداللہ بن ادفی رضہ اور سہیل بن سعد و ابو الطفیل رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور ملاقات کی ہے — زید بن وہب الجہنی نزیل کوفہ سنہ ۹۶ مین گذرے — سعید بن ایاس شیبانی سنہ ۹۶ مین گذرے اُسوقت عمر اونکی ۱۲۱ سال کی تھی — سہیل بن سعد الانصاری سنہ ۹۱ مین گذرے ایکسو برس کی عمر تھی — شریح بن الحارث بن قیس سنہ ۸۰ مین گذرے عمر ۱۲۰ برس کی — عبداللہ بن الحارث سنہ ۹۹ مین گذرے — عبدالرحمن حسان بن ثابت المنذر کانت امہ اخت ماریۃ القبطیہ یعنے حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے خالہ زاد بھائی تھے سنہ ۱۰۴ مین گذرے عبدالرحمن بن تل نزیل کوفہ سنہ ۹۵ اور بقول معین سنہ ہجریہ مین بعمر ۱۳۰ سال کے گذرے — عبدالرحمن بن سابط سنہ ۱۱۸ مین گذرے — عبدالرحمن بن عمر سلمی سنہ ۱۱۰ مین گذرے — عدی بن عدے العمیرہ الکندی سنہ ۱۲۰ مین گذرے اسعد بن سہل ابوالامامہ انصاری سنہ ۹۳ مین بعمر ایکسو برس کے گذرے — عبداللہ بن الحارث سنہ ۹۹ مین گذرے — عبدالرحمن بن یزید الانصاری جو نبی علیہ السلام کے وقت مین پیدا ہوئے تھے سنہ ۹۳ مین گذرے عبداللہ بن رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کاتب حضرت علی رضہ کے سنہ مین انتقال کئے عکرمہ بن عبداللہ مولی ابن عباس رضہ سنہ مین گذرے — ہرماس بن زیاد الباہلی سنہ مین گذرے عبداللہ بن ساعدہ اونکو عبداللہ بن اوفی بھی کہتے ہین سنہ ہجریہ مین گذرے زینب بنت کعب زوجہ ابوسعید خدری سنہ مین گذرے — موسی بن طلحہ المدنی الانصاری نزیل کوفہ جو رسول اللہ کے وقت مین پیدا ہوئے تھے سنہ ۱۰۳ مین گذرے — عمیہ مولی ام الفضل سنہ ۱۰۴ مین گذرے — ابوالطفیل بن عبدالرحمن الہاشمی سنہ ۱۲۹ مین گذرے ان کی عمر دراز تھی — مصنف ادلۃ القویہ صفحہ ۴۴ کے ایفاظ مین لکھتے ہین ای موموجب یہہ کتاب آپ لوگون کو میسر ہو تب بڑی خوشی سے ایک مجلس کرو اور اسمین مقلدین وغیر مقلدین لامذہب جو امام کے تابعین ہونیسے

منکر ہین اور کہتے ہین کہ آپنے صحابہ کو نہین دیکھا اور اُنسے علم نہین سیکھا ان سبھونکو دعوت کرکے بلاؤ بنظر ایمان کے ان بزرگون کی طرف نظر کرو اور دیکھو اور دکھلاؤ پھر امام صاحب کی تابعیت کی کیا بات ہے بلکہ صاحبین وغیرہما کی تابعیت کو بھی ثابت کرنے کی حجّت بخوبی حاصل کرلو پھر اُن صحابیون مین نظر کرو اور اچھی طرح سے پہچانو کہ یہہ کون کون بزرگ ہین پھر غور کرو کہ جب ایسے بزرگ مثل حضرت انس بن مالک رض خادم رسول صلعم اور مثل حضرت عبداللہ پر پوتا تھے عبدالمطلب کے اور مثل حضرت عبدالرحمن خالہ زاد بھائی حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کے جنکا امام صاحب کے زمانے تک باحیات موجود رہنا ثابت ہوا۔ تو ہزارون صحابہ کا وجود امام صاحب کیوقت مین موجود رہنا عقلاً و نقلاً ثابت ہے غیر مقلدین جو تہمت اور بہتان کی باتین بناتے ہین اوسپر ہرگز اعتبار مت کرو اور خسر الدنیا والآخرہ سے نجات پاؤ۔ ان کل بزرگون مین نظر کرکے ہمارے تذکرۃ المذاہب کے صفحہ ۲۷۸ - ۲۸۶ - ۳۲۱ - صفحہ کو ملاحظہ کرو پھر صفحہ ۵۱۱ مین نظر کرکے کمالیت یقین حاصل کرو تاکہ ہمیشہ مناظرہ مین دندان شکن جواب بد مذہبونکو دیکر غالب ہولا مذہب غیر مقلدین کے بہکانے سے مت بہکو اور اپنے مذہب کی تقلید مت چھوڑو واللہ ولی التوفیق وخیر الرفیق کتاب ۱۱۶ دار الحق مین لکھا ہے قال الحافظ الذہبی الشافعی وہو من اکابر اہل الحدیث صاحب الجرح والتعدیل فی اسماء الرّجال المسمّٰی بالکاشف الذہبی رض انس بن مالک رض رأہ ابو حنیفۃ وہو صغیر انتہیٰ قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی نخبۃ الفکر و فی الاصابۃ ان اباحنیفۃ رای بعض الاصحاب ومنہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ انتہیٰ قال الامام النووی وہو من ائمہ الشافعیہ وسادات الحدیث فی تہذیب الاسماء قال ابو اسحاق کان فی زمن ابو حنیفۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبداللہ بن ابی اوفیٰ وسہل بن سعد وابو الطفیل یہان سے ثابت ہوا کہ جنے اصحاب کو دیکھا وہ بیشک تابعین مین داخل ہے جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۳ھ مین ہوا وسوقت ابو حنیفہ ۲۳ برس کے تھے اور دوسرے قول سے ۱۳ برس کے تھے اونکے بعد عبداللہ بن ابی اوفیٰ سنہ ہجریہ

مین گذرے تو اسوقت مین امام اعظم ابو حنیفہ کی عمر شریف ۳۰ برس یا ۳۲ برس کی تھی تو معلوم ہوا
کہ اس عرصہ مین کئی بار حرمین شریفین کو تشریف لیگئے اور سیکڑون اصحاب کو دیکھا اور اُنسے
فائدہ علوم حاصل کیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
کی صحبت سے مشرف ہوئے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت عالی مین تو دو برس
تک رہے اور بہت فوائد باطنی حاصل کئے چنانچہ قول مشہور ہے لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ
چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین مفصل بیان ہے کہ نعمت علوم ظاہری و باطنی وراثت انبیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی مرتضی رض کو اُنسے حضرت امام حسین رض شہید کربلا کو اُنسے امام زین العابدین رض کو
اُنسے امام محمد باقر کو اونسے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کو پہنچی ہے جسکا بیان سلاسل خلفائیہ و جدیہ
سادات قادریہ الحسنی الحسینی مین مرقوم ہے اور دوسری جانب سے نعمت علوم ظاہری و باطنی وراثت
انبیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر صدیق رض کو اونسے سلمان فارسی رض کو اونسے قاسم بن محمد بن
ابی بکر کو اُنسے امام جعفر صادق کو پہنچی ہے جسکا بیان سلاسل خلفائیہ بزرگان نقشبندیہ کے مشائخین کی
تصنیفات مین بہ تفصیل موجود ہے رضی اللہ عنہم اجمعین در کتاب فتاوی برہنہ از تصنیف مفتی محمد
نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ در سنہ ۹۹۷ تصنیف شدہ ہست واکثر روایات از کتاب تبیض الصحیفہ و مرآۃ الجنان
و طبقات ذہبی وغیرہم دارد و برہنہ کہنے کا سبب یہہ ہے کہ کتاب مذکور برہنہ شمشیر ہے کسیکی رعایت
نہین رکھتا جو سچ ہے صاف کہدیتا ہے در مطبع محمدی لاہور مطبوع شد سنہ ۱۲۸۹ در جلد دویم آن صفحہ ۱۳۹
نوشتہ ہست کہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی در عصر صحابہ رضی اللہ عنہم بعد از فوت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بشصت سال و کسری متولد شدہ و آن مطابق سنہ ۸۰ ہجریہ پیدا شد و چہاردہ نفر
را از اصحاب عظام دریافت چون انس بن مالک و عبد اللہ ابن ابی اوفی و عبد اللہ ابن حزم و جابر بن عبد اللہ
و واثلہ بن الاسقع و عایشہ بن عجرہ وغیرہم و از ایشان روایت حدیث بروجہ اتصال کردہ و از
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آمدکہ پیغمبر فرمود علیہ السلام آت فی امتی وفی روایۃ یکون فی امتی رجل
اسمہ نعمان وکنیتہ ابو حنیفۃ ھو سراج امتی قالہ ثلاثا۔ وفی المواھب المذاھب

عن عبد اللہ بن عمر العاص رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی رجل یقال لہ النعمان وھو سراج امتی یبقی اللہ علی یدہ شریعتی و سنتی فمن لقیہ منکم فلیبشرہ بالزلفی لہ یعنے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت مین ایک شخص پیدا ہوگا نام اوسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا ایسا تین مرتبہ کہا۔ اور کتاب المواہب المذاہب مین عبد اللہ بن عمر العاص سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ قریب ہی کہ میری امت مین ایک شخص پیدا ہوگا اوسکو نعمان کہینگے اور وہ چراغ ہی میری امت کا اللہ تعالی اوسکے ہاتھہ پر میری شریعت اور سنت کو باقی رکھیگا پس جو کوئی تم مین سے اوسکو ملاقات کرے اوسکو خوشخبری دینا ساتھہ نجات کے یہان سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ نے پیشین گوئی اپنے اصحاب کو فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اوسکو ملاقات کرے تو امام ابو حنیفہؒ کی کمال تعریف و افضلیت ثابت ہوئی چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے اونکو وصیت کیا تھا کہ تمھاری ملاقات محمد باقر ابن زین العابدین ابن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم سے ہووےگی وہ میرا فرزند بحر العلوم ہی اوسکو میرا سلام کہنا اور کچھہ شئی امانت بھی عنایت کئے تھے جب امام محمد باقر کعبۃ اللہ مین تشریف لائے نور باطنی سے جابرؓ کو پہچانا اور اپنے جد امجد کی امانت رکھی ہوئی طلب کی جابرؓ نہایت خوش ہوئے رسول اللہؐ کا سلام پہنچایا اور ادائے امانت سے فارغ ہوئے مثل اسکے کئی روایات شواہد النبوۃ و نفحات الانس مین موجود ہین ایسی بہت روایتین کتب سیر تواریخ فقہ مین موجود ہین اور چند روایات جامع الفتاوی جلد اول صفحہ ۴۰-۴۱ مین مرقوم ہین اور کتاب مدار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی محمد شاہ دہلوے و انتصار الحق فی رد معیار الحق مصنفہ مولوی ارشاد حسین ساکن بریلی ضرور دیکھنا چاہئے۔ بعض علمائے محدثین نے ان حدیثون کو ضعیف یا موضوع کہا ہی اس سبب سے کہ انکو سند مشروطہ خود پہنچی نہین یا پہنچی تھین مگر با تعدیل و ثقاہت راویون کے نہین پہنچی تو مضایقہ نہین عدم علم شئی سے عدم وجود شئی لازم نہین آتا۔ محال عقلی و نقلی ہی کہ ایک شخص تمام حدیثون کو جو لاکھون

بے شمار ہین حاوی ہو جاوے جس چیز کا صحیح علم تمکو ہمکو نہین حاصل ہوا تو کیا وہ چیز دنیا مین نہین ہے
بہت سی چیزین اور علوم ہین کہ ہمکو اور تمکو معلوم نہین ہمارے تمھارے نجاننے سے وہ چیز بالکل مفقود
یا وہ علوم بالکل نابود و معدوم ہین ایسا نہین ہو سکتا۔ فتاوی مذکور مین کتاب المسعودیہ سے
روایت لکھی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج سے تشریف لائے انس بن مالکؓ کو جو خادم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بلائے اور ایک خرما ایک طرف سے اپنے دندان مبارک سے توڑا
اور انس بن مالکؓ کو دیا اور کہا کہ ایک لڑکا بنام نعمان بن ثابت بلاد فارس کا کوفہ سے تمھارے
پاس موسم حج مین اپنے باپ کے ساتھ آویگا اوسکو یہہ امانت دینا بعد حضرت رسولؐ کی وفات
کے ہرسال انس بن مالکؓ موسم حج مین کعبۃ اللہ کے دروازے پر حدیث بیان کیا کرتے اور نعمان
بن ثابت کی ملاقات کی انتظاری امانت رسانی کے واسطے کرتے تھے جب ابو حنیفہ کو اونکے والد
کے ھمراہ حج کے جانے کا اتفاق ہوا دیکھا کہ حدیث سننے والون کا کعبۃ اللہ کے دروازے پر ھجوم ہورہا ہے
ابو حنیفہ نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے بلند کرکے اس ہجوم کے اندر یہہ اصحابی کے سامنے کردو جو
مین ان سے حدیث سنون باپ نے ویسا ہی کیا جب انس بن مالک نے پوچھا نام آپ کا کہا نعمان
بن ثابت بلاد فارس کا متوطن کوفہ ہے اوسی وقت پہچانا محبت سے چھاتی کو لگایا اور وہ خرما
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان گزیدہ آپکو کھلایا اور فرمایا کہ آج مین ادائے امانت سے فارغ
ہوا تب حق تعالی نے نعمت علوم ظاہری و باطنی اس خرما کی برکت سے آپ کو بخشی اور زہد و
تقوی حفظ مقامات شریعت معرفت و مراتب طریقت و حقیقت برکت سے رسول مقبولؐ کے حاصل
ہوئے چنانچہ اکثر مشایخ طریقت اپنے خاص مرید و شاگرد کو خرما یا پانی شربت وغیرہ اپنے لب
سے لگاکر تبرکاً عنایت کرتے ہین اور برکات اسکے ظاہراً و باطناً نظر آتے ہین اور یہہ امر کتابون
سے ثابت ہے سوائے زندیق و بدعقیدہ کے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا ہے اللھم اوصل
الینا من برکات الصالحین والاولیاء السالکین فی الدین والدنیا والاخرۃ بجرمۃ
نبینا و حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

فصل بست و چہارم

نسب نامہ رسول جو مطبع مصطفائی میں سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ میں علمائے زمان کی صحت کے ساتھ مطبوع ہوا ہے اسمیں لکھا ہے ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن قیس بن یزد جرد بن شہریار بن پرویز بن خسرو بن ہرمز بن نوشیروان عادل بن قباد بن فیروز بن یزدگرد بن بہرام گور بن شاپور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن اردشیر بابک بن مہرسس بن ساسان بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن لہراسپ بن بہمن بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ سلاطین عجم انتہی یہہ مدار الحق صفحہ ۶۹ میں مرقوم ہے قال الملا علی قاری ویکفینا من سلاطین العالم ابراہیم بن ادھم المتمدن لامامنا ابی حنیفہ فی العلم والعمل واعراضہ عن الدنیا واقبالہ علی العقبیٰ والحضور مع المولیٰ مع ان السلاطین فی کل زمان ومکان ثابتون علی مذہب النعمان کسلاطین الروم حفظھم اللہ تعالیٰ عن حوادث الدوران وسلاطین ما وراء النہر والخراسان وسلاطین الھند والسندھ والخلفاء بنی العباس وسلجوقیان ولعل حکمۃ ذلک ان ابا حنیفہ من ذریۃ کسری الملقب بنوشیروان انتہی وقال الشامی قد اتبعہ علی مذہبہ کثیر من الاولیاء الکرام کابراہیم ادھم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد اللہ بن المبارک ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرہم مما لا یحصیٰ۔ ذکر الضمیری اخذ الفقہ عن ابی حنیفۃ فضیل بن عیاض وروی عنہ الشافعی وروی عنہ الحمیدی وعنہ البخاری والمسلم انتہی۔ وقال النووی فی التہذیب وابن حجر المکی فی القلاید العقیان عن ابراہیم بن عکرمہ قال ما رأیت اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ انتہی یہان سے معلوم ہوا کہ امام اعظم کی بزرگی تمام ائمہ اہل اسلام پر بحکم السابقون السابقون علماً وعملاً وعبادۃً ومعرفۃً ثابت ہوگئی اور تمام ائمہ دین نے آپکی ثنا وصفت بیان کئے ہین اور سب بعد اُنکے شاگرد ونکے شاگرد ہین ہزارون اولیا علما فقہا محدثین علم فقہ مین آپکے عیال ہین امت رسول اللہ ﷺ مین تمام اہل سنت وجماعت آپکے مشکور وممنون

ہین آج تیرہ سو برس گذرے ہین کہ مثلاً کسی نے ایک عام حنفی مسلمان کو ایک حدیث لا دیا جو اس کے
مذہب کے خلاف ہے اور کہا کہ تقلید چھوڑ دے اور اس حدیث پر عمل کر اوس غریب عامی نے اپنا
مذہب چھوڑ دیا اور حدیث بتانیوالے کا کہنا سچ مانکر اوسپر عمل کیا مگر جو حکم اسی بابت کا موافق حدیث
کے اُسکے مذہب مین معمول بہ تھا اوس حدیث کو ترک کیا گنہگار ہوا اور وہ شخص جسنے اوسکو تقلید مذہب
سے چھڑایا اور جو حدیث کہ اُسکے مذہب مین معمول بہ تھی اس حدیث کو ترک کروایا دوہرا گنہگار
ہوا اب اوس عامی مسلمان کو کل دوسرا شخص تیسری حدیث بتلاویگا اور کہیگا یہہ مرفوع صحیح ہے
اوسپر عمل کر پھر اُس غریب کو وہ دوسری حدیث بھی ترک کرنی پڑیگی اور اس تیسری حدیث پر عمل کرنا
ہوا تو وہ دو حصے گنہگار ہوا اور اُسکو بہکانیوالے چار حصے اور دین مین تلعبی ظاہر ہوئی اور تلعبی
بالاتفاق حرام ہے — ہم نے خاتمہ کتاب مین ایک فہرست مقلدین علمائے ربانی و اولیائے حقانی
کی لکھی ہے اور ہر صدی مین ایمہ مجتہدین کے بعد جو اُنکے مرید و شاگرد گذرے اونکے نام اور سنہ
وفات ظاہر کردئے ہین ہر ایک بزرگ کی سیکڑون کتابین فقہ حدیث تفسیر و سب علوم مین تصنیف
ہین اور ہر ایک کے سیکڑون ہزارہان شاگرد و خلیفہ ہین اور انھون سے سیکڑون ہزار دن نے علوم دین
و ایمان اخذ کیا اور اخذ کرتے چلے آتے ہین کہ تمام روئے زمین پر اہل سنت و جماعت انھین چار مذہبون
مین اجتماع رکھتے ہین جو کوئی ان چار مذہب سے خارج سو اہل سنت و جماعت سے خارج ہے مثل
اور بہتر فرقون کے وہ بھی ایک فرقہ معتزلہ کی شاخ ہے ہم غیر مقلدین لامذہب کو خیرخواہی اور ہمدردی کی
راہ سے کہتے ہین کہ ذرہ اپنے دلمین غور کرو اور اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھو اور سمجھو اگر سمجھ
مین نہ آوے تو کسی عالم اہل سنت و جماعت سے پوچھو اور فیصلہ جو انصاف کی راہ سے ہو اُسکو مانو
والّا حاکم مسلمین علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے فتوے و محاکمہ و فیصلہ پر راضی ر
ہو جاؤ ضد و عار ترک کرو تمام جہان کے رہنے والون کو تو دیکھو دین و ایمان کی خرابی زیادہ مت کماؤ
تم لوگ تیرھوین صدی کے آخری مین اُن بزرگ استادونکی بعض تصانیف پڑھکر اپنے اُستادون پر
تہمت شرک و بدعت لگاکر ناشکری اور کفران نعمت کرتے ہو کچھہ بھی خوف خدا ہے صاف

بمعلوم ہوا کہ تمام لامذہب غیر مقلدین وہابیہ باطل پر ہین اور اہل سنت وجماعت مقلدین ائمہ اربعہ حق پر ہین و باللہ التوفیق وھو خیر الرفیق غیر مقلدین لامذہب وہابیہ حقیقت مین مقلد ہین چار امام معتزلہ کے اوّل داؤد ظاہری جسکو علمائے زمان نے ضال ومضل کا خطاب دیا تھا سنہ ۲۷۰ ہجریہ مین گذرا دوسرا ابن حزم اندلس مین پیدا ہوا اوسکی کتابین اکثر جلائی گئین سنہ ۴۵۶ مین مقتول ہوا تیسرا ابن تیمیہ جو مصر مین سنہ ۷۰۵ مین مقید ہوا تھا ابن القیم تلمیذ ابن تیمیہ جسنے مدینہ شریف کی زیارت کو شرک کہا تھا سنہ ۷۲۶ مین گرفتار ہوا تھا ان سبکو علمائے زمان نے ضال ومضل کا خطاب دیا ہے اور اہل سنت وجماعت سے خارج کیا ہے اُنھو نکی تصانیف دیکھکر عبد الوہاب نجدی نے نیا مذہب سنہ ۱۱۴۳ مین نکالا ہے اور وہی بلا ہند مین پھیلی ہے خدا اپناہ مین رکھے **فصل بست و پنجم** ۲۵ صدی سیزدہم کے علمائے اہل سنت وجماعت مقلدین مجتہدین مردانِ خدا کا لشکر اور قدیم وجدید صاحبان تصانیف کے نام جو شرح دستخط مین ہین اول فتوای حیدرآباد دکن مرقومہ مولانا محمد حیدر ابن مولانا محمد مبین لکھنوی کا جو قاضی القضاۃ سلطنت نظام حیدرآباد کے تھے سنہ ۱۲۵۰ ہجریہ مین لکھا گیا یہہ فتوی تقویۃ الایمان کے رد مین بسوط ہے اور علمائے لکھنؤ و دہلی کے فتوے بھی صراط المستقیم کی بابت اسمین مندرج ہین — شرح دستخط صدر الصدور احمد یار خان منتسب نظام الملک آصف جاہ سنہ ۱۲۳۹ مہر — سید اعظم الحسینی ابن مولوی سیدن صاحب — خادم الطلبا حاجی سید احسن علی — سید امان علی — نور الاصفیا الحسینی — حافظ منور — سید محمد — غلام دستگیر — سید [illegible]ر الدین — حکیم غلام حسین خان — خادم العلما ظہور علی لکھنوی — خادم الطلبا محمد ابراہیم

دوم فتوای بیان مین اثبات صلوۃ سنۃ التراویح بیس ۲۰ رکعات اور تین رکعات صلوۃ الوتر بدلایل احادیث وکتب فقہیہ مرقومہ حافظ عبد الرحمن حیدرآبادی — شرح دستخط محمود بن عبد القادر الشافعی — نقل مہر خاکپائے دیوانہ احمدی میر محمد حسنی الحسینی نقشبندی سنہ ۱۲۳۷ — خادم شرع رسول الامین مفتی مصلح الدین — خادم شرع رسول المدنی قاضی میر محمد حسن علی الحسینی سنہ ۱۲۳۸ — خادم شرع رسول عربی مفتی شیخ غلام علی سنہ ۱۲۴۷ — غلام احمد خوب میان — علی بابر بیک ابن سید عبد الرحمن

رب وفق بالخیر ابراہیم بن احمد بن زہیر غلام محمد

سیوم فتوائے علمائے مدراس مطبوعہ ۱۲۵۱ھ نشان ۱۷-۲۱ دربیان رد تقویۃ الایمان و مباحثہ مولوی محمد علی رامپوری شرح دستخط مہر سراج الامرا اعظم جاہ ۱۲۲۳ مہر - نقل مہر خادم شرع شریف رسول اللہ قاضی سید عبداللہ ۱۲۱۲ - افضل العلما محمد ارتضا علیخان بہادر قاضی القضاۃ ممالک محروسہ متعلقہ حکومت مدراس ۱۲۴۴ھ مفتی شریعت غرا سعادۃ العلما ولد مولوی محمد صبغۃ اللہ عظیم نوازخان بہادر ۱۲۳۹ سید محی الدین قادری عرف محی الدین بادشاہ خادم العلما محمد عطاء اللہ محمد عرفان اللہ عبدالقادر میران محی الدین شاہ قادری ۱۲۴۴ محمد عبدالودود النقوی ۱۲۲۹ محمد شہاب الدین ۱۲۳۰ محمد حسن علی ۱۲۴۹ محمد علی کلیمی ۱۲۱۹ محمد سعید اسلمی ۱۲۴۲ محمد یعقوب ۱۲۴۶ سید شاہ اسمعیل القادری ۱۲۴۴ قادر حسین خان بہادر امیر نواز جنگ ۱۲۴۲ سید شاہ ۱۲۱۶ فضل اللہ قادری حکیم عبدالقادر ۱۲۳۹ سید عبدالقادر قادری ۱۲۳۹ محمد یوسف علیخان ۱۲۵۶ سید مرتضی ۱۲۳۲ جمال الدین بن احمد عفی اللہ عنہ نبیرہ ملک العلما مولانا عبدالعلی ؒ فقیر ابوالمعالی سید احمد قادری عرف غلام علی عبدالوہاب عبدالحمید شرف الملک بہادر ۱۲۴۴ مولوی جلال الدین حسین خان ۱۲۳۰

نشانی ۷۴ چہارم فتوائے علمائے حرمین شریفین و بمبئی مطبوعہ ۱۲۶۷ در اظہار الحق و محضرنامہ رد منہج المؤمنین وغیرہ

شرح دستخط سید محمد حبیب پاشاہ شیخ الخطباء والائمہ عبداللہ بن محمد صالح مرداد الحنفی الراجی الی اللہ احمد بن محمد الدمیاطی مفتی الشافعیہ بمکۃ المجید الواثق برب الکریم حسین ابن ابراہیم مفتی المالکیہ الفقیر الی رب العباد محمد بن یحیی الحنبلی مفتی الحنابلہ بمکۃ الواثق برب المتعال صدیق ابن عبدالرحمن کمال الحنفی المدرس ببلد اللہ الحرام الشیخ الحسن مدرس فی الحرم الشریف المہاجر الکاشانی النقشبندی الواثق بحبل اللہ الغنی عبدالرحمن بن ابوبکر عبدالغنی المدرس بحرم الشریف عبدربہ المجید ابراہیم بن محمد سعید جمال ابن عبداللہ شیخ عمر المکی علی بن عبداللہ نائب الحرم الشریف طاہر بن المنضر السید محمد حسین الحنفی المدرس حرم شریف علی بن محمد من علماء الحنفی سعید بن حسین من علماء الشافعیہ لقد قابلنا

النقل المصدر باصله فوجدناه مطابقاله فکتبنا اسمائنا شاہدین علی صحۃ ہذا النقل و مطابقتہ للاصل و کفی
باللہ شہیدا حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان ۱۲۶۳ قابلت ہذا باصلہ وانا خادم الطلبہ القاضی
شہاب الدین المہری عفی اللہ عنہ ہذا النقل مطابق للاصل کتبہ خادم الطلبا شیخ علی ہٹیل
قاضی الصدر علاقہ ببئی عفی اللہ عنہ ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب مولوی محمد
اکبر کشمیری عفی عنہ الحمد للہ عز شانہ النقل مطابق للاصل من غیر شک قالہ بفمہ و کتبہ
بقلمہ محمد صالح بن سلیمان مرداد عفی اللہ عنہما والمسلمین آمین امام مسجد زکریا میمن
الحمد للہ عز شانہ وجدناہ مقابلاً و مطابقاً للاصل کتبہ غلام محی الدین الہندوستانی
بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ممن قابل
النقل المصدر باصلہ و وجدہ مطابقاًلہ خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ
الوہاب آمین یا رب الارباب الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ مطابقاًلہ کتبہ خادم الطلبہ العبد الراجی
الی رحمۃ اللہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین الحمد للہ الذی اظہر الحق و الطل
الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ہذا النقل مطابق الاصل کتبہ خادم
الطلاب عبد القادر حبیتمیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ہذا النقل مطابق الاصل کتبہ خادم
العلما ابراہیم البغدادی القادری ہذا النقل طبق اصلہ المنقول منہ کتبہ الحقیر عبد اللطیف بن ابراہیم
عبد الرزاق حامداً و مصلیاً و مسلماً ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح
الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین
انکے سوائے چند دستخط سید طاہر علی احمد نگری کے استفتاء ۳ پر اور محضر نامے پر اکثر مشایخ و
رئیسان بمبئی کی شرح دستخط ہین اور جامع الفتاوی کی جلد اول مین مطبوع ہوئے ہین
حافظ عثمان قاضی عبد اللہ آرائی سید احمد کشمیری سید عبد اللہ قاضی قاسم مہری
قاضی سلطان مہری شیخ عبد القادر بن نظام الدین کالو کھے غلام محمد ابن القاضی حیدر

محمد علی حافظ قاضی حسین کوفی

گواہی نشانی ۵ کتاب تنبیہ الضالین وہدایۃ الصالحین مطبوعہ دہلی سنہ ۱۲۶۲ جسمین مولانا اسحق جانشین شاہ عبدالعزیز دہلوی اور شاہ احمد سعید مجددی سجادہ نشین خانقاہ شاہ غلام علی نقشبندی وغیرہما تمام علمائے دہلی کے دستخط ہین محمد صدرالدین مولوی اکرام الدین مولوی عبدالخالق مولوی محمد حیات لاہوری مولوی حسین علی مفتی سید رحمت علیخان مولوی شیر محمد مولوی مملوک علی مولوی سید محمد مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد زین العابدین خلیفہ سید احمد محبوب علی خلیفہ سید احمد مولوی کریم اللہ مولوی مخصوص اللہ مولوی موسیٰ ابن مولانا رفیع الدین مولوی حبیب اللہ مولوی حاجی قاسم

ملتقط اور انتخاب اوسکا یہہ ہے کہ جب بعض کم علم جاہلون نے سید احمد صاحب کی شہادت کی خبر سنی اپنی نامردی اور جاہلون مین عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے مین دنیا کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علحدہ مقرر کرلینے کو اس دین محمدی مین رخنہ ڈالنا شروع کیا کچھ کچھ نئی بات اور جھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بناکر ظاہر کئے جسکے سبب قدیم چال مین جو علمائے دیندار اور فضلائے نیک کردار نے موافق احکام خدا و رسول کے ٹھہرادئے تھے اسمین خلل پڑ گیا دلون مین شک اور تردد واقع ہوا جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو بارہ سو برس سے تمام جہان عرب عجم مین پھیل رہا ہے اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور صدہا اولیاء اللہ اس طریقہ پر چلکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوگئے اور منکر ہونا فقہ اور اجماع امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے اور حقارت کرنی علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی یہان تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ حنفی تو پایخانے کو کہتے ہین اور جیسے امام ابوحنیفہ تھے ویسے ہم بھی ہین سوائے اسکے ہزارون طرح کی شوخیان کرتے ہین اور ایمان کھوتے ہین۔ پھر ساتھ ان شوخیون اور بےادبیون اور بداعتقادی کے یہہ مردود حنفی بھی تقیہ کی راہ سے کہلاتے ہین بانی مبانی اس طریقہ نوا حادث کا عبدالحق بنارسی ہے اور حضرت سید احمد نے ایسی ناشایستہ حرکات

کے باعث اپنی جماعت سے اوسکو نکال دیا تھا اور علمائے حرمین معظمین نے اوسکے قتل کا فتوا لکھا تھا
مگر کسیطرح بھاگ کر وہان سے بچ نکلا پھر اسکے شاگرد خاص کلکتہ عظیم آباد وغیرہ شہرونکو گئے خود کو
خلیفہ امیر المومنین سید احمد صاحب کا مشہور کرکے لوگونکو گمراہ بنائے جب علمائے دین اور حضرت
کے سچے خلیفون کو یہہ بات ظاہر ہوئی کہ اس فساد کے باعث باپ بیٹے کا بھائی بھائی کا
مخالف ہنگیا اور یہہ نیا طریقہ خدا و رسول کے حکم سے خلاف ہی سید احمد صاحب خود حنفی مذہب
رکھتے تھے جب انکو مخالفت کئے رسالے اُنکے رد مین بنائے چنانچہ مولوی کرامت علی جونپوری
خلیفۂ خاص سید احمد صاحب نے کتاب قوۃ الایمان و احقاق الحق وغیرہ بنائے چھپوائے آخر
کو حرمین شریفین کے علما کی خدمت مین ظاہر کئے چنانچہ ۱۲۵۶ھ مین مفتی حسن علی بنارسی نے بار
اوّل حرمین شریفین سے فتوا لائے اور چھپوائے بعد جناب شیخ احمد اللہ بنارسی بار دویم ۱۲۵۸ھ خاص
مکہ و مدینہ منورہ کے علما کا فتوا لائے اور معہ ترجمہ ہندی چھپوائے سو کتاب مذکور مین مندرج ہی
شرح دستخط شیخ عبد الرحمن سراج مفتی الحنفی مدرس اوّل مکہ معظمہ سید عبد اللہ مفتی مکہ سید عثمان
مدرس مکہ شیخ مصطفے ابن عبد اللہ شیخ الائمہ حنفیہ شیخ عبد القادر مرشد ابراہیم پاشا محمد عابد
سندھی مدرس اوّل مدینہ مشرفہ سید محمد مدرس مدینہ مشرفہ محی الدین نقشبندی مدرس مدینہ عبد اللہ
بن الضار اللہ سید علی بخاری صالح ابن احمد محمد ابو السعادات امام مسجد نبوی علی صاحبہا
الف التحیہ والصلوٰۃ الغرض چارون طرف سے علمائے مقلدین نے انھون کے ردئیے لکھے تب
لامذہب لوگ تقیہ کرنے لگے اور خود کو حنفی مذہب کہنے لگے مگر انکی علامت جھوٹھ کہنا خلاف وعدہ
کرنا اہل حق کے سامنے اپنے اعتقاد سے منکر ہوجانا اور فریب دینا جھوٹی قسم کھانا مقلدین کو اپنے
نئے مذہب مین آنے کی اور تقلید ترک کرنے کی ترغیب دینا جھوٹے مسائل تفسیر و حدیث سے بر
خلاف بیان کرنا روافض و خوارج و معتزلہ منافقین کے مانند ہین چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے ۳۰۔ ۵۰۔ ۱۴۹ کیدون مین بیان کیا ہے اب علمائے سلف و
خلف پر طعن کرنا شروع کیا ہی چند حدیثین و آیتین مع تحت اللفظی معنی کے یاد کرلئے ہین بیچارے

مسلمانون مین بیان کرکے اونکو گمراہ بناتے ہین اور جاہلون مین اپنے کو مولانا اور محدث
محی السنۃ قامع البدعہ کے خطاب سے شہرت دیتے ہین اور اجتہاد کا دعوی کرتے ہین علم نحو
صرف اصول تفسیر فقہ فرایض وغیرہ تمام علوم کی کتابون کو بدعت کہتے ہین اور پڑھتے نہین
فقط ہندی ترجمہ قرآن و حدیث کا قدرے پڑھتے ہین اور سیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہین
مگر چھوڑ نہین سکتے کیونکہ اوسپر روزی آنکی ٹھہری ہے۔ حقیقت مین یہہ لوگ آخری زمانے کے
نائب دجال ہین باطل کو حق کہتے ہین اور حق کو باطل ان کی صحبت سے ان کی رفاقت سے
نہایت پرہیز کرنا اہل سنت وجماعت کو لازم ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ
ایک کج فہم نالایق جدید الضلالہ عبدالحق محمدی نام خلیفہ سید احمد صاحب کا چند حدیثین امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق اور امام احمد حنبل کے مطابق نکالکر ہندی ترجمہ کے
ساتھ چھپوایا ہے اسمین بے تامل لکھدیا ہے کہ دو مثل سایہ کے بعد عصر کے نماز پڑھنا منافقون کا
فعل ہے۔ مراد اسکی اس عبارت سے سارے فقہا حنفی المذہب ہین جنھون نے تاکید کی ہے نماز
عصر کی تاخیر مین۔ خدایا وہ منافق منافق کے معنے نہین سمجھتا ہے اور کیا بکتا ہے سواد اعظم اور
مومنین صالحین کو نفاق کی نسبت دیتا ہے جس جس مسلمان نے اس ترجمے کو دیکھا اوسپر نفرین کیا
اور جانا کہ وہ شخص گمراہ ہے اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے اکثر لوگ حنفی بنارس و عظیم آباد
وغیرہ اس طرف کی تقلید ایمہ مجتہدین کو ترک کرکے اوس منافق مضل کی تقلید اختیار کی ہے اور
علانیہ کہتے ہین کہ ہم غیر مقلدین لا مذہب ہین سود خوری قسم دیدہ و جمع صلوۃ ظہر و عصر اور
مغرب و عشا سفر و حضر مین ہمارے یہان جایز ہے جو رغبت طبع ہے کھانے کچھہ مضائقہ نہین ہے
وَلَکُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا خدا نے ہمونکے واسطے سب اشیا پیدا کیا ہے متعہ کو بھی جایز کہتے ہین
نعوذ باللہ منہا کتاب تحفۃ العرب والعجم مین نشانی ۱۱۵ باب چہارم کی فتوے حرمین شریفین کے
سنہ ۱۲۸۵ ہجریہ مین مولوی قطب الدین دہلوی صاحب نے وہان سے لیکر آئے اور چھپوائے چنانچہ فصل
بست و سیوم کتاب ہذا مین مندرج ہے استفتا کا ترجمہ خلاصہ معہ جواب مفتیان حرمین شریفین

موجود ہیں شرح دستخط علمائے مکہ معظمہ شیخ عبدالرحمن بن عبداللہ سراج مفتی الحنفی بالمکہ معظمہ شیخ احمد بن زینی دحلان مفتی الشافعی بالمکہ شیخ حسین بن ابراہیم المالکی بالمکہ شیخ محمد بن عبداللہ مفتی الحنبلی بالمکہ شیخ محمد الکبتی الحنفی مدرس بالمسجد الحرام عبدالرحمن بن عثمان جمال مدرس حرم شریف عبدالرحمن بن حامد مدرس حرم شریف شیخ احمد بن عبدالرحمن النحراوی شیخ مصطفیٰ بن محمد الشافعی شیخ عمر برکات الشافعی البقاعی عبدالرحمن بن محمد مراد میرداد الحنفی مدرس المہاجر باللہ مولوی رحمۃ اللہ الہندی ثم المکی : مواہیر علمائے مدینہ کی یہ ہیں شرح دستخط محمد مصطفیٰ الیاس مفتی المدینہ المنورہ سابقاً سید محمد جلال الدین القاضی بالمدینۃ المنورہ علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ شیخ عبدالجبار النقشبندی الحنبلی المدنی سید جعفر بن سید اسماعیل الحسنی البرزنجی مفتی الشافعی بالمدینۃ المنورہ الاسکوبی شیخ حسن بن حسین مدرس بالمسجد الشریف النبویؐ ابراہیم بن محمد الخیار الحنفی سید یوسف مدرس مدرسہ المحمودیہ سید محمد علی بن سید طاہر مدرس بالمسجد الشریف عبدالجلیل بن عبدالسلام مدرس مدینہ طیبہ سید عبداللہ بن سید احمد مدرس مدینہ طیبہ مواہیر علمائے دہلی مولوی محمد قطب الدین مصنف توقیر الحق وتنویر الحق مولوی محمد عبدالوہاب مولوی خواجہ ضیاء الدین مولوی محمد یوسف مولوی محمد مسعود مولوی سید محبوب علی جعفری مولوی محمد کریم اللہ مولوی محمد ہاشم مولوی محمد شاہ مصنف مدار الحق مولوی محمد علی محمد حسین حسین شاہ محمد لطف اللہ محمد عبدالحق محمد عبداللہ مولوی الٰہی بخش مولوی محمد تراب علی مولوی محمد نور الحسن محمد وجیہ مولوی احمد علی مواہیر علمائے پنجاب وغیرہ مولوی قادر بخش مولوی عبدالرحمن ملتانی مولوی غلام نبی مولوی قادر بخش مولوی فتح محمد ملا خدا بخش ملتانی مولوی احمد الدین مولوی سلطان محمود مولوی عبداللہ مولوی محمد حسن نور محمد ملتانی فتح محمد فقیر عبداللہ فقیر خدا بخش احمد یار خان حافظ ذکاء اللہ لاہوری قاضی عظیم الدین لاہوری مفتی تاج الدین لاہوری ۔ امام الدین لاہوری متولی مسجد بادشاہی قاضی حمداللہ رحیم بخش

حسن شاہ بٹالوی　سید شہاب الدین بٹالوی　حافظ محمد حسن کشمیری　حافظ عزیز اللہ کشمیری
دوست محمد کابلی　عبد الغفار قندہاری　عطا محمد　غلام حسن　وغیرہم ۴۶ ہیں یہہ سب لشکر
مردانِ خدا مومنین مقلدین کا ہے جو ہم عصر ہمارے ہیں ۞

گواہی نشانی ۱۴۰ کتاب فتح المبین فی کشف مکاید غیر مقلدین معہ ضمیمہ تنبیہ الوہابین تصنیف مولانا محمد منصور علی بن مولانا محمد حسن مراد آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ علی رؤس المسلمین باہتمام مولوی یعقوب در مطبع نجم العلوم واقع لکھنؤ سنہ ۱۳۰۱ میں مطبوع ہوئی ہے اوّل سے آخر تک رد کتاب ظفر المبین فی رد مغالطات مقلدین مطبوعہ لاہور سنہ ۱۲۹۷ تصنیف ہری چند لالہ دیوان چند کھتری ساکن علی پور ضلع گوجرانوالہ علاقہ پنجاب نو مسلم کتب فروش بنام محی الدین مشہور ہوا ہے فتح المبین کے خاتمہ میں مواہیر علمائے دہلی و کانپور کا اجماع ہو گیا ہے　قاضی شیخ احمد　حاکم محکمہ شرع محمد عادل
مولوی محمد علی　مولوی محمد عبد اللہ الحسینی　مولوی محمد عبد الحق مدرس مسجد فتحپوری　مولوی منصور علی
احمد امام مسجد حوض　مولوی محمد عمر ابن کریم اللہ　مولوی محمد شاہ　فقیر محمد حسین　قاضی احمد نصیر الدین
مفتی محمد نذیر　محمد اسماعیل　محمد عبد الرحمن　مولوی عبد الحکیم　مولوی یعقوب ابن کریم اللہ　احمد حسین
محمد یوسف　محمد اسحاق　محمد امیر الدین　محمد ظہور الاسلام　فخر الحسن　حافظ فتح محمد　مولوی فضل اللہ
ابو الجیش محمد مہدی　حافظ عبد الحق　محمد عبد الکریم　محمد غریب　فتح الدین　عبد العزیز　سید محمد اسمٰعیل
محمد حسن علی　عبد الرحمن　احمد علی　محمد عبد النبی　محمد عبد الرؤف　محمد عبد الغفور　محمد قاسم　مولوی
الٰہی بخش　مولانا مولوی ابو الحسنات　عبد الحی لکھنوی

مواہیر علمائے لودھیانہ دیوبند　عبد الرحمن پانی پتی　عبد العلی　عبد الرحمن　حبیب الرحمن
محمد یعقوب　رشید احمد　محمود حسن　محمد محمود　احسن الدین　محمد اکبر علی　محمد عبد السلام

مواہیر اندور چھاونی　خادم شرع رسول اللہ قاضی محمد ہدایۃ اللہ　سید حسن علی　عبد الحمید
حافظ محمد حسین خان　احمد جان ولایتی　سید محمد یعقوب پنجابی　محمد عیسےٰ　محمد علاؤ الدین
قاضی محمد اکرم　محمد عبد الرحمن　محمد فضل الرحمن　قاضی امین　محمد عبد الرحیم　فقیر عبد اللہ

مواہیر دار الاسلام رامپور مولوی ارشاد حسین مصنف انتصار الحق محمد عبد العلی سیف الدین
محمد گوہر علی سید عبد الحق سید محمد حسن حنفی محمد کریم اللہ سعید الرحمٰن مجددی احمد سعید
ولی النبی مولوی محمد اعجاز حسین محی الدین محمد عبد الجلیل بن محمد عبد الحق سید محمد ضیاء الحق
محمد فضل الرحمٰن محمد عبد القادر محمد عبد الکریم

مواہیر علماء دار العلم لکھنؤ مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی ابو الحیا عبد الحلیم مولوی محمد نعیم
مولوی عبد العزیز محمد ابراہیم نظام الدین احمد ابو الغنا محمد عبد المجید حافظ محمد عبد الحلیم
محمد انور علی محمد عباس علی فتح محمد تائب حافظ فتح محمد فاروقی محمد شمس الدین محمد حامد علی
مولوی خدا بخش

مواہیر علمائے کانپور محمد عبد الغفار محمد یعقوب محمد عبد اللہ حسینی مولوی الٰہی بخش محمد علی

مواہیر علمائے بریلی و بدایون مولانا محمد عبد القادر ابن مولانا فضل رسول محمد حسن الحنفی
علی احمد محمود اللہ شاہ اعجاز احمد عنایت احمد محمد امیر احمد عبد الغفار ابو المظفر محمد
امیر اللہ عبد المصطفیٰ احمد رضا الحنفی رشید احمد گنگوہی محمد محمود محمد یعقوب رحیم بخش
محمد رحم الٰہی منگلوری خلیل الرحمٰن ابو المکارم محمد قاسم مراد آبادی عبد الغنی خادم حسین
محمد خلیل اللہ محمد حسن ابو الذکاء سراج الدین محمد سلامت اللہ محمد عبد القادر محمد حسن
محمد امداد حسین حامد حسین محمد عنایت اللہ ابو النعمان اعجاز حسین مجددی مولوی محمد شاہ
ابو محمد عبد الحق دہلوی محمد عبد الکریم علماء پیلی بھیت و لاہور مولوی وصی احمد
مولوی عبد اللطیف خلیفہ حمید الدین قاضی لاہور فقیر نور محمد برہان الدین عبد العلی
علمائے کلکتہ و ہوگلی محمد علی اکرم محمد عبد القادر مدرس اول مدرسہ محسنیہ ہوگلی کالج
خادم شریعت عبید اللہ قاضی مدراس محمد اکرم محمد عبد الکریم شہاب الدین محمد ابو حامد
سلطان محمود الحنفی سید علی رضا وغیرہم ایک سو پچاس سے زیادہ ہیں

گواہی ۱۱۲ کتاب مدار الحق مصنفہ مولانا محمد شاہ دہلوی مطبوعہ سنہ ۱۲۸۵ جسمیں نذیر حسین کی

معیار الحق کا عمدہ جواب مسکت دیا ہے اور مصنف کی محنت و عرق ریزی کی نشانی ہے
اُسکے آخر مین علمائے دہلی و پنجاب و افغانستان و حرمین شریفین کے مواہیر و دستخط ۶۵ ہین
و آخر مین عقیدہ مولوی نذیر حسین دہلوی کا مصنف معیار الحق نے لکھا ہے جو داؤد ظاہری
خارجیہ کے عقیدیسے شمول رکھتا ہے جس مین حزم معتزلہ کی نہایت ثنا و صفت بیان کیا اور ابن
تیمیہ و ابن القیم کے اقوال مردودہ کو دلیل گردانا ہے اور ایمہ اربعہ مجتہدین خصوصًا امام اعظم
کی توہین و حقارت کی ہے اُسکے جواب مین مصنف لکھتے ہین کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح کی بزرگی
و عظمت مین اتنا کہنا بس ہے کہ خدا نے اونکو تابعین مین گردانا خیر القرون زمانہ صحابہ کے درمیان
پیدا ہوئے اونہین پرورش پائے اونھون سے علوم سیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارات
احادیث کے مصداق ہوئے حضرت امام شافعی و مالکی و حنبلی نے اُنھون کی ثنا و صفت بیان
کئے اُنھون کی تصنیفات سے اور اُنھونکے شاگردون کی تصنیفات سے استفادہ حاصل کئے اور
انکے استاد الاساتذہ ہونے کا اقرار کئے اسطرح اکثر تابعین و تبع تابعین نے آپکے مسایل فقہیہ
کو قبول کیا آپکے ورع و تقویٰ و عبادات و ریاضات کا بخوبی اعتراف کرکے اپنی تصنیفات مین
گواہی اونکی عظمت پر لکھدی ایسے بڑے عالم دین مصطفےٰ امام الایمہ کی حقارت کرنیوالا کافر ہونا

ایسا ثابت کردیا ہے

فصل بست و ششم

دربیان گواہی کتاب

تذکرۃ المذاہب و تبصرۃ الحقایق لعبرۃ الخلایق مطبوعہ سنہ ۱۲۹۹ نشانی ۱۲۱ - ۱۲۲ مصنفہ مولانا
رئیس الفقہاء و المحدثین مولوی عبد القادر دامت برکاتہ مدرس ہوگلی کالیج کے خاتمہ مین جو دستخط
ایکسو سے زیادہ علمائے حرمین شریفین و ہندوستان کے ہین اُن کا بیان شرح دستخط

اولاد حسین مدرس مدرسہ محسنیہ محمد راشد مدرس عبد الحکیم عبد العلی سید وفیسر لئیق الدین
مولوی عبد الرحیم مظہر علی الحنفی قاضی جان علی تصدق حسین مدرس مدرسہ ڈھاکہ مولوی
عبید اسد امام مسجد جامع محمد انوار اللہ اسلام آبادی محمد احسان اللہ محمد آبادی محمد عنایت حسین
نصیر الدین امام مسجد مجرہ احمد الدین البخاری محمد علی سید ابو المظفر ہوگلی عبد الحبیب بدایونی

قاضی عبدالوہاب اسلام آبادی قاضی یار محمد محمد رضا بدخشانی فضل احمد مولوی گل محمد سید جعفر محمد یعقوب مدرس مدرسہ جاٹ گام صدرالدین احمد ابواسحاق محمد عبدالرزاق

فتوائے علمائے حرمین شریفین در رد ظفر المبین مرتسمہ حرم شریف

احمد دحلان مفتی شافعیہ شیخ ابوبکر حجی مفتی مالکیہ احمد بن شیخ امین الحنفی محمد بن محمد صالح مدرس الحنفی شیخ الخطباء شیخ عبدالقادر خوقیر الحنفی سید محمد ابوالبرکات البقاعی حسن داؤد المطوف بالحرم الشریف عبدالرحمن بن مصطفی ازمرلی الحنفی محمد معتوق المدنی محمد بن یوسف الزبیدی فقیر غلام حیدر فضل محمود محمد بن غلام رسول فضل المجید القادری مولوی محمد قایم الدین المفتی غریب اللہ اسلام آبادی مولوی خدا نواز مولوی محمد راشد عبدالرحمن سراج الحنفی مفتی المکۃ المکرمہ مولانا محمد رحمۃ اللہ ابوبکر حجی بیسونی حمید بن محمد بن علی

عبارت فتوائے مفتیان مدینۃ المنورہ در رد کتاب ظفر المبین

السوال بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین حامداً اللہ تعالیٰ ومصلیاً علی نبیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ امابعد فما قولکم دام فضلکم فی رجل یقول ان اکثر مسائل کتب الفقہ خلاف القران والحدیث وان الائمۃ الاربعۃ رحمہم اللہ تعالیٰ لیسوا علی الحق لاسیما الامام اباحنیفۃ النعمان اقوالہ مخالفۃ للقران والحدیث وانہ ما تلقی فی جمیع عمرہ الاسبعۃ عشرحدیثاً ویزعم انہ مخالف للقران والحدیث وشنّع علیہ شنیعاً فاحشاً وصنّف فی ذلک کتاباً وسمّاہ الظفر المبین فی رد مغالطۃ المقلدین وطبعہ وافشاہ وذکر فیہ بعض المسایل المذکورہ فی کتب الحنفیہ وسطر ایضا فی رقم مائۃ من الکتاب المسطورہ قائلاً ان ھذہ المخالفۃ للقران والحدیث وقال من قلد اباحنیفۃ تقلیداً شخصیاً فھو مرتکب بالحرام او مشرک بقولہ تعالیٰ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ وقال کل ذلک مخالف للقران والاحادیث الفلانیہ واعرض عن الاحادیث التی استدل بھا الامام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ وارضاہ و

هذا الاجل ان یسد الناس العمل بالفقه بقوله مسایل الفقه مردودة خصوصًا
مسایل الامام الاعظم ؒ وینفر کل من عمل بها من عوام الناس ویدعواهم ویرغبهم فی العمل
بالحدیث مطلقا سواء کان ناسخًا او منسوخا ضعیفا او موضوعًا حتی ترك الناس العمل
بالکتب المعتبرة کالهدایه والنقایه والبحر والمنتقی والهندیه والکنز وشروحه
والدر وحواشیه ویخرج کل من عمل بهذ الکتب الجلیلة المعظمة عن الاسلام ویلقبهم
بالمشرکین نعوذ بالله تعالیٰ منه فما حکم هذ الرجل المصنف لهذ الکتب ومن یعمل
افتونا ماجورین۔ الجواب رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ حکم هذ الرجل المتصف بالصفات المذکورة
انه ضالٌّ ومُضلٌّ ساعٍ فی الارض بالفساد وقد زین له سوء عمله فهو واتباعه
من حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون ویحسبون انهم علی شیء
الا انهم هم الکاذبون وقوله من قلد اباحنیفة کان مشرکًا دلیل علی انه خارج
عن جماعة المسلمین وقد ورد فی الحدیث الشریف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ
شُذَّ فِی النَّارِ۔ وما یقوله فی حق الهدایه التی هی هدایة الی الاحکام الاسلام
وفیما عطف علیها من المعتبرات التی تشرح صدور اولی الاعلام فهذه هفوة منه
تشیر بزندقته نعوذ بالله تعالیٰ منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء کفر خصوصًا
التکلم بالفاحشة فی حق الائمة الاربعة رحمهم الله تعالیٰ وقد انعقد الاجماع خلفًا
عن سلف علی وجوب تقلید واحد منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة
کما فی اذکار النووی حیث انه لم یوجد بعد هذ التاریخ من استکمل شروط
الاجتهاد ومن ادعاه فدون ذلك خرط القتاد لاسیما اقدمهم الامام ابوحنیفة النعمان
لازالت منهلة علی ضریحه الاقدس سحب الرحمة والرضوان کیف وقد ادرك جمعًا
من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم وممن جزم بذلك الحافظ الذهبی والحافظ العسقلانی

وغیرهما وشهد له النبی صلی الله علیه وسلم بالخیریة لانه من التابعین بلا شبهة ولا بین ففی الحدیث الشریفة مرفوعًا خیر امتی القرن الذی بُعثتُ فیه ثم الذی یلونهم الیٰ اخره انتهیٰ - من جامع الحافظ السیوطی وروی الشیخان عن ابی هریرة رضی الله عنه والذی نفسی بیده لو کَانَ الدِّیْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهُ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ قال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی اورده الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی الاشارة لابی حنیفة وهو متفق علیه صحته وفی حاشیة الزاملسی قال ما جزم شیخنا یعنی الحافظ السیوطی من ان ابا حنیفة هو المراد من الحدیث ظاهر لاشک فیه لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احدٌ انتهیٰ له وقد تبعه کثیر من ائمة الدّین وکل منهم اقرّ بفضله واثنی علیه علیٰ رؤس الاشهاد بین المسلمین فقد روی عن خلف بن ایوب انه قال صار العلم من الله تعالیٰ الی محمد صلی الله علیه وسلم ثم الی الصحابة رضی الله عنهم ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفة فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط انتهیٰ له فیجب علی کل من اراد ان لا یخرج من جماعة المسلمین ان یتباعد عن هذا الرجل الطاعن فی ائمة الدّین ویجب زجره الی الدرجة التی بها ینتهی عن هذا العمل الفضیح والکلام فی هذ المقام یطول فیما حررناه کفایة عند ذوی الدّین وارباب العقول والله یقول الحق وهو یهدی السّبیل - نمقه الفقیر محمد امین بالی الحنفی مفتی المدینة المنوره عفی عنه (محمد امین بالی) مفتی الحنفی فی المدینه (عبدالرحمن اربرلی عفی عنه) امام الحنفیة فی مسجد خیر البریه (حسن اسکوبی) المدرس بالحرم الشریف

فتوائے مفتیان مکة المشرفه ـــــ الجواب الحمدُ لله وحده من ممد الکون استمد التوفیق والعون الحکم فی هذا الرجل انه ضالٌ ومضلٌ اقواله المسطوره بدع وضلاله لا یقولها المبتدع خارج عن طریقة علما الشریعة وخصوصًا فیه عن اتباع الکتب المدوّنه فی المذاهب الاربعة فان تلک المذاهب مستمدة من الکتب

والسنة فهي عبارة عن شريعة رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى من خرج عنها كان محكوما بكفره فيلزم على قول هذا الضال ان السواد الاعظم من امة محمد صلى الله عليه وسلم اجتمعوا على الضلالة وان مات الوف منهم من العلماء العظام والاولياء الكرام وغير المحصورين من الصلحاء الفخام الذين اتفقت كلمة اهل السنة والجماعة على جلالتهم وعظم درجتهم وصلاحهم وورعهم وصلابتهم فى امر الدين كانوا مبتدعين ضالين وماتوا على البدعة والضلالة حاشا ثم حاشا ان يكونوا كذلك وقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله لا يجمع امتى او قال امة محمد على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ فى النار رواه الترمذى وقال اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فى النار ـ فيجب على ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور ردع هذا الضال المضل بالتشديد النكال ولو بالقتل ـ نسئل الله التوفيق والهداية لاقوم طريق والله سبحانه وتعالى اعلم ـ امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفى مفتى مكة المكرمة كان الله لهما حامدا ومصليا ومسلما: (مہر: عبد الرحمن سراج) لاشك ان ذلك الرجل ضال ومضل ـ رحمة الله (مہر: محمد رحمة الله) حامدا ومصليا ومسلما اصاب من اجاب والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب حرره محمد عبد الحق عفى عنه (مہر: محمد عبد الحق)

ترجمہ سوال بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين حامدا لله تعالى ومصليا على نبيه واله اجمعين اما بعد کیا فرماتے ہیں حضرات علما ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ فضل تمہارا یہ ایک شخص کے جو ایسا کہتا ہے کہ اکثر مسایل کتب فقہ کے خلاف قرآن و حدیث کے ہیں اور ایمہ اربعہ یعنے چاروں امام رحمت کرے خدا اُنھوں کو حق پر نہیں تھے خصوصاً امام ابوحنیفہ نعمان اقوال انکے قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور اُنھوں نے ساری عمر میں نہیں روایت کی مگر فقط سترہ حدیث اور گمان رکھتا ہے کہ یہہ مخالف قرآن و حدیث کے تھے اور انکی بدگوئی فاحش طرح کی ہے اور ایک کتاب بنام الظفر المبین فی رد مغالطة المقلدین تصنیف کیا ہے اس کو

چھاپا اور اشتہار دیا اور اوسمین بعض مسایل کتب حنفیہ کے مذکور کئے اور اس کتاب مسطورہ مین سو قسم کے مسئلے لکھے کہ یہہ مخالف قرآن و حدیث فلان کے ہین اور ایسا کہا کہ جو کوئی تقلید شخصی ابو حنیفہ کی کرتا ہے وہ مرتکب حرام کا اور مشرک ہے اور دلیل لاتا ہے قولہ تعالیٰ اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (یعنے پکڑے انھون نے اپنے علما اور عباد کو رب کرکے خدا کے سوائے (یہہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان مین ہے کہ عزیر پیغمبرؑ اور مسیح پیغمبرؑ کو ابن اللہ کہکر شریک الوہیت کیا تھا) اور وہ شخص کہتا ہے کہ یہہ مذہب کی تقلید قرآن کے مخالف اور فلان حدیث کے مخالف ہے اور چھوڑ دیتا ہے اور ضعیف کہتا ہے اُن حدیثون کو کہ جسپر امام رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل مسئلہ فقہیہ کی قایم کی ہے اور ایسا کہنا اوسکا اسواسطے ہے تاکہ لوگ فقہ پر عمل کرنا چھوڑ دین اور وہ فقہ کے مسایل کو ظاہرا مردود کہتا ہے اور عوام لوگونکو خصوصًا ابو حنیفہ کی فقہ و مذہب پر عمل کرنے سے نفرت دلاتا ہے اور مطلقًا عمل بالحدیث کی طرف رغبت دلا کر دعوت کرتا ہے پھر وُہ حدیث خواہ ناسخ ہو یا منسوخ خواہ ضعیف خواہ موضوع یہان تک کہ لوگون نے ترک کیا عمل کرنا کتب معتبرہ فقہیہ پر مثل ہدایہ نقایہ بحر الرایق منتقی فتاویٰ عالمگیری کنز الدقایق اور اوسکی شروحات اور دُر المختار اور اوسکے حواشی الگ کر دئے اور ایسا کہتا ہے کہ جو کوئی ان کتب منجملہ فقہ پر عمل کریگا اسلام سے خارج ہُوجائیگا بلکہ مقلدین مذاہب کو مشرکین کہنے لگا ہے نعوذ باللہ تعالیٰ منہ تب ایسے شخص کا کیا حکم ہے جسنے ایسی کتاب تصنیف کی ہے اور جو کوئی ایسی کتاب پر عمل کرے اسکا کیا حکم ہے بیان کرو اللہ تعالےٰ آپ کو اجر دیوے ؎

الجواب مفتیان مدینہ منورہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؎ ایسا شخص جو ان صفات کا متصف ہُوا ہے ضال و مضل ہے یعنے خود گمراہ ہے اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے فساد کی کوشش زمین پر کرتا ہے اُسکے بد عمل اُسکی نظر مین اچھے نظر آتے ہین وہ شیطان کا مقلد اور تابعدار بنا ہے خبردار ہو شیطان کے گروہ کی تابعداری کرنیوالے خسارت مین پڑینگے

یعنے جہنم مین گر ینگے ۔ وہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہم کچھہ چیز پر رکھنے ہین بھلائی کی خبردار ہو تحقیق وہ سب لوگ جھوٹے ہین قوله اور وہ جو کہتا ہی کہ جسنے تقلید کیا ابو حنیفہ کی کی سو مشرک ہی یہہ کہنا اُسکا دلیل ہی کہ وُہ خود کہنے والا جماعت مسلمین سے خارج ہُوگیا ۔ اور تحقیق حدیث شریف مین وارد ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے تابعداری کرو تم بڑی جماعت کی پس جو کوئی اُنسے الگ ہوا الگ ڈالا جاویگا دوزخ مین الخ اور وہ جو کہتا ہی کتاب فقہ ہدایہ کی بابت وہ کتاب ہدایت ہی اسلام کی راہ بتانیوالی ہی اور دوسری فقہ کی کتابین جسکے پڑھنے سے عالمون کے سینے روشن ہوتے ہین ایسی کتابون کو نہ ماننا بیہودگی ہی اور نہ ماننے والا ان کتب فقہیہ کا زندیق ہی نعوذ باللہ منہا اور یہہ مقرر شرع شریف کا حکم ہی کہ جس شخص نے علم کو اور عالم کو اہانت دیا وہ کافر ہی خصوص فاحش بدگوئی کا کلام ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی کی شان مین بیشک کفر ہی ۔ اور اجماع منعقد ہوگیا ہی علمائے خلف سے سلف تک اُس بات پر کہ ان چارون امام مین سے ایک کی تقلید کرنا واجب ہی کیونکہ مجتہد کا ہونا چوتھی صدی کے بعد مفقود ہوگیا ہی چنانچہ اذکار النووی الشافعی مین بیان کیا ہی کہ کوئی مجتہد اس تاریخ کے بعد دنیا مین نہین پایا گیا کہ جس مین شروط اجتہاد کے کامل پائے جاوین اور جب مجتہد کا دعوی کر کے دوسرونکو اپنی طرف بلاتا ہی گویا درخت خاردار کو ہاتھوں سے نوچتا ہی (وے اُس سے بدتر جاہل کندہ ناتراشیدہ ہین جو امام اعظم رأس المجتہدین کی تقلید ترک کر کے ایسے نالایق کی اس زمانے مین تقلید قبول کرین) نعوذ باللہ منہا خصوصًا سب ائمہ سے مقدم امام الاعظم ابو حنیفۃ النعمان ہین اونکی قبر شریف پر ہمیشہ ابر رحمت و رضوان حق برستا رہے انھون نے تو ایک جماعت اصحاب کو دیکھا ہی چنانچہ الحافظ الذہبی نے اور الحافظ العسقلانی الشافعی نے اور سوائے اونکے بہت محدثین نے صاف لکھدیا ہی کہ وہ تابعین مین سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی اور خیریتہ سے پیشین گوئی کی ہی اُسکا بیان مین کرتا ہون کہ مرفوع حدیث شریف مین آیا ہی خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِ ثُمَّ

الذِیْ یَلُوْنَھُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنے خیریت میری امت کی اُسی قرن مین ہی جس مین کہ مین پیدا ہوا بعد جو قرن کہ اُسکے ساتھ لگا ہوا ہی آخر حدیث حافظ سیوطی کی جامع کبیر مین شیخین کی روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْکَانَ الدِّیْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ یعنے قسم ہی خدا کی کہ میری جان اُسکے قبضے مین ہی اگر ہووے دین معلق بلند ثریا کے مقام پر البتہ ایک شخص مُلک فارس کا اوسکو حاصل کرلیگا حافظ سیوطی کہتے ہین کہ اس حدیث کو شیخین نے یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہی اصل صحیح قابل اعتماد ہی کہ مصداق اُسکا ابو حنیفہ کی طرف اشارہ ہی اور اس بات کی صحت پر اتفاق ہی اور محشی شرالمسی نے کہا ہی کہ ہمارے شیخ حافظ سیوطی نے جو کہا کہ اس حدیث سے مراد ابو حنیفہ کی ہی سو بے شک یہہ امر ظاہر ہی کہ بلاد فارس مین کوئی شخص ابو حنیفہ کے برابر علوم دین کے درجہ پر نہین پہنچا ہی انتہی اور بڑے بڑے دین کے امامون نے اُن کی تابعداری اور تقلید کی اور ان کی افضلیت کا اقرار کیا اور مسلمانون کے درمیان عام و خاص مجلسون مین اُن کی ثنا صفت بیان کی ہی فقد روی عن خلف بن ایوب انہ قال صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی الصّحابۃ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابیحنیفۃ فمن شآء فلیرض ومن شاء فلیسخط ۱۲ چنانچہ خلف بن ایوب رح نے فرمایا ہی علم تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا انھونسے اصحابون کو ملا انھون سے تابعین کو ملا اور انھونسے امام الاعظم ابو حنیفہ کو ملا جو کوئی چاہے راضی ہووے اور جو کوئی چاہے ناراضی ہووے انتہی پس واجب ہی سبھون پر جو کوئی ایسا چاہتا ہی کہ جماعت مسلمین سے خارج نہو نا اوسکو لازم ہی کہ اس طعنہ زن ائمۃ الدّین کے بدکہنے والے شخص سے دور رہے اور اس سے بیزار ہووے اور یہان تک اُسپر توبیخ کرے کہ وہ اس فضیحت بھرے ہوئے کام سے باز آوے اور اس مقام مین کلام دراز ہوتا ہی جو لکھا اتنا دینداد عقلمند کو بس ہی خدا کا کلام حق ہی اور وہ نیک راہ کی ہدایت دینے والا

والا ہی ۔ شرح دستخط فقیر محمد بالی الحنفی ۔ مفتی المدینۃ المنورۃ عفی عنہ عبدالرحمن ارملی مسجد نبویہ کا امام اسکوبی حسن حرم شریف کے مدرس

ترجمہ جواب مفتیان مکہ معظمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ مُمِدِّ الْکَوْنِ اَسْتَمِدُّ التَّوْفِیْقَ وَالْعَوْنَ اس شخص کے باب میں یہی حکم ہی کہ وہ ضال و مضل ہی اور اسکے اقوال مذکورہ بدعت وضلالت ایسی باتیں کوئی مسلمان نہیں کرتا مگر وہ جو مبتدع ہی اور طریقہ علمائے شریعت سے خارج ہی ۔ خصوصًا چار مذہب کی کتابیں علم فقہ میں بنائی گئیں ہیں اسکی تقلید و عمل کرنیسے منع کرنا گویا کتاب سنت سے منع کرنا ہی کہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقہ ہی جو اس سے خارج ہوا اور منکر بنا وہ کافر ہی کیونکہ وہ کہتا ہی کہ تحقیق سواد اعظم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضلالت پر اجتماع ہوا ہی ان میں ہزاروں علمائے عظام اور اولیائے کرام گذرے اور بیشمار صالحین مومنین متفق ہیں اہل سنت وجماعت کے انکی بزرگی عالی درجہ صلاحیت وتقویٰ پہ کہ وہ بڑے دیندار تھے اور اس گمراہ کے کہنے سے لازم آتا ہی کہ وے سب مبتدعین و ضالین میں سے تھے اور بدعت و ضلالت پر گذرے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں کہ وے سب بزرگوار ایسے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رواہ الترمذی وقال اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ لہ حاکمان امور مسلمین پر واجب ہی خدا انکو اجر بسیار دیوے کہ ایسے ضال و مضل کو سخت سزا دیویں اگرچہ تعزیرا قتل کریں تو سزاوار ہی ۔ ہم خدا سے توفیق اور ہدایت مانگتے ہیں کہ سیدھے رستے پر قایم رکھے واللہ سبحانہ بہتر جانتا ہی ۔ حکم کیا لکھنے کو شرح دستخط خادم الشریعۃ والمنہاج عبدالرحمن بن عبداللہ سراج الحنفی مفتی مکہ معظمہ کان اللہ لہا حامدا ومصلیا ومسلما ۔ شرح دستخط بیشک وہ شخص ضال و مضل ہی ۔ محمد رحمۃ اللہ ۔ شرح دستخط جواب موجب صواب ہی محمد عبدالحق عفی عنہ لہ تقریظ مولوی ولی احمد یار خان رئیس چھچہ ہزارہ امام الدین مہتمم مطبع اکبر

آباد میڈیکل پریس مولوی محمد عبداللہ مدرس اول واعظ مسجد اکبر آباد مولوی سید حیدر علی مولوی محمد لطف اللہ مولوی محمد مسعود دہلوی عبدالغفور محمد شاہ غلام رسول مولوی عبدالحکیم مولوی عبدالحق گواہی احسن الادلۃ القویہ لدفع الحیل الوہابیہ کے خاتمہ مین بہت تقریظات و دستخط ہین چنانچہ نشانی ۱۲۳ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ھ مولوی کیقباد احمد اسلام آبادی سبیح اللہ شیخ ابوالمسعود عبدالودود مدرس مدرسہ چاٹگام مولوی محمد یعقوب محمد فیض اللہ اسلام آبادی مولوی عبدالعزیز مولوی عبدالسبحان محمد راشد عبدالعلی مولوی غلام سلمانی عباسی مدرس مدرسہ حسینیہ دلیل الرحمن الحنفی مولوی محمد بشیر اللہ ابوالطاہر لاور حسین عبدالشکور مولوی ہدایت اللہ محمد حسین امام الدین مولوی کریم بخش مولا بخش حسین احمد مولوی لطف ساکن علی گڈھ ولی احمد شاہ خداالنواز الحسینی محمد عبداللہ اکبر آبادی سید احمد علی خواجہ عابد حسین خورشید حسین عبدالباری معین الدین عبدالفتاح حسن داؤد لطف احمد محمد عبدالرؤف **فصل بست و ہفتم** اسمائے بعض علماء و اولیای مقلدین ایمہ اربعہ وصاحبان تصانیف معتبر خصوصاً امام ابوحنیفہ کے زمانے سے یعنی ۸۰ہجریہ سے تا آخر سنہ ۱۳۰۴ تک ہر ایک صدی مین کیسے عالی درجہ دوستانِ خدا و رسول علما فضلا اولیا قطب غوث مقبول ابدال اوتاد نجبا نقبا صالحین مومنین ہزارون لاکھون گذرے ہر ایک کی تصنیفات کتب علم حدیث تفسیر فقہ فرایض تصوف عقاید سلوک سیر و تاریخ وغیرہ علوم اکہ شروحات و حواشی ہزارون موجود ہین ہر ایک کے سیکڑون ہزارون مرید و شاگرد ہین ایک سے ایک فیضیاب ہوتے ہین علم ظاہری و باطنی سیکھتے سکھاتے آجتک امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین قایم ہین سبھونکا مدار تقلید پر ہے اور تقلید ہمکو ان بزرگون کی واجب ہے جو کوئی ان کی کتب تصانیف پڑھکر پھر انکو مشرک بدعتی کہے اسکے جیسا ناشکری کافر نعمت کون ہوگا یہان ایک فہرست اسامی علما و فقہا محدثین و مفسرین و اولیاء اللہ و صالحین مومنین کی ہر صدی کی کتابون سے منتخب کرکے خاتمہ کتاب مین لکھتے ہین یہہ سب لشکر مردان خدا شاہد عادل مقلدین مجتہدین راہ

سہا۔ئی ہین غیر مقلدین مین کون عالم بزرگ مصنف کتب ہین کونسی صدی مین کتنے غیر مقلدین تھے
فقط دو چار جاہل منافق مفسد فی الدین دشمن انبیا و اولیا دنیا کمانے کو ابھی اشر القرون مین
پیدا ہوئے اور تیرھوین صدی مین امت رسول اللہ کے اندر بحکم اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ مثنوی شریف
مین فرماتے ہین بیت علم و مال و گوہر و تیغ بران فتنہ آمد در کف بدگوہران تیغ دادن
در کف زنگی مست بہ کہ آید علم ناکس را بدست فتنہ ڈال رہے ہین جس عالم سے سیکھے یا اُسکی
کتاب پڑھکر علم حاصل کئے اوسی سے منکر ہوئے یہہ علم فتنہ خدا کی قرب و معرفت سے دور کرنیوالا اور
امت رسول اللہ ص سے خارج کرنیوالا ہے آج تمام علمائے محدثین فقہا و اولیائے کاملین اجماع و
اتفاق سے کہتے ہین کہ عرب و عجم و ہند و سندھ بلخ بخارا روم شام کے تمام اہل اسلام سنت وجماعت
ظاہرا و باطنا علانیہ بولتے ہین فیصلہ کر دیتے ہین کہ مقلدین ایمہ اربعہ حق پر ہین اور غیر مقلدین لا
مذہب وہابیہ باطل پر ہین اور یہہ امر عدالت شرعیہ اور محکمہ اسلامیہ مین تحقیق کے ساتھ اونکی کتابون
سے ثابت ہوگیا ہے اور حق و باطل کی تمیز کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے ظاہر ہے حاکم مسلمین
و مفتیان حرمین شریفین نے جو حکم نافذ کر دیا اور فیصل نامہ لکھا وہی صحیح و صریح ہے آمنا وصدقنا
اب غیر مقلدین کا دعوی باطل ہوا کہ وہ بالکل ضال و مضل ہین اور حدیث و قرآن کے مخالف
عمل کرتے ہین اگر عامل بالحدیث ہوتے تو اتبعوا السواد الاعظم کی حدیث پر عمل نہ کرکے کسلیئے
شذ فی النار ہوتے اور مقلدین اہل سنت وجماعت تابع سواد اعظم حق پر ہین جو مقلدین
ایمہ اربعہ مین سے ہین سو ہی فرقہ ناجیہ مین داخل اور لامذہب غیر مقلدین فرقہ خوارج و معتزلہ کی
شاخ مین شامل ہین خدا تعالی توبہ نصیب کرے ھذا اخرما اوردناہ والحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اطلاع ناظرین کتاب ہذا کو معلوم ہووے کہ بعض مصنف و رسایل کے نام مکرر لکھے
گئے ہین اور حقیقت مین وہ رسایل تو علحدہ ہین مگر مصنفون نے اپنا نام چھپا کر غیر کے نام
سے مشہور کر دیا ہے مقلدین کو مغالطہ مین ڈالنے کے واسطے جن اعتراضون کے جواب شافی

قبل ازین سالہا گذرے علمائے اہل سنت و جماعت نے لکھدیا ہے انھین اعتراضون کو دوسرے
لباس مین غیر مقلدین لا مذہب آج اپنے رسایل شتّیٰ مین مرقوم کرتے ہین تا دھوکا ناظرین کو
ہووے نکمیہ کچھ جدید اعتراضات نہین ہین مولانا شاہ عبد العزیز کے تحفۂ اثنا عشریہ اور
تصانیف مولانا شاہ ولی اللہ و شیخ عبد الحق دہلوی کی دیکھنے سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے الغرض
اکیس چھبیس کتابون کی گواہی علمائے ہم عصر کی تصانیف سے بیان ہوئی اور قریب ایک سو
کتاب ہنگام ارقام دیکھنے مین آئی ہین سب باہم متفق المعنے ہین لا مذہب وہابیہ کے بطلان پر
اگر خدا چاہے تو جلد ثالث مین منتخب مضامین ان کتابون کا معہ فہرست علما و اولیائے مقلدین
ہر صدی کے خاتمۂ کتاب مین آئندہ شامل و داخل کیا جائے گا و باللہ التوفیق و ہو خیر الرفیق

باب چہارم بیان صلوٰۃ الجمعہ و العیدین و الکسوف و الخسوف و النازلہ

ظاہر ہے کہ اس آخری زمانہ مین علوم دین اور علمائے اہل یقین قلیل ہوگئے اگر کہین کوئی ہین تو
اُن کی قدر نہین علم ہو تو علما کی قدر سمجھی جائے اہل مجلس اٹھے جاتے ہین جلسہ درہم برہم ہو چلا شمع
اسلام سنبھالا لے رہی ہے باد مخالف کے جھوکے از حد چل رہے ہین ایسے نازک وقت مین
علمائے اہل سنت و جماعت کے اتفاق سے تمام ہندوستان مین لا مذہب غیر مقلد وہابیون کا بطلان
ثابت ہوگیا جہان غیر مقلدین نے سر اٹھایا کوئی نئی حدیث نکالکر دین محمدی مین رخنہ ڈالنا چاہا ان
بحکم لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی مقلدین ایمۂ اربعہ سے کسی نہ کسی نے اُسکے رد مین ایک رسالہ لکھدیا
چنانچہ لا مذہب غیر مقلدین صرف و نحو اصول و فقہ تفسیر قرآن و شروحات حدیث پڑھنے نہین سکو
بدعت کہتے ہین فقط ترجمہ قرآن شریف کا ہندی مین اور ترجمہ حدیث شریف جیسا انکے پیشوا اضال
و مضل نے بنادیا پڑھکر عامل بالحدیث کا دم مارتے ہین ناسخ منسوخ راجح مرجوح پہچانتے نہین
کیونکہ کتب احادیث مین اکثر رطب و یابس کی گنجایش ہے چنانچہ عجالۂ نافعہ مین مصنف شاہ
عبد العزیز دہلوی نے کہا کہ بہت محدثین نے دھوکا کھایا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی

کر دیا ہے پھر اس زمانے کے لامذہب غیر مقلدین ایسی حدیثین دیکھکر مسایل فقہیہ کو غلط کہنے
لگتے ہین اور فقہائے مجتہدین کے مسایل جو قرب زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
خاص اصحابون کے قول و فعل سے اخذ کئے ہوئے ہین اون کے اصول و دلایل کو نہ سمجھنے کے سبب
ضعیف ٹھہرا کر گمراہ بنگئے ہین اگر اصول فقہ و عقاید پڑھتے تو ایسے گمراہ نہوتے افسوس ہے بیچارے
سیدہا راستہ چھوڑکر گویا جنگل مین بھٹکتے پھرتے ہین اور غریب مقلدین کو گمراہ بناتے ہین فقہ کے
مسایل مین بدعت کی تہمت لگاتے ہین کتاب نور الشمعہ لابد الضال عن حکم الدعاء والنداء بالصلوٰۃ
سنۃ قبل الجمعۃ عمدۃ العلماء مولوی عبید اللہ مدرس مدرسہ محمدیہ متعلقہ مسجد جامع بمبئی مطبوعہ
سنہ ۱۲۹۶ مطبع حیدری ثانی ۱۰۹ مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے عدم جواز دعا عند جلسۃ الخطیب
بین الخطبتین اور ندا و معتاد الصلوٰۃ سنۃ قبل الجمعہ وغیرہما کے باب مین مسئلہ مرقوم کیا ہے خواہ مخواہ
حدیث ما رآہ المسلمون حسن فہو عند اللہ حسن کی مخالفت کرتا ہے مولف نور الشمعہ نے
جواب دندان شکن اوسکے حرف بحرف کا ردیہ لکھا ہے اور دلایل معقول و منقول سے ثابت کر کے
ماحصل مسایل کا آخر مین بطریق سوال و جواب کے مرقوم فرمایا ہے **سوال** تثویب کے معنے
کیا ہین اور یہہ جایز ہے یا نہین **جواب** تثویب کے معنے اعلام بعد اعلام کے ہین یعنے ایکبار خبر
دیکر پھر خبر دینا قال فی الہدایہ معناہا العود الی الاعلام بعد الاعلام علی حسب
ما تعارفوہ اور یہہ جایز بلکہ مستحسن ہے تمام نمازون مین سوائے مغرب کے بسبب تنگی وقت کے
قال فی الہدایۃ والمتاخرون استحسنوہ فی الصلوٰۃ کلہا لظہور التوانی فی الامور
الدینیہ **سوال** مثل الصلوٰۃ قبل الجمعۃ کے ساتھہ ندا کرنا جمعہ کے دن مسجدون مین جایز
ہے یا نہین **جواب** جایز بلکہ مستحسن ہے وجوہ استحسان رسالہ عربیہ مسمی باہتداء فی ما اعتید
من النداء مین بہ تحقیق تمام بیان ہوچکین یہان پہ واسطے اثبات جواز کے نقل قول شاہ عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کافی ہے فرمایا اونھون نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ شریف کے پس بہتر آنست
کہ سنت ہم باذان اولی ادا کند و اگر بقصد اعلام الصلوٰۃ الصلوٰۃ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کہنی کافی ہے سوال وقت بیٹھنے خطیب کے درمیان دو خطبونکے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہین جواب جائز ہے اور وجوہ جواز کو اس رسالہ مین ہم بہ تفصیل بیان کر چکے ہین یہان فقط نقل سند سند ملا فتح محمد پر اکتفا کرتے ہین کہا انھون نے بیچ مفتاح الصلوۃ کے باید دانست چون در وقت سکوت امام یعنے قبل از شروع تسبیح و ذکر و قرأت بروایت صحیحہ جائز شد ۔ درمیان دو خطبہ کہ امام نشیند دعا بطریق اولی جائز خواہد بود علی الخصوص در احادیث صحیحہ آمدہ کہ ساعۃ الاستجابۃ ما بین ان یجلس الامام فی الخطبۃ الی ان یقضی الصلوٰۃ کما صح فی صحیح المسلم وجزم بہ الامام النووی فی شرح المسلم وقال ھو الصواب پس باید کہ در وقت جلوس کہ در ظاہر الروایۃ مقدار سہ آیت وارد ست کما فی التجنیس وغیرہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار برعایت معنی بخواند کہ عمل بر ظاہر الروایۃ واحادیث صحیحہ واقع گردد واگر دست برداشتہ بخواند موافقت طریقۂ دعا کہ در احادیث ست واقع گردد و عمل بزرگان نیز آن ست انتہی سوال وقت ذکر اور دعای سلطان کے امام کا ایک سیڑھی منبر پر سے اترنا اور پھر چڑھنا جائز ہے یا نہین جواب اگرچہ بعض کے نزدیک یہہ بدعت ہے مگر بعض نے جائز لکھا ہے ملا حسین کاشفی مولف تفسیر حسینی اپنی ترغیب الصلوٰۃ مین کہتے ہین؛ در آن پایۂ منبر کہ حمد وثنا و درود گفتہ و ذکر خلفائے کرام کردہ بہ نشیب آید و ذکر و دعائے سلطان چون تمام کند باز بالا رفتہ خطبہ باقیہ تمام کند ۔ انتہی سوال کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ اپنے عموم ظاہر پر ہے یا اسمین کچھ تخصیص ہے اور بدعت مطلقا حرام ہے یا اسمین کچھ تو زیع اور تقسیم ہے اور بعض حرام ہین اور بعض نہین جواب کلیہ مذکور مین تخصیص ہے اعنی کل بدعۃ سیئۃ ضلالۃ اور دلیل تخصیص کی بیت کی روا صحیحہ مرویہ مسلم ورامام احمد حنبل اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ من سن سنۃ حسنۃ الخ اور بدعت سیئہ وہ ہے جو دین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بعد صدر اول کے پیدا ہو بدون اذن شارع کے قولاً و فعلاً یا صریحا یا اشارۃ اور صدر اول عـ[illegible] دیا معنی مشہور ہین یعنے زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم یا غیر مشہور یعنے قرون ثلاثہ مشہور بالخیریت شرح طریقۂ محمدیہ مین لکھا ہے

بعد انقراض زمان الصحابة وكذا زمان التابعين وتابعيهم رضی الله عنهم وهم الصدر الاول كما قدمنا انتهی اور بدعت مطلقا حرام نہیں ہی بلکہ تو تنویع و تقسیم ہی نقل کیا علامہ شامی نے بلکہ برکلی وغیرہ سے البدعة قد تكون واجبة كنصب الادلة للرد على الفرق الضالة وتعلم النحو لفهم الكتاب والسنة ومندوبة كاحداث نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن في الصدر الاول ومكروه كزخرفة المساجد ومباحة كالتوسع بلذيذ الماكل والمشارب والثياب انتهی یعنے بدعت پانچ قسم پر ایک واجب جیسے گمراہ فرقون کے رد کرنے کے واسطے دلیلین قایم کرنا اور علم نحو سیکھنا جسپر موقوف ہی قران اور حدیثون کا سمجھنا اور دوسری مندوب جیسے مسافرخانے اور مدرسے بنانا اور تمام خیر جو صدر اول مین نہ تھے اور تیسری مکروہ جیسے مسجد ونکو خرخرفات سے آراستہ کرنا اور چوتھی مباح جیسے کھانے پینے اور پہننے کی چیزون مین توسع کرنا اور طرح طرح کے کھانے کھانا اور کپڑے پہننا اور پانچوین حرام ہی اور وہ بدعت سیئہ ہی جسکا ذکر ہوچکا اور تحقیق بدعت تفصیل تمام اور بسط تام کے ساتھ شرح طریقہ محمدیہ مین ہی اور خلاصہ اسکا رسالہ عربیہ مسمی بہ اہتدا لے مین لکھا گیا ہی من شاء فليرجع الى ما شاء والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب ؁

شرح دستخط نعم الرد وبئس المردود فشكر الله مساعی مولانا الراد يوم الجزاء والشهود كتبه احقر عباد الله عبد الحميد بن ابراهيم با علكطه حماه الله عن كل شر وحفظه خطيب مسجد جامع بمبئی (مہر: الواثق بالله الكريم عبد الحميد) شرح دستخط لا كلام صحة الرد وبطلان المردود كيف وقد نطقت به الدلايل وشهدت الشهود حرره عبد المفتقر الى مولاه عبيد الله عفى الله عنه وجاه وحماه بجاه خالا ير ضاه (مہر: عبد عبيده) شرح دستخط الرد مقبول والمردود مردود كتبه عبد القادر بن محمود باعلكطه عفى الله عنه (مہر: بن محمود عبد القادر) مولوی عبد القدوس ساکن بنگلور نے بھی شرح فتوا مین درباب جمعہ بعضے مسایل کی تشریح لکھی ہی نشانی ۱۰ دیکھو ــــ گواہی نشانی ۷۸ ــــ ۷۹ کتاب طریق الفلاح لاہل الصلاح وتحفة الاحناف مصنفہ مولوی عبد الشکور المتخلص مرحبا فیض آبادی مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۲۹۷ **نقل** دیباچہ کافہ انام و عامۂ خاص و عام سے واضح و لایح ہو کہ ان دنون فرقۂ جدید لامذہبیہ سی میانجی صاحب سورج گڈہی (یعنے مولوی نذیر حسین دہلوی)

اور انکے چند خدام فساد القیام نے جماعت کثیر و جم غفیر صحابہ رض و مجتہدین رح و محدثین و مفسرین و فقہا کے خلاف مین ایک فتوا اس مضمون کا چھاپا کہ کل اہل اسلام جمیع خاص و عام کو لابد و ضرور ہی کہ نماز عیدین ادا کرنیکے لئے اپنی اپنی بہو بیٹی ماہن جورو وغیرہ سب عورتون کو خواہ جوان ہون خواہ بڑھیا ہمراہ اپنے عیدگاہ مین لیجایا کرین اور نہ لیجانا بالکل شریعت غرّا کو بدل ڈالنا ہی اور آیت ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبین له الهدیٰ اور فبدّل الّذین ظلموا منهم قولاً غیر الّذی قیل لهم کا مصداق بننا ہی اور اغوائے شیطان کی اطاعت و مانند شیطان کے ملعون ہونے کی علامت ہی وکذا وکذا الکھکر اور اسکو میر محمد معظم کے اہتمام سے مطبع فاروقی دہلی مین چھپواکر جا بجا شایع کیا ہی گو ان مفسدون نے یہان سبیل المؤمنین کو ہاتھہ سے کھو یا ہی پر بڑا ہی فساد بو یا ہی۔ مگر ان ایک بات ہی کہ یار و نکی انکھین ٹھنڈی کرنیکے واسطے اچھا ڈھنگ نکالا ہی خوب رنگ جمایا ہی معلوم نہین یہہ کس مہجور کے نالۂ جانکاہ کا اثر ہی اور کس قمری سرو قد یار کی نخل آہ کا ثمر ہی حق تو یہہ ہی کہ قاضی عشق و مفتی حسن سے بھی اس فتوے پر دستخط کرانا ضرور تھا کاشانۂ سائل سے ان دونون حضرات کا دولتخانہ دور تھا اور عجب نہین کہ لا مذہبون کے سرون مین اب یہہ سودائے خام سمایا ہوا و نکو یہہ خیال آیا ہو کہ بفحوائے الناس علیٰ دین ملوکہم یہہ سب بھی مانند نصاریٰ کے اپنی اپنی عورتون کو ساتھہ لیکر عباذ نکا ہون مین جایا کرین دوسرون کی عورتون کو خود دیکھین اور اپنی عورتون کو دوسرونکو دکھایا کرین لا مذہب آیت حجاب کو مانتے نہین المرام براہ خیر خواہی برادران مؤمنین و اخوان مسلمین فقیر حقیر سراپا تقصیر ذنوب اتما محمد عبد الشکور مرحبا حنفی غفر اللہ ذنوبہ متوطن بلدہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد نے چند سطور ہذا اسکی تردید مین لکھین اور طریق الفلاح لاہل الصّلاح اسکا نام رکھا اور بہ نیت احقاق حق و ابطال باطل عورتون کو عیدگاہ مین لیجانے کی عدم جواز مین یہہ فتویٰ مدلّل بقرآن و حدیث وکتب معتبرہ تفسیر و فقہ تحریر کیا ہی۔ اسطرح تحفۃ الاحناف مین بھی چند مسائل سوال و جواب کے طور پر لکھے ہین جنکا خلاصہ منتخب یہان

داخل ہوتا ہے سوال نماز عیدین پڑھنے کے واسطے جیسے مرد عیدگاہ میں جاتے ہیں زنان
پردہ نشین کو بھی میدان عیدگاہ میں نماز عیدین پڑھنے کے واسطے لیجانا چاہئے یا نہیں
اور جناب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ باسعادت میں عورتیں عیدگاہ میں نماز پڑھنے کیواسطے
جاتی تھیں اب کیوں منع ہوا جواب نماز عیدین صرف مردوں پر واجب ہے عورتوں پر واجب نہیں ہے
فی الہدایہ ویجب صلوٰۃ العیدین علی کل من تجب علیہ صلوٰۃ الجمعۃ ۔ ولا تجب الجمعۃ
علی مسافر ولا امرأۃ ولا مریض الخ ترجمہ عید کی نماز واجب ہے اُسپر کہ جسپر جمعہ کی نماز واجب ہے
اور جمعہ کی نماز واجب نہیں اوپر مسافر اور عورت اور مریض کے وفی فتاوی قاضی خان لاتجب
الخروج الی صلوٰۃ العید الا علی من یجب علیہ الجمعۃ ۔ وفی القدوری ولا یجب الجمعۃ
علی مسافر ولا امرأۃ ۔ وفی در المختار یجب صلوتہما (ای صلوٰۃ العیدین) علی من
علیہ الجمعۃ وفیہ ایضا وشرطا افتراضہا تختص بہا اقامۃ بمصر مذکورۃ محققۃ الخ اور جوان
عورتوں کو کسی وقت کی نماز ہو جماعت میں حاضر ہونا مکروہ تحریمی ہے الا ہمارے حضرت امام اعظم سے
کے نزدیک بوڑھیا عورتیں عیدین وعشا وفجر کے وقت جماعت میں حاضر ہو سکتیں ہیں اور عند المتاخرین
چونکہ زمانہ نہایت پرفتنہ وفساد ہے بوڑھیا عورتوں کو بھی کسیوقت کی نماز میں مسجد میں حاضر ہونا
جایز نہیں اور فی زماننا یہی قول مفتی بہ ہے ۔ فی در المختار ویکرہ حضورہن الجماعۃ
ولو جمعۃ وعید ووعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا علی المذہب المفتی بہ لفساد الزمان
وفی الہندیہ ویکرہ لہن حضور الجماعۃ الا العجوز فی الفجر والمغرب والعشاء والفتوی الیوم
علی الکراہۃ فی کل الصلوٰۃ لظہور الفساد کذا فی الکافی وہو المختار کذا فی التبیین ۔
وفی جامع الرموز ویحضور الشابۃ ای کرہ حضورہا عنرہا کل جماعۃ ای فی کل فرد منہا
نہاریۃ او لیلیۃ الی قولہ واما فی زماننا فیکرہ حضورہا کل جماعۃ وہو المختار کذا فی
الاختیار وغیرہ اور صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں عیدگاہ میں جاتی
تھیں مگر حضرت عمرؓ کے وقت سے عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کی ممانعت ہوئی کافی

فی جامع الرموز نا قلا عن المحیط قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا النساء حین شکون الیہا عن عمر رضہ لنہیہن عن الخروج الی المساجد لو علم النبیؐ صلی اللہ ما علم عمر رضہ ما اذن لکن الخروج ۱ھ اور حدیث شریف میں آیا ہے اقتدوا بالذین بعدی ابوبکر وعمر رضہ پس جو شخص عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کا حکم دے یا اپنی عورتوں کو عیدگاہ میں لیجاوے بیشک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا اور تمام فقہا و محدثین کا مخالف ہے کیونکہ آیات حجاب کے نازل ہونے کے سبب پہلی حدیثیں منسوخ ہوگئیں سوال دلہن کے گھر میں دولہا اور براتیوں کو کھانا کھانا جیسا کہ مروج ہے فی زماننا پس وہ حرام ہے یا مکروہ یا مباح جواب دلہن کے گھر دولہا اور براتیوں کو کھانا کھانا مباح و جائز ہے کما فی مسائل اربعین — وآنچہ مروج است کہ بعد نکاح والیان عروس بمردمان برات طعام میدہند آنہم بطریق ضیافت جائز است بشرط خلو از منکرات ولہو ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان سوال تقلید شخصی ائمہ اربعہ سے کسی ایک امام کا مقلد ہونا واجب ہے یا نہیں اور اگر واجب ہے تو دلیل وجوب کیا ہے جواب تقلید شخصی واجب ہے اور اسکے وجوب کی دلیلیں تو بہت ہیں مگر اس جگہ ہم فقط رسالہ تحفۃ العرب والعجم کی دلیل پر اکتفا کرتے ہیں اور یہہ وہ رسالہ ہے کہ جسکی صحت وحقیت پر چوراسی علمائے جلیل القدر والاشان کی مہریں و دستخط ہیں ازان جملہ تیرہ صاحب علمائے مکہ معظمہ سے ہیں اور دس صاحب علمائے مدینہ منورہ سے اور بیس صاحب علمائے ہندوستان سے ہیں اور انتیس صاحب علمائے پنجاب اور بارہ صاحب علمائے کابل وقندہار سے ہیں وھذہ عبارتہ صفحہ ۳۳ ان تعیین المذھب الواحد من الائمۃ الاربعۃ واجب لاجل انتظام الدین بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس فاما الکتاب فقال اللہ تعالیٰ ففھمنا سلیمان الایہ تدل علی اصابۃ سلیمان دون داود علیہما السلام فالایۃ تدل علی ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب واما السنۃ فاخرج عن ابی ھریرۃ وغیرہ رضہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران

واذا حکم فاجتهد فاخطاء فله اجر متفق علیه فالحدیث المتفق علیه صریح فی ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب واما الاجماع فقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة تحت ذلك الحدیث قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلك الحدیث فی حاکم عالم اهل الحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطاء فله اجر باجتهاده انتهی فذلك الاجماع علی ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب وعلیه الائمة الاربعة کما ذکرت فی قول السدید فی وجوب التقلید واما القیاس فقال العلامة التفتازانی فی شرح عقاید القیاس مظهر لا مثبت فان الثابت بالقیاس ثابت بالنص ایضا معنی وقد اجمعوا علی ان الحق فیما ثبت بالنص واحد لا غیر انتهی یعنی ان الحق بالصواب اذا کان فیما ثبت بالنص واحد فمقتضی القیاس ان یکون الحق والصواب فیما ثبت بالقیاس ایضا واحد لاتحاد العلة وهو ثبوتهما بالنص ولو معنی لان المجتهد عند اهل السنة والجماعة مظهر کالسنة لا مثبت لان الحاکم هو الله تعالی وحده بل الاجماع فقد ثبت بالقیاس ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب واما العقل فقال العلامة تفتازانی فی شرح العقاید فلو کان کل مجتهد مصیبا لزم اتصاف العقل بالحرمة والاباحة والصحة والفساد والوجوب وعدم الوجوب انتهی یعنی لو کان کل مجتهد مصیبا لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وبیانه انه اذا اجتهد المجتهدان فقال احدهما ان ذلك الفعل حلال وقال الآخر بحرمته ـ او قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الآخر بوجوب ترکه ـ او قال احدهما ان ذلك عمل صحیح وقال الآخر بفساده فلو کان کل مجتهد مصیب لزم اجتماع النقیضین فی العمل والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء کافة فثبت بالکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب ولا شك فی ان کثیر الاصابة هو الراجح من غیره فاذا کان الامر کذلك فقد وجب علی المقلد اتباع المجتهد الراجح لئلا یقع فی اتباع کثیر

الخطاء عمدا وقصدًا فقد حصل مما ذکران المقلد وجب علیہ اتباع المجتہد الکامل من غیرہ بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس والعقل کما صرح بہ القہستانی فی شرح مختصر الوقایہ قبیل کتاب الاشربہ حیث قال واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلہ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب ما یہواہ ومن جعل الحق واحدًا کالعلماء الزم للعامی امامًا واحدًا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقًا تامًا کما فی شرح الطحاوی انتہی ترجمہ بیشک چارون مین اماموں میں سے ایک مذہب کی تعئین واسطے انتظام دین کے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے عقل کے ساتھ واجب ہے — قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس ہم نے وہ بات سلیمان کو سمجھا دی — یہہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر تھے داؤد علیہ السلام صواب پر نہ تھے پس یہہ آیۃ دلالت کرتی ہے کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے اور کبھی صواب ط اور حدیث شریف تو یہہ ہے ابو ہریرہؓ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کرے اور اجتہاد کرے اور صواب پر جاوے تو اوسکے لئے دوہرا صواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہو جاوے تو اوسکو ایک اجر ہے متفق علیہ پس متفق علیہ سے اس مدعا پر نص صریح ہے کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب — اور اجماع یہہ ہے کہ امام نووی شرح مسلم کی کتاب الاقضیہ مین اس حدیث کے تحت مین کہتے ہین کہ علما کہتے ہین کہ تمام مسلمانوں کا اسپر اجماع ہے کہ یہہ حدیث ایسی حاکم عالم کے حق مین ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب پر ہے دوہرا اجر ہے ایک اجر ہے اسکے اجتہاد کا اور ایک اجر ہے اسکی اصابت کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک اجر ہے اجتہاد کا تمام ہوا — پس اسپر اجماع ہے کہ مجتہد سے کبھی خطا ہو جاتی ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے اور یہی پر چارون امام ہین چنانچہ مین نے قول السدید فی وجوب التقلید مین ذکر کیا ہے اور قیاس یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی شرح عقاید مین کہتے ہین کہ قیاس ظاہر کر دیتا ہے حق ثابت نہین کرتا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہے وہ در معنی نص سے بھی ثابت ہے اور اسپر اجماع ہے کہ حق بات جو نص سے ثابت

ہوتی ہے وہ ایک ہی ہوتی ہے زیادہ نہیں ۔ مراد یہہ ہے کہ بے شبہہ حق اور صواب چونکہ نص
سے ایک ہی ثابت ہوتا ہے پس انجام قیاس کا یہہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے بھی ایک
ہی ثابت ہو کیونکہ علت متحد ہے یعنے اسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہوا سلئے کہ مجتہد
کا قیاس فریق اہل سنت وجماعت کے نزدیک مظہر ہوتا ہے جیسے سنت مثبت نہیں ہوتا اسلئے کہ
بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے پس تحقیق قیاس سے یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے
اور کبھی صواب ؎ اور عقلی یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی شرح عقاید میں کہتے ہیں کہ ہر ایک مجتہد مصیب
ہوتا تو لازم آتا کہ ایک ہی فعل حرام بھی ہوتا اور مباح بھی ہوتا ۔ یا صحیح بھی ہوتا اور فاسد بھی
ہوتا یا واجب بھی ہوتا اور غیر واجب بھی ہوتا ؎ مراد یہہ ہے کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو
عمل اور اعتقاد میں اجماع نقیضین کا لازم آتا اس کی تفصیل یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کریں
پس ایک تو کہے کہ یہہ فعل حرام ہے اور دوسرا کہے کہ یہہ حلال ہے ۔ یا ایک مجتہد کہے کہ یہہ
فعل واجب ہے اور دوسرا کہے کہ اسکا ترک کرنا واجب ہے یا ایک کہے یہہ عمل صحیح ہے اور
دوسرا کہے یہہ عمل فاسد ہے پس ہر ایک مجتہد مصیب ہو تو عمل اور اعتقاد میں اجماع نقیضین کا
لازم آویگا اور اجماع نقیضین کا تمام عقلا کے اتفاق سے باطل ہے ۔ اب کتاب اور سنت
اور اجماع اور قیاس اور عقل سے ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے
اور اس میں شک نہیں کہ جس مجتہد کی اصابت زیادہ ہو وہ بہ نسبت غیر کے افضل و راجح ہے
جب امر ثابت ہوا تو بیشک مقلد پر اتباع مجتہد افضل کا واجب ہوا تاکہ عمداً و قصداً مجتہد کثیر الخطا
کے اتباع میں نہ پڑجاوے ۔ اب تقریر سے یہہ حاصل ہوا کہ مقلد پر اتباع افضل المجتہدین کا کتاب
و سنت و اجماع و قیاس و عقل کے رو سے واجب ہے چنانچہ اسکو علامہ قہستانی نے شرح
مختصر وقایہ میں کچھ پہلے کتاب اشربہ سے صاف کہا ہے اسطرح پر سمجھ لے کہ جس نے حق کو
متعدد کہا ہے جیسے معتزلہ تو اس نے عامی سکے لئے یہہ اختیار ثابت کیا ہے کہ ہر ایک مذہب
میں سے جو اسکی ہوس کے موافق ہووے کیا کرے اور جسنے حق کو ایک ٹھہرایا ہے جیسے ہمارے

علمائے سنت و جماعت تو اسنے عامی کے لئے ایک امام لازم کیا ہے جیسا کہ کشف میں لکھا ہے
پھر اگر ہر ایک مذہب میں سے مباح مباح لیا کرے تو وہ بڑا فاسق ہے چنانچہ شرح طحاوی
میں مرقوم ہے انتہی **مسئلہ نماز کسوف** یعنے سورج گہن کتاب مالابد میں قاضی ثناء اللہ
لکھتے ہیں کہ جب آفتاب کا کسوف لگے اور وہ اکثر اٹھائیسویں تاریخ کو ہوتا ہے سنت ہے دو
رکعت نماز امام جمعہ نے جماعت کے ساتھ پڑھنا اور قرات طویل و آہستہ پڑھنا اور صاحبین
کے نزدیک جہر سے پڑھنا جیسے عیدین کے دوگانے میں پڑھتے ہیں لیکن امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک خطبہ نہیں پڑھنا اور امام شافعی
کے نزدیک خطبہ پڑھنا آیا ہے بعد نماز کے ذکر و دعا میں مشغول رہنا
جبتک کہ آفتاب روشن ہووے اگر جماعت کا اتفاق نہوا تو تنہا دوگانہ ادا کرے **مسئلہ نماز
خسوف** یعنے چاند گہن جب ہووے اور وہ ہمیشہ چودھویں شب کو ہوتا ہے تنہا تنہا ہر ایک
شخص نے دوگانہ پڑھنا اسطرح شدت باد و زلزلہ و ظلمات و خوف نازلہ کے لئے بھی نماز و
دعا کرنا مسنون ہے **مسئلہ نماز استسقا** یعنے طلب باران کیواسطے سنت ہے کہ امام جماعت کے
واسطے عیدگاہ میں یا شہر کے باہر جا کر جہر کے ساتھ ادا کرے اور خطبہ پڑھے اور استغفار کہے
اور یہہ دعا استسقا کی پڑھے اور اپنی چادر کو سر پہ سے اتار کر الٹا کر پھر سر پہ ڈالے چنانچہ
عالمگیری فتاوی میں لکھا ہے اسکا ترجمہ یہہ ہے واز مستحبات ست کہ مردمان قبل از برآمدن بہ
سوی مصلی از جملہ معاصی توبہ کنند و خیرات کنند و ۳ روز متوالی روزہ دارند و روز چہارم با
روزہ پیادہ با جامہای شستہ یا کہنہ یا پیوند زدہ بغیر تکلف متواضع و سر فرو کردہ و متخاشع با
حسن ظن بخدای تعالی و تیقن اجابت بسوی مصلی برآیند تا ۳ روز۔ و ضعفا و شیوخ و بزرگان
دین خصوصاً سادات صلحا و علمای اتقیا را ہمراہ برند ببرکات شان باران طلب کنند از جناب
باریتعالی و امام نیز خود ہمراہ باشد و اگر مردمانرا حکم برآمدن کند و خود نرود نیز جایزست اما
کفار ہمراہ نباید باشند و گفتہ اند کہ اطفال شیرخوار را از مادران و بچگان شیرخوار مواشی را نیز

از مادر ایشان جدا کنند۔ واز شروط استسقا آنست کہ در شدت ضرورت باشد کہ یک کفے ست ابر بر آسمان نباشد و مردمانرا آب نہر و چاہ کافی نبود برای نوشیدن خود شان و مواشی ایشان واگر کافی بود استسقا جایز نیست دعای استسقا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ رائث اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ لہ

رباعی

یا رب سبب حیات حیوان بفرست — از خوان کرم نعمت الوان بفرست

از بہر لب تشنۂ طفلان نبات — از دایۂ ابر شیر باران بفرست

ترجمہ ای خدا تعالیٰ بنوشان مارا ابر فریادرس خوشگوار سیر کنندہ نفع دہندہ غیر ضرر کنندہ شتاب شو در زنگ و توقف کنندہ ای خدا تعالیٰ سیراب کن بندگان خود را وچار پایان خود را و نازل کن رحمت خود را و زندہ کن شہر مردہ خود را ایضا ارزانی کن دران

رسالہ نافعہ فی بیان مسئلۂ قنوت النازلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد مخفی نرہے کہ ان دنون مین حضرت امیر المؤمنین وامام المسلمین السلطان ابن السلطان سلطان عبد الحمید خان غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے اور روسیہ کے درمیان جنگ عظیم جاری ہی اور اس نازلے کے دفع کیلئے اہل سنت وجماعت کو فرض نمازون مین پڑھنا دعای قنوت کا ضرور تھا اس لئے شہر بمبئی کی مجلس اخوان الصفا کے صاحبون نے یہہ مسئلہ چند علمائے ذو الاحترام حنفیہ اور شافعیہ کی تصحیح سے تیار کروا کے مذہبین مرقومین کے مقلدون کے عمل کے واسطے مطبوع کروایا تا مسئلہ ہذا کے ملاحظہ کے بعد جو صاحب اپنے اپنے مذہب کی رعایت سے فرض نمازون مین دعائے قنوت پڑھنے چاہین اونکے لئے حرج نہ رہے اور بعض مقلدان مذہب حنفی وشافعی دعائے قنوت پڑھنے کے باب مین جو کچھ شبہہ وتردد رکھتے ہون وہ زائل اور مندفع ہوجاوے امید کہ حق سبحانہ وتعالیٰ بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

وبرکت دعائے قنوت حضرت امیر المومنین وامام المسلمین حامی دین متین السلطان ابن السلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کو غالب ومنصورا ورروسی روسیہ کو مخذول ومقہور کرے آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین **سوال** کیا فرماتے ہین علمائے دین وفقہائے شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالی عزت انکی کہ وقت نزول نازلہ کے فرض خمسہ مین دعائے قنوت واسطے دفع نازلہ کے پڑھنا جائز ہے یا نہین اور محل اس دعائے قنوت کے پڑھنے کا کونسا ہے بعد رکوع یا قبل رکوع اور سرًّا پڑھنا یا جہرًا اور امام اور مقتدی اور منفرد سب نے پڑھنا یا فقط امام نے اور ہاتھ اٹھاکر پڑھنا یا بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اور کونسی دعائے قنوت پڑھنا اور بعد دعاء قنوت کے درود پڑھنا چاہئے یا نہ اور نازلے کے معنے کیا ہین اور جنگ روس روسیاہ کا سلطان نصرہ اللہ کے ساتھ جو بالفعل واقع ہے نازلے مین سے ہے یا نہین ان سبکا جواب باصواب موافق مذہب امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے بتفصیل تمام بیان فرمانا چاہئے **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد دعائے قنوت واسطے دفع نازلے کے فرائض خمسہ مین سے نماز جہری مین امام ابوحنیفہ کے مذہب مین جائز ہے مگر صبح کی فرض نماز مین بالاتفاق تمام علمائے حنفیہ کے نزدیک جائز ہے اور مغرب وعشا و جمعہ کو یہ سب نمازین جہری ہین ان مین چند علمائے معتبر نے کچھ کلام کیا ہے اور بہت سے علمائے معتبر نے مثل صاحب بحر الرائق اور درمختار اور نقایہ اور غایۃ البیان وغیرہم نے بلا کلام جائز رکھا ہے اور بعض علمانے پانچون وقت کی فرض نمازون مین مطلقا سری ہو یا جہری دعائے قنوت پڑھنے کی اجازت دی ہے چنانچہ شامی مین لکھا ہے وھو صریح فی ان قنوت النازلۃ عندنا مختص بصلوۃ الفجر دون غیرھا من الصلوۃ الجھریۃ والسریۃ ۱۲ اور درمختار مین لکھا ہے ولا یقنت لغیرہ الا النازلۃ فیقنت الامام فی الجھریۃ وقیل فی الکل اور شامی مین لکھا ہے قولہ فیقنت الامام فی الجھریۃ یوافقہ ما فی البحر والشرنبلالیۃ عن شرح النقایۃ عن الغایۃ وان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت

الامام فی صلوۃ الجھر وھو قول الثوری واحمد اھ وکذا ما فی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایۃ اذا وقعت نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھریۃ انتہی اور محل اسکے پڑھنیکا رکعت اخیرہ ہے بعد رکوع کے علی الصریح الاظہر اور سرًا اور جہرًا دونوں طرح پڑھنا جائز ہے مگر جہر قنوت کم ہو جہر قرات سے کما فی الشامی عن المنیۃ من اختار الجھر اختارہ دون جھر القراۃ اور امام پڑھے اور منفرد نہ پڑھے اور مقتدی امام کی متابعت کرے یعنے امام اگر جہرًا پڑھتا ہو تو مقتدی آمین سرًا کہے اور اگر سرًا پڑھتا ہو تو یہ بھی سرًا پڑھے جیسا کہ شامی میں ہے وظاھر تقییدھم بالامام انہ لا یقنت المنفرد والذی یظھر لی ان المقتدی یتابع امامہ الا اذا جھر فیؤمن وانہ یقنت بعد الرکوع لا قبلہ ثم رأیت الشرنبلالی مراقی الفلاح صرح بانہ بعدہ واستظھر الحموی انہ قبلہ والاظھر ما قلناہ اور ہاتھ اٹھا کر جسطرح وقت دعا کے اٹھاتے ہیں پڑھنا اولی ہے اسواسطے کہ امام ابی یوسف نے قنوت وتر میں دعا مانگنے والے کے ہاتھ کا اٹھانا جائز رکھا ہے باوجودیکہ قبل رکوع کے پڑھی جاتی ہے اور بعد رکوع کے اثبات نہیں ہے ارسال ہے اور ارسال خلاف آداب دعا کے ہے تو پھر ہاتھ اٹھانا اولی ہے قال الشامی عن ابی یوسف انہ یرفعھما الی صدرہ وبطونھما الی السماء ۱۲ امداد والظاھر انہ یبقیھما کذلک الی تمام الدعاء علی ھذہ الروایۃ فتامل اور دوسری یہہ کہ قنوت نازلہ میں روایت شافعیہ کو حنفیہ نے باختلاف مذکور جائز رکھا ہے اور وہ ہاتھ اٹھا کر پڑھنا نقل کرتے ہیں اور ادعیہ ماثورہ کے سوا دعاء قنوت میں توقیت اور تعین نہیں ہے مگر جس قنوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نازلے کے وقت پڑھا ہے اس کا پڑھنا بہتر ہے اسواسطے ہم اسکو اخیر میں اس فتوے کے معہ زیادت مناسب وقت کے لکھدیتے ہیں اور علامہ شامی نے ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ وہ دعائے مشہور میں بعد عذابک الجد بالکفار ملحق کے پڑھا کرتے تھے اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصر علی عدوک وعدوھم اللھم العن کفرۃ الکتاب الذین یکذبون

رسلك ويقاتلون اولیائك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل عليهم باسك الذي لايرد عن القوم المجرمين اور بعد دعائے قنوت کے درود پڑھنا چاہیے درمختار میں لکھا ہے ویسن الدعاء المشهود ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وبه یفتی ۱۲ اور نازلے کے معنے مطلق سختی کے ہیں جو سختی زمانے کی ہو مثل وبا وغیرہ کے اوسکو نازلہ کہتے ہیں شامی میں لکھا ہے قال فی الصحاح النازلة الشديدة من شدائد الدهر ولا شك ان الطاعون من اشد النوازل اشباہ انتهى اور روس روسیاہ کا بہ چندین فوج وسپاہ ہمارے سلطان شاہنشاہ غازی حامی دین متین نصرہ الله على كل من عاداہ کے مقابلے میں آنا نازلہ سے ہے بلکہ اشد نوازل اور اعظم مصائب میں سے کما لا یخفی ۱۲ اور شافعی مذہب میں سوالات مسئولہ کا یہہ جواب ہے کہ انکے یہان ہاتھ اٹھاکر پانچوں وقتوں کے فرضوں میں مطلقا بالاتفاق دعائے قنوت [illegible] مسنون ہے اور امام جہراً پڑھے اور مقتدی آمین جہراً کہے اگر قنوت امام کی [illegible] آہستہ قنوت پڑھے اور منفرد بھی آہستہ پڑھے اور دعائے قنوت میں ہر نازلے [illegible] ب دعا مانگنا مستحسن ہے ويسن قنوت بصبح ووتر نصف اخير من رمضان [illegible] سائر مكتوبة لنازلة رافعا يديه بنحو اللهم اهدنا فيمن هديت الى اخره [illegible] به ندبا امام ولو في سرية لا ماموم لم يسمعه ومنفردا فيسران به مطلقا و [illegible] ماموم سمع اماموم لم يسمعه او سمع صوتا لم يفهمه فيقنت سرا ۱۲ فتح [illegible] ملخصا ويشرع القنوت اى يسن فالذي يتجه انه ياتي بقنوت الصبح ثم يختم [illegible] دفع تلك النازلة ۱۲ تحفه ملخصا لكن الذي يظهر كما قال ابن حجر انه يا [illegible] في كل نازلة بما يناسبها وهو حسن ۱۲ حاشیہ شرح ابن قاسم للباجوری

حاصل یہہ ہے کہ حنفیہ صبح کی فرض نماز میں بطریق مذکور وقت نزول ناز [illegible] ہمیشہ دعا قنوت اتفاق روایات کتب معتبرہ جائز ہے کہ پڑھیں اور ظہر وعصر کے فرض میں نہ پڑھیں اور

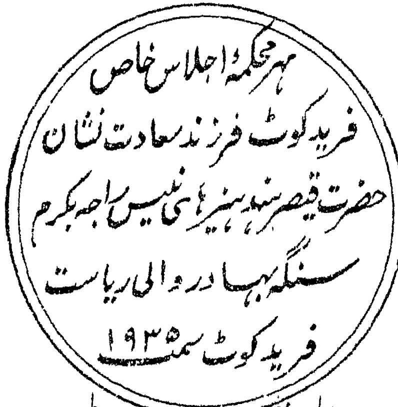
مغرب اور عشا اور جمعہ میں بنا بر قول اکثر علمائے معتبرین کے اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں اور امام اگر شافعی مذہب ہو تو اوسکے پیچھے وقت دعائے قنوت پڑھنے کے آمین آہستہ کہیں مگر ظہر و عصر میں کہ خاموش کھڑے رہیں اور شافعیہ پانچوں وقتوں میں بہ ترتیب مذکور بلا خلاف دعائے قنوت پڑھا کریں جیسا کہ اوپر ظاہر ہو چکا واللہ اعلم بالصواب ۔ قد کتب ہذا الجواب بعون الملک الوہاب خادم الطلبہ احوج عباد اللہ الجلیل قاضی اسماعیل بن قاضی غلام علی مہری عفی اللہ عنہما وجعلہما من القانتین آمین ۔ اور جس دعائے قنوت کا پڑھنے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ سُلْطَانَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اصاب من اجاب ۔ العبد المفتقر الی مولاہ عبید اللہ الحنفی حماہ اللہ عن شر کل غبی وغوی ما اجاب به المجیب فهو فیه ۔ کتبہ الفقیر ہدایت اللہ الفاروقی الحنفی کان اللہ لہ واصلح عملہ ما قالہ المجیب فهو صحیح کتبہ خادم الشرع الشریف قاضی شریف عبد اللطیف ابن مخدوم لونڈے عفی عنہما وعن سائر المسلمین آمین ۔ اصاب فیما اجاب کتبہ خادم الشرع القاضی اسماعیل الجیلانی الشافعی عفی اللہ تعالی وعن والدیہ وعن اساتذیہ وعن جمیع المومنین آمین ۔ المجیب مصیب ولہ فی الاجر نصیب کتبہ خادم السادات والعلما مفتی سید عبد الفتاح الحنفی والمدعو بسید اشرف علی الحسینی القادری عفی عنہ ۔ صح الجواب حررہ الفقیر الی اللہ العلی الهجی محمد سعید الحنفی عفی اللہ عنہ ۔ ما اجاب المجیب فهو فیہ مصیب کتبہ الاحقر عبد الحمید بن الشیخ ابراہیم حفظہ الشافعی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین آمین ۔ الامر کما ذکر کتبہ العبد المسکین السید عماد الدین الرفاعی الشافعی عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین ۔ المجیب مصیب فیما اجاب واللہ الموفق بالحق والصواب کتبہ الراجی عفو ربہ الصمد مرزا محمد عفی عنہ ما خاہ بالحفظ والعھد

ہذا الجواب مطابق للسؤال لا ریب فیہ کتبہ عبد القادر جیت پکر عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین آمین آمین

اشتہار



مطبع حنفی دہلی واقع کوچہ رایمان میں طبع ہوا

اشتہار فیصلہ کارروائی انجمن منعقدہ ریاست فریدکوٹ باجلاس فرزند سعادت نشان حضرت قیصر ہند راجہ بکرم سنگھ برارنبس بہادر والی ریاست فریدکوٹ ۔ واقعہ ۔ ۱۱ فروری ۱۸۸۳ عیسوی ـــــ ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ سبب منعقد انجمن مناظرہ دار الریاست فریدکوٹ کا یہہ ہوا کہ مولوی سید احمد حموی اور مولوی سید محمد سلیم صاحب مدنی میں ایک فتوے کی نسبت جو مولوی سید احمد نے اس مضمون کا جاری کیا تھا کہ نماز جنازہ مسلمان بے نماز اور مقروض اور غال اور خودکش کی درست نہیں ہے بلکہ بے نماز پر کفر کا فتوے دیا چنانچہ اوسپر قاضیان کوٹ کپورہ نے عمل درآمد جاری کیا حتی کہ دو ایک مسلمان کے جنازے پر انھون نے نماز بھی نہ پڑھی اس فتوے کو مولوی محمد سلیم صاحب مدنی نے ہماری حضور میں حاضر ہو کر خلاف شرع محمدی بیان کیا واسطے صحت فتوی مذکور کے مولوی سید احمد کو طلب کیا گیا۔ حاضر ہو کر ہر دو مولویون نے اپنے اپنے قول کی تائید کی اور باہم انکے یہہ قرار پایا کہ واسطے صداقت و عدم صداقت فتوی مذکور کے علماء کو بطور وکیل کے اپنی اپنی جانب سے حاضر لاوینگے بلکہ ایک اقرارنامہ ۔ ۲ جنوری ۱۸۸۳ کے حاضر لانیکا برضامندی خود تحریر کر کے پیش کر دیا

اسپراجاز ... قبل تاریخ مقررہ یکم جنوری ۱۸۸۳ء فریقین بہ
مفصلہ ذ ... ہمراہ ایک سو سے زیادہ طلباء و درویش تھے حاضر آئے اور کل اخراجات
متعلقہ موا ... مار کی ریاست متکفل ہوئی اہل سنت وجماعت مقلدین
مفتی ولی ... محسن صاحب فاضل جالندہری مولوی سید محمد سلیم صاحب مدرسے
مولوی عبد ... صاحب لودہیانہ مولوی عبد اللہ صاحب لودہیانہ مولوی ...
مولوی محمد ... صاحب نور وال مولوی عبد اللہ صاحب جکڑالوال مولوی شاہ دین صاحب
چک نعلانی ضد ... مولوی محمد حسین خان صاحب چہاچہ مولوی عبد الرحمن خانصاحب
... ضلع حصار ... محمد اسحق صاحب نہٹڈہ مولوی اسماعیل صاحب ضلع فیروزپور نارڑہ
تحصیل زیرہ ... جمال الدین صاحب کمپ فیروزپور مولوی غلام رسول صاحب کمٹر
مولوی عبد ... صاحب لدہیانہ غیر مقلدین یعنی موحدین
مولوی ... صاحب لکھوکے مولوی عبد القادر صاحب لکھوکے مولوی عبد الرزاق
صاحب لکھوکے مولوی نور احمد صاحب لکھوکے مولوی سید احمد صاحب ملک شام مولوی
محمد صاحب ... ضلع گجرات مولوی قمر الدین صاحب اوڈہ والہ مولوی عبد العزیز
صاحب ساکن ... زیرہ مولوی محمد حسین صاحب موگہ مولوی نظام الدین صاحب
اوڈرمڑ ... الدین صاحب تحصیل زیرہ مولوی جمال الدین صاحب سرجانوالہ
تحصیل زیرہ ... اللہ صاحب دہان سو مولوی غلام نبی صاحب کمپ فیروزپور
مولوی محمد ... لاہوری مولوی دوست محمد خانصاحب لکھوکے مولوی امام الدین
صاحب فیروزپور ... قریب ایک ماہ کے مباحثہ شروع رہا جسکی مفصل کارروائی کا
ایک رسالہ موسوم ... الحق مرتب کیا گیا اور بنظر مناسب کسیقدر خلاصہ اسکا مفید عام
سمجھکر درج اشتہار ... ہوا ۔ اور بعد اختتام بحث فریقین کے مولویوں کو درجہ بدرجہ
خلعت و رخصتانہ دیکر ... جنوری ۱۸۸۳ء کو رخصت کیا گیا اول درجہ کا خلعت مفتی ولی محمد

مالحہ ہوئے بغیر نگر او سنے اللہ کیو

کی نماز پڑھی عن ابن عائذ قال حر

فلما وضع قال عمر بن الخطاب لا تص

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الناس ر

م یا رسول اللہ حرس لیلۃ فی سبیل اللہ وص

حثی علیہ التراب وقال اصحابک یظنون انک من اہل النار

ھل الجنۃ وقال یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس لکن تسئل

۳۲ ترجمہ روایت ہی بیٹے عائذ سے کہا تشریف لائے رسول اللہ

کے پس جب رکھا گیا اسکا جنازہ عرض کیا عمر بیٹے خطاب نے نماز

تحقیق وہ آدمی گنہگار ہی پس دیکھا حضرت نے طرف لوگون کے

مین سے کسینے اوپر کام اسلام کے پس عرض کیا ایک آدمی نے ہان

سنے ایک رات خدا کیواسطے پس پڑھی اوسپر رسول اللہ صلعم نے

مایا ساتھی تیرے گمان کرتے ہین کہ تحقیق تو دوزخی ہی اور مین

جنتی ہی اور فرمایا ای عمر بیشک تو نہین پوچھا جائیگا لوگون کے

فطرت سے یعنے اسلام کی دلی حالت سے مسئلہ تقلید کی نسبت

تک ہی اور غیر مقلدین نے اپنے ثبوت دعویکے واسطے یہہ آیۃ بیان

سول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ترجمہ تابعداری

ور رسول کی پس اگر پیٹھ پھیرو گے تم پس بیشک اللہ نہین دوست

صاحب فاضل جالندہری نے اسکے جواب مین کہا بیشک تابعداری

جو اطاعت سے خارج ہووہ کافر ہی خدا نے یہہ بھی فرمایا ہی

ل و اولی الامر منکم ترجمہ تابعداری کرو اللہ کی اور رسول

یا۔ ای اہل اسلام جو اس موقع پر
درج ہی ظاہر کیا جاتا ہی مقلد
لندھری کہ جنکو علمائے نے خطاب ملک
ین کی طرف سے مولوی محی الدین
وضوعہ مقبولہ فریقین مندرجہ رسالہ مفتا
باحثہ شروع ہوا۔ اوّل جنازہ مسلمان نے
یم تقلید ایک مذہب کی مذاہب اربعہ سے واجب ہی یا نہیں
ب یا نہیں چہارم آمین بالجہر سنت ہی یا نہیں پنجم سورہ فاتحہ امام
ہی یا نہیں مسئلہ اوّل کی نسبت بعد مباحثہ چند یوم اور ملاحظہ کر
حقی فاضل جالندھری فریقین نے اسطرح پر اتفاق کیا کہ ایسے شخص نے
بسنے کچھ عرصہ کے واسطے یا تمام عمر نماز ادا نہ کی ہو اور اپنے فعل سے نا
و پیغمبر صاحب پر ایمان رکھتا ہو اور صدق دل سے کلمہ گو ہو جائز
پر یقین نہیں رکھتا اور احکام شریعت سے منکر و سرکش ہی اور نما
ترک نماز پر افسوس نہیں کرتا وہ منافق اور برائے نام مسلمان ہی ا
اور اسکا جنازہ بھی جائز نہیں۔ تحریر ہو کر العبد و مواہیر جا
محمد صاحب فاضل جالندھری عرف احمد حسن۔ مولوی عبداللہ
محمد شاہ دین۔ مولوی محمد موسیٰ۔ مولوی عبدالقادر۔ مولو
مولوی عبدالرحمٰن۔ اہل سنت مقلدین۔ مولوی محی الدین
مولوی عبدالرزاق۔ مولوی قمرالدین۔ مولوی محمد مستقیم
مولوی سید احمد حسن صاحب جموی۔ مولوی اسمٰعیل۔ مولوی
ثابت ہوتین۔ بلکہ حدیث مرقومہ ذیل ہی گروہ اہل سنت

[illegible] اور اولی الامر کی کہ جس سے مراد صاحب علم اور اجتہاد ہے جیسا کہ کتاب
[illegible] صفحہ مطبوعہ مطبع نظامی مین درج ہے اور اس سے حاکم مراد ہونا منافی نہین کیونکہ
[illegible] معنی ممکن الاجتماع ہین بہرصورت اب تابعداری تیسری کی کہ جو صاحب اجتہاد اماما ان دین
[illegible] سے ہو بحکم خدا فرض ہوئی اور آپ اقرار کر چکے ہین کہ حق دائر ہے درمیان چارون مذہبون
[illegible] ہر ایک حق ہے بحسب اپنے ظن کے اسکی تابعداری بحکم خدا فرض ہوئی اور پھر اسی مسئلہ
[illegible] یعنی اتباع ایک مذہب کا ضروری ہے یہہ آیت بھی مفتی صاحب نے بیان کی یَوْمَ
نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ترجمہ جس روز کہ پکارینگے ہم ہر آدمی کو ساتھ امام انکے کے۔
[illegible] لفظ کے جمع کے مضاف کرنے سے ثابت ہوا کہ ہر گروہ کے واسطے ایک امام کا ہونا
[illegible] ہے اور بہت آیات اور احادیث اس بارہ مین محفل مناظرہ مین بیان کین جو رسالہ
[illegible] درج ہین بعد سماعت تحریر و تقریر فریقین کے [illegible] شخصی کی نسبت معلوم ہوا کہ غیر مقلدین
[illegible] شخصی کے قایل نہین ہین تقلید عام کو واجب جا[illegible] و مقلدین ایک امام کی پیروی کرنیکو
[illegible] ضروری سمجھتے ہین اور کتاب موسوم بہ تحفۃ العرب [illegible] اہیر علماء حرمین شریفین مذاہب
[illegible] علماء یمن و شام ثبت ہین اور جمہور [illegible] مقلد اور زید کو مقلد قرار دیکر مع
[illegible] ہر دو گروہ مرتب کرکے پیش کیا گیا تھا اس سے صا[illegible] ہے کہ ہر ایک اہل اسلام کو ائمہ اربعہ
[illegible] جنکو حق سمجھین بحسب گمان اپنے ایک امام کی پیروی [illegible] ہے پس علماء حال کو کہان طاقت
[illegible] مجتہد کو حاصل کرین اور نیا مذہب جاری کرین [illegible] رفع یدین و آمین بالجہر و قرأت
[illegible] خلف امام متعلق مسئلہ تقلید کے سمجھنے چاہئے جو شخص [illegible] مقلد ہو ہر ایک مسئلہ مین اسکی
[illegible] کرے سوا اسکے ہر چہار مذہب کے علماء فرقہ غیر [illegible] کے طریق کو ناواجب تصور کرکے
[illegible] کا لگاتے ہین تو اب ہم اونکے طریق کو کسطرح سے [illegible] ہماری رائے بھی انکے ساتھ متفق
[illegible] جو علمایان زمانہ مندرجہ صدر نے مسئلہ تقلید کی نسبت ظاہر کی۔ گو یہہ فرقہ بھی دین محمدی
[illegible] باہر نہین مگر مقبول شخصے بہت [illegible] جس سے لوٹنے کا ان جب چارون مذہب کے

لوگ طعنہ کریں اور ایک بھی چارہ نہیں سے انکی طرفداری نہ کرے تو اُ
کیا منفعت اگرچہ ہماری رائے غیر مقلدین کے حق میں مفید نہیں ہی شاید او
برآں ہم یہہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی طریق باہمی مصالحت کا نکالیں او علما
منصف قرار دیکر اُنسے استفسار کریں اور اُنکے فتوے کے مطابق عمل کریں اور ا
کریں تو انکے بلکہ کل کے حق میں مفید ہوگا جیسا اسوقت ہماری رائے میں
ظاہر کیا آئندہ خدا کا بھید اسی کو معلوم ہے فقط العبد

قطعہ تاریخ

کتاب انذار از مولف

[illegible] سلام	[illegible] سکے ہیں مرد ازید آنمول
[illegible] بول	ایضاً
[illegible] عجیب	[illegible] ہماری از علمائے عصر
نذا کردہا تف زتاریخ [illegible]	منصر من

از خاکسار شیخ عبد القادر وفا ابن مرحوم شیخ محی الدین

اثر فعلی جناب سیادت مآب نے	[illegible] دہ عالی خطاب نے	اس دور [illegible]
بیشک کہینگے دیکھکے اہل صواب یہ	[illegible] یہ حق نما ہی یہہ	انصاف
لازم ہو انکو چاہیے انصاف اب کریں	[illegible] ہیں حق پہ اور رہ باطل کو چھوڑ دیں	المختصر [illegible]
تاریخ کی وفا کو ہوئی فکر جب	[illegible] سر غ ملا مجھکو سال کا	ہی ردّ [illegible]

خاتمۃ الطبع بحمد اللہ المنہ جلد ثانی کتاب مستطاب جامع الفتاوی تالیف جناب فیضمآب جامع معقول [illegible]
[illegible]